

McGill University Library



3 103 258 717 Q

SHASTRI INDO-CANADIAN INSTITUTE

156 Golf Links,
New Delhi-3, India

PARTIALLY CATALOGUED MATERIAL

"QABZAH-I-ĀRAZI-ŪDH"

Library
Institute of Islamic Studies

JUL 21 1971

"KAZAN-I-IRAKI-1900"

Handwritten text in the left margin, including the number '7' and some illegible characters.



اکٹھاس

قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی نمبر ۱۹۰۱ء
مالگزارسی اراضی ممالک مغربی و شمالی اور نمبر ۱۹۰۱ء

مع
رپورٹ سیلکٹ کمیٹی

چند دیگر ایکٹھاس و وفات اکٹھاس سے محمولہ و متعلقہ مشال :-

ایکٹ ۱۹	۲۱	ایکٹ ۱۵	۴۴	ایکٹ ۹	۸۴
ایکٹ ۱۰	۵۹	ایکٹ ۳	۸۱	ایکٹ ۹	۱۹
ایکٹ ۲۳	۶۳	ایکٹ ۴	۸۲	ایکٹ ۳	۹۹
ایکٹ ۸	۶۳	ایکٹ ۱	۸۴	ایکٹ ۴	۱۹۰۱

وغیرہ وغیرہ

فیصلیات ہائی کورٹ و پورڈ مال و سرکلرات پورڈ مال

۱۹۰۱ - ۱۹۰۲ - ۱۹۰۳

مولوی ابو الفضل محمد حسان اللہ صاحب سکرٹری ایجوکیشن (جماعت و کلا) گورکھپور

مولف و مصنف

لا آف پمپشن (قانون شفع) و دیگر مختلف کتب علم تاریخ و اخلاق

بار اول پمپشن ۱۹۰۱ء میں

ریویژن ڈی ال تھو برن تھوٹ پریس احمد علی خان بدایونی نے لکھنؤ میں چھاپے

و منشی محمد سعید زار نے سابق دفتر الوقت گورکھپور سے شائع کئے

M G H L

• A123a •

دیباچہ از مولف

ممالک مغربی و شمالی میں یہ پہلا موقع ہے کہ لوگوں نے اس ایکٹ کے پاس ہونے میں دلچسپی ظاہر کی جیسا کہ سلکٹ کی رپورٹ متعلقہ دفعات ۱۱-۱۶ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ مندرجہ گورنمنٹ کوٹ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے ظاہر ہو چکی ہے۔ وجہ یہ تھی کہ زمینداروں نے اپنے حق کے خلاف اس ایکٹ کا پاس ہوتا تصور کیا تھا۔ لیکن مباحثہ کے بعد صورت پیدا ہوئی اسکی نسبت اب

دفعات ۱۱-۱۶ - ان دفعات میں مسودہ ایکٹ میں یہ حکم درج تھا کہ جو اسامی کسی اراضی پر ایک ہی زمیندار کے تحت میں بارہ برس تک قابض رہ چکا ہو اسکو حق دخیلکاری اسکل اراضی کی نسبت حاصل ہوگا جو اس کے قبضہ میں اسوقت ہو جب اس حق قبضہ اراضی کی نسبت تحقیقات کی جائے جسکے بموجب وہ اراضی پر قابض ہو۔ یہ حکم اسی قسم کا ہے جیسا کہ بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی کی دہمہ ۲۰ میں درج ہے اور اسکا یہ اثر ہوتا کہ (ممالک ہند میں بھی) مستقل رعیت قائم ہو جائے اگر وہ قید موجود نہ ہوتی جو دفعہ ۱۱ کے دوسرے جملہ میں درج ہے اور جسکے بموجب بارہ برس کی مدت میں ایسا زمانہ خارج کیا گیا ہے جس میں اسامی صرف یحیثیت اسامی دخیلکاری یا دیگر حق خاص رکھنے والے اسامی کے یا بذریعہ سات سال کے پٹے کے یا یحیثیت ٹھیکہ دار کے اراضی پر قابض رہا تھا یعنی جب تک کہ اسامی کا علاوہ اس اراضی کے جس میں اسکو حق دخیلکاری حاصل ہو چکا ہو اور زائد اراضی پر قبضہ شروع نہ ہو جاتا اسوقت تک اسکا مسلسل قبضہ کسی دوسری اراضی میں حق دخیلکاری حاصل ہونے کی غرض سے شروع نہ ہوتا۔ اس قید سے وہ اعتراض سنبھل گیا تھا جو اس بارہ میں کیا گیا تھا۔ دفعہ ۱۱ کے احکام سے اسامی دخیلکاری کو ہر ایسی اراضی میں حق دخیلکاری فوراً حاصل ہو جائیگا جو اسکو وقتاً فوقتاً علاوہ اسکی جوت دخیلکاری کے بجائے۔

اس قانون کے بموجب جو ممالک ہند میں ایکٹ ۱۹۰۶ء کے صادر ہونے کے وقت سے جاری چلا آ رہا ہے حق دخیلکاری صرف ایسی اراضی میں حاصل ہو سکتا ہے جو اسامی کے دائمی دخل میں بارہ برس تک رہی ہو اور ایسی اراضی کی صورت میں بھی وہ مدت جس میں اراضی مذکورہ بذریعہ پٹے کے قبضہ میں ہو شمار سے خارج کر دی گئی ہے پس اسوجہ سے زمیندار کے لیے یہ بات ہمیشہ ممکن رہی ہے کہ کسی صورت میں حق دخیلکاری کا حاصل ہونا اس طرح روک لے کہ اسامی کو اس بات پر راضی کرے کہ وہ وقتاً فوقتاً کسی مبعاد کے لیے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی ہو لے لیا کرے اور زمیندار بیدغلی کی دیکھی دیگر یہ کارروائی ہمیشہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ جو زمیندار زیادہ ہوشیار ہیں وہ اسی ترکیب پر عمل کرتے رہے ہیں اور جانتے کہ اس ترکیب کا یہ اثر ہے کہ اپنے پٹے کی مبعاد تک اسامی بلا خوف بیدغلی قابض رہتا ہے وہ اسامی کے حق میں مفید رہی ہے۔ مگر اس ترکیب میں نقص یہ ہے کہ اس خاص غرض کے لیے پٹے خواہ کتنی ہی کم مبعاد کا ہو ویسا ہی کارآمد ہے جیسا کہ زیادہ مبعاد والا پٹہ۔

دوسری ترکیبیں جو اختیار کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ ٹیٹ بدل دیے جائیں کہ زمین اور برائے نام مبعاد غلی بموجب دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۹۰۶ء کے کرانی جاتی ہے اور ان ترکیبوں کا اکثر بیان ہو چکا ہے۔

خیال کیا جاتا ہو کہ اگر باقاعدہ عمل ہو تو یہ ایکٹ زمینداروں اور کاشتکاروں دونوں کے لیے اچھا ہو۔

اس ایکٹ میں کچھ تو بالکل ہی نئی باتیں ہیں اور کچھ باتیں پنجاب بنگال اور اودھ کے قوانین سے لی گئی ہیں سابق ایکٹ کے مضامین بھی قائم رکھے گئے ہیں لیکن رو د بدل اتنا ہوا ہے کہ اس ایکٹ نے بالکل ہی نئی صورت پیدا کی ہو۔
اس کتاب کی شرح لکھنے میں مجھے غیر معمولی وقتوں کا سامنا ہوا اور وہ وقتیں زائد تر

یہ دونوں ترکیبیں موجودہ قانون کے الفاظ کے بموجب جائز سمجھی جاسکتی ہیں۔ مگر اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ یہ ترکیبیں قانون موجودہ کے منشا و اصلی کے خلاف ہیں۔ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے احکام کا اصل اصول یہ ہے کہ جو آسامی اپنی جوت پر بارہ برس تک قابض رہے اور اسکی بابت واجبی لگان ادا کرنے میں قصور نہ کرے تو وہ اسوقت تک قابل سیدخلی نہ ہونا چاہیے جب تک کہ وہ اپنے خرافقہ بحیثیت آسامی انجام دیتا رہے۔ یہ امر خلاف انصاف ہے کہ جو آسامی ایسے مبادلہ اراضی پر رضامند ہو جائے جو امکاناً محض زمین دار کی غرض حاصل ہونے کے واسطے کیا گیا ہو وہ اس مبادلہ کی وجہ سے اپنے اس حق قیام قبضہ سے جو سید اہو رہا تھا محروم کر دیا جائے۔ برائے نام سید خلیوں کی نسبت کم سے کم یہ بحث تو ضرور ہو سکتی ہے کہ اگر آسامی کسی اراضی سے درحقیقت سیدخل نہ کیا جائے اور باوجود حکم سیدخلی کے جو نے الواقع کبھی نافذ نہ کیا گیا ہو اسکو اراضی مذکورہ کی برابر کاشت کرنے دیجائے تو اسکا دخل مسلسل ہوگا۔ پس چونکہ قانون موجودہ اسطور پر قائم ہے کہ اسپین اس امر کی گنجائش ہے کہ خلاف اصلی منشاء ایکٹ کے ان ترکیبوں سے آسامی کا دعویٰ نسبت حق دخلکاری کے باطل کر دیا جائے اسوجہ سے اس نقص کو رفع کرنے کے لئے اس مسودہ ایکٹ کی ذمہ داری الخایت ۱۲ اجیسی کہ وہ ابتداً اس مسودہ میں نہیں تحریر کی گئی تھیں۔ جہاں تک کہ بعد ذمہ داری کے احکام اس نتیجے کے حاصل ہونے پر محدود ہیں انکے خلاف کوئی معقول اعتراضات نہیں کئے گئے ہیں بلکہ یہ اعتراض بہت اصرار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ شکایت بجا نہیں ہے۔ کہ ان احکام کا اثر نتیجہ سے بڑھ کر ہوگا اور آٹمی وجہ سے آسامی حق دخلکاری نہ صرف اس اراضی میں حاصل کر سکیں جس پر وہ اس وقت سے قبضہ ہو گیا ہے بلکہ ایسی دوسری اراضی میں بھی حق مذکورہ حاصل کر سکیں جس پر وہ اس وقت سے قبضہ ہو گیا ہے۔ اس وجہ سے ہم نے یہ تسلیم کیا کہ ان دفعات میں کسی قدر ترمیم کی ضرورت اس غرض سے ہے کہ حق دخلکاری ایسی اراضی پر محدود رکھا جائے جو یا تو بارہ برس تک قبضہ میں رہ چکی ہو یا آسامی کو بعض اراضی مذکورہ یا اسکے کسی جز کے ذمہ لگی ہو۔ مگر حق مذکورہ کسی ایسی اراضی میں نہ لیا جائے جو علاوہ اراضی مذکورہ کے ملی ہو۔

اسلئے بڑھ گئیں کہ میں نے شروع ہی سے جب مسودہ سے پر بحث ہو رہی تھی شرح لکھنے کا ارادہ کیا اور مسودہ کی تبدیلیوں کے ساتھ مجھے اپنی شرح میں بھی تبدیلیاں کرنا پڑیں۔
میں نے اس کتاب میں اپنی ذاتی رائے لکھنے سے حتی الوسع گریز کیا جو اور جو شرح میں نے انگریزی میں لکھی ہو اُس میں اپنی رائے کہیں بھی نہیں لکھی۔ جو کچھ لکھا فیصلجات اور سرکرات کی بنا پر لکھا۔ لیکن اردو شرح میں جہاں کہیں ترجمہ نے پیچیدگی پیدا کر دی ہو وہاں مفہوم کا سنبھال دینا مناسب سمجھا گیا۔ مثلاً دیکھیے دفعہ ۲۱۵ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۰۶ء

اس مقصد کے حاصل کرنے کی غرض سے کئی مختلف تجویزیں ہمارے رد و پیش کی گئیں اور اُن پر احتیاط سے غور کیا گیا۔ منجملہ دیگر تجویزوں کے ہم سے اس امر پر غور کرنے کی درخواست کی گئی کہ آیا عدالت سے اصلی اس طور پر حاصل ہو سکتا مکن ہے کہ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۹۰۶ء کے خاص احکام بہت حصول حق دیکھاری کے بدستور قائم رکھے جائیں اور اس مضمون کے احکام اضافہ کر دیے جائیں کہ جب ایسا سامی جو کسی اراضی پر کسی زمیندار کی طرف سے قابض رہا ہو اس اراضی پر قابض زمین اور بعد ازاں اسی زمیندار کی طرف سے اور اراضی پر ایسی حالتوں میں قبضہ شروع کرے جن سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہو کہ سامی نے اُس دوسری اراضی کو بجائے اُس اراضی کے لیا ہے جس پر سے اُس کا قبضہ موقوف ہو گیا ہے۔ تو ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۶ء کی دفعہ ۱ کی اغراض کے لیے اُس سامی کی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اُس دوسری اراضی پر اُس وقت سے قابض رہا ہے جب سے کہ اُس کا قبضہ اُس اراضی پر شروع ہوا جو اُس کے قبضہ سے جانی رہی اور ہماری توجہ ایکٹ قبضہ اراضی مالک متوسطہ مصدرہ سنہ ۱۹۰۶ء کی دفعہ ۵ اور ایکٹ قبضہ اراضی پنجاب مصدرہ سنہ ۱۹۰۶ء کی دفعہ کے احکام پر مائل کی گئی۔

دفعات ۱۱ اٹھارہ میں جیسی کہ وہ بعد ترمیم تحریر کی گئی ہیں نتیجہ اُن آراء کا جو ہم نے قائم کی ہیں صریح ہے اور ہم کو توقع ہے کہ ان سے سامی اور زمیندار دونوں کو اپنے اپنے واجبی حقوق حاصل ہونگے۔ جب ہم نے اس امر پر غور کیا کہ آیا اسی قسم کے احکام مقور کرنا زمین مصالحت ہو گا جیسے کہ ایک قبضہ اراضی مالک متوسطہ کی دفعہ ۵ اور ایکٹ قبضہ اراضی پنجاب کی دفعہ ۱ میں تو ہماری یہ رائے ہوئی کہ اگر کئی وجہ سے عدالتیں یہ شکل کام عائد ہوگا کہ ہر صورت میں جس میں کھیتوں کی تبدیلی کی گئی ہو یہ تجویز کیا کریں کہ آیا وہ تبدیلی بطور مبادلہ زمین کے تھی یا نہیں اور اس امر نتیجہ طلب کے فیصلہ کرنے کی نسبت عدالتوں کو مناسب سے زیادہ وسیع اختیار اختیار ہی حاصل ہوگا۔ ہمارے یہ رائے ہے کہ جس حالت میں سامی ایک زمین چھوڑے اور بجائے اسکے دوسری زمین مساوی مالیت کی لے لے تو قطعی طور سے یہ قیاس کر لینا چاہیے کہ فریقین نے اس معاملہ کو ایک مبادلہ سمجھا تھا۔ اور نیز یہ کہ اگر وہ اراضی جو سامی نے لے لی مالیت میں اُس اراضی سے زیادہ ہو جو اُس نے چھوڑی تھی تو قطعی طور سے یہ قیاس کر لینا چاہیے کہ اُس اراضی میں سے جو سامی کو دی گئی اس قدر حصہ جو مالیت میں اُس اراضی کے مساوی ہو جو اُس نے چھوڑی ہے اسکو بطور مبادلہ اُس اراضی کے دیا گیا جو اُس نے چھوڑی اور باقیہ حصہ کی نسبت یہ سمجھا جانا چاہیے کہ وہ (اصلی) جوت کے اضافہ کے طور پر ہے۔ اگر یہ قیاس نہ کیا جائے گا

جس قدر نئی باتیں اس میں بڑھائی گئیں ہیں انکی نسبت سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ زیر دفعات متعلقہ درج کر دی گئی ہیں باسٹنا چند مطول رپورٹوں کے (جس میں اصول کا پتہ چلتا ہو جس پر اس قانون کا بنانا مبنی ہو) کہ انکو دیباچہ کتاب ہذا کے ذیل میں جگہ دینا زیادہ تر مناسب موقع تصور کیا گیا۔ ان جملہ رپورٹوں کے پڑھنے سے اغراض قانون کے سمجھنے میں بے بہا مدد ملے گی۔

جو دفعات کہ پنجاب اور بنگال کے ایکٹ ہائے قبضہ آراضی سے لی گئی ہیں انکی ذیل

تو نملان دو صورتوں کے جو بیان کی گئیں صورت دوم کی نسبت یہ اندیشہ ہے کہ عدالت یہ نتیجہ نکالے گی کہ جو آراضی دی گئی اور جو آراضی لی گئی ان کا برابر نہ ہونا ہی مانع اس خیال کا ہے کہ مبادلہ عمل میں آیا مگر ہماری برائے میں یہ نتیجہ نکالنا آسانی کے حق میں خلاف انصاف ہوگا۔

حسب دفعہ ۱۴ جیسی کہ وہ اب ہم نے ترمیم کر کے قائم کی ہے عدالتوں کو یہ قیاس کر لینا لازم ہوگا کہ ان حالات میں جنکا اوپر ذکر ہے مبادلہ ہوا ہے اور عدالتوں کا کام صرف اس امر پر محدود ہوگا کہ ترمیم ضرورت اس رقبہ کو جس میں حق دخلکاری پیدا ہوا ہے اس رقبہ سے جس میں حق مذکور پیدا نہیں ہوا ہے علیحدہ کر دین۔ یہ تجویز سلکٹ کمیٹی میں کثرت راس سے منظور ہوئی ہے۔ صرف انریبل مینسٹری ناٹوٹل اور لالہ نہال چند اسکے خلاف ہیں۔ مشار ایہم اس امر کو بہتر سمجھتے ہیں کہ یہ امر عدالتوں کی رائے اختیار ہی پر چھوڑ دیا جائے کہ کل صورتوں میں یہ تجویز کیا کہ زمین کے آبا مبادلہ ہوا ہے یا نہیں۔

اس عرض سے کہ دفعہ ۱۴ کی دفعات تحتی (۲) و (۳) کے احکام کے متعلق کرنے کا طریقہ زیادہ آسانی سے عدالتوں کی سمجھ میں آسکے ہم نے تمثیلات اس عرض سے بڑھادی ہیں کہ صاف ظاہر ہوجائے کہ ان دفعات کے احکام پر کس طرح عمل ہونا چاہیے۔

مسودہ کی دفعہ ۱۴ کی دفعہ ۱۱ کے احکام کی نسبت یہ وارد آیا تھا کہ ان کا اثر زمانہ گزشتہ غیر محدود سے ہوگا اور اسکی نسبت نہ صرف زمینداروں نے اعتراض کیے ہیں بلکہ نچلے ان اشخاص کے جنگی اراہ ہمارے روبرو پیش کی گئی ہیں بہت خصوصوں نے اعتراض کیے ہیں۔ ہم ان اعتراضوں کو قابل محال سمجھتے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جو ترمیمیں ایک حقوق دخلکاری کے پیدا ہونے کو روکنے کے لیے عمل میں لائی گئیں وہ تو ہماری رائے میں خلاف اصل منشأ قانون کے تھیں تاہم وہ بلحاظ ضمنی قانون کے جائز تھیں اور عدالتوں میں منظور ہو چکی ہیں اور اب ان کی نسبت یہ قرار نہیں دیا جاسکتا ہے کہ وہ خلاف قانون تھیں۔ ہم کو اس امر کا بھی یقین ہے کہ ان احکام کو زمانہ گزشتہ پر بطور کامل موثر رکھنے سے یہ نتیجہ ہوگا کہ رقبہ حق دخلکاری کی مقدار غیر محدود طور پر اور بقیاس اغلب بہت زیادہ بڑھ جائے گی بدون اس کے کہ زمیندار کو یہ موقع حاصل ہو کہ رقبہ مذکور کی وسعت کو اس طریق سے محدود کرے جو اب ایک جائز طریقہ حقوق دخلکاری کے پیدا ہونے کو روکنے کا قرار دیا جاتا ہے یعنی سات برس کے پٹوں کا دیا جانا۔

۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰

میں ان ممالک کے فیصلجات کا ذکر کیا گیا ہے۔

جتنی باتیں کہ ایکٹ ۱۲ ۱۹۷۴ء کی مجسہ یا بہ تبدیل ضروری قائم رکھی گئی ہیں انکی نسبت جتنے نظائر لیگل ریمبرنسر فیصلہ جات بورڈ۔ صدر دیوانی اگرہ۔ ہائی کورٹ الہ آباد۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد اور دیگلی نوٹس کے متعلق سمجھے گئے وہ سب درج کیے گئے ہیں۔

جہاں کہیں سابق دفعہ بعد اہم ترمیم کے قائم رکھی گئی ہو وہاں شرح میں سابق دفعہ بھی نقل کر دی گئی ہو تاکہ ناظرین کو دونوں دفعات کے پڑھنے سے سمجھنے میں مدد ملے۔

(۱) [مسودہ مرصہ کی دفعہ (الف)] میں یہ حکم درج کیا گیا ہے کہ جو معاہدات یکم اپریل ۱۹۷۴ء سے بغرض بے اثر کرنے احکام مسودہ ایکٹ کے کیے گئے ہوں ان کا کوئی اثر اس امر کی نسبت نہ ہوگا کہ آسامیوں کے وہ حقوق لے لیے جائیں یا محدود کر دیے جائیں جو انکو موجودہ مسودہ ایکٹ کے حاصل ہیں اسی طور پر جو تو ان کی ان تبدیلیوں اور ان برائے نام بیدخلیوں سے متعلق ہو سکتا ہے جو سال ذراعتی روان کے شروع ہونے کے وقت سے لگی گئی ہوں۔ ممبران کمیٹی بہ کثرت اسے اس نتیجہ کے سوا اور کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے کہ اطلاع نامہ جات بیدخلی جو اس سال بہت زیادہ ہوئے محض اس غرض سے تھے کہ قانون جدید کے احکام سے جو زیر توجہ ہیں گریز کی جائے اور ان کو بے اثر کر دیا جائے۔ اور اس وجہ سے یہ بیدخلیاں اس قابل نہیں ہیں کہ انکی نسبت یہ سمجھا جائے کہ وہ ایسی کارروایات ہیں جو بہ نیک نیتی قانون موجودہ کے بموجب عمل میں لائی گئیں۔ لہذا ہم نے دفعہ ۱۵ میں یہ حکم درج کیا ہے کہ دفعات ۱۲-۱۳ کے احکام زمانہ گذشتہ سے (صرف) من ابتدا سے یکم جولائی ۱۹۷۴ء متعلق ہوں گے مگر اس سے پہلے کے زمانہ سے متعلق نہ ہوں گے۔ اس رائے سے صرف آئریبل منشی مادھو لال دلال نہال چند اختلاف کرتے ہیں۔

ہم قانون موجودہ کے اس نقص کا ذکر کر چکے ہیں کہ ہر پٹہ خواہ وہ کتنی ہی کم مدت کا ہو حق ذخیلکاری کے حصول کا مانع ہوتا ہے۔ یہ بحث کہ (حق ذخیلکاری حاصل نہ ہونے کے عوض میں آسامی کو یہ معاوضہ ملتا ہے کہ اس کا قبضہ آراضی ایک مدت (نعین) تک بے دخل کیا یہ کم رہتا ہے ایسی حالت میں مطلق قابل وقعت نہیں ہے جب کہ میعاد پٹہ کی اس قدر کم ہو کہ اس سے دراصل پٹہ استحکام قبضہ کا حاصل نہ ہو۔ مسودہ کی دفعہ ۱۱ کے جملہ دو حصوں کے بموجب کوئی پٹہ جو بعد ان میں دیا جائے آسامی کے دخل مسلسل پر مؤثر نہ ہوگا مگر اس صورت کے کہ پٹہ سات برس کے لیے ہو۔ کمیٹی کے زیادہ تر ممبروں نے یہ رائے ہے کہ سات برس کی مدت ایسی کم ہے کہ میعاد ہے جس سے آسامی کو واقعی فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہ مدت ہے جس مدت تک کہ ایکٹ لگان ملک او دھ کے بموجب کل آسامی اپنے جو تو ان پر قائم رکھے جاتے ہیں اور ہا ہی رائے میں اس سے کم مدت کا پٹہ حق ذخیلکاری کے حاصل ہونے کا خارج نہ ہونا چاہیے۔ آئریبل منشی مادھو لال دلال نہال چند کی یہ رائے ہے کہ پانچ برس کی مدت کافی ہوگی لیکن کمیٹی کے بانی ممبر اس رائے سے اتفاق نہیں کر سکتے ہیں۔

نئے ایکٹ میں ضرورت ایک مرتبہ کل پڑھ جانے کی ہوتی ہو جا بجا شروع و ختم کے پونڈ سے اور بالخصوص اردو تحریر میں متن کا پتہ برقت چلتا ہو۔ اس لیے علاوہ تبدیل قلم کے یہ بند و بست لیا گیا کہ متن اوپر کے صفحہ میں ہو اور شرح ذیل میں درج کی جائے۔ گو اس طرح تہذیب کتابت کی رقت بڑھ جاتی ہو لیکن ناظرین کی آسانی اور کتابت کی خوش اسلوبی مقدم سمجھی گئی۔
دونوں ایکٹوں کے شروع میں دفعات سابق اور حال کا نقشہ تطابق بھی درج ہو کہ پڑانے قانون پیشوں کو سابق دفعہ کی تلاش میں آسانی ہو۔

دفعات ۶۷ لغایت ۹۸۔ یہ دفعات آئندہ اگر دفعات ۱۱ لغایت ۱۶ سے زیادہ اہم نہیں تو ان کے برابر اہم ضرور ہی ہونگی اور ان پر پختہ بہ احتیاط غور کیا ہی۔ ان دفعات کی نسبت بہت مخالفت آرا و نظریوں کی گئی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں کے دل میں بہ مقابلہ دفعات متعلقہ حق و حیلکاری کے ان دفعات سے زیادہ اندیشہ پیدا ہوا ہے اور بالخصوص اس طبقہ زمینداران کے دل میں جسکی مخالفت ان دفعات کے احکام سے ایسے وجود پر مبنی ہے جو لحاظ کے قابل ہیں۔

ہم نے اول دفعہ ۶۷ کی دفعہ ۱۱ کی عبارت شریعہ پر غور کیا جسکی رو سے عدالتوں کی دست اندازی ان صورتوں پر محدود کی گئی ہے جن میں وہ اضافہ جو زمیندار کرنا چاہتا ہو موجودہ لگان کے فی روپیہ ایک آدسے زیادہ ہو۔ اس حکم سے ایسے اسامی کی کافی حفاظت نمین ہوتی ہے جو پچھلے ہی سے لگان انتہائی (یعنی اس قدر زیادہ لگان جو قریب قریب اراضی کی پیداوار کی قیمت کے برابر ہو) ادا کر رہے اور سوچر سے حفاظت کا سب سے زیادہ محتاج ہے۔ یہ ایک محض بل اصول اور ہماری راہی میں غلط قیاس مفروض ہے کہ سات برس کے بعد کل موجودہ لگانوں میں ٹھیک ایک آدسے فی روپیہ اضافہ کر لینا واجب ہو سکتا ہے اور یہ کہ اس سے زیادہ اضافہ لگان بقیاس غالب واجب سے زیادہ اور قابل تحقیقات ہے۔ اس حکم میں یہ بھی فرض کر لیا گیا ہے کہ لگانوں میں عام میلان اس امر کا ہے کہ یکساں طور پر یکساں ایکٹ نہ فی روپیہ ہر سات برس کے بعد تمام زمانہ آئندہ میں ہلکا پڑے رہے۔ یہ ایسا قیاس فرضی ہے جس کی واقعی طور پر تاغید نہیں ہو سکتی۔

پس ہم نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ حکم دلائل معقول پر مبنی نہیں ہے اور گنجائش اس امر کی نہیں لگتا ہے کہ اسکی تاغید کی جائے اور اگر عدالتوں کو دست اندازی کا اختیار دیا ہی جائے تو انکی کارروائی کی نسبت اس قسم کی روٹ اور قید نہ لگائی جانی چاہیے بلکہ لازم ہے کہ اپر ہر خاص صورت میں جو اس کے رو برو پیش ہو اس امر کا نتیجہ کرنا چھوڑ دیا جائے کہ واجب اور قرین انصاف لگان سکتے ہو یا جاسکتے۔

لیکن جب یہ حکم خارج کر دیا جائے جیسا کہ ہماری راہی میں ہونا لازم ہے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس سوسہ میں حقیقت کل موجودہ لگانوں کی نسبت دست اندازی کرنے کی اور کل اسامیوں کو کل صورتہ سے اضافہ لگان میں عدالتوں سے فیصلہ جاننے کی اجازت دینے کی توجیہ ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ سوائی بصورت نئی کاشتوں کے۔ لگان ایسے زمینداروں کے جو زمین چاہنے والے کاشتکاروں کے ایک دو حصے سے بڑھکر لگان لینے پر آمادہ ہو کیوں کہ ہر ملتی ہیں۔ پس امر توجیہ غالب یہ ہے کہ کسی حد تک ضروری یا قرین مصلحت سمجھنے کے عدالتوں میں اسامیوں کے لگان اسے قابل ادا کے جو توجیہ اور مقدمہ کا کام اور ذمہ داری اختیار کریں جنکو حق و حیلکاری

سرکرات بورڈ غالباً ان ایکٹوں کے بعد اکثر بدالجائین اسلئے تمام سرکرات کا نقل کرنا کاربے سود تصور کیا گیا لیکن پھر بھی نہایت ضروری سرکرات سے یا ان سرکرات سے جنہ بدجانے کی امید نہ تھی چشم پوشی نہیں کی گئی ہو۔

اس ایکٹ میں بہت سے قوانین کی دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ تمام دفعات محولہ کچھ تو زیر دفعہ اور کچھ آخر کتاب میں درج کر دی گئی ہیں اور جو دفعات کتاب کے اندر درج کئے گئے ہیں انکی متعلق فیصلجات ہم ہر چہار بابی کو رٹوں کے منتخب کر کے درج کئے گئے ہیں۔

حاصل نہیں ہے۔ ہرکو معلوم ہوا ہے کہ یہ خواہش نہیں ہے کہ کچھ گنجائش اس اثر کی نہ رکھی جائے جو کاشت کے لیے زمین حاصل کرنے میں کاشتکاروں کے باہمی مقابلہ اور (اشیا کی) دستیابی اور حاجت کے (باہمی تعلق کے) عام قاعدہ کا مقدار ہائے لگان پر پڑتا ہے۔ جس حالت میں کہ زمیندار اور اسکا سامی لگان پر باہم رضامند ہو جائیں جو اسامی سے لیا جائیگا انہیں عدالتوں کی دست اندازی کی اجازت نہ تو قانون موجودہ میں ہے نہ اس قسم کی مداخلت کا قصد مسودہ بنا میں پایا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ بحالت نہ ہونے کافی تعداد ایسی صورتوں کے جن میں لگان کاشتکاروں کے مقابلہ باہمی سے قائم ہوئے ہوں اور جو عدالتوں کی ہدایت کے واسطے اندازہ کلام دین اور جنکے ذریعہ سے عدالتیں زمین کی مالیت لگان کے (جو بڑھ جانے قیمت پیداوار یا دیگر وجوہ کے) بڑھ جانے کا اندازہ کر سکیں۔ عدالتوں کو یہ تحقیق کرنے کا ذریعہ حاصل نہ ہوگا کہ لگانوں میں عموماً اور واجبی طور پر کس حد تک اضافہ کیا جاسکتا ہے اسوجہ سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا (جیسا کہ اسماعیلان دخیاکاری کے لگانوں کی صورت میں مالک ہذا کے بعض حصوں میں ہونا چہوتے نظر ہوا ہے) کہ کل اقسام لگان کا۔ میلان اس طرف ہوگا کہ حسبدر مقرر ہو گیا ہو اس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے اور اس سے زمینداروں کو نا واجبی طور پر نقصان پہنچے گا اور بالآخر کس کو مالکدار کی کا نقصان پہنچے گا۔ اگر ان خرابیوں سے واقعی کاشتکار کے حق میں انہیں کے ہم پلہ فائدہ کے پونچنے کا یقین ہوتا تو یہ خرابیاں کاشتکاروں کی ہیبود کے خیال سے برداشت کیجا سکتی تھیں۔ اگر انہیں اس بات کا ہے کہ یہ نتیجہ پیدا ہونا ممکن ہے کہ ایک طبقہ درمیانی اشخاص کا پیدا ہو جائے جو اس منافع کو بطورین جسکی نسبت یلگیر پانے کے زمیندار اور سرکار انصافاً مستحق ہیں اور ان لوگوں کو جو فی الواقع زمین کی کاشت کریں بدستور وہی لگان ادا کرنا ہو جسکے دینے پر وہ بوجہ اس مقابلہ کاشتکاران کے جو زمین ملنے کے لیے ہوتا ہے مجبور ہوں۔ یہ صحیح ہے کہ اس مسودہ میں کاشتکاری پر دیئے جانے کی نسبت ایسے احکام ہیں جسکا ایک منشا یہ بھی ہے کہ ایسا نتیجہ جسکا ادب ذکر ہے پیدا نہ ہونے پائے۔ لیکن یہ امر کہ کس حد تک احکام لیکور کا یہ اثر ہوگا صرف تجربہ ہی سے معلوم ہو سکیگا۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ جماعت زمینداران کے اس خیال کا بھی کچھ پاس و کجا فو کرنا چاہیے کہ جب بخلاف ان تعلقات کے جو زمینداروں کے اور سامیوں کے باہم ہیں ایک بڑے امر کا انتظام متعلق ایک بڑے تعداد اسماعیلان کے عدالت ہی کے اختیار میں آجائیگا تو اس وجہ سے زمینداروں کی وقعت منطقی اور اس جاگز قسم کے دبا دین جو وہ اپنے انسامیوں پر رکھتے ہیں خلل آئیگا۔

بخلاف اسکے یہ اہم نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے کہ انسامیوں کی ایک بڑی تعداد کو بالکل ہی زمینداروں کے اختیار اور مرضی پر چھوڑ دینا قرین انصاف نہیں ہے۔ حقوق دخیاکاری کی نسبت قانون

ایک بجائے خود نہایت وضاحت کے ساتھ لکھا گیا ہے زیادہ تر اس سے
 آسیامونکو تعلق ہے جو لکھے پڑھے میں ہوتے اس لیے حتی الوسع واضعان قانون
 نے تمثیلات سے مفہوم سمجھایا جائے طوالت بیانی سے کہیں کہیں ان لوگوں کی لیے
 ضرور اولجاؤ پیدا ہو سکتا ہے جو کھوڑے لفظوں میں زائد لفظی سمجھنے کے عادی
 ہیں لیکن ذرا تھڑک کر مختلف مقامات سے دفعتاً ملا کر پڑھے جائیں تو پھر کوئی
 بات ایسی نہیں رہتی جو محتاج تشریح ہو۔

موجودہ کے احکام اس اصول پر مبنی ہوں کہ سرکار کا یہ فرض ہے کہ آسیامیوں کی حفاظت کرے اور یہ فرض روز
 بروز زیادہ زامی اس جسے یہ تاہم اسے کاشت کے لیے اراضی حاصل کرنے کی کوشش اور مقابلہ کا شہادت
 میں زیادہ سخت ہونا چاہیے اور یہ کوشش اور مقابلہ کا شہادت کا روٹن میں درحقیقت قوت بسری کیواسطے
 ہے اور یہی کاشتکاران اراضی مالک بنائے ہیں کل تعداد مردم شمارہ کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں اور
 انھیں کی بسود پر زمینداروں اور سرکار دونوں کی بسود بہت کچھ منحصر ہے۔

اگر یہ مسودہ بطور قانون صادر ہو جائیگا تو آسیامیان غیر ذخیلکار کی مختلف قسموں کے ہونے جنکی
 حیثیت متعلق لگان کے جو وہ ادا کر سکتے ہیں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوگی۔ ادا ایسے آسیامیان
 غیر ذخیلکار ہونے جنکی قوت بسری انکی جوت ہی پر موقوف ہے جو ایسے آسیامیان ہیں جو سال بہ سال
 زمین لیتے ہیں اور زمین پر کم سعاد کے ہون کے ذریعہ سے قابض ہوتے ہیں۔ اسی حالت کے اور آسیامیان
 غیر ذخیلکار بھی ہونے جو زیادہ سعادی (یعنی) کم سے کم سات برس کی سعاد کے ہون کے ذریعہ سے اراضی
 قابض ہون کے۔ ایسے آسیامیان غیر ذخیلکار بھی ہونے جنکی قوت بسری ان اراضیات پر موقوف نہوگی جو
 انکے قبضہ میں ہے حیثیت آسیامیان غیر ذخیلکار کے ہون اور اس قسم میں سے سب سے بڑی قسم ان آسیامیان
 ذخیلکار کی ہوگی جو علاوہ اپنی جوت ذخیلکاری کے اور اراضی کی بھی کاشت کرتے ہوں۔ ایک اور قسم
 کے آسیامیان غیر ذخیلکار جو اس زیرہ میں داخل ہونے آسیامیان نسکی ہیں۔ دفعتاً ۶۷ تا ۶۸ کے احکام
 میں جیسے کہ مسودہ ابتدائی میں تھے ان مختلف اقسام آسیامیان کی صورت میں کسی طور پر فرق نہیں رکھا گیا
 ہے حالانکہ ان کے حالات ہماری رائے میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں اور ان کے درمیان میں فرق
 قائم کرنا بہت ضروری ہے۔

ایسے اشخاص جو کسی اراضی پر بطور آسیامی غیر ذخیلکار قابض ہیں مگر انکی قوت بسری اسی اراضی
 پر موقوف نہیں ہے بالکل زمیندار کی مرضی پر مجبور نہیں ہیں۔ انکو سوائے ایسی شرح لگان کے جو زمین
 لیکر کاشت کرنے سے انکو اپنی استطاعت (وسامان کاشت مسودہ) کے لحاظ سے لقمہ ہو اور شرح پر زمین
 کے لینے کی کچھ مجبوری نہیں ہے۔ یہ صورت بالخصوص آسیامیان ذخیلکار کی ہے۔ ایسے آسیامیان ذخیلکار
 کیلئے جو مستطیع ہیں اور جنکے پاس کلمہ رانی کے لیے مویشی موجود ہیں اور جو اپنی جوت ذخیلکاری کی ضرورت
 سے زیادہ مزدوری دیکھ کر سکتے ہیں اکثر یہ بات باعث شغف ہوگی کہ (جوت ذخیلکاری کے علاوہ)
 اور زائد زمین پر اسقدر شرح لگان دیکر دخل کریں جسقدر کہ اس حالت میں نہیں دیا جاسکتی جبکہ ان کی
 قوت بسری اراضی متعلقہ کی آمدنی پر موقوف ہوتی۔ ہماری رائے میں ایسے آسیامیوں کو زمیندار سے اپنے

اس ایکٹ نے جو اہم تبدیلیاں پیدا کی ہیں وہ ایکٹ کو ایک مرتبہ شروع سے آخر تک پڑھ جانے کے بعد خود بخود سمجھ میں آجاتی ہیں لیکن انکا اجمالی بیان اس موقع پر نامناسب ہوگا۔

آسامیوں کے کھیت کاروں کو روز بروز بدلتا آنکی بیدلی کا سبب ہوتا تھا اور اس طرح ملک کی مرفہ الحالی پر بڑا اثر پڑتا تھا اس ایکٹ نے یہ خرابی رفع کرنیکی کوشش کی ہے۔

طور پر لگان وغیرہ کا معاملہ کر لینے کے لیے بلا اندیشہ آزادی دیجا سکتی ہے اور اس سے آسامیان مذکور کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا کچھ خوف نہ ہوگا۔ یہی امور کسی حد تک آسامیان شکمی کی نسبت بھی صادق آتے ہیں۔ آسامیان شکمی بن سے بدتر سے دوسری اراضی کے آسامی بھی ہو کر تے ہیں اور بحیثیت آسامیان شکمی کے علاوہ اس جوت کے جس پر آنکی قوت بسری موقوف ہوتی ہے دوسری زمین کی بھی کاشت کیا کرتے ہیں۔ اسوجہ سے ہماری راہی میں مسودہ کی دفعہ ۶۸ کا اسطورہ پر لیا جاتا دست تھا کہ اسلئے احکام سے آسامیان شکمی خارج ہو جائیں۔ چونکہ اس امر کے متعلق حالات و اعداد موجود نہیں ہیں لہذا وثوق کے ساتھ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اراضی غیر دخیلکاری کا کس کس قدر جزو متنا سب آسامیان دخیلکار اور آسامیان شکمی کے قبضہ میں ہوگا۔ لیکن ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا رقبہ بہت زیادہ ہوگا۔

اب وہ آسامیان غیر دخیلکار باقی رہے جنکی قوت بسری آنکی جوت پر موقوف ہے۔ ان آسامیوں کی صورت میں بھی یہ امر ضرور ہے کہ ان آسامیوں کے درمیان جنکے دخل سے حق دخیلکاری پیدا ہوتا ہے اور ان آسامیوں کے درمیان جو بموجب شرائط اپنے قبضہ کے دخیلکار ہو جانے کے حق سے محروم کر دئے گئے ہیں فرق قائم کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو ایسے آسامیوں کی نسبت غور کرنا ہے جو سال بسال اسلئے یا لمیعیاد کے پٹوں کے ذریعہ سے قابض ہوں اور ایک طرف ایسے آسامیوں کی نسبت غور کرنا ہے جو سات برس کے یا اس سے زیادہ میعاد کے پٹوں کے ذریعہ سے قابض ہوں۔ یہ امر کہ قانون مجوزہ کا آخری اثر کیا ہوگا وثوق کے ساتھ بیان کرنا غیر ممکن ہے۔ لیکن برہنہ ان وجوہ کے جو ذیل میں درج ہیں ہمارا تمنا یہ ہے کہ تعداد ان آسامیوں کی جو سات سال کے پٹوں کے ذریعہ سے قابض ہوں گے بہت زیادہ بڑھ جائیگی اور ایک عرصہ گزرنے کے بعد تعداد ان آسامیوں کی جو سال بہ سال کے لیے یا کم میعاد کے پٹوں کے ذریعہ سے قابض ہوں گے بہ مقدار آسامیان مذکورہ بالا بہت کم ہو جائیگی۔ ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ چونکہ یہ آسامیوں کا سبب سے اخیر میں ذکر ہوا آئندہ اس حالت میں جب کہ وہ شرائط مذکورہ کے ذریعہ سے قابض ہوں حق دخیلکاری کے حاصل کرنے سے قانوں نامنع نہونگے اور نہ وہ طریقہ جو اب تک مانجے تھے اس حق کے حصول میں اُنکے حاجب ہو سکیں گے اسوجہ سے اس لگان میں جو ایسے آسامی ادا کرین عدالتوں کو دست اندازی کرنے کا اختیار دینے کی دہی ہی ضرورت نہیں ہے جیسی کہ سات برس کی میعاد کے پٹہ داروں کی صورت میں ہے۔

سات برس یا اس سے زیادہ کی میعاد والے پٹہ داروں کی صورت بالکل مختلف ہے۔ دفعہ ۱۱ کے احکام کے بموجب ایسے آسامی حق دخیلکاری کے حاصل کرنے سے محروم کر لئے گئے ہیں خواہ وہ کتنے ہی زیادہ عرصہ تک برابر کاشت کرتے رہیں اور خواہ وہ اپنے فرائض بحیثیت آسامیان ایسے ہی پورے طور پر انجام دیں۔ پراس

آسامی کی بید خلی اس ایکٹ نے روکی نہیں ہے اگر آسامی زاید لگان ادا کرنے پر آمادہ نہ تو اسکی بید خلی عمل میں آسکتی ہے اور اپنے خاص مصرف کے لیے اگر زمیندار کو آراضی کی ضرورت ہو تو آسامی غیر ذخیلکار کے مقابلہ میں وہ اپنی خواہش پوری کر سکتا ہے۔

آسامیان شکی جس طرح پہلے مکتبہ ملی قائم رہے مگر نمان آراضی کاشت کے حقوق ذرا بڑھادے گئے تھے لیکن بالآخر اسی حد تک قائم رہے جو سابق

طرح یہ آسامی خاص قانون ہی کے اثر سے ان رعایتوں کے حاصل کرنے سے محروم ہونگے جنکی نسبت یہ بہ دلیل معقول کہا جا سکتا ہے کہ وہ انکو بوجہ اچھے آسامی ہونے کے مسلسل کاشت کرنے سے حاصل ہو جائیں۔ اسوجہ سے یہ داعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ واضعاً قانون پر یہ امر لازم ہے کہ جب ذخیلکاری کی نسبت ان آسامیوں کے حقوق قائم ہونے کو واضعاً مذکورہ روک دیا ہے تو ان کے لگان کی نسبت ایسے احکام صادر کریں کہ آسامیان مذکورہ کے ساتھ اس بارہ میں داعی اور منصفانہ برتاؤ ہونے کا یقین و اطمینان ہو جائے ان آسامیوں کے لگانوں کو بالکل زمینداروں کے اختیار میں چھوڑ دینے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ علاوہ انکی ان ناقابلیتوں کے حق ذخیلکاری کے حاصل ہونے کی نسبت ہن انکو سخت اور داعی سے زیادہ لگان ادا کرنا ہوگا اور بعض صورتوں میں بلاروک اس قدر لگان ادا کرنا ہوگا جو مالیت پیداوار کے قریب قریب برابر ہو۔

ایک اور فرد ہی امر قابل لحاظ ہے۔ جہاں تک کہ ہکو معلوم ہوتا ہے آئندہ میلان اس امر کی طرف ہوگا کہ اس رقبہ کا بڑھنا جو آسامیان ذخیلکار کے قبضہ میں ہو بذریعہ عطا کرنے سات سال کے پٹوں کے روکا جائے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا ہے کہ زمیندار لوگ عموماً حقوق ذخیلکاری کے پیمانہ ہونے کے سخت مخالفت رہے ہیں۔ آئندہ وہ اس بارہ میں ان امور کا جو اثر زمینداروں کی راہ میں آئے مفید مطلب ہیں اور بھی زیادہ خیال رکھا کرئیے۔ گذشتہ بارہ ماہ کے اندر ایسی علائقیں ظاہر ہوئی ہیں جسے یہ پایا جاتا ہے کہ زمینداروں کا عام طور یہ قصد ہے کہ سات سال کے پٹو دیا کریں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ان کے پاس آسامی کی اس کوشش کو کہ حق ذخیلکاری حاصل کیے روکنے کا باقی رکھیے اگر کچھ زیادہ حد تک ایسا ہی ہو جیسا کہ خیال ہے تو وہ رقبہ جو آسامیان ذخیلکار کے قبضہ میں ہے بیاعت و انعام معمولی ضرور رفتہ رفتہ کم ہو جائیگا۔ بید خلیان جو لگان نہ ادا کرنے کی علت میں ہوگی اور آسامیان ذخیلکار کا اپنے جوت کو چھوڑ دینا اور ایسے آسامیوں کا بغیر ایسے درٹانے جو ان کی جگہ قارض ہونے فوت ہونا۔ ان کل وجوہ اور غالباً دیگر وجوہ سے وہ رقبہ جس میں آسامیوں کو حق ذخیلکاری حاصل ہے رفتہ رفتہ مگر یقیناً کم ہوتا جائیگا اس رقبہ کا زیادہ تر حصہ غالباً ایسے آسامیوں کے قبضہ میں آجائے گا جن کو سات سال کا پٹہ دیا جائے گا۔ پس اگر اس قسم کے آسامیوں کی حفاظت کے لیے کچھ تدبیر کی جائے تو ایک زمانہ گزرنے کے بعد زیادہ تر تمام آسامیوں کے لیے متعلق لگان کے کوئی قانونی حفاظت نہ رہے گی اور ان کے لیے صرف یہی ایک رعایت رہ جائے گی کہ ان کا قبضہ سات برس تک قائم رہے گا۔ ان مخالف امور پر غور کر کے ہمارے نزدیک یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اگرچہ اس قسم کے احکام کا جو ابتدائی سوودہ کی دفعہ ۲۸ میں مندرج تھے کل آسامیان غیر ذخیلکار سے متعلق کرنا غیر ضروری ہے تاہم یہ امر نہایت قریب مصلحت ہے کہ ان آسامیوں کی جو سات سال کا پٹہ رکھتے ہوں اس امر کے نسبت کچھ حفاظت بذریعہ

فیصلوں میں قرار پایا تھا۔

سیر کے حقوق اس ایکٹ میں بہت محدود کر دیے گئے لیکن حق ساقط المملکت بدستور قائم رکھا گیا باعتبار نتیجہ کے صرف یہ روکا گیا ہے کہ زمیندار کسی آرامی کو اپنی سیر لکھو اگر اس میں آسامیان کے حق و خلیکاری پیدا ہونے کو ہمیشہ کے لیے روک دے۔

کل ایکٹ کو بغور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق و خلیکاری کوئی ایسا حق

حکم قانون کر دی جائے کہ مناسب سے زیادہ ان سے لگان نہ لیا جائے اور عدالتوں کو اس حالت میں دست اندازی کا اختیار دیا جائے جب ایسے آسامیوں کے زمیندار اپنے اختیار میں غرض سے کام میں لانا چاہیں کہ آسامیان مذکور کو واجبی سے زیادہ لگان دینے پر مجبور کر میں۔

قبل اس امر پر غور کرنے کے کہ اس غرض کے حاصل کرنے کے لیے دفعات ۶۷ تا ۶۸ کس طرح پر بدلی جاسکتی ہیں ہم نے اس امر کی نسبت بحث کی کہ آیا ایسی تجویز کا اختیار کیا جانا ممکن ہے جس کے مطابق بصورت بیدغلی قبضہ میں خلل اندازی کا معاوضہ دلایا جائے۔ ہماری رائے میں ایسی تجویز کی نسبت بدیہی اعتراض یہ ہے کہ مختلف انعام آسامیان کے درمیان فرق کرنا اور ان مختلف حالات میں تیز کرنا جن میں ان کی بیدغلی ہونی والی ہو غیر ممکن ہو گا۔ پس اس امر کی ضرورت ہوگی کہ بیدغلی کی کل صورتوں میں معاوضہ دلایا جائے اور ہم اس امر کے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں کہ ہر آسامی غیر خلیکاری بحالت بیدغلی معاوضہ پانے کا مستحق ہے۔ تاہم یہ امر تسلیم کر سکتے ہیں کہ بہ لحاظ اعتراض و فوائد ان آسامیوں کے جو دائیہ طور پر یہ دعویٰ قائم کر سکتے ہیں اگر سوائے بصورت ادا ہونے معاوضہ کے وہ بیدغلی سے محفوظ رکھے جائیں۔ اس حکم قانونی کے درج کرنے کی ضرورت ہے کہ کل آسامیوں کو بیدغلی کی حالت میں معاوضہ دیا جائے۔ ہمارے رد و برد ایسی تجویز کے درج قانون کے جانے کی غرض سے توئی تجویز پیش نہیں کی گئی۔ اور بالآخر ہماری یہ رائے قائم ہوئی کہ مسودہ کے ان دفعات کا منشا تجویز مذکور کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

یعنی اس طریقہ پر بھی غور کیا جو ایکٹ لگان ملک اودھ کی دفعہ ۵۵ میں درج ہے اور جس کے بموجب مالک اراضی کو ایسے اطلاع نامہ بیدغلی کی بابت جس کی تکمیل آسامی پر بموجب دفعہ ۴۷ ایکٹ مذکور کی جانے والی ہو اس قدر رسوم عدالت (کورٹ فیس) جو پچھلے تین سال کے لگان کے اوسط کی نصف رقم ہے برابر ہوا دانا کرنا ہوتا ہے ہم مالک میں کسی ایسی تجویز کے اختیار کے جانے کو قبول نہیں کر سکتے ہیں۔ مالک نہ زمین کوئی حالت مشابہ ان حالات کے نہیں ہیں جنکی وجہ سے یہ طریقہ ایکٹ لگان ملک اودھ میں اختیار کیا گیا تھا اور ہماری رائے میں اگر مالک اراضی کو اطلاع نامہ بیدغلی کی بابت جرمانہ ادا کرنے پر قانون مجبور کیا جائے تو وہ رسم آسامی کو بطور معاوضہ خلل قبضہ کے دلائی جانی چاہیے۔

نہیں رہا کہ زمیندار اس سے زائد تر مخالفت کریں لیکن جن لوگوں کو اس سے خلش ہے
 اس کے لیے سات سات سال کے میعاد دی پٹے قائم کیے گئے ہیں جن پر باضابطہ عمل
 کرنے سے اور مفید شرائط مطابق دفعات قانون درج کرانے سے زمیندار اپنے
 مقاصد اچھی طرح حاصل کر سکتے ہیں

ابوالفضل عباسی

۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

چونکہ کوئی اور طریقہ ایسے اسامیان - غیر ذخیلکار کی حفاظت کا نہ تھا جبکہ حسب بیان مندرجہ بالا ایسی
 میدخلی کی دہکی سے حفاظت کی ضرورت ہے جو ان سے غیر واجبی شروع پر لگان پھلنے کی غرض سے دی جا رہی ہے
 سے ہم اس امر پر مجبور ہوئے کہ مسودہ ابتدائی کی دفعات ۶۷ لغایت ۶۸ ہی کو اختیار کریں اور انہیں
 ایسی تبدیلی کی کوشش کریں کہ ان کا اثر اس قسم اسامیان غیر ذخیلکار پر محدود ہو جائے جن کو لگان
 کے بارہ میں حفاظت درکار ہوگی۔

اس وجہ سے ہم نے دفعات ۶۷ لغایت ۷۰۔ اس طور پر بدل دی ہیں جیسی کہ اب وہ مہر مہر مسودہ میں
 موجود ہیں - جب کوئی زمیندار ایسے اسامی کو میدخل کرنا چاہے جس کے سات برس کے پٹے کی میعاد قریب اختتام
 ہو یا جو بعد اتمام ایسے پٹے کی میعاد کے بطور اسامی سال گزرے ان کے قابل ہی ہو تو اگر ایسے اسامی کی میدخلی
 فی الحقیقت اسوجہ مقصود ہو کہ وہ اضافہ شدہ لگان کے ادا کرنے سے انکار کرتا ہے تو عدالتوں کو دست اندازی
 کرنے اور واجبی و قرین انصاف لگان کے مقرر کردہ سینیٹ کا اختیار ہوگا۔ اگر اسامی اس اضافہ لگان کے ادا کرنے پر
 رضامند ہو جائے تو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اور سات برس تک یا اگر اسکا زمیندار رضی ہو تو اس سے زیادہ عرصہ تک
 اس طور پر قابل ہی ہے کہ گویا اسے پاس جبر شری شدہ پٹے اس میعاد کی بات ہے۔ یعنی اس کے دخل گزارانہ ایسا زائد نہیں
 سمجھا جائیگا جو حق ذخیلکاری کے حصول کی واسطے محسوب کیا جائے البتہ پایا جائے کہ اسامی پٹے ہی سے اس قدر
 لگان ادا کر رہا ہے جو واجبی و قرین انصاف لگان سے کم نہیں ہے تو وہ اسی طرح مستحق اس کا ہوگا کہ اس
 لگان پر جو اس وقت تک قابل دقتا اسی مدت سات سال کے لیے قبضہ قائم رکھے۔

ان اعتراضات کو رفع کرنے کے لیے جو مسودہ ابتدائی کی دفعہ ۶۸ کی کسی قدر مبہم عبارت کی نسبت
 پیش کیے گئے ہیں ہم نے اس کی عبارت اس طور پر بدل دی ہے کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ عدالت کو اس
 لگان کی نسبت جو اسامی کو ادا کرنا چاہیے تحقیقات کرنے کا مرتبہ اسی حالت میں اختیار ہوگا جبکہ اسامی
 نے خود یہ غدر پیش کیا ہو کہ میدخلی کی تالش صرف اسوجہ سے کی گئی ہے کہ اسے اضافہ لگان پر رضامند
 ہونے سے انکار کیا تھا اور عدالت کو یہ اطمینان ہو جائے کہ اس حقیقت ایسا ہی ہے۔

ہم نے کوئی حکم مخصوص اس حکم کا جو مسودہ ابتدائی کی دفعہ ۶۷ کی دفعہ ۲۱ میں تھا درج نہیں کیا ہے
 جبکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس اسامی کے ذمہ جبکہ زمیندار میدخل کرنا چاہتا ہو بقایا لگان ہوگی تو زمیندار کو
 اس کے میدخل کرنے کے لیے دفعہ ۲۱۵۲ کے احکام پر عمل کرنا پڑے گا اور نیز یہ کہ زمیندار کو اس امر سے کوئی واقعی فائدہ
 حاصل ہوگا کہ ان حالات میں جبکہ ذکر مسودہ مہر مہر کی دفعہ ۶۸ میں ہے اسامی کو از مہر نو پٹے (یا کاشت
 کے لیے زمین کا دینا اس امر پر شرط رکھے کہ اسامی ایسی بقایا لگان جو اس کے ذمہ ہو ادا کر دے۔

مختصرات کتاب ہذا

پورا پتہ	اختصار
فیصلہ پرلوی کونسل مندرجہ مورانڈین اپیل جلد اصفیہ ۲۔	امورانڈین اپیل ۲
انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد اصفیہ ۲۔	ال ردالری۔ ۲۱۲
" " " کلکتہ " " " "۔	الراک ۲
" " " بیٹی " " " "۔	الراب ۲
" " " " " " " "۔	الرام ۲
دیکنی نوٹس ہائی کورٹ الہ آباد سلسلہ اصفیہ ۲۔	دیکنی نوٹس سلسلہ اصفیہ ۲
دیکنی رپورٹ مرتبہ صدر فیڈ ہائی کورٹ کلکتہ جلد اصفیہ ۲۔	۱ دیکنی رپورٹ
فیصلہ صدر دیوانی آگرہ مورخہ۔	صدر دیوانی مورخہ
فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ۔	ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ
فیصلہ بورڈ مال ممالک مغربی و شمالی واو دہ مورخہ۔	فیصلہ بورڈ مورخہ
فیصلہ بورڈ مرتبہ مسٹر جیکب صفحہ ۱۔	جیکب فیصلہ بورڈ صفحہ ۱
قبضہ آراضی میں جہان و فعات ایکٹ ۱۲ اسمہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہاں صرف دفعات لکھنے کے ہیں اور جہان دیگر ممالک کے قوانین کا حوالہ ہے وہاں ان ممالک کے نام کے بعد دفعات لکھنے کے ہیں مثلاً بنکال ۲ سے مراد ہے قبضہ آراضی بنکال کے دفعہ ۲۔	اور اسی طرح مالگزارسی آراضی میں ممالک مغربی و شمالی یا او دہ لکھنے سے لکھنے کے ہیں جن سے ان ممالک کے سابق قانون مالگزارسی کی دفعات مراد ہیں۔

فہرست اسات فریقین مقدمات متذکرہ کتاب ہذا

الف

اجود دنیا نامہ بنام سیتل
 امام باندی بنام ہنومان رام
 ادت رائے بنام گوہر بند سنگھ
 احسن امجد بنام قاضی آفتاب الدین
 امداد خاؤن بنام بھائی راجہ
 امین الدین بنام سری پال
 الطاف حسین بنام دلا رام
 امام النساء بنام لیاقت حسین
 احمد علی بنام وارث
 آتما رام بنام بالاکشن
 ادوی بنام مانگ جی
 امیر حسن بنام احمد اشد
 آپاراد بنام سائل
 اسمتھ بنام سکر مری آت اسٹٹ

ب

بھوانی برشاڈ بنام غلام محمد
 بابو بشتا تھ سنگھ بنام جانی پانڑے
 بھگوانداس بنام بھگوانداس
 بھشن چند بنام بیٹی برشاڈ
 بدر بیاس بنام دپپ سنگھ
 بھھوئی بنام کنور اسبر سنگھ
 بھگوان سنگھ بنام بھمن
 اسی بنام ناصر علی
 بھگلی بنام رام سنگھ
 بیٹی بانی بنام پاربتی
 بیٹی لال بنام بیکا
 بھسکین خان بنام رتن کنور
 بیٹا بنام سب کلپتھ
 بشتا تھ بنام گلنا تھ
 بیٹی بنام احسن امجد
 بیرون بنام گوہر ناتھ

۲۱۹۲۰۲۱

۲۸ ہناگ سنگھ بنام نور الحسن خان
 ۳۰ پریم کوروی بنام بھکاری
 ۸۵ پھلی بنام ناتا بل
 ۳۹۳۸ پرس رام بنام بھوئی
 ۳۹ پاربتی بنام بھولا
 ۳۹ پاپہ بنام کامل
 ۹۴ پنڈو بنام دیو جی

ت

۱۱۶
 ۱۲۰
 ۱۲۴ تلشی بنام لادھا
 ۱۲۴ تربت ادبھا بنام رام رتن کنور

ث

۱۲۴
 ۱۲۴
 ۲۹ ٹوڈر اہیر بنام موہن سنگھ
 ۴۲ ٹھاکر دین بنام منولال

ج

۲۵
 ۲۹
 ۳۲ چوگل بنام دیو کی نندن
 ۳۸ چنگڑو بنام شیش خان
 ۴۰ گلنا تھ برشاڈ بنام سادھو
 ۴۵ جواہر بنام کپنت
 ۴۶ جمورے لال بنام بلب لال
 ۶۰ گلنا تھ بنام بھیک رام
 ۶۰ چینی بنام بھو
 ۴۲ جگ لال بنام ہر نائن
 ۹۴ جتا بنام احمد

ح

۱۱۲
 ۱۱۴
 ۱۱۴
 ۱۱۸
 ۳۴
 ۸۳
 ۳۱
 ۳۸
 حیدر امجد بنام بھیک
 حیارن سنگھ بنام شادی رام
 حاجی ہدایت امجد بنام نواند رائے

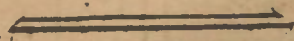
۲۶
 ۳۱
 ۳۹
 ۶۰
 ۱۱۸
 ۱۲۶
 ۱۲۴
 ۲۵
 ۴۲
 ۲۹
 ۴۲
 ۳۹۳۲
 ۳۹۳۸
 ۳۹
 ۵۹
 ۸۵
 ۹۴
 ۱۱۴
 ۱۱۹
 ۱۱۹
 ۸۳
 ۳۱
 ۳۸

			خ
۵۹	راجہ گننام سنگھ بنام لیلادھر		خیالی رام بنام نانولال
۶۱	روپ ایشیر بنام شیو دیال	۳۹	خوب سنگھ بنام امین خان
۸۳	رام دلارے بنام بھاکر راسے	۶۲	و
۱۰۳	راوٹا بنام انو باندری		دوارگاداس بنام دیوکی نندن
۱۱۶	ریبی بنام بروٹن		دیوکی نندن بنام دستان سنگھ
۱۹۵۱۷	• رام بیو بنام چند	۲۳	دبی داس بنام طولی
۱۱۹	رام شو بھگ بنام گو بند	۲۹	دیپ سنگھ بنام سہا کلاب دئی
۱۲۶	ردر پرشاد بنام بیجا تم	۲۳۸	دھن برای بنام رام پھیل راسے
۱۲۷	راج تران بنام انگلو موہن	۲۸	دلیل بنام شیو پرشاد
۱۲۷	ریاست بنام عہد افندہ	۳۰	دیبا بنام برج لال
	ز	۳۰	دھراجت بنام بھجن لال
		۳۱	درگا بنام تھنگری
۳۱	زلفن بی بی بنام راوٹکار سونو چندر	۳۷	دھناتنور بنام انکر پانڈے
	س	۳۹	دھرم پال بنام مدن موہن
		۷۲	داتا رام بنام سنگھ رام
۳۶	سیتل پرشاد بنام اتس بی بی	۱۱۳	دیارم بنام فتح رام
۲۱	سامو سالک چند بنام ہولاس	۱۱۳	دی کورٹ آف لارڈس بنام گیا
۲۱	شوٹکا بنام راماتند	۱۱۳	دیالی بنام برسی پرشاد
۲۸	سکر بنام افضل حسین خان	۱۱۳	ر
۳۹	سردار سنگھ بنام مدارا	۱۲۹	رام پرشاد بنام دینانور
۵۶	سالک رام بنام لال دیال		رفیق حسین بنام زور آور سنگھ
۶۹	سہانی بنام مٹاکر پرشاد		راو کرن بنام خوبی سنگھ
۱۱۷	سیتا رام بنام نمبا	۲۵	رام پھیل چودھری بنام انوپ چودھری
۱۲۰	سہنا بنام قانق	۳۸	رام پرشاد بنام ہمارا جہ بنارس
۱۲۷	سلیمان بنام اور ٹیل پنکب	۳۹	رام زین بنام سالکر رام
۱۳۹	سرت کماری بنام راوٹا موہن	۳۹	رام دیال بنام زورم
	ش	۳۵	گجبر سنگھ بنام کدرا ناتھ
		۶۰	راو ہار پرشاد بنام بلدیو مصر
۲۳	شیو نرائن بنام رای شیو سماے	۳۷	
۲۶	شیو بھارتھ بنام رام راسے	۳۹	
۳۸	بشتاب خان بنام اجودھیا پرشاد	۴۷	

۲۶	کرامت بنام بالمداس	۴۰	شکر لال بنام دلپ سنگھ
۳۱	کنور سوچ پرشاد بنام ہماراجہ ہادیورت	۶۵	شیو برن راسے بنام رام دین
۳۲	کھانی رام بنام سندھ	۷۲	شکور خان بنام گمانی لال
۳۷	کیشو تیواری بنام بابولال	۸۴	شیخ قازمی بنام بھوانی پرشاد
۳۸	کنج بہاری بنام کندک	۹۴	شیر سنگھ بنام کوری مل
۳۱	کنوری ٹھکرائی بنام گنگا نرائن لال	۱۱۹	شب سنگھ بنام سیتارام
۳۸	کندن بنام گلاب	۱۱۹	شن موگ بنام بالی ڈین
۳۹	کوسلیا بنام گلاب کنور		ص
۴۷	کالی پرشاد ناراسے بنام دھنا جی		صاحب کلکڑ جو پور سائل
۵۷	کاظم الدین بنام سکریٹی آف سیٹ	۵۹	صاحب کلکڑ جون پور
۵۹	کالی چرن بنام جولا پرشاد	۶۲	ع
۶۱	کشن نرائن بنام بشمبھ نرائن		عظیم اللہ بنام نجین الدین
۶۲	کھدیر بن بنام گنیش پرشاد		علی احمد بنام بلدیو سنگھ
۸۳	کرشنا پور کو بنام کاری بیاسا	۱۰۳	محمد الکریم بنام فضل عظیم
۸۲	کنامری جگیا بنام پڑا لولٹ چٹیا	۱۱۲	غایت حسین بنام کرامت اللہ
۹۲	کھان سنگھ بنام بالا بخش	۱۱۳	عبدال بنام رچیا
۱۱۲	کھیر کن سنگھ بنام تھان سنگھ	۱۱۳	عباد حسین بنام جوڑا ون لال
۱۱۹	کرشنا بنام چنٹھاین	۱۲۷	ف
۱۱۹	کلکڑ بنام پتی	۳۱	فصیح الدین بنام کرامت اللہ
۱۲۹	کھتر بنام دینا ماشی	۲۶	فتح سنگھ بنام کریم اللہ
	کنتی چندر بنام سالگرام	۵۹	ق
	گ		قاسم بیان بنام بندہ سن
۲۵	گیاسنگھ بنام اودت سنگھ	۲۹۳۷	قران علی بنام سردھار پرشاد
۲۶	گھنشیام داس بنام بڑ سنگھ سنگھ	۸۳	گ
۲۶	گلاب راسے بنام اندر سنگھ		گندی گوار بنام رام نرائن داس
۲۸	گنیت راسے بنام بشیشتر راسے		گنہارام بنام رام کاری
۳۸	گوپال بنام پرسواتم		کرامت خان بنام طیب الدین
۳۸	گنگا دین بنام دھوراند داس	۲۳	کاشی پرشاد نام کنور راتھ
۵۹	گنیت پرشاد بنام مادھو	۲۳	
۶۰	گوئل داس بنام حکمت علی	۲۵	
۶۰	گلزار سنگھ بنام کلیان چند	۲۵	

۶۹	گو پال داس بنام تھان سنگھ	۶۵	مسماة ٹھکانہ لکھنؤ بنام میر سارنگیش
۹۰	گوپی ناتھ چکرورتی بنام آما	۶۶	مسترجیس ترسایا بنام گوپوری
۱۱۲	گوری بنام وزیر	۵۳	مادھو سنگھ بنام چھیدا سنگھ
۱۱۹	گر جنتھ بنام رام تران	۵۹	مسماة رنجور کنور بنام ہندو
۱۲۷	گوپی ناتھ بنام گونگ چندر	۶۰	منظر حسین بنام رحمت اللہ
۱۲۷	گو پال چندر بنام سلیمان	۷۲	مولانا بنام بہالا
۱۲۹	گو پال داس بنام علف تھان	۸۳	موتی بیگم بنام زور اور سنگھ
۱۲۹	گیا نند بنام بین موہن	۸۴	محمد علی انعام جعفر خان
۱۲۹	گو بند رام بنام بھولانا تھ	۱۱۲	مراد النساء بنام غلام سجاد
	ل	۱۱۳	مولانا کنور بنام الفت سنگھ
	پنجن پرشاد بنام بال سنگھ	۱۲۰	نینکا بنام برڈوا
	بیلادھر بنام بھگوانت	۱۲۶	مالک پور و بنام تران
	پنجن پرشاد بنام کالی پرن	۱۲۶	متھو سامی بنام نلکتھیا
	لال جی بنام امرن	۱۲۷	ہما دیو بنام سبانی
	لالنادئی بنام بھوانی	۱۲۷	منی رام بنام نشن پرشاد
	لالمن بنام منولال	۱۲۹	ن
	لیکھا بنام مھمن	۳۰	تند رام بنام بجال
	پنجن سنگھ بنام گھاسی	۳۷	نول گو بندرے بنام گیش گو بندرے
	لکشمی داس بنام رام لیو	۳۸	نانھو بنام چھتر جیت
	م	۳۸	ناگ پال بنام سیتل پوری
	مادھو بھارتی بنام بارتی سنگھ	۴۰	نولکشور بنام قلندر
	مرنی دھرم بنام پم رے	۴۰	نیپال بنام چینی
	مگنڈ پرشاد بنام دبی	۵۹	تران بنام مسماة سلکینہ
	مسماة بیٹانی بیگم بنام خوشحال	۶۹	ترسنگھ پرشاد بنام رانا تند
	مسماة یکم النساء بنام لندیاد بھورے	۸۳	ترسیا بنام گرو دیا
	ہاراچر رادھا پرشاد بنام بالکلندھو جی	۸۳	ناگو کنا ٹوریا بنام ماجی
	مسماہ سعید النساء بیگم بنام نیاز علی	۹۲	ٹانگ رام بنام مرنی سنگھ
	ہمایر پرشاد بنام باسند پوسنگھ	۱۱۳	تند کشور بنام رام رتن
	ناتار پرشاد بنام ہادر	۱۱۹	ترسما بنام متان
	دیش سنگھ بنام گیش دو بے	۲۸	و
	مومن علی بنام لالتا پرشاد	۳۸	لی بی بنام ایمان سنگھ
	نرسین بنام گو پال سنگھ	۳۸	دل محمد بنام رگھو

۱۱۳	فریر محمد بنام امانت خان
۱۳۷	دکھرادو بنام ننگا دو
۱۲۸	واحد علی بنام نوکشور
	۵
۲۲	بنومان بنام کولیسر
۲۹	برکو مسر بنام منی مسر
۳۰	ہر دیو بنام دھور سے
۳۰	ہر برتاد بنام روت نرائن
۳۰	ہر دیو کشن بنام کلو
۳۲	ہر گو بند رام بنام رام رتن دے
۳۲	ہیم ناتھ دت بنام اصغر سندر
۳۲	ہر پال سنگھ بنام بال گو بندہ
۳۹	بردی بنام چنتی بر شاد
۴۰	ہراج بنام دھر سنگھ
۱۲۶	ہنستا بنام برو چندر د
۱۲۹	ہر نندن سہای بنام بہاری سنگھ
	۶
۳۸	یوسف خان بنام سردن
۴۰	یاہن خان بنام جٹو



تطابق دفعات سابق و حال

قبضہ اراضی ۲ ستمبر ۱۹۰۱ء	ایک ۱۲	قبضہ اراضی ۲ ستمبر ۱۹۰۱ء	ایک ۱۲
۳۹	۲۹	۱	۱
۱۵۱	۳۰	۲	۲
۸۳ و ۸۳	۳۱	۳	۳
۸۵	۳۲	۴	۴
۸۶ و ۸۵	۳۳	۸	۵
۱۰۶ و ۵۴ و ۵۶	۳۴	۹	۶
۶ و ۶ و ۵ و ۹ و ۵ و ۴	۳۵	۱۰	۷
۵۸	۳۶	۱۱	۸
	۳۷	۲۳ و ۳۰	۹
۶۳ و ۳۶	۳۸		۱۰
	۳۹		۱۱
۷۳	۴۰	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۱۲
۷۳ و ۶۳	۴۱	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۱۳
۷ و ۷ و ۷ و ۷ و ۷ و ۷ و ۷ و ۷	۴۲	۴ و ۳ و ۳ و ۳ و ۳ و ۳ و ۳ و ۳	۱۴
۱۰۶ و ۱۰۵	۴۳	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۱۵
۸۹ و ۹۰ و ۹۱	۴۴	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۱۶
۹۳	۴۵	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۱۷
	۴۶	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۱۸
	۴۷	۳ و ۱۹	۱۹
۱۰۸ و ۱۰۷ و ۱۰۶ و ۱۰۵	۴۸	۳ و ۳ و ۳ و ۳	۲۰
۱۰۳	۴۹		۲۱
	۵۰		۲۲
	۵۱	۴ و ۳ و ۳ و ۳	۲۳
۱۹۲	۵۲	۵۱	۲۴
	۵۳	۹۶	۲۵
	۵۴		۲۶
	۵۵		۲۷
	۵۶	۳۳	۲۸
۱۱۹	۵۷		۲۹

ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۲ ۱۹۱۱ء	ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۲ ۱۹۱۱ء
	۹	۱۹۳ و ۱۲۰	۵۷
	۹۱	۱۲۰	۵۸
	۹۲	۱۳۶ و ۱۲۰ و ۱۲۰	۵۹
۱۶۳ و ۱۶۲ و ۱۶۱ و ۱۶۰ و ۱۵۹	۹۳	۱۲۰	۶۰
۱۶۹ و ۱۶۳	۹۴	۱۲۱	۶۱
۱۷۰ و ۷۹	۹۵	۱۲۲	۶۲
	۹۶	۱۲۳	۶۳
	۹۷	۱۳۵ و ۱۲۲	۶۴
۱۷۳ و ۱۷۲	۹۸	۱۲۶	۶۵
۱۷۳	۹۹	۱۲۷	۶۶
۱۸۹ و ۱۸۷ و ۱۷۳	۱۰۰	۱۲۸	۶۷
۱۹۱	۱۰۱	۱۲۹	۶۸
۱۹۰	۱۰۲	۱۳۱	۶۹
۱۷۴	۱۰۳	۱۳۲	۷۰
	۱۰۴	۱۳۲	۷۱
	۱۰۵	۱۳۳	۷۲
۱۹۴	۱۰۶	۱۳۴	۷۳
	۱۰۷	۱۳۳	۷۴
	۱۰۸	۱۳۴	۷۵
	۱۰۹	۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸	۷۶
۱۹۳	۱۱۰	۱۳۸	۷۷
	۱۱۱	۱۳۹	۷۸
	۱۱۲	۱۴۰	۷۹
	۱۱۳	۱۴۱	۸۰
	۱۱۴	۱۴۲	۸۱
	۱۱۵	۱۴۲	۸۲
	۱۱۶	۱۴۲	۸۳
	۱۱۷		۸۴
	۱۱۸	۱۴۵	۸۵
	۱۱۹	۱۴۶	۸۶
	۱۲۰	۱۴۹	۸۷
	۱۲۱		۸۸
	۱۲۲	۱۴۹	۸۹

ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء
	۱۵۵	۱۲۳
	۱۵۶	۱۲۳
	۱۵۷	۱۲۵
	۱۵۸	۱۲۶
	۱۵۹	۱۲۷
	۱۶۰	۱۲۸
	۱۶۱	۱۲۹
	۱۶۲	۱۳۰
	۱۶۳	۱۳۱
۱۹۳	۱۶۴	۱۳۲
	۱۶۵	۱۳۳
	۱۶۶	۱۳۴
	۱۶۷	۱۳۵
	۱۶۸	۱۳۶
	۱۶۹	۱۳۷
	۱۷۰	۱۳۸
	۱۷۱	۱۳۹
	۱۷۲	۱۴۰
۱۹۳	۱۷۳	۱۴۱
	۱۷۴	۱۴۲
	۱۷۵	۱۴۳
	۱۷۶	۱۴۴
	۱۷۷	۱۴۵
	۱۷۸	۱۴۶
	۱۷۹	۱۴۷
	۱۸۰	۱۴۸
۱۹۳	۱۸۱	۱۴۹
۱۷۵	۱۸۲	۱۵۰
۱۷۶	۱۸۳	۱۵۱
	۱۸۴	۱۵۲
	۱۸۵	۱۵۳
۱۸۳	۱۸۶	۱۵۴

۶۵

۷۱

ایکٹ ۱۲	ایکٹ ۲۱۱۱
	۱۱۷
۱۱۳	۱۱۸
۱۸۰۱۷۷	۱۱۹
	۱۹۰
۱۸۱	۱۹۱
۱۷۶	۱۹۲
۱۷۹	۱۹۳
۱۷۶	۱۹۳
۱۷۵	۱۹۵
۱۸۰	۱۹۶
۱۷۵	۱۹۷
۱۸۰	۱۹۸
۱۸۵	۱۹۹
	۲۰۰
۱۸۳	۲۰۱
	۲۰۲
	۲۰۳
	۲۰۳
۱۹۵	۲۰۵
۱۹۶	۲۰۶
۱۹۷	۲۰۷
۱۹۹, ۱۹۷	۲۰۸
۱۹۳	۲۰۹
۱۹۳	۲۱۰
۲۰۳	۲۱۱
	۲۱۲

فہرست مضامین ایک ۲ قبضہ اراضی ملک مغربی شمالی

۱۹۰

تمہید

باب ۱
مراتب ابتدائی

دفعات

- ۱- مختصر نام -
وسعت مقامی -
آغاز -
۲- تنسیخ -
۳- قیود نسبت معاہدات متعلقہ قبضہ ہائے اراضی کے -
۴- دفعہ تعریفی -
۵-

باب ۲

اسامیوں کی قسمیں

- ۶- اسامیوں کی قسموں کی تفصیل -
حقداران قبضہ مستقل اور اسامیان بشرح معین -
۷- حقداران قبضہ مستقل -
۸- اسامیان بشرح معین -
۹- قیاس ایسے اندر آج سے جو قبل نفاذ ایک ہذا سبب اخیر کی ترمیم کاغذات حقوق کی وقت ہوا -
اسامیان ساقط الملکیت
۱۰- اسامیان ساقط الملکیت -

اسامیان دخیلکار

- ۱۱- حاصل ہونا حق دخیلکاری کا۔
 ۱۲- وقت جب سے بارہ برس کی مدت محسوب ہوگی
 ۱۳- برابر قبضہ رکھنے کی تشریح۔
 ۱۴- اسی (یا وہی) اراضی کی تشریح۔
 ۱۵- بعض احکام کا اثر ایسے زمانہ گذشتہ پر جو قبلہ جولائی ۱۹۷۱ء کے واقع ہوا ہو ممنوع ہوگا۔
 ۱۶- اسامیان دخیلکار۔
 ۱۷- بدلی ہوئی جوتوں کی نسبت حق۔
 ۱۸- حق دخیلکاری کا ساقط ہو جانا۔

اسامیان غیر دخیلکار

- ۱۹- اسامیان غیر دخیلکار۔

باب ۳

وراثتاً پونچنا اور منتقل کیا جانا اور تقسیم کیا جانا حقوق قبضہ اراضی کا
 حقوق قبضہ اراضی کو وراثتاً پانا اور حقوق مذکور کا منتقل کیا جانا
 حقوق انتقال و وراثت۔

- ۲۰- حقوق ایسے قبضہ اراضی میں جو غیر قابل انتقال ہیں۔
 ۲۱- قبضہ ہائے اراضی کا وراثتاً پانا۔

کاشت ہائے شکمی

- ۲۲- کاشت ہونے والے پٹہ جات کا جو ٹھیکہ دار دین۔

- ۲۳- کاشت شکمی پر دینے کا حق۔

- ۲۴- اسامیان دخیلکار کا کاشت شکمی پر دینا۔

- ۲۵- اسامیان غیر دخیلکار کا کاشت شکمی پر دینا۔

- ۲۶- کاشت شکمی پر دینے والے کا جانشین کاشت شکمی (کی شرائط) کا پابند ہوگا۔

- ۲۷- حقوق جو کاشت شکمی پر دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اس حالت میں

- ہوں گے جب کاشت شکمی پر دیا جانا ایکڑ کے قبیل یا اسکے مطابق ہو۔
- ۲۹- حقوق جو کاشت شکمی پر دینے والے کے استحقاق کے ساقط ہونے پر اس حالت میں ہوں گے جب کاشت شکمی پر دیا جانا ایکڑ کے مطابق نہ ہو۔
- ۳۰- کاشت ہائے شکمی کا ساقط ہو جانا۔
- ۳۱- ناجائز کاشت ہائے شکمی و دیگر انتقالات ناجائز کی نسبت چارہ ہائے کار۔
- حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم
- ۳۲- حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم اور لگان کی بابت نافذ کرانے کے قابل نہ ہوگی۔
- باب ۳
- تقریر اور اضافہ اور تخفیف لگان
- احکام عام
- ۳۳- ابتدائی لگان اسامی کا۔
- ۳۴- لگان جو بحالت نہ ہونے قرار داد کے قابل ادا ہوگا۔
- ۳۵- قیاس نسبت لگان کے۔
- ۳۶- معاوضہ بابت ایسے لگان کے جو جبراً زیادہ لے لیا گیا ہو۔
- ۳۷- لگان مقرر کرنے میں اسامی کی ذات اور قسم کا لحاظ کیا جاتا۔
- ۳۸- اضافہ یا تخفیف کی بابت نالشیون کس وقت دائر کیجانی۔ چاہیں۔
- ۳۹- ایسی نالشیون کی ڈگریاں کس وقت سے نفاذ پذیر ہونگی۔
- اسامیان بشرح معین
- ۴۰- اسامیان بشرح معین کے لگان میں اضافہ اور تخفیف۔
- اسامیان ساقط الملکیت اور اسامیان دخیلکار
- ۴۱- اضافہ اور تخفیف کی نسبت احکام۔
- ۴۲- اسامیان ساقط الملکیت کے لگان میں اضافہ اور تخفیف۔
- ۴۳- اسامیان دخیلکار کے لگان میں اضافہ اور تخفیف۔
- ۴۴- انتخاب اراضی کا مقابلہ کے واسطے۔

۴۵- نالشات متعلقہ اضافہ یا تخفیف لگان میں اسامیوں کا شمول۔

۴۶- بہ تدریج اضافہ جات لگان۔

اسامیان و خیلکار

۴۷- اسامیان غیر و خیلکار کے لگان میں اضافہ بذریعہ قرار داد۔

۴۸- اسامی غیر و خیلکار کے لگان میں اضافہ اور تخفیف بذریعہ نالش۔

استثنائی احکام

۴۹- کمی یا بیشی اُس لگان کی جو ایسے پٹہ کی رو سے مقرر کیا گیا ہو جو ایسی مدت کیلئے

دیا جائے جو زمیندار کے معاہدہ کی میعاد سے آگے تک ہو۔

۵۰- معاف کیا جانا لگان کا ایسی عدالت کے حکم سے جو بقایا لگان کی ڈگری

کی کارروائی کرے۔

۵۱- اختیار لگان کے معاف کرنے یا اُس کے ادا کے ملتوی کرنے کا جب مالگداری

معاف کی جائے یا اُس کا ادا کرنا ملتوی کیا جائے۔

۵۲- عمدہ دار کو یہ اختیار دیا جاتا کہ لگان (کی تعداد) طے کرے اور اُس میں تخفیف

کرے اور لگان (جنسی) کا مبادلہ کرے۔

۵۳- اضافہ یا تخفیف طے کیے ہوئے لگانوں میں۔

۵۴- اثر حکم نسبت اسامی غیر و خیلکار کے۔

حقوق بعد بدل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے۔

۵۵- حقوق بعد بدل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے۔

باب ۵

بیدخلی اور حوالہ کر دینا اور چھوڑ دینا (جو مت کا)

بیدخلی کی وجوہ

۵۶- بیدخلی قانون کے مطابق ہونی چاہیے۔

۵۷- بیدخلی کیے جانے کی وجوہ۔

۵۸- خاص وجوہ اسامیان غیر و خیلکار کے بیدخلی کیے جانے کی۔

ضابطہ کارروائی	
(الف)۔ دربارہ بیدخلی بجلت بقایا	
۵۹۔ ضابطہ کارروائی دربارہ بیدخلی بجلت بقایا کے ڈگری شدہ۔	
۶۰۔ اسامی پر اطلاع نامہ جاری کرایا جائیگا۔	
۶۱۔ بقایا کے ادا کیے جانے کی حالت میں بیدخلی۔	
۶۲۔ دفعات ۱۷ لغایت ۸۔ ایسی کارروائیوں سے متعلق ہوں گی۔	
(ب)۔ دربارہ بیدخلی بر بنائے وجوہ دیگر	
۶۳۔ بیدخلی کی نالاشین کب دائر کی جائیگی۔	
۶۴۔ کاشت شکمی کے رکھنے والے اور دیگر منتقل المیم کب مدعا علیہ بنائے جائیگی۔	
۶۵۔ ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ خلاف ورزی شرائط وغیرہ کے۔	
۶۶۔ ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ ناجائز کاشت شکمی پر دیے جانے یا دیگر انتقال ناجائز کے۔	
۶۷۔ ضابطہ کارروائی بصورت نالاش بیدخلی ایسے اسامی کے جو بموجب پٹہ رجسٹری شدہ کے جسکی میعاد سات سال سے کم نہ ہو قابض ہو۔	
۶۸۔ ایسی نالاش مین ڈگری کا اثر۔	
۶۹۔ ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ نہ قبول کرنے پٹہ اور نہ حوالہ کرنے قبولیت کے۔	
۷۰۔ ترقیات حیثیت اراضی کا دعویٰ قبل بیدخلی فیصل کیا جائیگا۔	
بیدخلی کا عمل مین لانا	
۷۱۔ قبضہ کا دلایا جانا۔	
۷۲۔ ڈگری کس صورت میں جاری نہیں کی جائیگی۔	
۷۳۔ بیدخلی کس وقت سے اثر پذیر ہوگی۔	
۷۴۔ اسامی کا حق جو ت کے استعمال کی بابت۔	
۷۵۔ حق فصل کی نسبت جب بیدخلی اثر پذیر ہو جائے۔	
۷۶۔ فصل کی قیمت کی بابت نزاع کا تصفیہ۔	
۷۷۔ لگان قابل ادا کی نسبت نزاع کس طرح طے کیا جائیگا۔	
۷۸۔ بیدخلی کے بعد کی مدت حق دخیل کاری کے واسطے شمار نہ کی جائیگی۔	
ناجائز بیدخلی کی نسبت چارہ ہاے کار	

- ۷۹- ناجائز بید خلی کی نسبت چارہ ہاے کار۔
- ۸۰- چارہ ہاے کار اُس صورت میں جب ڈگری یا حکم بید خلی مسترد کی یا کیا جاسے۔
- ۸۱- نالاش حسب دفعہ ۷۹ میں کسکو شامل کرنا لازم ہے۔
- ۸۲- قبضہ دلایا جانا چاہیے۔
- (جوت کا) حوالہ کر دینا
- ۸۳- آسامی کا جوت کو حوالہ کر دینا۔
- ۸۴- اصنافہ لگان ہونے پر جوت کا حوالہ کر دیا جانا۔
- ۸۵- (جوت) حوالہ کرنے کے اطلاق اعلانہ کی تعمیل معوقت تحصیلدار کے۔
- ۸۶- نالاش بنجانب زمیندار بغرض منسوخی اطلاق اعلانہ۔
- (جوت کا) چھوڑ دینا
- ۸۷- آسامی کا جوت کو چھوڑ دینا۔

باب ۴

ترقیات حیثیت اراضی

- ۸۸- آسامیان حق ذمیاکاری کا حق ترقیات کرنے کی نسبت۔
- ۹۰- معاوضہ بابت ترقیات حیثیت اراضی کے۔
- ۹۱- معاوضہ کی تعداد کا قرار دیا جانا۔
- ۹۲- ایسی ترقی جس کا نفع اُس اراضی کو پہنچے جس سے آسامی بیدخل نکلیا جائے۔
- ۹۳- زمیندار کا حق ایسا معاوضہ دینے کا جو زر نقد نہ ہو۔
- ۹۴- ترقی کرنے کے حق وغیرہ کی نسبت نزاعات۔

باب ۵

متفرق احکام نسبت قبضہ ہاے اراضی کے

- ۹۵- نالاشات نسبت حقوق متعلقہ قبضہ ہاے اراضی کے۔
- ۹۶- حق واسطے تحریری پٹون اور قبولیتون کے۔
- ۹۷- تصدیق بجائے رجسٹری کے۔
- ۹۸- زمیندار کا حق بابت پیمائش اراضی کے۔

باب ۶

ادا اور وصول کیا جانا لگان کا
ادا کیا جانا لگان کا اور بقایا سے لگان

- ۹۹- لگان کی قسطین۔
- ۱۰۰- لگان کس طرح قابل ادا ہوگا۔
- ۱۰۱- لگان کس وقت بقایا سے لگان ہو جائیگا۔
- ۱۰۲- وصول کیا جانا بقایا سے۔
- ۱۰۳- معاوضہ بابت جبراً وصول کرنے لگان کے بذریعہ تشدد۔
- لگان بذریعہ پیداوار
- ۱۰۴- پیداوار کی نسبت حقوق اور ذمہ داریاں۔
- ۱۰۵- درخواست واسطے مقرر کئے جانے عمدہ دار کے بغرض بیٹائی تخمینہ یا کنکوت کے۔
- ۱۰۶- ضابطہ کارروائی ایسی درخواست کے گزرنے پر۔
- لگان کی بابت رسیدین
- ۱۰۷- اسامی کا حق لگان کی بابت رسید پانے کا۔
- ۱۰۸- جائز رسید کے مضامین۔
- ۱۰۹- ادا کیا جانا بابت اقساط کے۔
- ۱۱۰- رسید دینے سے یا درخواست کے مطابق جمع کرنے سے انکار کرنے کی بابت معاوضہ۔
- داخل کیا جانا لگان کا عدالت میں
- ۱۱۱- درخواست واسطے داخل کرنے لگان کے عدالت میں۔
- ۱۱۲- مضامین درخواست کے۔
- ۱۱۳- رسید دی جائیگی۔
- ۱۱۴- رسید ایک جائز فارغ خطی ہوگی۔
- ۱۱۵- زراعت کے داخل ہونے کا اشتہار۔
- ۱۱۶- اطلاع نامہ کس کے پاس بھیجا جائیگا۔
- ۱۱۷- ادا کیا جانا یا داپس کیا جانا زراعت کا۔
- ۱۱۸- نالشات کی ممانعت۔

باب ۹

قرقی

زمیندار کا حق قرقی کا

- ۱۱۹- وصول کیا جانا بقایا کا بذریعہ قرقی کے۔
- ۱۲۰- کس صورت میں قرقی کی اجازت نہیں ہے۔
- ۱۲۱- کیا کیا چیز قرق کی جا سکتی ہے۔
- ۱۲۲- ضابطہ کارروائی
- ۱۲۳- مطالبہ تحریری اور حساب کی تعمیل باقیدار پر کیا جائیگی۔
- ۱۲۳- قرقی بہ لحاظ مناسبت تعداد بقایا کے ہوگی۔ اور مال کی فہرست کی تعمیل ملک پر کیا جائیگی اور نقل تحصیل میں داخل کیا جائیگی۔
- ۱۲۴- فصل ستادہ وغیرہ جب قرق ہو گئی ہو کاٹی اور ذخیرہ کیا جا سکتی ہے۔
- ۱۲۵- ایسی پیداوار دن کا نیلام جو ذخیرہ نہ کی جا سکیں۔
- ۱۲۶- مقابلہ کی یا مزاحمت کے اندیشہ کے حالت میں قارق کی مدد۔
- ۱۲۷- نیلام سے پہلے بقایا اور خرچہ پیش ہونے پر قرقی اٹھا لیا جائیگی۔
- ۱۲۸- نیلام کی درخواست۔
- ۱۲۹- درخواست کا مضمون۔
- ۱۳۰- تعمیل طلاعت نامہ کی فیس۔
- ۱۳۱- ضابطہ کارروائی درخواست کے وصول ہونے پر۔
- ۱۳۲- کس حالت میں نیلام کی کارروائی کیا جا سکتی ہے۔
- ۱۳۳- مقام اور طریقہ نیلام کا۔
- ۱۳۴- اگر اچھی قیمت نہ لگائی جائے تو نیلام ملتوی کیا جا سکتا ہے اور اسکے بعد نیلام کا ختم کرنا لازم ہوگا۔
- ۱۳۵- ادا کیا جانا زرمن کا۔
- ۱۳۶- قیمت نہ آوا ہونے کی صورت میں پھر نیلام کیا جانا۔
- ۱۳۷- خریدار کو ساری ٹیفٹ دیا جائیگا۔
- ۱۳۸- زرمن کا کیا کیا جائیگا۔
- ۱۳۹- عمدہ داران نیلام اور ملا زمان نیلام کو خریدنے کی ممانعت ہے۔
- ۱۴۰- التوا نیلام اور عدالت کو رپورٹ کا کیا جانا جب تک ملک کے پاس ضابطہ کی اطلاع نہ پہنچی ہو۔

- ۱۴۱- جب عہدہ دار نیلام موقع پر پہنچ جائے اور نیلام نہ ہو تو خرچہ کا عائد کیا جاتا۔
 نالشات متعلقہ قرقی
- ۱۴۲- نالش عذر داری قرقی کی قبل نیلام کے۔
- ۱۴۳- ضمانت دینے کی صورت میں قرقی کا اٹھا لیا جاتا۔
- ۱۴۴- تعداد مطالبہ کے واجب الادا تجویز کیے جانے کی صورت میں مال کا نیلام۔
- ۱۴۵- جو اشخاص ایسے وقت پر نالش نہ کریں کہ مال نیلام سے بچ جاتا اُن کو جائزہ لیا کہ معاوضہ کے واسطے نالش کریں۔
- ۱۴۶- قارق کے بیجا افعال۔
- خاص احکام
- ۱۴۷- حقوق نسبت کاشت ہلے شکمی کے۔
- ۱۴۸- تناقض درمیان حقوق بابت قرقی زمینداری اور قرقی بذریعہ ڈگری کے
 تاوانات
- ۱۴۹- تاوانات بابت بددیانتی سے قرقی کے کرنے یا قرقی میں مزاحمت کرنے کے۔
- باب ۱۰
- واپسی معافیات لگان کی
- ۱۵۰- اراضی جس پر بطور معافی لگان قبضہ ہو قابل واپسی قبضہ یا تشخیص لگان یا ادائیگی مالگزار می کے ہوگی۔
- ۱۵۱- مستثنی ہونا بعض اراضیات مقبوضہ بطور معافی لگان کا۔
- ۱۵۲- ضابطہ کارروائی جب ضلع زیر بندہ نسبت ہو۔
- ۱۵۳- ضابطہ کارروائی نالش واپسی میں۔
- ۱۵۴- اراضی معافی لگان کس صورت میں قابل واپسی ہوگی۔
- ۱۵۵- حکم بدیہی کا جب اراضی کی واپسی کا حکم دیا جائے۔
- ۱۵۶- اراضی معافی لگان کس حالت میں قابل تشخیص لگان ہوگی۔
- ۱۵۷- قبضہ اراضی کی قسم کا ادو لگان کا تجویز کیا جاتا۔
- ۱۵۸- کس حالت میں قبضہ اراضی بطور معافی لگان سے حق ملکیت حاصل ہوتا ہے۔

باب ۱۱

بقایاے مالگذاری۔ منافع وغیرہ

- ۱۵۹- نالشی بقایاے مالگذاری وغیرہ کی منجانب لمبردار کے۔
 ۱۶۰- نالشی بابت بقایاے مالگذاری کے منجانب حصہ دار۔
 ۱۶۱- نالشی بقایاے مالگذاری منجانب معافیدار وغیرہ۔
 ۱۶۲- نالشی بابت بقایاے مالگذاری یا لگان کے منجانب تعلقہ دار وغیرہ۔
 ۱۶۳- منافع کب تقسیم ہوگا۔
 ۱۶۴- نالشی بابت منافع کے لمبردار پر۔
 ۱۶۵- نالشی بابت منافع کے حصہ دار پر۔
 ۱۶۶- الفاظ لمبردار وغیرہ میں ورثاء وغیرہ داخل ہیں۔

باب ۱۲

عدالتوں کا اختیار سماعت

نالشین اور درخواستین

- ۱۶۷- نالشین اور درخواستین صرف عدالت ہائے مال کے قابل سماعت ہوں گی۔
 ۱۶۸- متعلق کیا جانا ایکٹ میعاد سماعت کا۔
 ۱۶۹- میعاد سماعت مقدمات حسب ایکٹ ہذا میں۔
 ۱۷۰- رسوم عدالت جو نالشوں اور درخواستوں کی بابت واجب الادا ہوں گی۔
 عدالتوں کے درجے

- ۱۷۱- اختیارات اسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم۔
 ۱۷۲- اختیارات اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول۔
 ۱۷۳- اختیارات کلکٹر۔
 ۱۷۴- عدالتین جنہیں کارروائیاں دائر کی جائیں گی۔
 عدالتوں کا اختیار سماعت بصیغہ اپیل
 ۱۷۵- اپیل اس طور پر ہونا چاہیے جسکی اس ایکٹ میں اجازت ہے۔
 اپیل بنا راضی (ڈگریات یا احکام) اسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم۔
 ۱۷۶- اپیل بنا راضی (ڈگریات یا احکام) اسٹنٹ کلکٹر ان درجہ دوم۔

اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ یا احکام) اسسٹنٹ کلکٹر ان درجہ اول	
۱۷۷- اپیل بعد التوجہ ضلع و عدالت ہائی کورٹ۔	
۱۷۸- اپیل بحضور بورڈ۔	
۱۷۹- اپیل بحضور کمشنر۔	
اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ و احکام کلکٹر ان	
۱۸۰- اپیل بنا راضی ڈگریاٹ و احکام کلکٹر۔	
اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ) کمشنر ان	
۱۸۱- اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ) کمشنر۔	
اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ) ججان ضلع کے	
۱۸۲- اپیل بنا راضی ڈگریاٹ جج ضلع کے۔	
نظر ثانی	
۱۸۳- بورڈ کا نظر ثانی کرنا۔	
۱۸۴- دیگر عدالتوں کا نظر ثانی کرنا۔	
۱۸۵- بورڈ کا اختیار نسبت طلب کرنے مقدمات کے۔	
مقدمہ کا منتقل کیا جانا	
۱۸۶- ہائی کورٹ کا مقدمات کو منتقل کرنا۔	
۱۸۷- بورڈ کا مقدمات کو منتقل کرنا۔	
۱۸۸- کمشنر کا مقدمات کو منتقل کرنا۔	
۱۸۹- کمشنر کا اپیلوں کو کلکٹر کے پاس منتقل کر دینا۔	
۱۹۰- کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو منتقل کرنا۔	
۱۹۱- کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر کا مقدمات کو اٹھا منگانا۔	
باب ۱۳	
ضابطہ کارروائی	
۱۹۲- عدالت ہائے مال کا مقام اجلاس۔	
۱۹۳- مجموعہ ضابطہ دیوانی کا متعلق کیا جانا۔	

۱۹۴- تاثرات وغیرہ منجانب حصہ داران جائیداد غیر منقسمہ کے۔

باب ۱۴

اختیار سماعت کا تناقض اور مسائل نسبت استحقاق (ملکیت) کے۔

اختیار سماعت کا تناقض

- ۱۹۵- مسئلہ متعلقہ اختیار سماعت کی نسبت ہائی کورٹ سے استصواب کا اختیار۔
- ۱۹۶- نسبت اس عذر کے اپیل میں کہ نالاش ایسی عدالت میں دائر کی گئی جس میں اسکا دائر ہونا نہ چاہیے تھا۔
- ۱۹۷- ضابطہ کارروائی حجب ایسا عذر عدالت مرافعہ اولے میں پیش کیا گیا ہو۔

مسائل استحقاق ملکیت عدالت مال میں۔

- ۱۹۸- ضابطہ کارروائی حجب اسامی یہ عذر کرے کہ مدعی اسکا زمیندار نہیں ہے۔
- ۱۹۹- ضابطہ کارروائی حجب مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ وہ اسامی نہیں ہے۔
- ۲۰۰- ضابطہ ایسے مقدمہ کے اپیل میں۔
- ۲۰۱- ضابطہ کارروائی حجب مدعی کے استحقاق سے نالاش حسب باب ۱۱ میں اکار کیا گیا ہو۔

مسائل حق اسامی کے عدالت دیوانی میں

- ۲۰۲- کس حالت میں عدالت دیوانی فریق (مقدمہ) کو عدالت مال سے رجوع کرنے کی ہدایت کرے گی

باب ۱۵

قواعد مرتب کرنے کا اختیار

- ۲۰۳- لوکل گورنمنٹ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت۔
- ۲۰۴- بورڈ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت۔
- ضمیمہ اول - برقیہ جات جو ابتداً ایکٹ ہذا کے اثر سے مستثنیٰ ہیں
- ضمیمہ دوم - ایکٹ ہا کے منسوخ شدہ
- ضمیمہ سوم - نمونہ (فارم) پٹہ یا قبولیت کا
- ضمیمہ چہارم - تاثرات اور درخواستیں اور اپیل

ایکٹ نمبر ۲۔ بابت ۱۹۰۱ء عیسوی بغرض

اجتماع و ترمیم قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ اراضی اور بعض دیگر امور کے ممالک مغربی و شمالی میں

ہر گاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ ممالک مغربی و شمالی کے قانون متعلقہ کاشتکارانہ قبضہ اراضی اور بعض دیگر امور کا اجتماع اور اسکی ترمیم کی جائے۔ لہذا اس نکتہ پر کے رو سے سبب لیل حکم ہو گیا ہے۔

باب مراتب تبدائی

۱۔ (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی مختصراً صدرہ سال ۱۹۰۱ء موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ اولاً کل ممالک سے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹنٹ گورنر بہار اور ممالک مغربی و شمالی کے ہوں بجز ان رقبہ جات کے جو ضمیمہ اول میں درج ہیں متعلق ہوگا۔

لیکن جیسا ہندی احکام قانون بنگال ۱۸۵۷ء کے۔ لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بجز ان اشتہار شدہ رقبہ جات کے ایکٹ ہذا کو کلاً یا جزاً تمام یا کسی رقبہ جات استثنائی مذکورہ بالا سے متعلق کرے۔ اور (۳) یہ ایکٹ تاریخ یکم جنوری ۱۹۰۱ء سے نافذ ہوگا۔

تعارف

منسوخ

۲۔ (۱) قوانین یا ایکٹ ہا سے سزا و جزا ضمیمہ دوم اس حد تک منسوخ کیے جاتے ہیں جسکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم میں کی گئی ہے۔

(۲) جب یہ ایکٹ یا اس کا کوئی جز کسی ایسے رقبہ جات سے متعلق کیا جائے گا جو ضمیمہ اول میں استثنائی کر دیے گئے ہیں تو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کا جو رقبہ مذکور میں نافذ ہوا ہے سزا و جزا سے ایکٹ ہذا منسوخ ہو جائے گا۔ اس ایکٹ کے با اس کے اس جز کے جو اس طرح متعلق کیا جائے جیسی کہ صورت ہو۔ خلاف ہو۔

(۳) اس ایکٹ کے رو سے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جائز نہ ہو جائے گا جو قانون یا

۱۔ دیکھو صفحہ ۲۴۱ کتاب ہذا۔
۲۔ اس میں صرف بقدر قدرتا رہ جائے کے متعلق احکام درج ہیں۔
۳۔ یعنی ایکٹ ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱

ایکٹ کے نفاذ سے عین پہلے نا جائز تھا۔ اور اسکی وجہ سے کوئی ایسا حق یا رعایت یا امر یا شیئہ از سر لا
قیام یا پیدا نہ ہوگا یا منوگی جو بوقت آغاز ایکٹ نہ نافذ یا موجود نہ ہو۔

۱۴) قوانین یا ایکٹ اسے منسوخ شدہ از رو سے ایکٹ ہذا کے مطابق جو جو تو اعد مرتب ہوئے ہوں اور
تقررات کیے گئے ہوں اور شمارت اور اعلانا جاری کیے گئے ہوں اور اختیار اور اقتدار اور بہت جات عطا کیے
گئے ہوں اور گان مقرر کیے گئے ہوں اور حقوق حاصل ہوئے ہوں اور زمین اربان یا بسوی ہوں اور مقامات مقرر
گئے ہوں جہاں تک ہو سکے اور بغیر اسکے کہ مالک مغربی شمالی و اودھ کے ایکٹ عبارت عامہ صدرہ ۱۸۵۷ء کی فو
کے حکام میں کچھ خلل پیدا ہوئے تھے جہاں تک کہ وہ اس ایکٹ کے مطابق مرتب ہوئے اور کیے گئے اور جاری اور
عطا اور مقرر اور حاصل اور عاید اور مقرر کیے گئے۔

۱۵) ہر ایسے قانون یا ایکٹ یا رسا دہری میں کسی ایسے قانون یا ایکٹ کا حوالہ جو اس ایکٹ کے روئے منسوخ
کیا گیا ہے یہ تفسیر کی جائے گی کہ اس میں اس ایکٹ کا یا اسکے جز مختلف کا حوالہ ہے۔

۱۶) ۱۸۵۷ء اور جو کسی امر مندرجہ ذیل کے کوئی امر کسی ایسے جہاں قرار داد کو کسی زمیندار و آسامی کے
اور میان تاریخ پندرہ اپریل ۱۸۵۷ء کو یا اسکے بعد ہوا آسامی مذکور کے کسی ایسے حق کو زائل یا محدود نہ کرے گا
جو اس ایکٹ کے تحت عطا یا تسلیم کیا گیا ہے۔

قبضہ ارضی
مالک مغربی
شمالی ہند

۱۷) مخصوص اور بغیر اسکے کہ دفعہ تیسویں (۱۷) کو اسکا کوئی عہدیت میں کچھ خلل پیدا ہو کوئی امر کسی زمیندار و آسامی
جو در میان زمیندار و آسامی کے یکم اپریل ۱۸۵۷ء کو یا اسکے بعد ہو۔

۱۸) آسامی کے مطابق حکام ایکٹ ہذا کے راجی میں حق خلیکاری حاصل کرنے کا مانع نہ ہوگا۔

۱۹) آسامی کے اس حق کو دور یا صحیح و درست کرے گا کہ مطابق حکام ایکٹ ہذا کے ترقیات حیثیت ارضی
کرے اور انکی بابت معاوضہ کا دعویٰ کرے۔

۲۰) زمیندار کو اس امر کا مستحق نہ کرے گا کہ آسامی کو سوا سے بمطابقت احکام ایکٹ
ہذا کے اور طرح میں داخل کرے۔

۲۱) آسامی کے اس حق کو دور نہ کرے گا کہ مطابق حکام ایکٹ ہذا (۱۷) کو یا اسکی شکلی پر دے۔

۲۲) زمیندار کو یہ اختیار نہ دیا جائے کہ بمطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح ترقی کرے۔

۲۳) اس ایکٹ میں جو اسکے کہ زمیندار یا ترقی عبارت میں کوئی امر غلط اسکے ہو۔

دفعہ ترقی

۱۸۵۷ء کی ایکٹ ہذا۔

۱۸۵۷ء کی ایکٹ قبضہ ارضی دفعہ ۲ (۱۷)۔

(۱) کل قبضے الفاظ عبارت کی نسبت جسے کسی حق یا استحقاق یا مرفق واقع اراضی کا رکھنے والا بلا پر کیا گیا ہو۔ خواہ وہ حق یا استحقاق یا مرفق ملکیت یا دوسری قسم کا ہو۔ یہ سمجھا جاگا کہ ان سے وہ اشخاص بھی مراد ہیں جو بطور ایسے متقدمین اور ایسے جائیدادوں کے ایسے حق یا استحقاق یا مرفق کے رکھنے والے تھے اور ہونگے۔

(۲) لفظ "ارضی" سے مراد وہ اراضی ہے جو کاشتکاری کے اغراض کے واسطے اٹھادی جاسے یا قبضہ میں رکھی جاسے۔

(۳) لفظ "مکان" سے مراد وہ چیز ہے جو کسی آسامی کو بابت ایسی اراضی کے ہونے کے قبضہ میں ہو یا بابت باغات یا ٹالابوں یا حقوق چرائی یا چیدادوں کے جمع کر کے یا حقوق چرائی یا چھل کی شہکار گاہوں کے یا آبپاشی کے لیے بنائی گئی کے استعمال کرنے کے یا شہار کے لیے اور حق یا شہ کے نقد یا جنس میں ادایا حوالہ کرنی ہیں۔

(۴) لفظ "ادارہ" اور ان دیگر الفاظ میں جو اس لفظ اور اس کے مصدر سے بنے ہیں جہاں وہ بہ تعلق مکان کے استعمال کیے گئے ہیں لفظ "حوالہ" اور وہ دیگر الفاظ جو اس لفظ اور اس کے مصدر سے بنے ہیں داخل ہیں۔

(۵) لفظ "زمیندار" سے وہ شخص مراد ہے جسکو "ارضی" آسامی سے وہ شخص مراد ہو جس سے مکان قابل ادا ہوتا ہو یا اگر کوئی معاہدہ صریح یا معنوی نہ ہو تا تو قابل ادا ہوتا۔

اور لفظ "آسامی" میں شہکار دار داخل ہو مگر زمین حقوق ملکیت یا حالی دار مکان داخل نہیں ہے۔

(۶) لفظ "کچھو" میں ساجر یا اور ٹھیکہ رکھنے والا حقوق ملکیت کا داخل ہے۔

(۷) الفاظ "آسامی شہکار" سے مراد ایسا آسامی ہو جسکو اراضی کا قبضہ کسی ایسے شخص سے ملا ہو جو صرف

بہ کوئی حصہ میدیہ ہے۔ ملاحظہ طلب ہے پنجاب ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۴ (۱۷) سے مراد ۱۴ ایکٹ ۱۲ میں مکان کی تعریف تھی لفظ مکان سے مراد وہ چیز ہے جو کوئی آسامی بابت اپنی اراضی کی خفیت مقبوضہ یا استعمال یا دخل کے کرے یا ادا کرے یا حوالہ کرے۔ " " میں خدمت کرنا بھی داخل مکان تھا۔ جب مکان کو نقد یا جنس میں محروم کر دیا ہے۔

۱۴ ایکٹ ۱۲ میں مکان کی تعریف تھی لفظ مکان سے مراد وہ چیز ہے جو کوئی آسامی بابت اپنی اراضی کی خفیت مقبوضہ یا استعمال یا دخل کے کرے یا ادا کرے یا حوالہ کرے۔ " " میں خدمت کرنا بھی داخل مکان تھا۔ جب مکان کو نقد یا جنس میں محروم کر دیا ہے۔

بہ کوئی حصہ میدیہ ہے۔ ملاحظہ طلب ہے پنجاب ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۴ (۱۷) سے مراد ۱۴ ایکٹ ۱۲ میں مکان کی تعریف تھی لفظ مکان سے مراد وہ چیز ہے جو کوئی آسامی بابت اپنی اراضی کی خفیت مقبوضہ یا استعمال یا دخل کے کرے یا ادا کرے یا حوالہ کرے۔ " " میں خدمت کرنا بھی داخل مکان تھا۔ جب مکان کو نقد یا جنس میں محروم کر دیا ہے۔

۱۴ ایکٹ ۱۲ میں مکان کی تعریف تھی لفظ مکان سے مراد وہ چیز ہے جو کوئی آسامی بابت اپنی اراضی کی خفیت مقبوضہ یا استعمال یا دخل کے کرے یا ادا کرے یا حوالہ کرے۔ " " میں خدمت کرنا بھی داخل مکان تھا۔ جب مکان کو نقد یا جنس میں محروم کر دیا ہے۔

آسامی کا استحقاق اس ارضی میں رکھتا ہو مگر قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار نہ ہو۔

- (۸) لفظ مساعی دارنگان، میں ایسا شخص داخل ہے جسکے قبضہ میں اراضی جو عرض خدمت کے ہو۔
- (۹) لفظ "جوت" سے مراد ایک قلعہ یا زیادہ قطعات اراضی ہیں جو ایک ہی نوعیت کے قبضہ یا ایک ہی پٹہ یا قرار داد کی بنا پر قبضہ میں ہو یا ہوں۔ (صیدہ ملاحظہ طلب است تو سکا ایک قبضہ اراضی نمبر ۳-۴)۔
- (۱۰) الفاظ سال زرعتی سے مراد وہ سال ہے جو تاریخ یکم جولائی کو شروع ہوتا ہے اور بیسویں جون کو ختم ہوتا ہے۔
- (۱۱) الفاظ "رجسٹری شدہ" میں مصدقہ از دستہ کام دفعہ ۹ داخل ہے۔ (دفعہ جدید ہے)
- (۱۲) الفاظ ترقی حیثیت اراضی سے مراد تعلق سامی کی جوت کے ہر ایسا کام ہے جسکے سبب اس جوت کی مالیت نگان میں قابل لحاظ اضافہ ہو جائے اور جو اس جوت کی حالت اور اس غرض کے مناسب ہو جسکے واسطے وہ اراضی اٹھائی گئی اور جو اس جوت پر کیا یا بنایا گیا ہو تو یا تو سرسجائی کے نفع کے واسطے کیا یا بنایا گیا ہو یا وہ کیے یا بنائے جانے کے بعد ایسی حالت میں کر دیا گیا ہو کہ اس ارضی کو صریح لفظ اس سے پورے اور بجا بندی احکام مندرجہ بالا لفظ مذکور میں اور ذیل داخل ہیں۔ (ملاحظہ طلب نگال کا ایک قبضہ اراضی نمبر پنجاب ایک قبضہ ارضی نمبر ۱۹)
- (الف) بنانا تالوں اور کنوؤں اور پانی کی نالیوں اور دیگر کاموں کا واسطے جمع کرنے یا بہاؤ سچا یا تقسیم کرنے پانی کے بہاؤ اراضی زراعت اور
- (ب) بنانا ایسے کاموں کا جو اراضی سے پانی کی نکاس کے لیے یا ارضی کو لغویانی سے بچانے کے لیے یا ارضی کو پانی کے کاٹ یا پانی سے ادرح کے نقصان سے بچانے کے لیے ہوں اور
- (ج) لگانا درختوں کا اور بنانا زراعت کے لائق کرنا یا صاف کرنا یا گھیرنا یا برابر کرنا یا بلند کرنا یا پختہ یا باندھ باندھنا اراضی یا اور
- (د) جوت پر یا اسکے عین قریب جو زمین سوا سے مقام آبادی دینے کے اور جگہ ایسی عمارتوں کا بنانا جو اس جوت کے استعمال یا داخل میں آسائش یا نفوت ہونے کے لیے درکار ہوں اور
- (۵) ان کاموں میں سے جہاں ذکر اور یہ سب کاموں کی تجدید کرنا یا انکو از سر نو بنانا یا زمین تبدیل یا اضافہ کرنا۔
- لیکن ان الفاظ ترقی حیثیت اراضی، میں سچے لگے ہوئے کام داخل نہیں ہیں۔
- (۶) ایسے چند روزہ کنوئیں یا پانی کی نالیاں یا پختہ یا باندھ یا اراضی کو برابر کرنے کے یا گھیرنے کے کام یا اور کام یا ایسی خفیف تبدیلیاں یا زمینیں ان کاموں کی جو آسامی معمولی طور سے کاشتکاری کا کام کرنے میں کیا کرتے ہیں۔ یا

سہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب نگال کا ایک قبضہ ارضی نمبر ۱۱-۱۲۔

(ز) بجز اسکے کاراضی متعلقہ کے مالک کی رضامندی تحریری سے بنایا یا کیا جائے۔ ہر ایسا کام جسکی وجہ سے کسی ادارے یا راضی کی مالیت میں دشمنیت کی ہو یا جو اسی مالک کی ملکیت ہو۔

(۱۳) الفاظ "پورڈ" اور "عدالت مال" اور "مستعم بندوبست" اور "عمدہ دار مال" اور "سٹنٹ کلکٹر" اور "تحقیلدار" اور "الگڑاری" اور "محال" اور "سیر" اور "لیبردار" اور "نابالغ" کے مفرد افراد آڑھی سنی ہیں جو ایکٹ مالگڑاری اور راضی مالک مغربی ریشالی وادوہ سنہ ۱۹۲۲ء میں مقرر کیے گئے ہیں۔

دفعہ ۵۵۔ سوائے اس صورت کے کہ اس ایکٹ میں صریح طور پر بہ بیچ دیگر حکم ہو اور سوائے اس صورت کے کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں بحالت ایسی کارروائیوں کے جنہیں مجموعہ مذکور کے مطابق عمل ہونا چاہیے بہ بیچ دیگر حکم ہو۔ ہر امر جسکے کرنے کا زمیندار کو حکم یا اجازت ایکٹ میں ہی زمیندار کا ایسا ایجنٹ (کارندہ) جسکو زمیندار نے اس بارہ میں مجاز کیا ہو کر سکتا ہے۔ اور ایسے ایجنٹ (کارندہ) پر چلنا اس کی تعمیل یا اسکو اطلاع (نوش) کا دیا جانا کل اعراض کے لیے ولی ہی مؤثر ہوگا کہ گویا ایسی کی تعمیل اصالتاً زمیندار پر کی گئی یا وہ اصالتاً زمیندار کو دی گئی۔ اور کل احکام ایکٹ ہذا کے جو کسی فریق پر چلنا اس کی تعمیل کیے جانے یا اسکو اطلاع (نوش) کے لیے دیے جانے کی نسبت ہیں ایجنٹ (کارندہ) مذکور پر چلنا اس کی تعمیل کیے جانے یا اسکو اطلاع (نوش) کے لیے جانے سے متعلق ہونگے۔

زمیندار کا
ایجنٹ
کارندہ
مقرر ہونے
کا
کارروائی
کرنے کا

۱۔ دفعہ ایکٹ ڈیوٹین منسبل صدر ہیں۔

"پورڈ" سے مراد پورڈ مال ہے۔ "عدالت مال" سے سب حکام مندرجہ ذیل یا انہیں سے کوئی (یعنی) پورڈ اور اسکے نام، برادر صاحبان کشن اور ایشیل کشن اور کلکٹر اور سٹنٹ کلکٹر اور متھان بندوبست اور سٹنٹ منسبل بندوبست اور متھان تربیک غذات اور سٹنٹ متھان تربیک کا غذات اور تحقیلدار مراد ہیں۔ مستعم بندوبست اور کلکٹر اور تحقیلدار سے کہ ایک عمدہ دار جو پورڈ میں مستعم بندوبست کے نام سے موسوم ہے باہتمام بندوبست کسی ضلع یا ڈیپارٹمنٹ معاشی کے مع اسٹنٹ متھان بندوبست کے جو کوئی شخصت صورت کے نزدیک مناسب تصور ہو ان مقرر کرے۔ اور وہ عمدہ دار اپنے ایسے مقرر کی حالت میں ان اغراض کو جو ایکٹ ہذا کے مقاصد کے لیے ہیں انصاف سے عمل میں لائیں گے جب تک کہ وہ وہی معاشی زمین بندوبست سے اسٹنٹ کلکٹر اور کلکٹر اور تحقیلدار کو اجازت نہ کہہ ضلع کے واسطے آئے اور اشخاص جو اسکی ذمہ داری میں مناسب ہوں اسٹنٹ کلکٹر اور عدول یا درجہ اول یا درجہ دوم کے مقرر کرے۔

"تحقیلدار" اور کلکٹر اور تحقیلدار سے کہہ ضلع میں اشخاص کو جس قدر وہ مناسب سمجھے تحقیلدار اور نائب تحقیلدار مقرر کرے اور لوکل گورنمنٹ کو اجازت ہے کہ ایسے عمدہ داروں کو یا انہیں سے کسی کو معطل یا علیحدہ کرے یا انکے مقرر یا معطل یا علیحدہ کرنے کی نسبت اسے اختیار کوہ یا بندی ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے (اور حکام کو) سپرد کرے۔ مالگڑاری سے مالگڑاری اور راضی مراد ہے۔

"محال" سے مراد الف) ہر قبضہ معاشی ہے جسے اسے مالگڑاری کے اقرار نامہ حیدرآباد کے بموجب قبضہ ہوا۔ بشرط یہ ہے (۱) اگر قبضہ مذکور ایک ہی گاؤں یا جزو کسی گاؤں کا ہو تو اس گاؤں یا جزو کے علیحدہ کا غذات حقوق مشربہ کیے گئے ہوں (۲) اگر اس قبضہ میں دو یا زیادہ گاؤں یا گاؤں کے جزو ہوں تو یا تو کل قبضہ کے واسطے یا ہر ضلع

مقداران قبضہ مستقل اور سامیان بشرح معین

دفعہ ۷ - (۱) جب کسی متعلق یا جزو ضلع میں جبکہ بندوبست استراشی ہو کوئی استحقاق مستقل اور قبل انتقال واقع اراضی سے جو سے بذریعہ بیہ معیاری کے کسی اور طور پر کسی ایسے شخص کو حاصل رہا ہو جسکی حیثیت آگاہ محال اور اسکے قابضوں کے درمیان میں ہو اور یہ استحقاق ایک ہی شرح لگان پر بندوبست استراشی کے وقت سے اسکو حاصل چلا آتا ہو تو وہ شخص مستحق ہوگا کہ اسکو وہ استحقاق اسی شرح پر حاصل رہے۔

مقداران قبضہ مستقل

(۲) ایسا شخص مقدار قبضہ مستقل کھلانے گا۔

دفعہ ۸ - (۱) جب کوئی اراضی ایسے ضلع یا جزو ضلع کے اندر جبکہ بندوبست استراشی ہو وقت بندوبست استراشی سے برابر اور اسکے شرح لگان واحد کسی آسامی کے قبضہ میں چلی آئی ہو تو ایسا آسامی مستحق ہوگا کہ اسکو وہ ضلع لگاری اسی شرح پر حاصل رہے۔
(۲) ایسا آسامی آسامی بشرح معین کھلانے گا۔

آسامی بشرح معین

دفعہ ۹ - ہر ایسا اندراج جو قبل آغاز نفاذ ایک ہذا کا خدات حقوق کی سبب سے اخیر کی

قبضہ مستقل
اندراج سے جو
قبل نفاذ ایک
بندوبست استراشی
ترمیم کا خدات
موقوف کے نوع
ہوا ہے

سال کے اختتام پر ہونے کا اسکے قبل نہیں سبب ہونے کی بنا پر ایسا اندراج مستحق نہیں ہوگا۔ اگر انتقال جزو کاشت کی وجہ سے لگان کم ہو گیا تو یہ جزو تبدیل شرح لگان نہیں ہے۔ کیا رام نام رام گاری دہلی زور ترحدہ ۲ ص ۱۰۔

اس دفعہ کے مفہوم سمجھنے کے لیے دفعہ ۶ مذکورہ نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۰ - جب کسی اندراج میں جس سے شرح اول دفعہ ۱۰ یا دفعہ ۱۱ متعلق ہوں یہ ثابت ہو کہ ارضی بندوبست یا شرح ارجاع ہو کر شرح اول دفعہ ۱۰ سے قبل جو حصہ ۲۰ برس سے شرح لگان واحد قاضی حاصل اور اسکے پورا ان مقدار ان کے قبضہ میں چلی آئی ہے تو یہ تمام کیا جائیگا انکا اسکے خلاف ثابت ہو کہ وہ ارازمین شرح سے وقت بندوبست ارضی سے کسی کے قبضہ میں رہی ہے

شرح لگان اور قبضہ مسلسل سمجھنے کے لیے دیکھو۔
۱۔ ہندوان بنام پولیسٹریڈ میں لا پورٹ الہ آباد ۱۸۷۰
۲۔ شیو نرائن بنام - ای شیو سہا یا کیپورٹ الہ آباد ۱۸۷۰
۳۔ گڑی گوار بنام راجی نرائن سر پور ڈسٹرکٹ الہ آباد ۱۸۷۰

اس کے اختتام پر ہونے کا اسکے قبل نہیں سبب ہونے کی بنا پر ایسا اندراج مستحق نہیں ہوگا۔ اگر انتقال جزو کاشت کی وجہ سے لگان کم ہو گیا تو یہ جزو تبدیل شرح لگان نہیں ہے۔ کیا رام نام رام گاری دہلی زور ترحدہ ۲ ص ۱۰۔

اس دفعہ کے مفہوم سمجھنے کے لیے دفعہ ۶ مذکورہ نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۰ - جب کسی اندراج میں جس سے شرح اول دفعہ ۱۰ یا دفعہ ۱۱ متعلق ہوں یہ ثابت ہو کہ ارضی بندوبست یا شرح ارجاع ہو کر شرح اول دفعہ ۱۰ سے قبل جو حصہ ۲۰ برس سے شرح لگان واحد قاضی حاصل اور اسکے پورا ان مقدار ان کے قبضہ میں چلی آئی ہے تو یہ تمام کیا جائیگا انکا اسکے خلاف ثابت ہو کہ وہ ارازمین شرح سے وقت بندوبست ارضی سے کسی کے قبضہ میں رہی ہے

شرح لگان اور قبضہ مسلسل سمجھنے کے لیے دیکھو۔
۱۔ ہندوان بنام پولیسٹریڈ میں لا پورٹ الہ آباد ۱۸۷۰
۲۔ شیو نرائن بنام - ای شیو سہا یا کیپورٹ الہ آباد ۱۸۷۰
۳۔ گڑی گوار بنام راجی نرائن سر پور ڈسٹرکٹ الہ آباد ۱۸۷۰

ترسیم کے وقت ہوا ہوا زمین کوئی شخص بطور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کے یا خلاف اسکے درج کیا جائے۔ در صورتیکہ کوئی فیصلہ عدالتی خلاف اسکے ایسی کارروائی میں صادر نہ ہو جو قبل آغاز نفاذ ایکٹ ہذا دائر ہوئی ہو۔ اس امر کا ثبوت قطعی ہوگا کہ شخص مذکور حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین ہے۔ یا نہیں ہے۔ جیسی کہ صورت ہو۔

آسامیان سابقہ ملکیت

دفعہ ۱۰-۱۱ (۱) ہر ایک جسکے حقوق ملکیت واقع کسی محال یا اسکے کسی جزو کے خواہ وہ اسکے کسی حصہ میں ہوں یا اسکے کسی خاص رقبہ میں ہوں۔ بر وقت یا بعد آغاز نفاذ ایکٹ ہذا منتقل ہو جائیں۔

آسامیان
مذکورہ ملکیت

خواہ بذریعہ نیلام بھلت اجراء گری یا حکم کسی عدالت دیوانی یا مال کے یا بطور ایسے انتقال کے جو اپنی خواہش سے کیا جائے اور جو بذریعہ سبب یا بذریعہ مبادلہ مابین حصہ داران محال مذکور کے نہ کیا جائے۔

اپنی اراضی سیر اور اس اراضی کا جسکی وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے گزشت کرتا رہا ہو آسامی حقدار و خیدکاری ہو جائیگا اور وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اسکا ایسے مکان پر قبضہ رکھے جو اس شرح سے بحساب فی روپیہ ہمارا آنہ کم ہوگا جو آسامیان غیر ذخیلکار سے قرب و جوار کی دہی ہی قسم کی اور دہی سے ہی فائدوں کی اراضی کی بابت عموماً قابل ادا ہو۔

۱۲۔ ایکٹ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

اس دفعہ کے متعلق جنہی پیرگیاں معین وہ جسکے ایکٹ میں رفق کر دیکھیں اور سابق نظار کا پیر حناز اید ترے سوڈو گیا لیکن پھر بھی سابق نظار کا جا کما ملدہ عام بصیرت قانونی کے چند مواضع پر کاروبار بھی ہوا ہے تاہم یہاں سابقہ کا صفحات ۵۰ و ۵۱ پر معین

(۲) زمین بھوک بندھاک (زمین انتقالی) دفعہ ہذا کے منشاء کے مطابق انتقال سمجھا جائے گا۔

(۳) اگر کسی مالک کے حصہ واقع کسی مجال یا اسکے کسی حصہ کا صرف کوئی جزو اس طرح منتقل کیا جائے تو مالک مذکور کو اپنی اراضی میر کے اور اس اراضی کے جسکی وہ تاج منتقل پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو صرف اس قدر جزو کا آسامی حقدار ضلعکاری ہو جائیگا جو اسکے حصہ کے جزو مذکور سے متعلق یا متناسب ہو۔

(۴) ہر ایسا آسامی - اور ہر آسامی جسکو کسی حقوق ایکٹ ۱۸ صدیہ سنہ ۱۸۷۱ء ایکٹ ۱۲ - مصدرہ لٹ ۱۶ یا کسی اور قانون یا ایکٹ نافذ الوقت کے اسی قسم کے احکام کے بموجب حاصل ہوں - آسامی ساقط الملکیت کہلائے گا اور باستثناء ان امور کے جنکی نسبت دیگر صریح احکام درج ہوں اسکو وہ گل حقوق حاصل ہونگے اور وہ ان گل ذمہ دار یوں کا پابند ہوگا جو سامیان ضلعکاری کو ذریعہ اس ایکٹ کے عطا کیے گئے اور ایئر عاید کی گئی ہیں۔

دوسرے کے حصے میں مذکور تقسیم کے جا رہے ہیں جب تک حق ساقط الملکیت پیدا ہوتا ہے لیکن اس سے ذرا اختلاف کر کے بقدرہ کاشی پرشاد مناج کہ زمانہ (انڈین لارڈز لٹ ۱۸۷۱ء جلد ۲۰ ص ۲۱۹) یہ طے پایا کہ جب تقسیم خالی ہوتی مالک میر کے (دوسرے کے حصے میں جارہنے کی صورت میں آسامی ساقط الملکیت ہوگا اور تقسیم سراسر کی صورت میں دوسرے ایکٹ ۱۹۱۵ء سے متعلق ہوگی۔ گیس سنگہ بنام اودت سنگہ لارڈز لٹ ۱۸۷۱ء جلد ۱۳ - الہ آباد (۱۹۰۶ء) جی ایس کے قریب قریب ہے۔

(۲۲) بقدرہ تلشی بنام رادھا (انڈین لارڈز لٹ ۱۸۷۱ء جلد ۲۵ ص ۲۵۶) وکرامت خان بنام سبیح الدین (انڈین لارڈز لٹ ۱۸۷۱ء جلد ۲۰ ص ۲۱۹) یہ طے پایا کہ وقت انتقال کے ارضی میر کا مالک کے قبضہ واقعی میں میرنا ضرر زمین جو صرف ارضی اور ارضی میر پر ناگانی ہوگورہ وقت انتقال کے قبضہ زمین میں ہے۔

(۲۳) بقدرہ تلشی بنام رادھا (انڈین لارڈز لٹ ۱۸۷۱ء جلد ۲۵ ص ۲۵۶) یہ بھی تجویز ہوا ہے کہ دعوی ساقط الملکیت پیش کرنے کے لیے کوئی عید ایکٹ سماعیت یا قائلین مکان میں نہیں ہے۔ ۲۵ سال کے سکوت سے حق زایل نہیں ہو جاتا۔

۱۵ بقدرہ مادھو بھارتی بنام بارتی سنگہ (دیکھی نوٹس سنہ ۱۹۱۰ء ص ۱۱۰) یہ طے پایا تھا کہ زمین کی صورت میں حق ساقط الملکیت پیدا نہیں ہوتا لیکن برڈ آف ریویژن کے اس کے خلاف تھی - اس بات ایکٹ نے یہ اختلاف مٹا دیا اور بار زمین کی صورت میں بھی حق ساقط الملکیت پیدا ہونا صاف منکوم ہو گیا۔

۱۶ بقدرہ بھوانی پرشاد بنام غلام محمد (دیکھی نوٹس سنہ ۱۹۱۰ء ص ۱۱۲) میں طے پایا تھا کہ حق ساقط الملکیت قابو کرنے کے لیے گل حصہ زمین راری کا منتقل ہونا ضروری نہیں ہے لیکن برڈ آف ریویژن کے فیصلہ اسکے خلاف تھے۔ اس ایکٹ نے یہ بحث صاف کر دی اور مزید وضاحت ہو کر دی۔

۱۷ اس سے مراد یہ ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ کے قبل جو انتقال ہوئے ہیں ان سے دفعہ ایکٹ ۱۲ - سنہ ۱۹۱۵ء مالک سخری و تملی متعلق ہوگی۔ دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۱۲ - سنہ ۱۹۱۵ء پر غلام غنی صاحب نے مذکورہ منٹا و منٹا کے مفصلہ ذیل فیصلے بھی قابل دیکھنے کے ہیں (۱) بقدرہ رام پرشاد بنام دینا کنور (انڈین لارڈز لٹ ۱۸۷۱ء جلد ۱۵ ص ۱۵۱) میں یہ تجویز ہوئی کہ جب ایکٹ کی ہر

(۵) کلٹر کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۳۶ ایکٹ مالگزارسی اراضی مالک مغربی و شمالی داودہم
 سنہ ۱۹۱۶ء جس اراضی کی جسین ایسحق و خیلکاری حاصل ہو جائے مراحت کر دے اور وہ
 نگان جو اسکی بابت قابل ادا ہو مقرر کر دے۔

نتقل الیہ کے حق میں قبضہ واقعی اپنا چھوڑ دے گا اور ایسا
 انتقال کی اثر رکھے گا۔ گلاب رائے (بنام اندرسنگ رائے) نے
 لاہور سٹیشن جلد ۶-۷ (الآباد ج ۵۴) میں یہ طے پایا کہ ایک
 قبضہ واقعی میر بر باد جو منتقل کرنے کے لیے قائم رہنے لگا
 لیکن فیض الدین بنام کرامت احمد (دیکھی نوٹس آرا آباد
 سنہ ۱۹۲۸ صفحہ ۱۳۰) میں یہ طے پایا کہ اگر منتقل الیہ
 ایسی اراضی میر بر قبضہ کرے اور مالک عدالت میں
 اگر عدالت کے لیے نانشی ہو اور نانشی میں زرتوں کے
 پر تہ رسدی سے واپس کرنے پر آمادہ نہ ہو تو عدالت
 کو ایسے ہی معاملہ کی مدد نہ کرنا چاہیے اور عدالت
 ڈسپنس کرنا چاہیے۔ کرامت بنام مالک احمد اس
 (دیکھی نوٹس آرا آباد سنہ ۱۹۲۸ ص ۲۰) فی فیصلہ
 سے۔ غرضیکہ یہ امر طے شدہ تھا کہ اگر قبضہ زبندار کا
 کے ساتھ کوئی اراضی میر بر قبضہ واقعی منتقل کرے اور
 اس طرح خریدار سے زبندار محبت وصول کرے اور پھر
 عدالت کی کرے یہ قبضہ واقعی نہ چھوڑے تو منتقل الیہ
 کو قبضہ واقعی حاصل کرنے کا کوئی چارہ کار نہیں ہے
 اس حال میں بمقدور مرلی دھر بنام بیمر راج (دیکھی
 نوٹس آرا آباد سنہ ۱۹۱۰) یہ طے پایا کہ اسکوئی
 حالت میں زرتوں کے کسی فرد کے ذریعہ پانے کا بھی اختیار
 نہیں ہے۔
 دفعہ ۳۶ (۱) جب کوئی حق خیلکاری
 (قبضہ داری) کسی آسامی ساقط الملکیت کا حسب احکام
 دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ مالک مغربی و شمالی
 سنہ ۱۹۱۶ء یا دفعہ ۱۰ (الف) ایکٹ نگان ملک اور دفعہ
 جسکی صورت ہو۔ پیدا ہوا جو تو کھلا آشی و کارروائی
 داخلہ راج حسب دفعہ ۳۳ میں یا علیہ کارروائی میں
 اگر اس میں آسامی ہو۔ ایک حکم صادر کرے گا جس میں
 اراضی کی تصریح ہوگی جسین ایسحق و خیلکاری
 (قبضہ داری) حاصل ہوا ہے اور وہ نگان جو اس

(۴) بمقدور شیو بار پھر اسے بنام رام رائے۔
 (دیکھی نوٹس آرا آباد سنہ ۱۹۲۳) یہ طے پایا کہ اگر زرتی
 بیبات کی مرتبہ حاصل کرے بابت حصہ زمینداری کے
 فرد میر بر قبضہ واقعی پانے کا حق نہیں ہوگا اس سے
 زاید فرد ضابطہ کے ساتھ گفتنیام داس بنام شیو نکل
 سنگر (دیکھی نوٹس آرا آباد سنہ ۱۹۲۰ ص ۱۵۰) میں حق ساقط
 الملکیت کی حفاظت کی گئی ہے یعنی چند ارضیوں کے
 ساتھ اراضی میر بر حقول جہتی اور اجرائگری میں وہ
 نیلام ہوتی لیکن چھوٹی یہ چیز ہوتی کہ سیر کا حق مالکانہ نیلام
 ہوا قبضہ واقعی رائے کا قائم رہے گا۔ سی طرح مقدار میر
 سنگ بنام نور الحسن خان (دیکھی نوٹس آرا آباد سنہ ۱۹۲۸ ص ۱۰)
 میں بھی تنہا سیر نیلام ہوتی تھی لیکن خریدار نے صرف سیر
 حق مالکانہ یا مالکیت کا حق اسے نہیں ملا۔
 (۵) مقتدا جوجل بنام دیوکی نندن رائے لاہور
 آرا آباد جلد ۹ ص ۸۸) و دیوکی نندن بنام دھیان سنگھ
 (دیکھی نوٹس آرا آباد سنہ ۱۹۲ ص ۱۹۲) و احمد دھیان نامہ
 بنام سبیل رائے لاہور آرا آباد جلد ۳ ص ۵۶) میں
 یہ طے پایا ہے کہ جب آسامی ساقط الملکیت آراضی میر
 بر قبضہ واقعی کا حق حاصل کرتا ہے تو زرتوں واقعہ
 سیر بر بھی اسکو بطور آسامی ساقط الملکیت کے قبضہ کرنے کا
 حق حاصل ہوتا ہے۔
 (۶) مقدار سبیل رائے بنام اسٹیل بی بی رائے لاہور
 آرا آباد جلد ۹ ص ۳۳) میں یہ حقیقت تھی کہ وہ اجنبی میں
 سیرائی کوئی حصہ دار منتقل کر سکتا ہے اس طرح پر کہ اسے
 اور حصہ دار اراضی نہ ہوں اجلاس کامل میں یہ حقیقت
 ہوئی چون میں اختلاف ہوا اور فیصلہ قابل ٹرھنے۔
 ہے ماہصل کثرت رائے کا یہ ہے کہ حالات پر غور کرنا
 چاہیے کہ حصہ داروں کے قبضہ کی نوعیت کیا ہے۔
 (۷) اراضی میر کے انتقال میں ایک بحث یہ پیدا ہوتی
 ہے کہ اگر مالک اراضی کثرت طور پر یہ کھلا انتقال کرتے ہو

(۶) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسی اراضی میں حق دخلکاری حاصل نہ ہوگا جو کسی ایسی سرکاری یا خانگی غرض کے لیے منتقل کی جائے جو اس قسم کی ہو کہ اسکی وجہ سے اس اراضی میں حق کاشت قائم نہ رہ سکتا ہو۔

آسامیان دخلکار

دفعہ ۱۱- ہر آسامی کو جو اسی اراضی پر برابر بارہ برس کی مدت تک قابض ہو حاصل ہونا حق اراضی میں حق دخلکاری حاصل ہوگا۔

حاصل ہونا حق دخلکاری کا

مگر بشرط یہ ہے کہ کسی آسامی کو اس دفعہ کے رد سے کسی ایسی اراضی میں حق دخلکاری حاصل نہ ہوگا جو قبضہ ہو۔

(الف) بہ حیثیت ایسے پٹنہ دار کے جو بذریعہ پٹنہ رجسٹری شدہ کے جسکی سعادسات برس سے کم نہ ہو۔ یا

(ب) بہ حیثیت ٹھیکہ دار کے۔ یا

اراضی کی بابت حسب احکام دفعات مذکور واجب الادا ہو مقرر کرنے کا۔

(۲) جو گنان اس طور پر مقرر کیا جائیگا وہ جہاں ہندی احکام قانون سعاد سعاد متعلقہ بقایا سے گنان اس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ قبضہ بہ حیثیت آسامی سادف الملکیت پیدا ہوا اور پھر صورت ہا سے حکومت دفعہ ۴۱ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ مالک منبری شمالی پٹنہ ۴ یا دفعہ ۳۵ (ب) ایکٹ گنان ملک ادومہ شدہ کے۔ یہ گنان دس سال تک کی سعاد کے لیے قابل تصانیف یا تصنیف کے نہ ہوگا الا حکم متمم بند دست حسب دفعہ ۴۰ ایکٹ ہذا۔

(۳) اگر ایسی صورت ہو جس میں تحصیلدار کو اور نیچ ریاضتیا سعاد کرنے حکم داخل سراج کا حسب دفعہ ۳۵ حاصل ہوتا تو وہ مقدمہ کو بغیر من استغراب کلکٹر کے بیان بھیج دے گا۔

(۴) اگر کسی وجہ سے حکم جس میں آراضی کی تصریح کی جائے اور گنان واجب الادا مقرر کیا جائے حسب دفعہ ۴۱ (۱) صادر نہ ہوا ہو تو جائز ہے کہ زمیندار یا آسامی یا کوئی دوسرا جو براہ راست اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہو

کسی وقت زمانہ دوران قبضہ بہ حیثیت آسامی سادف الملکیت میں ایسے حکم کے اجراء کی درخواست دے۔

۱۰- مثلاً اگر آراضی کسی کسی کو باغ یا گھر بنانے کے لیے دی جائے تو صریح ظاہر ہے کہ اس میں حق سادف الملکیت پیدا نہ ہوگا۔

۱۱- دفعات ۱۱ تا ۱۶ ایکٹ ہذا بجا سے دفعہ ۱۲ ایکٹ ۱۹۵۷ء قائم ہوئی ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

دفعہ ۸- ہر آسامی جو بارہ برس تک برابر ہی الواقع زمین کی قابض رہی ہو یا اس میں کاشت کرنی رہی ہو وہ اسی اراضی میں جسکی قابض رہی ہو یا کاشت کرنی رہی ہو حق دخلکاری رکھتی ہے۔

ایسی آسامیان آسامیان دخلکار کہ ملا زمین کی اراضی مقبوضہ کاشت باب یا اور شخصہ کی جس سے

آسامی کو ورثہ پہنچا ہو ایسی مقبوضہ کی کہ کو یا حسب تشریح دفعہ ۱۱ اس آسامی کی آراضی مقبوضہ یا کاشت ہے۔

مگر بشرط یہ ہے کہ کاشت حکمی اراضیات سیر کاشت بوجہ جرت میں یہ حق پیدا نہ ہوگا (خلاصہ)

دفعہ ۹- مذکور کے متعلق حسب ذیل فیصلے ہیں۔

(۱) بہ منسوخی فیصلہ جات سابق برہمادات زمین جس

(ج) بحیثیت آسامی شملی -

قابل رستہ -

اور کوئی حق دخیلکاری حاصل نہ ہوگا۔

(۱) اراضی سیر بین سیا

(۵) کسی سی اراضی میں جو فوجی پڑاؤ یا اولیہ رقبہ ہو جو کسی سرکاری غرض یا نفع منداق کے لئے قائم کیے گئے ہیں حاصل کیا گیا یا قبضہ میں رکھا گیا ہو یا جو ایسے پڑاؤ یا اولیہ رقبہ کی ایک جزو ہو۔ یا

یہ بھی شرط ہے کہ بارہ سال کی مدت کا شمار کرنے میں ایسی مدت جس میں اراضی بھلائی درزی احکام ایکٹ کے تحت شملی پڑ گئی یا بین دیگرتقل گئی ہو حساب خارج کر دی جائے گی مگر اس سے آسامی کے قبضہ کے سلسلہ کا جائز یا نہیں سمجھا جائے گا۔

تمثیلات

(الف) زید ایک آسامی غیر دخیلکار نے آسامی (ایک ہی) اراضی کے برابر پانچ سال تک کاشت کی اور پندرہ سال کی مدت کے لئے کاشت شملی پڑاؤ یا اولیہ رقبہ پر آسامی کے برابر پانچ سال تک کاشت کی تھی۔ زید کو اس اراضی میں حق دخیلکاری حاصل نہیں ہوا ہے لیکن اگر وہ اس اراضی کی اور دو سال تک

یہ ہوگا کہ اس نے زمیندار کی مرضی سے دھت لگائے اور اس کے سید خلی نہ ہونے کے لئے بارہ سال کی عبادت کا پورا ہونا ضروری نہیں ہے مگر عبادت سے یہ تیس سال تک ہو سکتا ہے اور بارہ برس پورا نہ ہونے کی حالت میں وہ سید خلی کیا جا سکتا ہے۔ مگر پڑاؤ یا اولیہ رقبہ پر دو سال تک (۱۹۱۹ء)۔

(۵) جب یہ بحث ہو کہ آسامی جو بارہ برس سے دخیل اراضی ہے لگان دیتا رہا ہے یا اس کا قبضہ پر وہ خدمت کے لئے۔ تو وہ جو خدمت قابل رہنے کا بار شرت زمیندار پر ہوگا اگر وہ اس سے مستفید ہونا چاہے۔

(۶) اگر کوئی کاشتکار غیر دخیلکار یہ زمیندار سے حاصل کرے تو اراضی کاشت غیر دخیلکاری پڑاؤ یا اولیہ رقبہ پر اسے حاصل نہیں ہو سکتا اگر زمانہ زمیندار اس سے بارہ برس کی عبادت پوری کر لی۔ یا جو سالک قبضہ بنام ہو اس۔ (فیصلہ بورڈ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۹ء)

بنام زور او سنگھ (لیکل ریمبلسر جلد ۱ صفحہ ۸۹) ۲
سرنیکا بنام رانا نند لیکل ریمبلسر جلد ۱ صفحہ ۹۱) یہ
لے یا یا کہ ایک اراضی قبضہ جزا کیوں مالک اور جزا لیکل
کاشتکار جو تو اسے غرض و خدمت شمار زیادہ واژہ چالہ
کا تاریخ قبضہ کاشتکار سے ہوگا۔ ویب سنگھ بنام
سماہ گلاب دیگی (فیصلہ بورڈ ۲۲ سبزیل ۱۹۱۹ء)

(۲) اگر کسی آسامی کے قبضہ میں دخیلکاری اور
غیر دخیلکاری دونوں قسموں کی اراضیاں ہوں تو وہ
اراضی غیر دخیلکاری میں سے سید خلی ہونے سے
محفوظ نہیں رہ سکتا اگر دونوں قسموں کی اراضیات کا
گان کیجائی ہے۔ کیفیت اسے بنام پٹیل ۱۹۱۹ء
دخیز قبضہ بورڈ ۲۲ راج ۱۹۱۹ء

بہتر بننے کی نشانی

دفعہ ۱۳ - دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے آسامی کی نسبت یا سبھا جاہا بگا آسکا قبضہ برابر یا -
 (الف) گوا کے زمیندار نے سبھا جاہا سے آسکا قبضہ اٹھا دیا ہو یا وہ بذریعہ بیس نوگری یا حاکم عدلیہ کے
 بیڈخل کر دیا گیا ہو جو بالآخر اہل بین یا اور طرح منسوخ لیکنی یا کیا گیا ہو -
 بشرطیکہ اس اراضی پر آسکا قبضہ برقرار کر دیا گیا ہو یا اسے کسی اور طرح آسکا قبضہ پر حاصل کر لیا ہو یا
 (ب) گودہ حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۲ یا ۱۳ یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۵ ایکٹ ۱۵ اس اراضی سے
 بیڈخل کر دیا گیا ہو -

بشرطیکہ اسکے ایسے بیڈخل کیے جانے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر آسکا قبضہ زمیندار اس اراضی
 کا قبضہ بہ حیثیت آسامی پھر دیا ہو جس سے وہ اس طرح بیڈخل کیا گیا تھا - یا
 (ج) گوا سے وہ اراضی دوسری اراضی کے لینے کے لیے کسی یا عمومی قرار داد پر ذرا لگائی ہو -
 بشرطیکہ ایسے حوالہ کی تاریخ سے ایک سال کے اندر آسکا قبضہ دوسری اراضی پر لگائی ہو اور آسکا قبضہ زمیندار
 نے اس اراضی کا جو اس طرح حوالہ کی گئی تھی قبضہ بہ حیثیت آسامی پھر دیا ہو - یا

<p>یہ برار ہوئی - لا سکرٹ ال آباد جلد ۳ صفحہ ۲۱۶ - اودت راستے بنام رام گونہ سنگھ - (۱۱۹) بارہ برس قبضہ حاصل رکھنا آسامی کا اس حالت میں بھی سبھا جاہا جب غلطی کا شکار ہے وہ کھیت چھوڑنا ۲۰ برس بشرطیکہ مکان ادا کر کے کا شلق خود اسے زمیندار سے قائم رکھا ہو - ساہوکاری قبضہ بنام خوشحال - ایکٹ ۲۱ ال آباد - ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۲۱ - (۱۲) حق دیکھاری اٹھوٹ میں پیدا ہو سکتا ہے کہ حصہ زمیندار میں اصل مالک کے قبضہ میں نہ ہو بلکہ زمین کے قبضہ میں ہو - ہر دو بنام دھوری - ایکٹ ۲۱ ال آباد - صفحہ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - (۱۳) اگر کوئی کاشتکار پٹنہ کے ڈیو سے قابض ہو تو جب تک پٹنہ نام نہ سبھا جاہا کے آسکا قبضہ پٹنہ کے ڈیو سے منظور کیا جائیگا - اور اگر یہ پایا جائے کہ پٹنہ اصلی زمین لیکن قبضہ پٹنہ دار کا کاشتکار نہ کسی اراضی پر بارہ برس تک رہ جائے تو وہ آسکا قبضہ سبھا جاہا بگا لیکن وہ اراضی زمیندار کی سرحد میں تو البتہ حق دیکھاری حاصل نہ ہوگا - دھن راستے بنام رام پھل راستے - ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۲۱ ایکٹ ۲۱ ال آباد -</p>	<p>کہ وہ خود بارہ سال تک اراضی پر قابض رہا باکاشت کرنا ہر دو شخص بنام کلونیکل زمین قبضہ ۲ - (۱۵) برہمانت پٹنہ حاضری کسی مالک کے اسکے حصہ دار اسکے اراضی پر قابض رہیں تو آسکا قبضہ بطور آسامی کے مالک کے آجانے پر شروع ہوگا اور اس وقت سے بارہ برس کی سعاد کا شمار ہوگا - مندرام بنام سجال یکٹ زمین قبضہ جلد ۳ صفحہ ۳۰ - (۱۶) پٹنہ دار کو حق نہیں ہے کہ وہ اراضی پٹنہ کے سوا زمیندار کی دوسری اراضی پر لگائے اسحاق سے اپنے قبضہ میں رکھے - وکیل بنام شیمو پٹنہ دار (حصہ دیوٹی اگرہ - ۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۱) - (۱۷) زمیندار کو کوئی ایسا اختیار نہیں ہے کہ زمیندار اذیت آسامی کے کسی سابق معاہدہ میں دست انداز ہو یا آسامی سے کوئی ایسا معاہدہ کرے جو بعد ازاں قبضہ سبھا دار میں رہا ہو - زمین قبضہ - زمیندار بنام اودت فراہن - ایکٹ ۲۱ ال آباد جلد ۳ صفحہ ۶ - (۱۸) اراضی دیکھاری کے محاذ میں جو اراضی مالک سواہی کا قبضہ دیکھاری اس شخص کی تسلیم ہوگی جو حق دیکھاری اس اراضی میں رکھتا ہو جبکہ محاذ میں</p>
---	--

(د) گواٹکا قبضہ اراضی سے جاتا رہا ہو۔

بشرطیکہ عملات معرکہ دفعہ عین مال بردار اسکواڈر اراضی کا قبضہ بحیثیت آسامی دیدیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۴-۱ (۱) اگر کسی آسامی کا قبضہ کسی اراضی سے جاتا رہے۔ خواہ۔

(الف) بوجہ اسکے کہ اسکا قبضہ اراضی سے بجا طور سے اٹھا دیا گیا ہو۔ یا

(ب) بذریعہ کسی ایسی ڈگری یا حکم عدالت کے جو بلا فریڈیل بین یا اور طرح منسوخ کی گئی یا کیا گیا ہو۔ یا

(ج) بوجہ بدظنی حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۲-۱۳۵۷ یا فقرہ (الف) یا (ب) دفعہ ۸ ایکٹ ۵۸ کے ہذا کے۔ یا

(د) بوجہ اسکے کہ اسنے اراضی کو دوسری اراضی لینے کے مرتبہ یا ہنوزی قرار داد چور اور لوہا ہنوزی

اور اس طرح قبضہ کے جاتے رہنے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اسکواٹکا قبضہ

کسی دوسری اراضی کا۔ جو خواہ اسی موضع میں ہو یا نہ ہو۔ قبضہ بحیثیت آسامی دیدے۔

تو اس دوسری اراضی کی نسبت۔ درصورتیکہ اسکی مالیت مکان اس اراضی کی نسبت

مکان سے زیادہ نہ ہو جس پر سے اسکا قبضہ اس طرح سے جاتا رہا ہو۔ یہ سمجھا جائیگا کہ وہ

اسکے مبادلہ میں ملی ہے۔ اور دفعہ الکی اغراض کے لیے وہ وہی اراضی سمجھی جائیگی

اسی اراضی کی
فرض ہے

<p>(۲۲) اور اسکو حق دیکھاری مانا جائیگا۔ سماء حکیم الفہام بنام لینا دھوری۔ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۳ فروری ۱۹۱۵ء (۲۳) اگر کوئی کاشتکار (جوگی) جو تو اسکی نسبت درانتہا اسکے چلے کو زمین بیوتختی دارا سے لے کر اور چیلے دو ٹون کی مدت قبضہ جو کر بارہ برس کی سید اور ری نے کی جائے گا۔ کنور سوچ پر شاہ بنام مہاراجہ متالا دت۔ ہائیکورٹ الہ آباد۔ ۲۴ فروری ۱۹۱۵ء (۲۴) اجلاس کانل سے لے پایا کر زمانہ ٹھیکہ کا جسکے ذریعہ سے قبضہ اراضی شروع ہوا اس زمانہ سے خارج کیا جائیگا جو حق دیکھاری حاصل کرنے کے لیے موجود ہے۔ مہاراجہ رادھا پرتھاد بنام مہاراجہ متالا ہائیکورٹ الہ آباد ۸ جون ۱۹۱۵ء</p>	<p>(۲۳) باغ کی اراضی پر درختوں کے کٹ جانے کے بعد اگر باغ دار کا قبضہ کاشتکارانہ مبادلہ سے مکان بارہ برس تک رہا تو اسکو حق دیکھاری حاصل ہوگی۔ پریم کوری۔ بنام بھکاری ہائیکورٹ الہ آباد ۲۶ اگست ۱۹۱۵ء (۲۳) کاشتکارانہ دیکھاری ساگر گون کا ٹھیکہ لینے تو اسکی حق دیکھاری میں زوال نہیں آتا بلکہ انحصار سے سید ٹھیکہ وہ اپنی اراضی پر بدستور قابض رہ سکتے ہیں۔ لیلادھر بنام بھگونت ہائیکورٹ الہ آباد ۱۳ فروری ۱۹۱۵ء</p>
<p>(۲۸) حق دیکھاری حاصل ہونے کے لیے اس پر کالی مانہ جو گا کاشت شروع ہونے تک وقت نہیں دیا یہ قبضہ اصل مالک کا تھا یا کسی ایسے شخص کا تھا جو حق قبضہ رکھنے کا تھا۔ ڈفرنٹی بی بی بنام مہاراجہ پرتھاد چندر داتھن لال پرتھاد کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶۔</p>	<p>(۲۴) اسلے حاصل کرنے حق دیکھاری کے بارہ برس تک مسلسل قبضہ رکھنا ضروری ہے اگر بارہ سال تک برابر مسلسل قبضہ نہیں رہا تو حق دیکھاری حاصل نہیں ہوگی دیبا بنام برج لال۔ ہائیکورٹ الہ آباد ۲۸ فروری ۱۹۱۵ء (۲۵) ایک آسامی گیارہ سال سے قابض اراضی تھا لیکن اسکا قبضہ لوہا مات ایک دوسری آسامی کے شروع ہوا تھا وہ وارث نہ تھا مگر وارث سمجھا گیا تھا۔ نچوڑ ہونی نظر بحالیات اسکا قبضہ بارہ سال کا سمجھا گیا ہے</p>

جو اس کے قبضہ میں اس مبادلہ سے پہلے تھی۔

(۲) اگر مالیت لگان اُس اراضی کی جس کا قبضہ بہ حیثیت آسامی کسی آسامی کو اُس کے زمیندار نے اس طرح دیا ہو اُس اراضی کی مالیت لگان سے زیادہ ہو جس پر سے اُس آسامی کا قبضہ حاتماتا رہا ہو تو اراضی سابق الذکر کے مسافر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان اراضی آخر الذکر کی مالیت لگان کے برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اُس کے مبادلہ میں ملی ہے اور دفعہ اکی اعراض کے لیے وہ وہی اراضی سمجھی جائے گی۔

(۳) اگر حسب دفعہ تھی (۲) کوئی بحث اس امر کی نسبت پیدا ہو کہ وہ خاص رقبہ کو نسبتاً جس میں حق ذخیلکاری پیدا ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک رقبہ کی حد بندی کر دے جسکی مالیت لگان جہاں تک ممکن ہو اُس اراضی کی مالیت لگان کے قریب قریب برابر ہو جو پہلے اُس آسامی کے قبضہ میں تھی اور رقبہ مذکور کی نسبت یہ قرار دے کہ وہ وہی اراضی ہے جو اُس اراضی (سابقہ) کے مبادلہ میں ملی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اس طرح اراضی کے قبضہ کا حاتماتا رہنا اور دیگر اراضی کے قبضہ

حاصل ہو جائے گا۔ (انڈین لارپورٹ آف آبادی ۷ صفحہ ۵۱۶) ویلنگٹن ٹرسٹ آف آبادی ۱۸۵۶ء صفحہ ۳۲ ہر پال سنگھ بنام بال گوہندہ (۳۲) جب تک کوئی معاہدہ اس کے خلاف نہ ہو درختوں کے باغ کا خریدار آسامیوں سے مستوجب اس کا نمونہ کہ وہ اطلاع نامہ دفعہ ۶۳ کی رو سے اراضی زیر درخت سے اس بنیاد پر یہ خیال کیا جائے کہ اُس کو حق و خدکار ہی حسب دفعہ حاصل نہیں ہے ویلنگٹن ٹرسٹ آف آبادی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۰ بجگوان داس بنام بنگوان داس۔ مسٹر ٹوبلو کے جو زیر نمبر نے اس فیصلے میں لکھا ہے:۔
”باغدار جب پیداوار باغ کا ایک حصہ زمیندار کو دیتا ہے تو وہ اس اراضی کا آسامی ہو چکا۔ وقت یہ پیدا ہوتی ہے کہ وہ ایک لگان کے مطابق آسامی تو ہے لیکن اس نمبر کی آسامی نہیں ہے کہ اُس کو ایک لگان مقرر کیا گیا ہے میرے ساتھی کی رائے ہے ہوا یقیناً صحیح ہے۔“

(۲۹) کاشکاری جب بوض خدمت کے بہتر ترک خدمت کے ساتھ ہی حق قبضہ سادہ ہو جاتا ہے۔ ہر گوہندہ راجا بنام رام رتن دے (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۷)
(۳۱) جب اراضی ذخیلکاری ایک عرصہ تک مانی زمین سے اور اُس کے لگان کا ادکار آسامی ذخیلکار بننے کے وقت سے تو غیر دریا ہوا ہونے کے بعد اُس اراضی پر اُس کو قبضہ کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ یہیم ناتھ دت بنام مسٹر نرن (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹)
(۳۱) اطلاع اس کاٹل سے جو زیر نمبر ہے کہ جس حال میں ایک اراضی شروع میں مالک کی سیرتھی پھر اصل مالک کی طرف سے کسی مرتبہ کے پاس منتقلی کی گئی اور اُس کے قبضہ میں رہ کر سیرتی حیثیت زائل ہو گئی اس کے بعد کسی اور شخص کو قبضہ پر معمولی کاشت کے پیش قدمی کی گئی تو ایسی حالت میں اگر کوئی امران حصول حق ذخیلکاری کی آراضی مذکور کا نمونہ بعد بارہ برس کے اس کو مستحق حق ذخیلکاری حسب منتہای دفعہ ۸ ایکٹ نمبر ۱۹۱۸ء

پر حیثیت آسامی کا دیا جانا اس مدت بارہ برس میں ایک مرتبہ سے زیادہ وقوع میں آیا ہو تو یہ کافی ہوگا کہ عدالت اس اراضی کے مجموعی رقبہ میں سے جسکا قبضہ پر حیثیت آسامی اس آسامی کو دیا گیا ہو ایک رقبہ جتنی انا مکان کیجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہاں تک ممکن ہو اس اراضی کے رقبہ مجموعی کی مالیت لگان کے قریب قریب برابر ہو جو پہلے اسکے قبضہ میں تھی۔ بذریعہ حد بندی معین کر دے۔

(۲) جب کوئی رقبہ حسب دفعہ تہمتی (۳) معین کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر ضرورت ہو اسی کے مطابق اس جوت کے لگان کی تفریق کر دے۔

تتمیلات

(الف) ایک آسامی کا قبضہ کھیت [الف] کا اس طور پر جسکی تصریح فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) دفعہ ۱۲ (۱) میں ہی جاتا رہا اور اسکو ایک سال کے اندر کھیت [خ] کا قبضہ پر حیثیت آسامی دیا گیا اور وہ اس کھیت پر اس وقت قابض ہے جب اسکے دعویٰ حق دخیل کاری کی تحقیقات ہوئی۔ اگر مالیت لگان کھیت [خ] کی مالیت لگان کھیت [الف] سے زیادہ نہیں ہے تو کھیت [خ] کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت [الف] کے سبادلہ میں ملا ہے اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے اسکی اراضی وہی اراضی سمجھی جائیگی جو کھیت [الف] کی ہے۔

(ب) اگر بحالات مذکورہ تمثیل (الف) کھیت [خ] کی مالیت لگان کھیت

سے کم قبضہ رکھنا امر تنقیحی پر کچھ اثر نہ رکھیگا۔ کیونکہ مشتکہ کا وہی حق ہونا چاہیے جو پائے کا تھا اور جب تک وہ باغ کا یہ زمین پر قبضہ رکھنے کا وہ مستحق رہیگا۔ اس مقدمہ میں بیڈخلی کا حکم انتقال کے ناجائز ہونے کی بنیاد پر زمین پایا جاتا ہے بلکہ لکن بنیاد پر پایا جاتا ہے کہ تاریخ انتقال سے بارہ برس نہیں گزرے ہیں۔

(۳) آراضی دریا برد پر حیثیت آراضی مذکور قابل کاشت کے ہو کہ فی کاشتکار علی الاحتمال یا نہ برس تک دخیلکار رہے یا کاشت کرے تو ایسی مقابضت

کہ حسب دستور مالک مغربی و شمالی کے جب کوئی آسامی باغ یا جائز زمیندار نصب کرتا ہے تو جب تک وہ حقوق معینہ اد کرتا ہے اور جب تک زمین باغ کے طور پر استعمال کی جائے وہ مستوجب بیڈخلی نہوگا۔ میں اپنے ساتھی سے اس امر میں بھی متفق ہوں کہ قانون لگان میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو معاہدہ خاص کے ساتھ کسی کو اراضی پر قابض کر دیتے کو ناجائز ٹھہرائے اور مگر سب سے قبضہ اراضی باغ اسی قسم کا ہو۔ میں اس تجویز سے بھی متفق ہوں کہ اگر انتقال آسامی کا جائز تھا تو یہ پیشہ کیا ۱۲ سال

[الف] کی مالیت لگان سے زیادہ ہو تو کھیت [خ] کے اُس قدر رقبہ کی نسبت جسکی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان کے برابر ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کھیت [الف] کے مبادلہ میں ملا اور وہ وہی آراضی ہے جو کھیت [الف] کی ہے اور عدالت کھیت [خ] کا اُس قدر رقبہ معین کر دے گی جسکی مالیت لگان کھیت [الف] کی مالیت لگان کے برابر ہو اور آسامی کو رقبہ مذکور میں حق ذخیلکاری حاصل ہوگا۔

(ج) ایک آسامی کا قبضہ کھیت [الف] کا اُس طور پر جسکی تصریح دفعہ ۱۲ (۱) میں ہے جاتا رہا اور ایک سال کے اندر اسکو کھیت [خ] کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا بعد میں اُسی طور پر اُسکا قبضہ کھیت [خ] کا جاتا رہا اور ایک سال کے اندر اُسکو کھیت [ذ] کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا۔ پس عدالت کھیت [ذ] میں سے اُس قدر رقبہ معین کر دے گی جسکی مالیت لگان کھیت [الف] یا کھیت [خ] کی مالیت لگان کے یعنی ان دونوں میں سے جسکی مالیت لگان کم ہو۔ برابر ہو۔

(د) ایک آسامی کا قبضہ مختلف اوقات میں کھیت ہا سے [الف] اور [ب] اور [ج] سے اُس طور پر جاتا رہا جسکی تصریح دفعہ ۱۲ (۱) کے فقرہ (الف) یا (ب) یا (ج) یا (د) میں ہے اور ہر کھیت کا قبضہ جاتے رہنے سے ایک سال کے اندر اُسکو فرداً فرداً کھیت ہا سے [خ] اور [ذ] اور [ض] کا قبضہ بحیثیت آسامی دیا گیا جسکی مالیت ہا سے لگان فرداً فرداً [الف] اور [ب] اور [ج] کی

یا کاشت سے آراضی مذکور میں حق ذخیلکاری حاصل ہو جاتا ہے (انڈین لاپورٹ آف آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۵) پچھتین نواد بنام پال سنگھ۔
(۳۴) جو آسامی آراضی پتھر پر واسطے اغراض چراگاہ کے قابل ہیں وہ صرف حقوق چرائی کو جس کی بابت محصول ادا کرتے ہیں استعمال میں لائے ہیں پس وہ لوگ اُس طور پر قابض نہیں ہونے جس کا تذکرہ دفعہ ۱۲ نمبر ۱۲ (۱) میں ہے اور ایسی آراضی کو آسامی لوگ بغیر صریح رضامندی زمیندار کے نہ کھست

اور زیر کاشت نہیں کر سکتے اور اگر وہ رضامندی مذکورہ حاصل کر لیں اور اُس آراضی کو زیر کاشت لادیں تو انکی واقعی مدت مقابضت جو محصول ذخیلکاری میں محسوب ہو سکتی ہے صرف اُسی سال سے شروع ہوگی جب کہ ابتداء اُنھوں نے آراضی کو با د ا سے مناسب شرح لگان آراضیات مزروعہ کے کاشت کیا فیصلہ بجل نمبر ۳۲ جلد ۳ صفحہ ۶۔ مسماہ سولہ سٹا بیگ بنام نیاز علی
(۳۵) تجویز ہوئی کہ بروقت اختتام مواد

مالیت با سے لگان سے کم نہیں ہیں اور آسامی مذکور بوقت تحقیقات کھیت ہے
 [خ] و [ذ] و [ض] پر قابض ہے۔ یہ کافی ہوگا کہ عدالت کھیت ہے
 [خ] و [ذ] و [ض] میں سے ایسا رقبہ معین کر دے جو حتمی الارکان
 یکجائی ہو اور جسکی مالیت لگان جہاں تک قریب قریب ہو سکے کھیت ہے
 [الف] و [ب] و [ج] کے مجموعی رقبہ کی مالیت لگان کے برابر ہو۔ اور
 اس امر کی ضرورت نہ ہوگی کہ کھیت ہے [خ] و [ذ] و [ض] میں سے
 ایسے علیحدہ علیحدہ رقبہ معین کیے جائیں جنکی مالیت لگان فرداً فرداً
 کھیت ہے [الف] و [ب] و [ج] کی مالیت لگان کے برابر ہو

بعض جگہوں پر
 زمینیں
 جو لگان سے
 کم ہوں گی

دفعہ ۱۵۔ باوجود کسی امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا میں درج ہے اگر وہ
 بارہ برس کی قبل تاریخ یکم جولائی سن ۱۹۱۷ء کے شروع ہوئی تو دفعہ ۱۳ کے فقرات (ب) و
 (ج) و (د) کا یا دفعہ ۱۲ کا کوئی مضمون تاریخ مذکور کے قبل (کے زمانہ) کی نسبت موثر
 نہیں سمجھا جائیگا۔

جہاں
 زمینیں
 ہیں

دفعہ ۱۶۔ ہر آسامی جسکو دفعہ ۱۱ کے بموجب یا ایکٹ ۱۰ مصدرہ ۱۹۱۵ء یا ایکٹ
 ۱۸ مصدرہ ۱۹۱۷ء یا ایکٹ ۱۲ مصدرہ ۱۹۱۷ء کے اسی قسم کے احکام کے بموجب یا کسی
 اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے بموجب حق دخیل کاری حاصل ہو آسامی ذخیل کار کھائے
 گا اور اسکو وہ کل حقوق حاصل ہوں گے اور وہ ان کل ذمہ داریوں کا پابند ہوگا جو بذریعہ
 اس ایکٹ کے آسامیان دخیل کار کو عطا کیے گئے اور اپنی عایدگی کی ہیں۔

بہل
 قانون
 نسبت حق

دفعہ ۱۷۔ باوجود کسی امر مندرجہ فقرہ (د) و (ب) کے جو آسامی حق

<p>رکھنے سے آسامیوں کو حق دخیل کاری حاصل ہو جاتا ہے اور جب تک وہ انصافانہ اور مناسب لگان ادا کرتے رہیں جسکے مقر کرنے کا حق پیشک راہیہ صاحب کو ہو وہ بیذیل نہیں کیے جاسکتے لیکن زمین مندرجہ صلاحتہ ۱۹۱۶ء کے رام پریشاد بنام ہمارا جہ بنارس۔</p>	<p>تھیکہ قبضہ کاشت کا جو ٹھیکہ دارین کے خود قبضے میں ہو ختم ہو جاتا ہے۔ (دو جلی نوٹس سن ۱۹۱۷ء صفحہ ۱۸ پچھلے پر شاد بنام کالی جرن۔ (۳۶) اگرچہ یہ راستہ با فائلی ہمارا جہ بنارس میں نہ ایک نمبر ۱۹۱۷ء کے بھی نافذ تھا اور نہ ایکٹ نمبر ۱۹۱۷ء اب نافذ ہے تاہم یہ دفعہ کے قبضہ کاشت کارانہ</p>
---	---

دفعہ ۲۰ کے ذیل میں بھی قابل ملاحظہ فیصلے ہیں

دخیلکاری کسی اراضی میں رکھنا ہو اسکو حق دخیلکاری کسی ایسی دوسری اراضی میں حاصل ہوگا جو اسکو مالک سے اراضی اول الذکر کے مبادلہ میں ملے اور بعد اسکے آسامی مذکور کو اس آراضی میں حق دخیلکاری حاصل نہ ہے گا جو اسنے اس طور پر مبادلہ میں دی ہو۔
دفعہ ۱۸۔ حق دخیلکاری ساقط ہو جائیگا۔

حق دخیلکاری
ساقط ہو جانا

والفم جبکہ آسامی فوت ہو جائے اور کوئی ایسا وارث نہ چھوڑے جو اس ایکٹ کے بموجب حق مذکور کے درانتاً پانے کا مستحق ہو۔

(ب) ایسی آراضی میں جس سے آسامی بجلت برائے کسی گری یا حکم عدالت کے بدیش کیا گیا ہو (ج) ایسی جوت میں جسکو آسامی نے چھوڑ دیا ہو یا زمیندار پر حوالہ کر دینے کے اطلاق نامہ کی تعمیل ہو جانے کے حوالہ کر دیا ہو۔

(د) ایسی اراضی میں جو کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے لیے حاصل کی گئی ہو۔

آسامیان غیر دخیلکار

دفعہ ۱۹۔ کل آسامی سوائے حقداران قبضہ مستقل یا آسامیان بشرح معین یا آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان دخیلکار کے آسامیان غیر دخیلکار ہیں۔

آسامیان غیر
دخیلکار

باب ۳

درانتاً پہنچنا اور منتقل کیا جانا اور تقسیم کیا جانا حقوق قبضہ اراضی کا

حقوق قبضہ اراضی کو درانتاً پانا اور حقوق مذکور کا منتقل کیا جانا

دفعہ ۲۰۔ (۱) استحقاق حقدار قبضہ مستقل یا آسامی بشرح معین کا استحقاق قابل وراثت و قابل انتقال ہے۔

حقوق قبضہ
اراضی

<p>(۱) آسامی بشرح معین کا حق کاشت نیلام ہو سکتا ہے اور اگر اس کے پیشے اپنے حصہ کی بہت دوسری زمین و فائدہ آئے حصہ کے نیلام کا قدم ہو سکتا ہے کوئی انتقال اور وراثت میں کاشت آسامیان بشرح معین</p>	<p>۱۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ ۲۔ ہر کے متعلق شرح زر صفحہ ۳۸ ملاحظا کیجئے۔ ۳۔ فقہ اول دفعہ ۹ ایکٹ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔</p>
--	--

(۲) استحقاق آسامی سابقہ ملکیت یا آسامی دخیلکار یا سوا سے ٹھیکہ دار کے دیگر آسامی غیر دخیلکار کا۔ یہ پابندی احکام ایکٹ ہذا کے۔ قابل وراثت ہے لیکن بجلت اجرا ڈگری عدالت دیوانی یا مال کے یا کسی اور طرح قابل انتقال نہیں ہے سوا سے بذریعہ ایسے انتقال کے جو خود اپنی خواہش سے مابین اُن اشخاص کے ہو جنکو یہ حیثیت حصہ داران قبضہ اراضی متعلقہ کے حق منور اور ابتدائی حاصل ہوا یا جو بذریعہ وراثت اُس میں حصہ دار ہو گئے ہوں۔

(۱) کی بنیاد پر بھی مدعی تھا اسکی بابت یہ تجویز ہوئی کہ حق دخیلکار کا کاپیہ جائز نہیں ہے۔ رام دیال بنام ٹروٹم (فیصلہ بورڈ ۳۰ اگست ۱۹۵۵ء)۔

(۳) اگر انتقال حق دخیلکاری کا تشریح کے حق میں نہیں ہو سکتا لیکن اسکے ساتھ ہی آسامی ٹھیکہ کو کاشت کے لیے اراضی کا دیا جانا قانون مکان میں کہیں منع نہیں ہے۔ ٹھکانی نام بنام سنڈر (فیصلہ بورڈ ۲۸ اپریل ۱۹۹۲ء)۔

(۴) زمیندار نے آسامی کا حق دخیلکاری مان لیا اور پھر اسکو ڈگری زر نقد میں نیلام ہونے دیا تو وہ خریدار نیلام کو بیدخل نہیں کر سکتا۔ دھراجیت بنام بھجن لال (فیصلہ بورڈ ۳۱ اپریل ۱۹۵۵ء)۔

کی حق ملکیت کے حکم میں ہے۔ مہاراجہ شاہ بنام باسدر سنگھ رائنڈین لارپورٹ اور آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴۔

۱۔ بجائے دفعہ ۹ ایکٹ ۱۲۔ (فقہ ۱۲) (۳) دفعات ۲۰-۳۰ (۱۲) اور ۲۱-۲۲۔ قائم ہوئی ہیں۔ دفعہ ۹ مذکور حسب ذیل ہے۔

دفعہ ۹۔ آسامیوں کی شرح معین کے حقوق قابل وراثت اور قابل انتقال کے ہو سکتے ہیں۔

کوئی دوسرا حق دخیلکاری بذریعہ اجرائیگری یا اور طور پر قابل انتقال نہ ہوگا بجز انتقال بالارادہ مابین انھیں اشخاص کے جنکے حق میں بلحاظ انکی شرکت داری کے وہ حقوق امتداد طور پر ہوئے تھے یا جو بذریعہ وراثت کے حقوق مذکور میں حصہ دار ہوں۔

(۵) گورنر میں حق دخیلکاری کا ناجائز ہے اور عدالت مال میں وہ مانا نہیں جاسکتا لیکن جب مرتن قابل یعنی ہو جائے تو سوا سے اسکے چارہ نہیں ہے کہ اسکو ٹھیکہ آسامی سمجھیں لیکن وہ مرتن اراضی کی کاشت نہیں کرتا تو پھر اسکا کوئی درجہ نہ ہوگا اور اسکو یہ اختیار نہ ہوگا کہ کاشت اراضی کو بیدخل کرے یا لقیایا سے مکان کا افسر دعویٰ کرے۔ گیشو تواری بنام بالو مال (فیصلہ بورڈ ۲۶ فروری ۱۹۵۵ء)۔

جب ایسا شخص جو حق آخر الذکر کا مستحق ہے فوت ہو تو وہ حق اسکے وارث کو اسی طرح ہیورٹے گا کہ گویا وہ حق اراضی تھا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی قرابتی طرفی متوفی کا جو اسکے قبضہ کی اراضی کی کاشت میں اسوقت شریک نہ ہو حسب منمن ہذا مستحق وراثت کا نہ ہوگا۔

دفعہ ۹۔ مذکورہ بالا کے متعلق مفصلہ ذیل فیصلے صادر ہوئے تھے: لکھنؤ کیٹنا باعث بعیرت ہوگا اور بعض صورتوں میں جہاں احکام سابقہ و حال میں کچھ فرق نہیں ہے قابل پابندی ہوگا۔

(۶) اگر اراضی دخیلکاری میں زمیندار کی جائز سے آسامی باع ٹکائے تو اراضی دخیلکاری کی نوعیت بدل نہیں جاتی اور وہ اراضی بدستور ناقابل انتقال رہتی ہے۔ فول گوب رائے بنام کنیش کو بندر سے دیکھ کر ٹکس اور آباد جلد ۶ صفحہ ۲۰۔ اور اسی قسم کے قبضہ قائم میان بنام بندہ حسین رائنڈین لارپورٹ جلد ۶ ال آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۶۔

اچھو دھیاناٹھ بنام سیتل رائنڈین لارپورٹ جلد ۶ ال آباد صفحہ ۵۶۔

(۱) دلدار احکام کو حق کاشت میں وراثت نہیں ہوتی تاہم شاہ بنام بھادور (فیصلہ بورڈ ۱۸ فروری ۱۹۵۵ء)۔

(۲) ایک ناما باع نے حق کاشت میں دعویٰ برپا کیا وراثت کیا اور اسے کو کاشت کار دستوفی کا ایسے ہی قرار دیا۔

تجینیت ثابت نہیں ہوئی کہ وراثت داری کا حق ہوتی۔

تجویز ہوئی کہ ناما باع کو جبہ صحت میں سے شرکت کے قابل تھا ایسے وہ برپا وراثت مستحق نہیں ہو سکتا۔ ناما باع بنام

(۳) استحقاق ٹھیکہ دار کا۔ ہا بنڈی شراط اسکے پیٹہ (ٹھیکہ) کے۔ قابل درانت ہے مگر قابل انتقال نہیں ہے۔
 دفعہ ۲۱۔ جب آسامی کا استحقاق قابل انتقال نہ ہو تو وہ مجازاً اس امر کا نہ ہوگا کہ اپنی جوت یا اسکے کسی جز کو۔ سوائے ایسے کاشت شکمی پر دینے کے جسکی نسبت ایکٹ ہذا میں مجازین حکم ہے۔ اور طرح منتقل کرے۔

مغربی قبضہ اراضی ممالک مغربی و شمالی پرکٹ ۶

۱۱۱) امداد خاتون بنام بجا گرتھ (انڈین لارپورٹ جلد ۱ الہ آباد صفحہ ۱۵۹)۔
 ۱۱۲) جگر بنام شمشیر خان (دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۲۰)۔
 ۱۱۳) صیفہ آجرا بڈگری میں بھی حق خلیکاری میلام نہیں ہو سکتا۔ شتاب خان بنام احمد دیار شاد دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۱۴۔
 ۱۱۴) بایکٹلم سنگھ بنام مرلی دھر دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۴۱۔
 ۱۱۵) گوزیندرا راجی ڈگری زونفد میں حق خلیکاری اپنی آسامی کا میلام کر سکتا ہے لیکن ایسیلے کہ سوائے کوئی دوسرا صحیح خریداری نہیں ہے اجازت خریداری اسکو نہ دینا چاہیے۔ محمد حسین بنام گوپال سنگھ دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۲۹۔
 ۱۱۶) درخواست منسوخ میلام اس بنیاد رگڈری کو حق خلیکاری میلام نہیں ہو سکتا تھا جبکہ خریدار زمیندار کے علاوہ ایک غیر شخص تھا لیکن چونکہ میلام تو زمیندار یا غیر زمیندار کی سہ تیقات کا کوئی موقع نہ تھا ایسیلے کہ اس سے بے ضابطگی میلام منسوخ نہیں ہو سکتا۔ گندن بنام نکلا دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۰۔
 ۱۱۷) زمین سادہ میں ڈگری میلام حق خلیکاری کی نہیں ہو سکتی۔ لالہ باد می بنام سھوانی۔ دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۳۴۔
 ۱۱۸) در بھندہ سکرو بھت م تفصل سیمین خان دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۳۔
 ۱۱۹) سنا پندرجیل کاری کا جو ایسی ڈگری میں عمل ہوتا ہے اسکا میلام کی پالیسی پر قرار پایا لیکن زمین اراضی میں کی جائے اس پر وہ میلام کا عدم تعین قرار پایا جس میں اراضی میں زمین سادہ میں میلام ہونی چھی دیپکی مووس علی بنام لالہ پربشاد دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۶۔
 ۱۲۰) آسامی خلیکار اگر کوئی قبولیت اپنی اراضی کی

جند شرطوں کے ساتھ لکھدے تو یہ شرطیں حق خلیکاری کے ساتھ کرنے والی نہ ہوگی۔ کنوری ٹھیکہ کی بنام لالہ لال (انڈین لارپورٹ جلد ۱۰۔ الہ آباد صفحہ ۱۵)۔
 اسی کے قریب قریب ہے لال جی بنام عمران (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰)۔
 ۱۱۲) ٹھیکہ حق خلیکاری کا جائز ہے یا نہیں۔ دیکھو۔
 ۱۱۳) کھانی رام بنام سندر دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۹۔
 ۱۱۴) ٹھیکہ بنام گیشو دے۔ دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۳۔
 ۱۱۵) خانی رام بنام نافعوال دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۱۶۔
 ۱۱۶) جھانکن سنگھ بنام شادی رام دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۱۵۔
 ۱۱۷) قلی محمد بنام رگھو دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۱۴۔
 ۱۱۸) نال پال بنام سیدیل پوری دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۳۔
 ۱۱۹) عابد حسین بنام جواد نال دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۲۹۔
 ۱۲۰) حاجی مہایت افتد بنام رام نواز سے دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۸۔
 ۱۲۱) کنبھاری بنام کنلاک دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۱۔
 ۱۲۲) سنگھات
 ۱۲۳) گنگا دین بنام دھورن دھر۔ دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۸۹۔
 ۱۲۴) سردھی بنام جینتی پریشاد۔ دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۰۔
 ۱۲۵) دھبانی بنام ایمان سنگھ۔ دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۲۔
 ۱۲۶) پربشاد خان بنام سردن دیپکی نوش الہ آباد ۱۳۲۴ صفحہ ۱۳۔
 ۱۲۷) ناصون بنام بھجیت۔ دیپکی نوش الہ آباد صفحہ ۵۹۔
 ۱۲۸) یہ تجویز چوٹی کر زمین دھلی حق خلیکاری کا عمل یہ کے ہے اور جائز ہے۔ خانی رام بنام نافعوال دیپکی نوش ۱۳۲۴ صفحہ ۱۲۔
 ۱۲۹) لشن جیند بنام بی بی پریشاد۔ دیپکی نوش الہ آباد۔ ۱۳۲۴ صفحہ ۴۔
 ۱۳۰) خانی رام بنام نافعوال سے اصول میں مخالفت تھا۔
 ۱۳۱) گوپال پانڈے سے بنام مسو جو دیپکی نوش ۱۳۲۴

قبضہ اراضی
کارخانہ

دفعہ ۲۲- جب کوئی آسامی سابقہ ملکیت یا آسامی دخیلکار یا آسامی غیر دخیلکار (سوائے ٹھیکدار کے) فوت ہو جائے تو اسکا استحقاق حوت متعلقہ کی نسبت حسب ذیل درانتا ہوئے گا۔

(الف) اسکی اولاد ذکور سبط مستقیم کونسل کے سلسلہ ذکور میں۔ اور

(ب) ایسی اولاد کے نہ ہونے کی حالت میں اسکی بیوہ کو اسوقت تک کہ بیوہ مذکور فوت ہو جائے یا عقد ثانی کرے۔ اور

(ج) ایسی اولاد اور بیوہ کے نہ ہونے کی صورت میں آسامی ستونی کے بھائی کو جو اسی باب کا لڑکا ہو جسکا لڑکا آسامی ستونی تھا۔

اور ایسے درثا کے نہ ہونے کی صورت میں جسکا ذکر اوپر ہے۔

باطل نہیں کرتا۔

(۱۶) زمیندار جتان واقع اراضی دخیلکاری کا کسی طرح مالک ہوتا ہے جس طرح اراضی دخیلکاری کا۔

قائم بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

اگر زمیندار بنام سندھ سن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱

صفحہ ۱۲- میں زمین سادہ جائز قرار پایا تھا لیکن خیالی نام بنام نالغوالا مذکورہ بالا (۱۳) میں میرا سے قرار پائی

میں سادہ اسلیے کہ وہ نیلام تکسٹج ہوتا ہوا جائز ہے

(۱۵) انتقال حق دخیلکاری کا قبضہ کا لحد ہے

اسلیے بمقابلہ شخص ثالث قابض اراضی کے بھی منتقل الیہ

کا دعویٰ دخل قائم نہیں رہ سکتا۔ یعنی بنام مابہل

دیگی نوش الہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱۔ اسی طرح اگر

سقط ملکیت انیا حق ایک دوسرے کے ہاتھ منتقل کرنے

تو زمیندار کی نانش بقیا بنگان میں ایسا آسامی معمولی

کا شکار تصور ہوگا۔ چنانچہ رشاد بنام سادہ ہوا علی

نوش جلد ۱ ص ۱۶۱۔ لیکن ایسا انتقال کا لحد نہیں

ہے جب زمیندار کی رضامندی سے ہو۔ درگا بنام

دیگی نوش جلد ۱ ص ۱۶۱۔ ص ۱۳۵۔

اور جب منتقل الیہ سے زمیندار بنگان لے کے تو یہ

اسی انتقال کی پابندی دینی ہی ہوگی جیسی کہ اجازت

صریح سے انتقال ہونے میں ہوتی ہے۔ رکھ سنگ

بنام کدرا ناٹھ۔ دیگی نوش لہ آباد جلد ۱ ص ۱۶۱۔

اور اس سے بھرا قبضہ الحاف بنام ولام دیگی نوش

جلد ۱ ص ۱۳۵۔ یہ تجویز ہوتی تھی کہ انتقال باجوازت

زمیندار کی صورت میں یا زمیندار کے بنگان وصول

کرنے کی حالت میں منتقل الیہ سے گواہ ہی قیط

کی بابت ہوگا شکار اصلی کا استعفا دینا بھی انتقال کو

رد آسامی متوفی کی لڑکی کے لڑکے کو۔ اور
 ۱۵ ایسی لڑکی کے لڑکے کے نہ ہونے کی صورت میں سب سے قریب کے رشتہ
 طرفی قسم ذکور کو جو نسل کے سلسلہ ذکور میں ہو۔
 مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا لڑکی کا لڑکا یا رشتہ دار طرفی درمیان پانے کا مستحق نہ ہوگا جو آسامی
 کے فوت ہونے کے وقت اس جوت کی کاشت میں شریک نہ تھا۔
 کاشت ہائے سنگمی

دفعہ ۲۳۔ دفعات ۲۴ لغایت ۳۰ کا کوئی امر ان بیہجات سے متعلق نہ ہوگا

جو تھیکہ دارین۔
 متعلق
 ان بیہجات
 کاوشیہ دار
 زین

ایسی اولاد اور پوہ کے نمونے کی صورت میں آسامی متوفی کے
 بھائی کو حقیقی ہو یا عمالی ترک ہو چکا ان میں سے کوئی نمونہ تو
 ناتی یعنی دختر کا یسر وارث ہوگا۔ ناتی کے نہ ہونے کی صورت
 میں متوفی کے احمام یا بنو احمام قابض ہونگے۔

انڈین لارپورٹ ۱۱۲۰ کا دفعہ ۲۹۔ جس میں یہ طے ہوا ہے
 کہ جو درخت آسامی کے قبضہ میں ہوں عام طور پر وہ
 ملکیت زمیندار سمجھے جائینگے اور جب تک آسامی کوئی رواج
 خاص ثابت نہ کرے درختوں کے کاٹنے یا بیچنے کا اسکو اختیار
 نہیں ہے۔

اس ایکٹ میں یہ توصیف ہے کہ ناتی احمام یا بنو احمام
 یا حقیقی بھائی جیسا کہ شریک کاشت نمونے وارث نہ ہوں
 گئے لیکن یہ صاف نہیں ہوا کہ عمالی اور حقیقی بھائی اگر دونوں
 شریک کاشت ہوں تو قانون وراثت اہل سلام یا اہل جنوگ
 بر حسب کسی ایک کو ترجیح دی جائیگی یا نہیں۔ اور یہ بھی صاف
 نہیں ہے کہ اگر پوہ قابض ترک ہو کر عقد ثانی کرے تو اسکا شوہر
 کھیت نہ میندارے لیگا یا دوسرے رشتہ داروں کو مثلاً بھائی
 یا نواسوں کو جو شریک کاشت رہے ہوں ہونچکا اور اس طرح
 یہ بھی قانون سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ متوفی کے بعد اگر اسکا لاکا
 زندہ رہے اور دو چار روز کے بعد جائے تو متوفی کی پوہ کو حق
 کاشت ہونچکا یا زمین ظاہری الفاظ کا تو یہ مطالبہ ہے کہ صورت
 اول الذکر میں حقیقی اور عمالی بھائی برابر کے حصہ دار ہونگے
 اور صورت ثانی الذکر میں زمیندار حصت لے لیگا۔ شرائط
 الذکر میں پوہ کو حق کاشت نہ ہونچکا۔
 یہ دفعہ پنجاب کے قبضہ اراضی کی دفعہ ۵۹ کے مطابق ہے۔
 چیت کو رش کا آخری فیصلہ ہے کہ بیٹی چیلہ یا نور بھائی وارث نہیں ہے
 سلا ۵۵ آسامیان سنگمی کے متعلق بیٹے کو بیہجات حکم نہ تھا۔
 دفعات جدید ۲۳ لغایت ۳۱ نے بوری و عنایت کر دی۔

نظارہ زیر دفعات ۱۰ لغایت ۱۹
 بھی دیکھو۔
 وراثت کے متعلق
 لیکھا بنام مکھن دیگی نوٹس ۱۵۵ صفحہ ۹۲
 یا ون خان بنام جنو ما دیگی نوٹس ۱۵۵ صفحہ ۲
 نوکاشور بنام قلندر دیگی نوٹس ۱۵۵ صفحہ ۵۱
 نیپال بنام بچی دیگی نوٹس ۱۵۵ صفحہ ۱۳۰
 ششکر لال بنام لال سنگھ انڈین لارپورٹ الیٹ ۱۵۵ صفحہ ۱۰۰
 بریداس بنام دیگ سنگھ دیگی نوٹس ۱۵۵ صفحہ ۳۰
 میں جتنے فیصلے ہوئے تھے ان سب کو ایکٹ ہذا کے صاف
 اور صریح احکام لے بیکار اور غیر ضروری کر دیا یعنی صاف
 طور پر یہ محکوم ہو گیا ہے کہ آسامی ہندو یا مسلمان عیسائی
 ہو یا پوہ و جنوہب والا ہو اسکی وراثت اسکے بیٹے پوتے
 اور پر پوتے کو وہ شریک کاشت ہوں یا نہ ہوں اولاد بھائی
 بعد از ان پوہ جیسا کہ دوسرا شوہر نہ کرے درمیان قابض بھائی

دفعہ ۳۴ - آسامی کو جائز ہے کہ اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جز کو بیابن برسی اُن قیدوں کے جو اس ایکٹ کے رد سے عائد کی گئی ہیں کاشت شکمی پر دے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے کاشت شکمی پر دینے سے آسامی کسی طرح اپنی اُن فریڈ ایریا سے جو اُسکے زمیندار کے حق میں اسپرین برسی نہ ہوگا۔

دفعہ ۳۵ - (۱) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی سابقہ ملکیت یا آسامی زمیندار اپنی کل جوت یا اُسکا کوئی جز کسی ایسی میعاد کے لیے جو بائچ برس سے زیادہ ہو کاشت شکمی پر بند اور کسی ایسے کاشت شکمی پر بیسے جانے کی میعاد گذر جانے سے دو برس کی مدت کے اندر پہلے اپنی کل جوت یا اُسکے کسی جز کو کاشت شکمی پر بند دے۔

(۲) اگر کاشت شکمی ایسی میعاد کے لیے ہو جو ایک سال سے زیادہ ہو یا سال بہ سال کے لیے ہو تو لازم ہوگا کہ وہ صرف بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے دیجاے۔

(۳) لازم ہوگا کہ کوئی آسامی غیر ذخیلہ کار ایک سال سے زیادہ مدت کے لیے (ارضی کاشت شکمی پر بند اور کسی ایسی کاشت شکمی کی مدت گزرنے سے تین سال کے اندر پہلے کاشت شکمی پر بند دے۔

(۴) اس دفعہ کا کوئی مرالسی جوت سے متعلق نہ ہوگا کسی ایسے شخص کی ہو جو گورنمنٹ کی ملازمت فوجی میں ہو یا جو کسی عورت یا نابالغ یا مجنون یا شخص منبوط الحواس کی ہو۔

دفعہ ۳۶ - لازم ہے کہ کوئی آسامی کسی سوا برضامندی تحریری اپنے زمیندار (ارضی) کاشت شکمی پر بند دے۔

دفعہ ۳۷ - جب کسی آسامی نے (ارضی) کاشت شکمی پر دی ہو تو اُس آسامی کا جائشین حقیقت شرط کاشت شکمی کا اُس حد تک پابند ہوگا جہاں تک کہ وہ خود اُسکے پڑے کی شرائط کے اور احکام ایکٹ ہذا کے مطابق ہوں۔

دفعہ ۳۸ - جب کسی آسامی نے قبل آغاز ایکٹ ہذا (ارضی) کاشت شکمی پر دی ہو یا بعد آغاز ایکٹ ہذا اس ایکٹ کے احکام کے مطابق ارضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گورنمنٹ نے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہو جائے سہوکل عمد و پیمان

۱۔ حاصل یہ ہو کہ دو دو سال نافذ دیکر زیادہ زیادہ پانچ پانچ سال کے لیے برابر آسامی کاشت شکمی کو ارضی دیجا سکتی ہے۔
 ۲۔ دیکھو دفعہ ۱۱ (۱) کتاب ہذا مرزا ۲
 ۳۔ یہ سب واجیل لریات سمجھ گئے اور یہ حکوم ہوا کہ کاشت شکمی کے ذریعے سے اخلاقی ذخیلہ کاری قائم رہ سکتا ہے۔
 ۴۔ یعنی کاشت شکمی کا پڑھنے اصل آسامی کے مر جانے سے

کاشت شکمی پر بیسے کا حق

آسامی سابقہ ملکیت زمیندار کا کاشت شکمی پر دینا

ارضی کاشت شکمی پر

کاشت شکمی پر دی ہو تو اُس آسامی کاشت شکمی کی شرائط کے مطابق ہوں۔

دفعہ ۳۸ کاشت شکمی پر دی ہو یا بعد آغاز ایکٹ ہذا اس ایکٹ کے احکام کے مطابق ارضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اُس آسامی کا استحقاق قبل گورنمنٹ نے میعاد اُس کاشت شکمی کے ساقط ہو جائے سہوکل عمد و پیمان

جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہوں اس آسامی کے زمیندار اور اس آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے۔
 مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ لگان جو آسامی شکمی سے قابل ادا ہو اس لگان سے کم ہو جو اس وقت تک آسامی سے قابل ادا تھا تو آسامی شکمی کو جائز ہے کہ اگر وہ چاہے یا تو اس جوت یا اس کے اس حصہ کو جو اس طرح کاشت شکمی پر دی گئی یا دبا گیا ہو خالی کر دے یا کاشت شکمی کی تقسیم مدت کے واسطے۔ یہ پابندی ذمہ داری ادا کرنے لگان کے اس شرح سے جو اس وقت تک آسامی سے قابل ادا رہی ہو۔ بدستور قبضہ رکھے۔

یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی بچلہ وجوہ مسعرہ دفعہ ۲۵ کے کسی وجہ کی بنا پر بیدخل کیا جائے تو آسامی شکمی کا استحقاق قسط ہو جائیگا۔

دفعہ ۲۹۔ جب آسامی نے سوائے برصا بقعت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح اراضی کاشت شکمی پر دی ہو اور اس آسامی کا استحقاق قبل کرنے سے میعاد اس کاشت شکمی کے ساقط ہو جائے۔

تو کل عہد و پیمان جو باہم آسامی اور آسامی شکمی کے واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہوں وہ۔ اگر اس آسامی کا زمیندار چاہے۔ زمیندار اور آسامی شکمی کے باہم واجب التعمیل اور قابل نفاذ ہونگے۔

دفعہ ۳۰۔ جب آسامی شکمی کا استحقاق اس آسامی کے استحقاق کے ساقط ہونے کے ساتھ ساقط ہو جائے جسکی طرف سے وہ قبضہ رکھتا ہو تو آسامی شکمی مذکور کو لازم ہوگا کہ اس کے مطابق اپنی جوت کو خالی کر دے۔ لیکن نسبت لیجانے فصل سادہ اور دیگر پیداوار زمین کے آسامی شکمی کو وہی حقوق حاصل ہونگے جو سبالت بیدخلی مطابق احکام ایکٹ ہذا آسامی کو حاصل ہوتے۔

ناجائز کاشت ہاے شکمی و دیگر اختلافات ناجائز کی نسبت چارہ ہاے کار

حقوق جوت
 شکمی زمیندار
 کے قبضہ ہونے پر
 اس جوت میں
 سوا کاشت
 شکمی پر یا جوت
 ایکٹ کے مطابق
 نہ ہو۔

کاشت شکمی کا
 ساقط ہونا

کا اہم زمین ہونا اور جوت کا بعد بھی اسی قبیل سے ہوں۔	اور آسامی شکمی نے باہم خلاف قانون کئے ہوں انھیں قائم رکھے یا نہ رکھے۔ فیصلہ جات زیر دفعہ ۲۰ کا دلہنا باعث تیسیر ہوگا
--	--

نہ جائزہ فرشتا
ہے شکی دیگر
انتقال ناجائز
نسبت جائز
کار

دفعہ ۲۳۱- (۱) برکاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال اور ہر اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا بیع دیگر منتقل کرنے کے جو کوئی آسامی خلاف احکام ایکٹ ہذا کے عمل میں لائے یا کرے اس طور پر جیسا کہ ایکٹ ہذا میں اجازتین حکم سے ممکن الفساح ہوگا۔

(۲) جب کوئی آسامی کوئی ایسا کاشت شکمی پر دینا یا دیگر انتقال عمل میں لایا جو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اسکی منسوخی کے واسطے یا اس آسامی اور کاشت شکمی پر رکھنے واسطے یا دیگر منتقل کے مبدخل کرانے کے واسطے یا ان دونوں امور کے واسطے نانش کرے۔

(۳) جب کسی آسامی نے کوئی ایسا اقرار نسبت کاشت شکمی پر دینے یا بیع دیگر منتقل کرنے کے کیا جو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اسکی منسوخی کے واسطے نانش کرے۔

(۴) ایسی ہرنالشی میں لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل ایسے یا وہ شخص جس نے کاشت شکمی پر لینے یا دیگر انتقال کرانے کا اقرار کیا ہوا نانش کا ایک فریق بنایا جائے۔

حقوق قبضہ اراضی کی تقسیم

رہن کی گئی ہو یا کیا ہو خالی کرے یا رہن کی بقید مدت کے واسطے
بیا بندی ذمہ داری ادا کرنے نگان کے اس شرح سے جو اس وقت
بٹ آسامی سے قابل اداری ہو۔ در سنور قبضہ رکھے۔
”مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی بخوار و جود سند جہد و نولہ
کے کسی رجہ کی بنا پر مبدخل کیا جائے تو رہن کا احقار
ساقط ہو جائے گا۔“
دیکھو شرح صفحہ ۳۵ (۵) و صفحہ ۳۸ (۱۲) د
(۱۳) د (۱۴) د (۱۵) انہیں رہن کے متعلق تمام
نظائر درج ہیں۔

مشافحہ شرح (۴) متعلق صفحہ ۳۵ د (۱۵) ص ۳۹۔
مسودہ بل کا جرن ۲۶ جولائی ۱۹۱۲ء کے ایکٹ میں شامل
ہوا تھا اس میں دفعات ۲۹ (الف) اور ۲۹ (ب) ایسے قائم
ہوئے تھے جنکے ذریعہ سے کاشت کار بہن مثل زمیندار کی
رہن کے ایک حق مستقل رہن دار کے حق میں سید اگر ملکیت
تھا لیکن اخیر مرتبہ جب یہ بل ۱۶ اکتوبر کو لوکل گورنمنٹ
کی کونسل سے منظور کیا تو یہ دفعات کمال واسے۔ دفعات
مخارج شدہ کا نقل کو ناظرین کے لیے موزور باعث بھرت ہوگا
دفعہ ۲۹ (الف) دفعات ۲۳ نصبت ۲۶ اور ۲۸ و ۲۹۔
(مطابق دفعات ۲۴، ۲۵، ۲۶ و ۲۷) اور (۲) ایکٹ ہذا
کے احکام بہ تبدیلیات ضروری ایسے ہیں بھرت نہ رکھ
سے متعلق ہونگے جو کوئی آسامی اپنی جوت یا اسکے کسی حصہ
کا کرے۔“

دفعہ ۲۹ (ب) جب آسامی نے اپنی جوت کار بہن بھرت
(رہن انتفاعی) مطابق احکام ایکٹ ہذا کے کر دیا ہو اور قبل نانش
کے آسامی مذکور کا انتفاعی ساقط ہو جائے تو زمین کو جائز ہے
کہ اگر وہ چاہے۔ یا تو اس جوت کو با اس کے اس حصہ کو جو اس طرح

دفعہ ۳۴ - (۱) جوت کی کوئی تقسیم یا جوت کی نسبت لگان قابل ادا کی کوئی بانٹ جو اسکے حصہ دار زمیندار پر واجب الاتباع نہ ہوگی سوائے اس صورت کے کہ وہ اسکی رضامندی سے کی گئی ہو۔

(۲) کوئی نالاش یا ادا کارروائی واسطے تقسیم کسی جوت کے یا واسطے اسکے لگان کی بانٹ کے کسی عدالت دیوانی یا مال میں مسوع نہ ہوگی۔

صرف قبضہ
راضی مالک
لگان کی بانٹ
نادر لگان کے
قابل نہ ہوگی

باب

تقرر اور اضافہ اور تخفیف لگان

احکام عام

دفعہ ۳۵ - آسامی آراضی کا دخل پائے بر اس لگان کے ادا کرنے کا ذریعہ ہوگا جو اسکے اور اسکے زمیندار کے درمیان میں قرار پائے۔

ادائیگی لگان
آسامی کا

دفعہ ۳۶ - جس شخص نے راضی پر بغیر رضامندی زمیندار کے دخل کر لیا ہو اس

لگان پر لگان
نہ ہوتے قرار
دار کے قابل
ہوگا

راضی کی بابت لگان کا اس شرح سے ذمہ دار ہوگا جو ساگر شتہ میں قابل ادا تھی یا اگر ساگر شتہ میں کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو عدالت واجبہ اور قرین انصاف

دفعہ ۳۷ - دیگر تمام آسامیوں میں مستحق لینے پٹنے کی طرف لینی شرائط سے ہیں جو زمین اٹھنے اور زمیندار کے پٹنے میں
تسلیم دفعہ مالک مغربی شمالی میں جاری ہے۔ جس اسکے
چند فیصد تھے جبکہ مفہوم یہ تھا کہ سارے کاشت و نباتت جو
بھی آسامی نظیر پر ہر کے لگان کا زمیندار ہے۔ لیکن اب اس
دفعہ نے قانون کی ایک کمی پوری کر دی۔ لیکن اودھ میں لگان
اسکے دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۲۲ پہلے سے موجود تھی۔ دفعہ ۱۲
حسب ذیل ہے۔
دفعہ ۱۲ - جو شخص کسی ایسی راضی پر قبضہ ہو جس پر
اس قبضہ مالک راضی دخل کیا گیا ہو وہ موراخندہ دار لگان
کا اس شرح سے ہوگا جو سال گذشتہ میں قابل ادا تھا یا اگر سال
گذشتہ میں کچھ لگان قابل ادا نہ تھا تو ایسی شرح سے جو
اور قرین انصاف قرار دے اور نسبت اس راضی کے شخص
منقولہ کوئی حق یا حقوق مندرجہ حق و حقوق قانونی کے مجاز سے

ملکہ کیشی نے آخری بل پیش کرتے وقت اس دفعہ
کے متعلق حسب ذیل تحریر کی تھی۔
"ہم نے فقط تحریری ترک کر دیا ہے کیونکہ اسی
ایسا ہوتا ہے کہ زمیندار اکثر ایسا کرتے ہیں کہ جوتوں کی
اس قسم کی تقسیم لگان کے ہالائق لگان قبول کرنے
کے قابل بل کے ذریعہ سے تسلیم دیتے ہیں۔ ہم نے دفعہ سختی
(۳) میں ایک لفظ پر ہم کر دی ہے۔ ایسا حکم دینے کی
شاید جتدان ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ زمیندار کسی ایسی تقسیم
جوت و بڑے کا باخینہ ہوگا اور عمر ما اسی خیال سے باخینہ
کی جاتی ہے کہ زمیندار اسکی وجہ سے جوت کی تقسیم
دفعہ کا) یا چند جوت جائیداد دیکھتے دیکھی فرمیں۔
دفعہ ۱۲ (۱۸) - لیکن ہمارے پاس اس میں
تعمیر کا قیام رہنے رہا جاتا ہے۔
تہ سب کے اسکے دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۲ میں تھی

پر چہرہ آئی ہوئی رقم یا پیداوار کی دو چند رقم یا دو چند مالیت کے زیادہ ہونا جس کی بابت عدالت ڈگری کو نامناسب سمجھے۔
 دفعہ ۳۶۔ جب کسی عدالت کو کسی آسامی کا لگان مقرر کرنا ہو اگر یہ ثابت ہو جائے کہ رسم یا راج مختل مقام سے۔
 (الف) اس لگان کے مقرر کرنے میں جو آسامیوں سے قابل ادا ہے ذات کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ یا
 (ب) کسی قسم کے اشتخاص اراضی پر عایتی شروح لگان پر قابض ہیں۔

لگان مقرر کرنے میں آسامی کی ذات اور رسم کا لحاظ کیا جاتا ہے

تو لگان بلحاظ ایسے رسم یا راج کے مقرر کیا جائیگا۔ لیکن کسی صورت میں لگان اس قدر ادا سے کم مقرر نہ ہوگا جو لہذا اس کی جوت کی بابت قابل ادا مالگزارسی اراضی میں اسکا میں فیصد چوڑھٹے سے نکلے
 دفعہ ۳۸۔ لازم ہے کہ لگان ٹنشن واسطے اضافہ یا تخفیف لگان کے ماہ جون کی تیسویں تاریخ اور ماہ اکتوبر کی پہلی تاریخ کے درمیان میں دائر کی جائیں۔

اضافہ یا تخفیف لگان کی بابت تاریخ کی نسبت دائر کی جانی چاہیے

دفعہ ۳۹۔ ہر ڈگری واسطے اضافہ یا تخفیف کے اس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے نفاذ پذیر ہوگی جو اس ڈگری کی تاریخ کے عین مالہ واقع ہو سو اس صورت کے کسی وجہ سے جو قبل بند کی جانی چاہیے عدالت یہ حکم دینا مناسب سمجھے کہ وہ کسی تاریخ باقبل سے نفاذ پذیر ہوگی۔

اس ڈگری کی تاریخ کے عین مالہ واقع ہونے سے قبل بند کی جانی چاہیے

آسامیان بشرح معین

دفعہ ۴۰۔ (۱) زمیندار کو جائز ہے کہ آسامی بشرح معین لگان میں اضافہ کے واسطے نالٹش صرف اس بنا پر کہ اسے ایسے آسامی کی جوت کی اراضی کو جو زمیندار کو یا جو زمیندار کے آسامی نے زمین پائی ہو کر لیا ہے۔
 (۲) آسامی بشرح معین کو جائز ہے کہ اپنے لگان میں تخفیف کے واسطے نالٹش صرف

آسامی بشرح معین لگان میں اضافہ اور تخفیف

کہ زمیندار سے ہر جہہ دلا بائے جسکی تعداد اس تعداد کے دو چند سے جو چہرہ آئی جائے یا ادا کی جائے زیادہ نہ ہو۔
 لگان کی رسید میں تصریح اس بابت یا فصل کی جسکی بابت لگان کا مقرر ہے ہو جائے اسلیم کیا جائے
 شرح ہونی چاہیے۔
 اور اس تصریح کے درج کرنے میں انکار کیا جائے تو وہ زمیندار کے رسید کے تصور ہوگا۔
 "توضیح۔ اس دفعہ میں لفظ آسامی میں تھیکہ دار یا لنگنہ دار شامل نہ سمجھا جائیگا۔"
 اس دفعہ میں یہ ہے۔

(۱) جسکی آسامیان کی نالٹش اصلی آسامیان واسطے دلا بائے اس تعداد کے جو اسے جہا لیا گیا ہو عدالت

مال میں نہیں ہو سکتی بلکہ دیوانی میں ہونی چاہیے فیصلہ
 ہائیکورٹ الہ آباد۔ ۱۱ جنوری ۱۹۱۶ء۔ سٹر جمین ترسما۔
 بنام کدھوری۔ لیکن یہ فیصلہ ایکٹ ۱۹۱۶ء سے منسوخ ہو گیا۔
 (۲) دفعہ ۴۰ سے یہ غرض ہے کہ آسامی کی رسید میں تعداد ادا شدہ درج ہو اور وہ زمانہ درج ہو جسکی بابت وہ تعداد زمیندار نے لینا قبول کی ہے۔ رسید میں وہ فصل یا زمانہ درج ہونا ضروری نہیں ہے جسکی بابت آسامی ادا کرنا بیان کرتی ہے۔ جو کہ ان سنگ بنام لچین سنگی نالٹش ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۹۔ لیکن دیکھو دفعہ ۱۰۸ ایکٹ ۱۹۱۶ء۔
 لے سچاے دفعہ ۱۰۸ کے سے دفعہ ۱۰۸ حسب ذیل ہے۔
 "دفعہ ۱۰۸۔ در صورت آسامی شرح لگان معین کے زمیندار کو اختیار ہے کہ اسے لگان کا اضافہ صرف اس بنا پر ہونے کی در صورت

اس بنا پر دائرہ کرے کہ اُسکی جوت کی اراضی کا رقبہ بوجہ دریا برد کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلافت کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے۔

آسامیان ساقط الملکیت اور آسامیان خیلکار

دفعہ ۴۱- (۱) آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلکار کا لگان قابل اضافہ یا

تخفیف صرف -

(الف) بذریعہ اقرار نامہ رجسٹری شدہ کے۔ یا

(ب) بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے۔

ہوگا۔

اور جب اُس میں اس طرح اضافہ یا تخفیف ہو جائے تو قبل اسکے یا بجز اسکے کہ۔

(ج) دس برس کی یا ایسی اور زیادہ مدت جسکی نسبت باہم اقرار ہوا ہو یا ڈگری یا

حکم صادر ہوا ہو گذر جائے۔ یا

(د) محال کی تشخیص جمع کی قبل منظوری کے۔ نظر ثانی حکم لوکل گورنمنٹ ہو جائے یا

(ہ) اس رقبہ مقامی کی زمین محال واقع ہو مینا د بند دست ختم ہو جائے۔

وہ پھر قابل اضافہ یا تخفیف کے نہ ہو گا۔

الآ۔

(و) بر بناس وجہ مندرجہ فقرہ ۱ کے (ب) درج) و (د) و (ہ) دفعہ

۴۲- کے۔ یا فقرہ ۱ کے (ج) و (د) و (و) و (ز) دفعہ ۴۲ کے۔ جیسی کہ

<p>حاصل ہوتا ہے۔</p> <p>بقدرہ رادھا پرنادا بنام بلدیہ پورہ تجویز ہوئی کہ گذر کی</p> <p>کاناتش نقابا لگان کے جواب میں سنا نہ جائے گا۔ ویکلی</p> <p>نوش سنہ ۲۱۹۹ ص ۲۹۔</p> <p>۱۵ دفعہ بڑا و بڑا دفعات ۴۲ و ۴۳ بجائے دفعہ ۱۲ لکھنا</p> <p>۱۶ و ۲۲ کے ہے۔ دفعات ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷</p> <p>مذکور حسب ذیل تھیں۔</p> <p>۱۲ دفعہ ۱۲۔ لگان جو آسامیان ساقط الملکیت یا دخیلکار اور</p>	<p>کرے کہ اُس آسامی کی اراضی بقدرہ کار قبہ دریا برآمد اور</p> <p>سبب سے بڑھ گیا ہے۔</p> <p>اور آسامی کو اختیار ہے کہ اپنے لگان کی تخفیف کی</p> <p>درخواست اس بنا پر کرے کہ رقبہ اسکی اراضی بقدرہ</p> <p>دریا بڑا اور وجہ سے گھٹ گیا ہے۔</p> <p>بقدرہ کالی پرنارا سے بنام دھاجی الراجہ ۶۲۵</p> <p>میں تجویز ہو گیا کہ بناس دریا بروئے تخفیف لگان کرانے کا</p> <p>اختیار آسامی شرح لگان زمین کے حق کے خریدار غلام گوجی</p>
---	--

اضافہ یا
تخفیف
کی نسبت
حکم

صورت ہو۔ یا

(ز) اُس طور پر جسکی نسبت اقطاع شمالی ملک ہند کی نرون اور بانی کے نکاس کے ایکٹ صدرہ سنہ ۱۸۷۳ء کی دفعات ۱۱ و ۱۲ میں حکم ہے۔ دیکھو ص ۱۵۲

(۲) جب لگان میں بیشی یا کمی صرف بوجہ بیشی یا کمی رقبہ کے ہو جسبما فقرہ (ج) یا فقرہ (د) دفعہ ۴۲ یا فقرہ (و) یا فقرہ (ز) دفعہ ۴۳ کے کی گئی ہو تو دس برس کی مدت مذکور کے محسوب کرنے میں ایسی بیشی یا کمی کا لحاظ نہیں کیا جائیگا۔

(۳) وہ میعاد جسکے واسطے آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلا کار لگان بذریعہ ڈگری یا حکم عدالت مال کے مقرر کیا جائیگا دس برس سے کم نہ ہوگی مگر دس برس سے زیادہ کوئی میعاد اس طرح مقرر نہ کی جائیگی الا برضامندی فریقین کے۔

دفعہ ۴۲ - (۱) کسی آسامی ساقط الملکیت کے زمیندار کو جائز ہے کہ اضافہ لگان کے واسطے نالاش وجہ مندرجہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ وجوہ کی بنا پر اور نہ کسی اور وجوہ کی بنا پر کرے۔

اسرار
ساقط الملکیت
کے لگان میں
اضافہ آورینے

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی ادا کرتا ہے بہ نسبت اس شرح لگان کے فی روپیہ چار آنہ سے زیادہ کم ہے جو عموماً آسامیان غیر دخیلا کار سے قرب و جوار کی دسی ہی قسم اور اسی طرح کے فائدہ دون کی آراضی کی بابت قابل ادا ہے۔ یا

(ب) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار جو آسامی مذکور کے قبضہ میں ہے بوجہ سی ترقی حیثیت اراضی کے جو لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر

<p>دخیلا کار کسی عمدہ دار بند دست کے حکم سے حسب قانون مالک اور سی اراضی مالک مغربی و شمالی صدرہ سنہ ۱۸۷۳ء کے بذریعہ حکم کے جو حسب ایکٹ بنا ہو مقرر نہ کیا گیا ہو</p> <p>(ب) یا جس حال میں کہ لگان ایسے حکم کے ذریعہ سے مقرر ہوا ہو لیکن وہ میعاد جس کے واسطے وہ مقرر کیا گیا ہو منقض ہو چکا ہے۔</p> <p>(ج) یا جب عمدہ دس برس کا اُس تاریخ سے گذر گیا ہو جب حکم شخصیں زر لگان کا اثر پذیر ہوا تھا۔</p>	<p>کرتی ہوں مستوجب اضافہ نہو گا مگر صورتاً سے منصف ذیل میں</p> <p>(الف) بذریعہ اقرار نامہ تحریری کے جو کہ حسب قانون تحریری صحیحہ سنہ ۱۸۷۳ء یا ایکٹ تحریری ہند صدرہ سنہ ۱۸۷۳ء تحریری کیا گیا ہو یا قانون کے رو بہ تکلیف ہوا ہو یا</p> <p>(ب) بذریعہ حکم عمدہ دار بند دست کے جو حسب قانون صحیحہ وقت صادر کیا گیا ہو۔ یا</p> <p>(ج) بذریعہ حکم صدرہ حسب ایکٹ بنا اسکے۔</p> <p>دفعہ ۱۳ - (الف) جس حال میں کہ لگان کسی آسامی</p>
---	---

کی گئی۔ آسامی کی محنت یا صرف کے سوا سے اور طرح پر بڑھ گئی ہے۔ یا
 (ج) یہ کہ آسامی کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا پر آمد کے یا بوجہ اسکے کہ اس آسامی نے
 زمین دہالی سے بڑھ گیا ہے۔
 (۲) کسی ایسے آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالاش ایکٹ و لاش
 وجہ مندرجہ ذیل کی بنا پر۔ اور نہ کسی اور وجہ کی بنا پر۔ کرے۔
 (د) یہ کہ اس آراضی کی قوت پیداوار جو اس آسامی کے قبضہ میں ہے لگان موجودہ
 کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اسکے اختیار سے باہر
 تھی گھٹ گئی ہے۔ یا
 (۵) یہ کہ اس کی جوت کا رقبہ بوجہ دریا بڑھ کے یا زمین دہالیے جانے کے یا کسی اور
 غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے واسطے زمین کے نیسے جانے کی وجہ سے
 گھٹ گیا ہے۔

آسامیان
 دھیکار کے
 لگان نالاش
 اور تخفیف

دفعہ ۲۳- (۱) کسی آسامی دھیکار کے زمیندار کو جائز ہے کہ اصناف لگان کے
 واسطے نالاش وجہ مندرجہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ وجہ کی بنا پر۔ اور نہ کسی اور وجہ
 کی بنا پر کرے۔

(الف) یہ کہ وہ شرح لگان جو آسامی مذکور ادا کرتا ہے اس پر وجہ شرح سے کم ہے
 جو آسامیان دھیکار ویسی ہی قسم اور اسی طرح کے فائدوں کی اراضی کی
 بابت ادا کرتے ہیں۔ یا

(ب) یہ کہ لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی وسط
 قیمتیں مقام متعلقہ میں بڑھ گئی ہیں۔ یا

<p>(د) یہ کہ شرح لگان کی جو کہ وہ آسامی ادا کرتی ہے اس لگان پر وجہ سے کم ہے جو کہ اسی قسم کی آسامیوں پر اسی شرح اور اسی طرح کے فائدہ کی اراضی کی بابت وجہ الاہی۔ (۵) یہ کہ مالیت پیداوار یا اراضی کی قوت پیداوار آسامی کی محنت یا صرف کے سوا اور کچھ سے بڑھ گئی ہے۔</p>	<p>(د) یا جب بوجہ حکم دیکل گو رنٹ کے ضلع کی جو پیدا پر نفع دانی کی گئی مگر منظوری کے نیل۔ (۵) یا جب ضلع کے مندر نسبت کی سبب ختم ہو گئی ہو تو زمیندار کو اختیار ہے کہ وجہ مفصلہ ذیل میں سے کسی کی بنا پر اس آسامی کے لگان کے اضافہ کی درخواست کیے نہ کسی اور وجہ پر۔</p>
--	--

(ج) یہ کہ اس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ میں ہے بوجہ ایسی ترقیاتی اراضی کے جو لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کی گئی۔ آسامی کی محنت یا صرفت کے سواے اور طرح پر بڑھ گئی ہے۔ یا

(د) یہ کہ آسامی کی جوت کا رتبہ بوجہ دریا برد کے یا بوجہ اسکے کہ آسامی نے زمین بانی ہے۔ بڑھ گیا ہے۔

(۲) کسی ایسے آسامی کو جائز ہے کہ تخفیف لگان کے واسطے نالیش دجوہ مندرجہ ذیل میں سے ایک یا زیادہ دجوہ کی بنا پر۔ اور نہ کسی اور دجوہ کی بنا پر۔

(۵) یہ کہ لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر اصل اجناس خوردنی کی اوسط قیمتیں مقام تعلقہ میں گھٹ گئی ہیں۔ یا

(و) یہ کہ اس اراضی کی قوت پیداوار جو آسامی کے قبضہ میں ہے لگان موجودہ کے قائم رہنے کی مدت کے اندر کسی ایسی وجہ سے جو اسکے اختیار سے باہر تھی گھٹ گئی ہے۔ یا

(ز) یہ کہ اسکی جوت کا رتبہ بوجہ دریا برد کے یا بوجہ زمین دبا لیسے جانے کے یا کسی سرکاری غرض یا نفع خلائق کے کسی کام کے واسطے زمین کے لیے جانے کی وجہ سے گھٹ گیا ہے۔

تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اس اراضی پر اضافہ یا تقویر لگان کی درخواست آسامی پر کرے گا وہ آسامی غلطی سے گزرتا ہے کہ اس لگان اس حساب سے ہوگا کہ جو شرح لگان وہ آسامیوں کو مالک کی مرضی پر جو تھی ہوں اسے ہم اور اسی شرح کے فوائد کی زمین کی بابت ادا کرتی ہوں اس سے کم فی روپیہ ہر ہر۔

(ب) جبکہ ضلع یا تحصیل یا دار علاوہ اراضی کو زمین کرایہ اراضی واقع ہے عمدہ دار بند نسبت سے ایک ہی قسم اور فائدہ کی زمین کے حلقوں میں تقسیم کر دیا ہو تو واسطے ان اراضیوں پر نذر آوردہ ضلع ۱۳ کے اسی قسم اور اسی طور کے فوائد کی اراضی ایک ہی حلقہ سے مقابلہ کے واسطے لی جائیگی۔

(ج) جس حال میں کہ عمدہ دار بند نسبت نے ضلع

(ح) یہ کہ مقدار اراضی کی جو اس آسامی کے قبضہ میں ہے از روئے پیمائش اس مقدار سے زیادہ ثابت ہوئی جبکی بابت وہ پیشتر سے لگان ادا کرتی رہی ہے۔

دو نام (دالف) جس حال میں کہ لگان کسی آسامی سابقہ المالکیت کا حکم عمدہ دار بند نسبت حسب قانون مانگا رہی اراضی ممالک مغربی و شمالی مصدرہ سنہ ۱۹۱۶ء کے یا حکم مصدرہ حسب المکتبہ نذرانہ کے نہ مقرر کیا گیا ہو۔

یا جس حال میں کہ لگان ایسے حکم کے ذریعہ سے مقرر کیا گیا ہو لیکن جس سجاد کے لیے مقرر کیا گیا ہو وہ نہ تھی ہو جائے۔

یا جب کوئی صورت مذکورہ دفعہ ۱۳ ضمن (ج) (د) و (۵) دفعہ میں آئے۔

انتخاب
اراضی کا
مقابلہ کے
دائے

دفعہ ۴۴- الف) جس اراضی کی نسبت کوئی مالش اضافہ یا تخفیف لگان حسب
دفعہ ۴۳ دائر کی گئی ہو اسکا مقابلہ واسطے اعتراض فقہہ (الف) دفعہ مذکور کے (حسب مندرجہ
ذیل) کیا جائیگا۔

(الف) جب اس رقبہ مقامی کو جس میں اراضی مذکور واقع ہے متم بند و بست نے لگان
جسیت اور قسم کی زمین کے حلقوں (چکوں) میں تقسیم کر دیا ہو۔ تو ویسی ہی قسم
اور اسی طرح کے فائدوں کی اراضی کے ساتھ جو اسی حلقہ میں واقع ہو۔
(ب) جب متم بند و بست نے رقبہ مقامی مذکور کو اس طرح تقسیم نہ کیا ہو تو
ویسی ہی قسم اور اسی طرح کے فائدوں کی ایسی اراضی کے ساتھ جو اسی
پرگنہ میں پانچمہ متصل میں واقع ہو۔

یا اور علاقہ اراضی کو حسب مرقوم بالا تقسیم نہ کیا ہو تو اراضی
جسکی بابت درخواست کی جائے اسی قسم اور اسی طرح کے
فائدوں کی اسی اراضی کے ساتھ مقابل کی جائے گی جو
ایک ہی تحصیل میں یا تحصیل متصل میں واقع ہو۔
دفعہ ۱۵- جس حال میں لگان کسی آسامی سابق ملکیت
یا آسامی درخیا کا حکم عدہ دار بند و بست حسب قانون
مالگاری اراضی مالک مغربی ریشی صدرہ ۱۹۵۷ء
کے حکم صدرہ حسب ایکٹ بنا مقرر نہ ہو اور
جس حال میں لگان بذریعہ ایسے حکم کے مقرر ہو گیا ہو
لیکن جس مدت کے لیے مقرر ہوا ہو وہ منقطنی ہو جائے۔
یا جب کوئی صورت عد کرہ دفعہ ۳۳ من (ج) (د) (د)
(د) وقوع میں آئے۔
تو آسامی کو اختیار ہے کہ اپنے لگان کی تخفیف کے لیے
بنا یا مفعول ذیل میں سے کسی ایک بناو پر درخواست
کرتے نہ کسی اور وجہ پر۔
(الف) یہ کہ قبلا اسکی اراضی کا دریا ہو یا اور وہ جو کہ ہو گیا ہو۔
(ب) یہ کہ مالیت پیداوار کی یا اسکی اراضی کی قوت پیداوار
ایسی ہے کہ کوئی چیز اسکی اختیار سے باہر ہو۔
دفعہ ۱۶- جس حال میں لگان کسی آسامی سابق ملکیت یا آسامی
درخیا کا ارادہ کسی حکم صدرہ حسب ایکٹ بنا کے مقرر ہوا ہو تو وہ
لگان قابل اضافہ یا تخفیف نہ ہوگا اور صورت وقوع کسی ایکٹ صدرہ

اور مفعول دفعہ ۳۳ من (ج) (د) (د) کے جو آسامی میں سے
ہوئے واقع ہو۔
دفعہ ۱۶- باوصف کسی حکم خلا مندرجہ بالا کے جس حال میں
لگان کسی آسامی سابق ملکیت یا آسامی درخیا کا ارادہ
کے حکم صدرہ لگان اراضی مالک مغربی ریشی صدرہ
۱۹۵۷ء یا حکم صدرہ ایکٹ بنا کے مقرر ہو گیا ہو
ہو کہ جس مدت کے واسطے وہ لگان اس طرح مقرر ہوا ہو اسکی
وجہ مفسا ذیل میں سے کسی کی بنا پر اسکی آسامی کے لگان کے
اضافہ کی درخواست کرتے نہ کسی اور وجہ پر۔
(الف) یہ کہ رقبہ اس آسامی کے مقبولہ کا دریا برآمد یا اور
وجہ سے بڑھ گیا ہو۔
(ب) یہ کہ اس آسامی کی اراضی کی قوت پیداوار جو کہ
کی تاریخ کے بعد اس آسامی کی محنت یا خرچ کے سوا سے اور
منج سے بڑھ گئی ہے۔
اور آسامی کو اختیار ہے کہ وہ مفعول ذیل میں سے کسی کی
بناو پر اپنے لگان کی تخفیف کی درخواست کرتے نہ کسی اور وجہ
کی بنا پر۔
(ج) یہ کہ قبلا اسکی اراضی کا دریا ہو یا اور وہ جو کہ
گھٹ گیا ہے۔
(د) یہ کہ اس اراضی کی قوت پیداوار ایسی وجہ کم
ہو گی جو اسکی اختیار سے باہر ہو۔

ناتشیت متعلقہ
اضافہ یا تخفیف
لگان میں آسانی
شعور

دفعہ ۴۵ - (۱) جائز ہے کہ کسی تعداد آسامیان ساقط الملکیت یا آسامیان
دخیلا کار پر بالاشراک نالاش بابت اضافہ لگان کے دائرگی جائے یا کوئی تعداد آسامیان مذکور
کی شتر کا نالاش بفرض تخفیف لگان دائر کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ وہ کل آسامی ایک ہی زمیندار کے آسامی ہوں اور وہ کل جو تین جنگی
نسبت نالاش دائرگی گئی ہو ایک ہی محال میں واقع ہوں۔

(۲) کوئی ڈگری جس سے کسی شخص کی اغراض نفع و نقصان پر اثر پہنچے کسی ایسی
نالاش میں صادر نہ کی جائے گی بجز اسکے کہ عدالت کا یہ اطمینان ہو جائے کہ شخص مذکور کو جائز
ہونے اور اسکی سماعت ہو جانے کا موقع مل چکا ہے۔

(۳) لازم ہے کہ ڈگری مذکور میں مراحت اس امر کی کر دی جائے کہ ان (سب)
آسامیوں میں سے ہر ایک پر کس کس قدر اثر آسکا ہو چکا ہے۔

دفعہ ۴۶ - آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیلا کار کے لگان میں اضافہ کی
ڈگری کرنے میں۔ اگر وہ اضافہ اس لگان کے ایک چہارم سے کم نہ ہو۔ اور اگر عدالت
یہ سمجھے کہ اگر فی الفور پوری ڈگری نافذ لا کر دی جائیگی تو اسکی وجہ سے آسامی پر سختی ہوگی۔
عدالت کو جائز ہے کہ یہ ہدایت کرے کہ درقم (اضافہ اس طرح پوری تعداد تک پہنچائی
جائے کہ سالانہ اٹھانے برسوں کی ایسی تعداد تک جو پانچ سے زیادہ نہ ہو کیے جائیں۔

تبدیل
اضافہ جات
لگان

آسامیان غیر دخیلا کار

دفعہ ۴۷ - ایسے آسامی غیر دخیلا کار کے لگان میں جو آسامی اراضی سیر یا آسامی
شکمئی یا ٹھیکہ دار نہ ہو اضافہ بذریعہ قرارداد باہمی آسامی مذکور اور اسکے زمیندار کے شرائط
ذیل پر ہو سکتا ہے۔

آسامی غیر دخیلا
کار کے لگان میں
اضافہ یا تخفیف
قرارداد

<p>اراضی - دفعہ ۳۶ - جس طرح مالگاری کا اضافہ نافذ کیا جاتا تھا وہی ایسی لگان کا اضافہ بھی بتدریج نافذ کیا جانا سبب جملہ دفعہ یا کوئی ایسی تسلطہ یہ دفعہ جدید ہو۔ بذریعہ مالگاری سیر یا غیر دخیلا کار کو ملتی ہے دیگر دفعہ ۶۷ ایکٹ ہذا وسیلے اسکے متعلق بھی اضافہ لگان کے احکام نافذ کرنے کی ضرورت ہوئی۔</p>	<p>تسلطہ یہ دفعہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب مالک مغربی و شمالی کا ایکٹ مالگاری اراضی - دفعہ ۶۳ - پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۹۳ - اس دفعہ نے آسامی زمیندار - عدالت اور محال عدالت سب کے لیے آسانی ہم پہنچائی ہے۔ تسلطہ یہ دفعہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ</p>
---	--

(الف) جو قرار داد واسطے ادا کرنے لگان اضافہ شدہ کے ہوا اسکا بذریعہ وثیقہ رجسٹری شدہ کے ہونا لازم ہے۔ اور

(ب) آسامی ستن ہوگا کہ اراضی کو اس لگان اضافہ شدہ پر ایسی مہیاد تک اپنے قبضہ میں رکھے جو بائچ برس سے کم نہ ہو۔

دفعہ ۲۸۔ باوجود کسی امر سدرجہ فقرہ (ب) دفعہ ۲۷ کے آسامی غیر دخیلکار کے لگان میں اضافہ یا تخفیف کی نالاش (صورت اسے ذیل میں) دائر کیجا سیکگی۔

(الف) بر بناسے وجہ سدرجہ فقرہ اسے (د) و (ز) دفعہ ۲۷ نسبت اضافہ یا تخفیف لگان آسامی دخیلکار کے۔ یا

(ب) مطابق احکام دفعات ۱۲۰۱۱۔ ۱۲۰۱۲ قطع شمالی ملک ہندی انڈون اور بانی کے نکاس کے ایکٹ تصدیرہ ۱۹۳۳ء کے۔

(دیکھو ص ۱۵۳)

استثنائی احکام

دفعہ ۲۹۔ (۱) باوجود کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا میں سدرج ہے

جب کوئی ایسا زمیندار جو اپنی اراضی کی بابت سرکار کے ساتھ زیر معاہدہ ہو کوئی بیٹہ سے یا قرار داد کے جسکے بموجب کسی اراضی کا لگان کسی ایسی مدت کے لیے مقرر کر دیا جائے جو اس معاہدہ سے آگے تک ہو جسکے لیے اسکا معاہدہ سرکار سے ہوا ہو اور ایسے معاہدہ کی مہیاد گزر جائے تو ایسا بیٹہ یا قرار داد۔

(الف) اس صورت میں کہ اس معاہدہ کے گزرنے پر اس مالگڈ ارضی میں جو اراضی مذکور

آسامی غیر دخیلکار کے لگان میں اضافہ یا تخفیف نہ ہونا نالاش

کمی یا بیش لگان کی بابت مقرر کیا گیا ہو جو ایسی مدت کے واسطے یا جسکا معاہدہ کی مہیاد گزرنے تک ہے

<p>یہ دفعہ جدید ہے۔</p> <p>۱۹۰۸ء - ۱۹۱۲ء</p> <p>۱۹۱۲ء - ۱۹۲۹ء مالک سزنی و شمالی ہے۔</p> <p>اس میں جو کچھ تبدیلی ہوئی ہے وہ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے جو ذیل میں ظاہر ہوئی ہے۔</p> <p>دفعہ ۲۹ میں ایسی تبدیلی کو دی گئی ہے کہ وہ اسکا معاہدہ مہیاد نسبت کے اندر کارروائیات کا کٹے سے متعلق ہوگی ہے۔</p> <p>اور ایکٹ قبضہ اراضی میں ایسا ہی ہونا چاہیے۔ اور متعلقہ اس سے ہے کہ اس صورت سے استثنائی کی نسبت احکام کلینڈ</p>	<p>یہاں میں جنکی بابت سدرجہ نسبت نے کارروائیات سدرج میں عمل نہ کیا ہو۔ ایسی صورتوں و قریب میں آئی ہیں جن میں سدرجہ نسبت کے وقت بیٹہ جات کی ترمیم و درستی نہیں کی گئی اور سدرجہ (اشخاص متعلق پر) ستنی ہوئی ہے</p> <p>بقدرہ مادھو سنگھ بنام چھید سنگھ۔</p> <p>بیلنگ ریمبلر۔ جلد ۳۰۔ صفحہ ۲۲۲۔ ایک صلحا نہ غلط عدالت بہ منزلہ بیٹہ استراسری تصور ہو کر احکام دفعہ ۲۹ کے اس سے متعلق کیے گئے۔</p>
--	---

کی بابت قابل ادا ہوا منافع کیا جائے۔ اگر زمیندار چاہے ممکن الانفساخ ہو جائے
 بجز اسکے کہ آسامی اسقدر لگان ادا کرنا قبول کرے جو کلکٹر برطبق نالاش زمیندار کے
 واجبی اور قرین انصاف تجویز کرے۔ اور
 (ب) اس صورت میں کہ سعاد مذکور کے گزرنے پر اس مالگزار سی اراضی میں تخفیف
 کی جائے۔ اگر آسامی چاہے ممکن الانفساخ ہوگا۔ بجز اسکے کہ زمیندار اسقدر
 لگان لینا قبول کرے جو کلکٹر برطبق نالاش آسامی کے واجبی اور قرین انصاف
 تجویز کرے۔

(۲) جب وہ رقبہ مقامی جسکے اندر اراضی مذکور واقع ہو زمیندار نسبت ہو تو قسم بندی
 کو اختیار کلکٹر محکومہ دفعہ ہذا عمل میں لائے گا۔

دفعہ ۵۰۔ (۱) باوجود کسی ایسے امر کے جو قبل ازین ایکٹ ہذا میں درج ہے
 اگر بقایا سے لگان کی نالاش میں ڈگری کرنے کے وقت عدالت کو یہ معلوم ہو کہ اس مدت کے
 اندر جسکی بابت بقایا سے لگان کا دعویٰ کیا گیا ہے جوت کارقبہ بوجہ دریافت ہوا اور کسی وجہ سے
 اسقدر گھٹ گیا یا پیداوار اس جوت کی بوجہ خشک سالی یا زلزلہ زدگی (او لہ پڑنے) یا زمین چھیننے
 کے یا اسی قسم کی اور آفت سے اسقدر کم ہوئی کہ اس پوری تعداد لگان کی جو آسامی کے ذمہ
 اس مدت کی بابت واجب الادا ہوا انصافاً ڈگری صادر رہنیں کجا سکتی ہو تو عدالت کو جائز ہے
 کہ کلکٹر کی منظوری پہلے حاصل کر کے اس لگان میں سے جو آسامی کے ذمہ اس مدت کی
 بابت واجب الادا ہوا اسقدر معاف کر دے جسقدر عدالت کو قرین انصاف معلوم ہو۔

سابقہ بقایا
 لگان آسامی
 نسبت کے حکم سے

<p>بقایا یا اسمان کو بجائے وقت بقایا کی ڈگری صادر نہ ہوئی سطر ۴ میں الفاظ "گھٹ گیا" بجائے الفاظ "کم ہو گیا" کے نثر میں مطابقت دفعہ ۴ (۲) (د) کے قائم کر دیے گئے ہیں بطور ۵ د میں الفاظ "اس مدت کے اندر جسکی بابت بقایا سے لگان کا دعویٰ کیا گیا ہے" اور "درج کر دیے گئے ہیں اور ان ضمن کے مطابق الفاظ "سطر ۹ اور سطر ۱۱ میں درج کیے گئے ہیں" کو "بقایا سے لگان میں کجا سکتی جو اس سال کی بابت قابل ادا ہو جس میں آفت واقع ہوئی۔ ہم نے دفعہ ۲ (ب) (۲) میں ڈگری کو یکسر کم یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسے معاملین کلکٹر کا حکم نہیں ہونا چاہیے اور اسکی نسبت اجازت اعتراض کی رہنمائی اس پر مجموعی طور سے دفعہ ۱۸۲ مندرجہ ذیل ہے۔</p>	<p>۱۹۲۹ء میں جدید ہے۔ ملاحظہ طلب پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی - دفعہ ۲۹ - ایکٹ لگان ملک ۱۹۲۹ء دفعہ ۱۹ - یہ دفعہ مالک مغربی و شمالی میں جدید ہے لیکن اور میں دفعہ ۱۹ - اور پنجاب میں دفعہ ۲۹ موجود ہے اسکے مقصد کی وضاحت سبیکٹ کمیٹی کی رپورٹ سے بخوبی جوتی ہے جو ذیل میں ہے۔ "دفعہ ۵۰ - دفعہ ۲ (ب) (۱) - ہم نے سطر ۲ میں الفاظ "بقایا سے لگان کی نالاش میں" بجائے الفاظ "بقایا سے لگان کی" کے قائم کر دیے ہیں۔ کیونکہ اگر تحقیقات کا نتیجہ یہ ہو کہ کل</p>
---	---

لگان میں ایسی سمانی اُن جوتون کی نسبت کی جاتی ہو جب کارقبہ قابل زراعت بوجہ دریا برد
 یاریت پڑنے یا اسی قسم کے اور وجہ کے گھٹ گیا ہو۔
 دفعہ ۵۵- (۱) جب کسی وجہ سے لوکل گورنمنٹ کل یا کسی جزو مطالبہ مالگزار کی کو
 جسکی اراضی کی نسبت واجب الادا ہو کسی مدت کی بابت سمان کرے یا اسکا ادا کرنا ملتوی کرے
 تو اس کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو جسکو لوکل گورنمنٹ اس امر کا اختیار عطا کرے جائے
 ہے کہ یہ حکم دے کہ لگان اُن آسامیوں کے جو اُس اراضی پر یا اُسکے کسی جزو پر بوساطت
 یا بلا واسطت (کسی دوسرے شخص کے) مالک کی طرف سے قابض ہیں اُس مدت کی بابت
 سمان یا ملتوی کیے جائیں جسکی بابت مالگزار کی کا ادا کرنا حسب مرقومہ صدر سمان یا ملتوی
 کیا گیا ہو۔ جیسی کہ صورت ہو۔ تعداد میں اُسقدر جو اُس تعداد مالگزار کی کے دو چند کے برابر
 ہوگی جسکا ادا کیا جانا اس طرح سمان یا ملتوی کیا گیا ہے یا تعداد میں اُسقدر جو ارضی مذکور
 کے کل لگان کے ساتھ وہی نسبت رکھے گی جو وہ تعداد مالگزار کی جسکا ادا کیا جانا اس طرح
 سمان یا ملتوی کیا گیا ہو اُس کل مالگزار کی سے رکھتی ہے جو ارضی مذکور کی نسبت واجب الادا
 ہو۔

اختیار لگان
 کے لئے
 اُسکے ادا کرنے
 ملتوی کرنے
 کا اختیار
 سمان یا
 اُسکا ادا
 کرنا ملتوی
 کیا جائے

(۲) جو حکم دفعہ تختی (۱) کے بموجب صادر ہوا ہے کسی عدالت دیوانی یا مال سیز
 اعتراض نہ کیا جائیگا۔

(۳) کوئی نالاش واسطے وصول یا بی کسی ایسے لگان کے جسکا ادا کرنا سمان کو یا گیا ہو
 یا اُس مدت کے اندر جسکے واسطے ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو واسطے وصول یا بی کسی ایسے لگان کے
 جسکا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو۔ دائرہ نکلے پاسکے گی۔

(۴) جب لگان کا ادا کرنا ملتوی کیا گیا ہو تو وہ مدت جس میں وہ التزام قائم رہے اُس
 سوا دساعت کے محسوب کرنے میں خارج کر دیا جائیگی جو دراصل نالاش وصول یا بی لگان کے

<p>میں داخل کر دینے میں - یہ الفاظ ایسے آسامی کی صورت سے متعلق ہیں جسکا لگان اس شرط پر سمان کیا گیا ہو کہ وہ اپنے آسامی شکی مالکان سمان کرے۔ ۵۵ - یہ فقرہ مع فقروہ جات بالوجہ برہے دیکھو چاہئے لاکمیت تبند ارضی دفعہ ۳۰۔</p>	<p>۵۵ یہ دفعہ طالبین دفعہ ۳۱ مالک مغربی شمالی کے لیے اسکے متعلق ریپورٹ سبیل گت گتینی کی حسب ذیل ہے - • دفعہ ۵۵ - دفعہ تختی (۵) - ہم نے سطر میں الفاظ "مالک یا آؤز" اور سطر ۴ میں الفاظ "جیسی کہ صورت ہو" بڑھانے کی وجہ سے الفاظ "مالکان" کے بعد میں دافع</p>
--	--

مقرر کی گئی ہے۔

(۵) اگر کوئی مالک یا زمیندار کوئی ایسا لگان تحصیل کرے جس کا ادراک اس کا حق ہو یا لگایا گیا ہو یا التوا کی مدت گزرنے سے پہلے کوئی ایسا لگان تحصیل کرے جس کا ادراک نامتومی کو یا لگایا ہو تو وہ کل مالگزار می یا لگان جیسی کہ صورت ہو جو اسکے حق میں معاف یا نامتومی کی گئی یا لگایا گیا ہو فوراً اس سے واجب الادا ہو جائیگی یا ہو جائیگا۔

عمدہ دار کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ لگان کی مقدار طے کرے اور اس میں تخفیف کیے اور لگان (جنسی) کا مبادلہ کرے۔

دفعہ ۵۲- (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ جب اس کا یہ اطمینان ہو جائے کہ کسی قبضہ میں زمین عام کی غرض سے اختیارات سند رجیٹرڈ ذیل کا عمل میں لایا جانا ضروری ہے تو پہلے نوآباد گورنر جنرل بہار یا جلاس گونسل کی منظوری حاصل کر کے بذریعہ اشتہار سند رجیٹرڈ گزٹ کسی کلکٹر یا اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو اختیار یا سند رجیٹرڈ ذیل یا ان میں سے کوئی اختیارات قبضہ مذکور کے واسطے عطا کرے۔ یعنی -

(الف) کل لگانوں کے طے کرنے کا اختیار۔

(ب) بردقت طے کرنے لگانوں کے لگانوں میں تخفیف کرنے کا اختیار اگر عمدہ دار مذکور کی زمین موجودہ لگانوں کا قائم رکھنا کسی وجہ سے خواہ وہ ایکٹ ہذا میں درج ہو یا نہ ہو۔ غیر اجبی یا خلاف انصاف ہو۔

(ج) جنسی لگانوں کو نقدی لگانوں میں بدلنے کا اختیار۔

(۲) جائز ہے کہ جس عمدہ دار کو اس فہرے کے بموجب اختیارات دیے جائیں اسکو اختیار آ مذکور خواہ عمدہ دار یا خا تعلق ایسی صورتوں یا ایسی قسم کی صورتوں کے جنکی صورت کو جیسا سے دیے جائیں اور عمدہ دار کو لگانوں کی اختیارات مستم تریک نقد اسٹبل ایکٹ مالگزار می ارضی مالک مغربی شمالی اور عمدہ دار کے محل ہو گئے۔

(۳) اس فہرے کا کوئی امر ان لگانوں سے متعلق نہ ہو گا جو حقداران قبضہ مستقل یا آسامیاں بشیر میں قابل ادراک ہیں۔

(۴) ہر حکم جس کے ذریعہ سے اس فہرے کے بموجب لگان طے کیا جائے یا لگان کا مبادلہ کیا جائے یا اس حکم (جب) زمانہ آئندہ میں اس تاریخ سے نافذ ہو گا جسکی ہدایت عمدہ دار صادر کنندہ حکم مذکور کرے۔

(۵) اس فہرے کے بموجب صادر کیے ہوئے حکم کا اپیل اس طرح دائر ہو سکیگا جیسا کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازین حکم ہو لیکن لازم ہے کہ اس فہرے کے بموجب صادر کیے ہوئے کسی حکم کی نسبت کسی نقد ادویاتی یا مال میں اور طرح پر اعتراض نہ کیا جائے۔

دفعہ ۵۳- جب فہرے میں ماسبق کے بموجب کسی جوت کا لگان طے یا تبدیل کیا گیا ہو تو وہ -

اضافہ یا تخفیف طے کرنے کے لگان میں

۱- بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی - ۱۱۳ سے یہ دفعہ لیکھی ہے اور جو ردوبدل ہوا ہے اس کے اثر سے سکڑ گئے تھے بنام ۲- بنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی ۱۱۳ سے یہ دفعہ لیکھی ہے۔ کانم الدین ال ۲۶ کلکتہ ۲۱۷ بیان متعلق نہوگا۔

(الف) در صورت جوت سابقہ ملکیت یا ذیلی کاری کے اس تاریخ سے جس سے کہ لگان طے شدہ یا تبدیل اثر پذیر ہو دس برس تک قابل ضابطہ یا تخفیف نہ ہو گا الا برہنہ سے وجوہ مندرجہ فقہ ہا سے (دی ورڈ) دفعہ ۴۱ کے اور (ب) در صورت ایسی جوت غیر ذیلی کاری کے جو ٹھیکہ دار کی جوت نہ ہو اور بیجا بندی ایکٹ ہذا کے ان احکام کے جو کاشت ہلے شکر کی بابت میں اس تاریخ سے جس سے کہ اس طرح طے شدہ یا تبدیل لگان اثر پذیر ہو سکتا ہے سوا اسے برہنہ سے وجوہ مندرجہ دفعہ ۴۸ کے اور طرح - قابل ضابطہ یا تخفیف نہ ہو گا۔

بجز اسکے کہ اس مجال کی زمینوں پر واقع ہر بیجا و بندہ نسبت اس سے پہلے ختم ہو جائے۔
دفعہ ۵۴۔ کسی عہدہ دار کا وہ حکم جس کے ذریعہ سے لگان آسامی غیر ذیلی کاری طرح طے یا تبدیل کیا جائے سوا اسے بصورت آسامی اراضی میر یا آسامی شکر یا ٹھیکہ دار کے یہی قوت اور اثر رکھے گا جیسا کہ جو جب احکام دفعہ ۱۱ کے سات برس کا رجسٹری شدہ پٹے۔

اثر ملک نسبت
 آسامی میر
 دفعہ ۱۱ کے سات
 برس

حقوق تبدیل جانے جوت یا کمی یا بیشی لگان کے

دفعہ ۵۵۔ جب اس ایکٹ کے احکام کے بموجب کسی آسامی کی نسبت یہ قرار دیا گیا ہو کہ وہ کسی مقررہ عہدہ دار کے واسطے اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے اور جب عہدہ دار کو اسے اندر آس آسامی کی جوت تبدیل کی جائے یا اس لگان میں جو اس کی نسبت قابل ادا ہوگی یا بیشی کی جائے تو آسامی مذکور مستحق یا ساکھو گا کہ جدید عہدہ دار کے واسطے اس پوری عہدہ دار کے لیے اراضی پر قبضہ رکھے جس کے لیے ایکٹ ہذا کے احکام کے بموجب اس کا اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ابتداً قرار دیا گیا ہو اس سے زیادہ ایسی عہدہ دار کے لیے قبضہ رکھے جس کی نسبت عہدہ دار مذکور کے ذریعہ میں مندرجہ

حقوق بعد
 بدل جانے
 جوت
 یا کمی یا بیشی
 لگان کے

باب ۵

مید خلی اور حوالہ کر دینا اور چھوڑ دینا (جوت کا)

مید خلی کی وجوہ

دفعہ ۵۶۔ کوئی آسامی سوا اسے بہ مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی طرح مید خلی نہ کیا جائیگا

مید خلی قانون
 کے مطابق
 ہونی چاہیے

<p>۵۷۔ فیصلہ عدالتی صادر نہ ہو۔</p> <p>۵۸۔ یعنی یہ سات برس کی عہدہ دار حصول حق ذیلی کاری کے لیے محسوب نہ ہوگی۔</p> <p>۵۹۔ جدید ہے۔</p> <p>۶۰۔ یعنی جو صورت اسکو زائد تر فائدہ بخش نظر آئے اس پر وہ عمل کر سکتا ہے۔</p> <p>۶۱۔ (۴۷) مالک مغربی و شمالی۔ رپورٹ سلیکٹ کی ہے۔</p>	<p>۵۵۔ جدید ہے رپورٹ سلیکٹ کی ہے حسب ذیل ہے۔</p> <p>۱۷ اس دفعہ میں بھی مثل دفعہ ۵۴ کے عہدہ داروں کی دس سے سات کر دی گئی ہے جو عہدہ دار بموجب دفعہ ۵۲ (۱) مقرر کیا جائیگا اسکو بموجب باب ۴ مسودہ ایکٹ مالگذا ۱۹۱۲ء</p> <p>اراضی مالک مغربی و شمالی دادہ تتم ترتیب کاغذات کے اختیارات حاصل ہوں گے اور جو قبضہ می عہدہ دار مذکور کرے گا اسکے پابند نہیں کسی ایسی صورت میں نہ ہوں گے جس کی نسبت</p>
---	---

بیدخل کر کے
جانے کے
وجہ

دفعہ ۵۵- ہر آسانی جو مقدار قبضہ مستقل ہو اپنی جوت سے بیدخلی کا مستوجب وجہ سزا جہ
ذیل میں سے ایک یا زیادہ کی بنا پر ہوگا۔ یعنی -
(الف) اس بنا پر کہ اسپر یا اسکے متقدم حقیقت پر کوئی ڈگری بقایا سے لگان کی نسبت
اس جوت کے بابت کسی سال زراعتی کے بوقت اختتام سال مذکور غیر مودی باقی رہی ہے۔
(ب) بر بنا کسی ایسے فعل یا ترک فعل کے جو اس جوت کی اراضی کے لئے مقرر ہو یا اس
غرض کے خلاف ہو جسکے واسطے اراضی مذکور کاشت پر دی گئی تھی۔

<p>اراضی کاشت پر دی گئی تھی، مسا کارم غلام راہہ نا اسی قبضہ میں (۳) اسامی کے مرنے پر اسکے بیٹے کے مقابلہ میں عدالت دیوانی سے زمیندار سے ڈگری بقایا لگان کی حاصل کی۔ نتیجہ یہ ہوئی کہ ایسی ڈگری کے ذریعہ سے دفعہ ۵ کی کارروائی عدالت مالک سے نہیں ہو سکتی فیصلہ بورڈ ۱۴ ستمبر ۱۹۶۹ء کو لگان چرن بنام جوالا پشادہ (۴) بیدخلی دفعہ ۵ کی صورت میں بھی اسامی ترقی حیثیت اراضی کا معاوضہ پاسکتا ہے۔ کپت شاد بنام دادو ۱۵ نومبر ۱۹۶۹ء فیصلہ بورڈ۔</p>	<p>”ہم کو ایک ۱۳ سالہ کی دفعہ ۴ کی عبارت بہتر معلوم ہوئی اور مجھے اسکو پھر قائم کر دیا ہے۔ ہم نے الفاظ ”اپنی جوت سے“ خارج کر دیے ہیں جسکی وجہ سے اس حالت میں دقت پیش آتی جس حالت میں کہ بیدخلی جوت کے صرف ایک جزو سے ہوتی ۱۵۔ سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق پر تھی۔</p>
<p>(۵) ٹیکہ دار حق زمینداری یا مستاجر بھی قبل انقضائے عہد پڑنے کے نادرہ ہی کی حالت میں حسب دفعہ بیدخل ہو سکتا ہے۔ راجہ کھنسا سنگھ بنام لیلادھر فیصلہ بورڈ ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء۔</p>	<p>۱۵۔ فقوہ (العت) ”پہنے العت فقوہ میں اس طور پر ترمیم کر دی ہے کہ یہ صاف ظاہر ہو جائے کہ اسامی سواے ایسی اراضی کے جسکی بابت بقایا سے لگان واجب الادا ہو کسی اور اراضی سے بیدخل کیا جائے گا۔ اور نیز یہ کہ اسامی قبل گذر جانے اس سال کے جسکی بابت بقایا، واجب الادا ہو بیدخل نہیں کیا جا سکتا ہے اور اسامی کا دارث جو جوت کو وراثتاً پائے اس حالت میں قابل بیدخل ہوگا جب وہ بقایا جسکی ڈگری اسکے مقدم حقیقت (یعنی پہلے اسامی) پر ہوئی غیر مودی رہ جائے۔</p>
<p>(۶) دفعہ ۵ کی رو سے وہی اسامی بیدخل ہوگا جسکی مقابلہ میں ڈگری ہوئی ہو دیون ڈگری کے بیٹے کو ایسی ڈگری یا بیدخل نہیں کر سکتے۔ نرائن بنام مساتہ سکینہ فیصلہ بورڈ ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء (۷) جس عدالت نے کہ حسب دفعہ ۵ ایک طرف حاکم بیدخلی کا دیا ہو وہ وجہ موجود ظاہر ہونے پر اپنی کارروائی کی نظر ثانی کر سکتی ہے۔ مساتہ رنجور کنوہ بنام ہندرسنگھ فیصلہ بورڈ ۲۱ مارچ ۱۹۶۹ء۔</p>	<p>۱۶۔ مالک مغربی و شمالی کے مطابق ہے۔ زفائر اسپر حسب ذیل ہیں۔ (۱) دفعہ ۵ کی رو سے اسامی کو بیدخل کرنے کے بعد زمیندار اس سے ممنوع نہیں ہے کہ وہ اپنے رویہ کو بذریعہ اجراء ڈگری دیون سے وصول کرے۔ ویلی ٹوٹس ۱۹۶۹ء ص ۲۱۔ فتح سنگھ بنام کبراشد (۲) دفعہ ۵ کی رو سے اسامی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ہمزور ڈگری ادا کر کے بقدر پر ترسکہ جزو</p>

(ج) اس بنا پر کہ اس نے یا کسی شخص نے جو اسکی طرف سے قبضہ رکھتا ہو ایسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے جو اس ایکٹ کے احکام کے خلاف نہ تھی اور جسکی خلاف ورزی سے وہ بموجب معاہدہ خاص کے جو اس کے زمیندار کے ساتھ ہوا ہے مستوجب بیدخل کیے جانے کا ہے۔
 (د) اس بنا پر کہ اس نے اپنی کل جوت یا اسکا کوئی جزوہ خلاف ورزی احکام ایکٹ ہذا کے کاشت شکی پر دیا یا بہ بیج دیگر منتقل کر دیا ہے۔
 مگر شرط یہ ہے کہ فقرہ (د) کا کوئی امر آسامی بہ شرح معین سے متعلق نہ ہوگا۔

۱۰) جو آسامی بیدخل ہوتا ہے تو درختان واقع کاشت سے بھی بیدخل ہو جاتا ہے۔ الزام آباد صفحہ ۸۹۶ و ۸۹۷
 ۱۱) لبردار جو تنہا گزیدار ہو تنہا حسب دفعہ ۱۱۲
 ۱۲) پر سرام بنام بھولئی
 فقرہ ۳۴۱ (ج) ممالک مغربی و شمالی کے مطابق ہے اسکے متعلق فیصلہ جات حسب ذیل ہیں۔
 (۱) زمیندار نے فسوخی انتقال و رد لاپائے دخل اراضی کاشت کا دعوی دیوانی میں کیا۔ تجویز ہوئی کہ انتقال دیوانی سے فسوخ ہو سکتا ہے لیکن دخل دیوانا عدالت دیوانی کے اختیار سماعت سے باہر ہے۔ گوکل اس بنام حکمت علی دیگلی نوٹس ۱۸۵۵ ص ۲۷۷۔
 (۲) زمیندار نے اپنے کاشت کار و اجاب اور موہوبہ لہ پر دعوی بیدخل کا رجوع کیا اس بنیاد پر کہ بہہ ناجائز اور اغراض کاشتکاری کے خلاف ہے۔ و اجاب دعوی دائر ہونے کے بعد اور زمین پائے کے قبل سر گیا اور صرف موہوبہ لہ قابض اراضی جو اب وہ ہے۔ تجویز ہوئی کہ بصوت دعوی رجوع ہوا کاشتکار زندہ تھا اور زمیندار دخل نہیں پاسکتا تھا کاشتکار کی موت مابعد نے کوئی فرق نہیں ڈالا دعوی ڈسمسس ہونا چاہیے۔ گولزار سنگھ بنام گلپان چند دیگلی نوٹس ۱۸۵۵ ص ۱۰۱ الزام آباد ص ۳۹۹
 (۳) دعوی بیدخلی آسامی کا اس بنیاد پر کیا گیا کہ آسامی نے ہیئت میں موہیبوں کے رہنے کے لیے تعمیر کی

۱۳) تجویز ہوئی کہ یہ فعل اغراض کاشتکاری کے خلاف نہیں ہے ایسے دعوی ڈسمسس ہونا چاہیے۔ بہلج بنام وٹ سنگھ دیگلی نوٹس ۱۸۸۸ ص ۱۲۰
 (۴) آسامی کی بیدخلی اراضی کاشت سے محض اسلئے نہو نا چاہیے کہ اسلئے پکا گنوا ان اراضی کاشت میں بنا لیا ہے بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ فعل اس کا اراضی کاشت کے مضر اور اغراض کاشتکاری کے خلاف ہے یا نہیں۔ باسی بنام ناصر علی دیگلی نوٹس ۱۸۵۵ ص ۲۔
 (۵) آسامی نے دزخت اپنے اراضی کاشت میں نصب کیا۔ تجویز ہوئی کہ وہ کل اراضی کاشتکاری سے نہ محض جزو سے بیدخلی کے لائق ہے۔ بھولی بنام رام سنگھ دیگلی نوٹس ۱۸۵۶ ص ۱۰۶۔
 (۶) ایک آسامی پر دعوی بیدخلی بر بنامی تعمیر جدید کیا گیا آسامی نے زمیندار مدعی کی زمینداری سے انکار کیا زمیندار نے اپیل دوم میں بیعت کی کہ آسامی زمیندار کے حق سے منکر ہو کر خود کو مستوجب بیدخلی کر دیا۔ تجویز ہوئی کہ اس نوبت مقدمہ میں یہ بیعت سنی نہ جائیگی۔ منظر حسین بنام حرت اللہ دیگلی نوٹس ۱۸۵۵ ص ۵۵
 (ب) بر پورٹ کیٹی یہ ہے جسے بجائے الفاظ اسی جوت کے الفاظ اس جوت اس غرض سے قائم کیے ہیں کہ بیدخلی اس جوت پر محمد در پے جسر فعل یا ترک فعل متعلقہ مجموع میں آیا ہو
 (ج) بر پورٹ سلکٹ کیٹی یہ تھی۔

آسامی بنام بھولئی

دفعہ ۵۸۔ آسامی غیر ذخیلکار علاوہ اُن وجوہ کے جسکی تصریح دفعہ ۵۷ میں کی گئی ہے وجوہ مندرجہ ذیل میں سے بھی ایک یا زیادہ کی بنا پر مستوجب بیدخلی کا ہوگا۔ یعنی۔

خاص وجوہ
اسامیان
غیر ذخیلکار
کے بیدخل
کے جاننے کی

(الف) اس بنا پر کہ وہ صرف بطور ایسے آسامی کے جو سال بسال کھائے ارضی بر قبضہ رکھتا ہے۔

(ب) اس بنا پر کہ وہ ایسے پڑے کے ذریعہ سے اراضی بر قبضہ رکھتا ہے جسکی مبادا گزری چکی ہے یا سال زرعتی ردان کے اختتام پر یا اس سے پہلے گذر جائیگی۔

(ج) اس بنا پر کہ اسنے ایسا پٹہ لینے سے جسین اسکی جوت کی تفصیلات موجود وقت مطابق احکام دفعہ ۹۶ کے درج تھیں اور اسکی قبولیت دینے سے انکار کیا ہے۔

ضابطہ کارروائی

(الف) دربارہ بیدخلی بجلت بقایا

ضابطہ کارروائی
دربارہ
بیدخلی بجلت
بقایا سے
ڈگری شدہ

دفعہ ۵۹۔ جب کوئی زمیندار کسی آسامی کو بر بنا سے وجہ مندرجہ فقرہ (الف) دفعہ ۵۸ کے بیدخل کرنا چاہے۔ تو زمیندار کو لازم ہوگا کہ اسی طریقہ کے مطابق جو ڈگری متعلقہ کے اجراء کے واسطے ہو اُس عداوت میں درخواست کرے جو اسوقت اُسکے اجراء کی مجاز ہو۔

سابق کے اجنا میں اس کے متعلق فیصلیات کا ذکر دفعہ ۵۷ الف کے ذیل میں تبصریح کیا گیا ہے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔
لیکن علاوہ فیصلیات مذکورہ زیر دفعہ مذکورہ کے مفصل ذیل فیصلوں کا دیکھنا بھی باعث بصیرت ہوگا۔

یعنی فقرہ (ج) میں الفاظ "یا کسی شخص نے جو اسکی طرف سے قبضہ رکھتا ہو" داخل کر دیے ہیں۔ کیونکہ آسامی بصورت کسی ایسی خلاف ورزی کے جو اُس کا آسامی شکی اُس قسم کی کہ جس کا ذکر فقرہ مذکورہ میں ہے مستوجب بیدخلی ہے،
۱۔ بجائے دفعہ ۳۶ کے یہ دفعہ ہے لیکن دفعہ ہذا اور دفعات مابعد کے احکام دفعہ ۳۶ مذکور کی کارروائیوں سے بالکل جدا ہیں اب بجائے اطلاع جاری ہونے کے نالاش ہوگی اور ایک سال کے جو تار کا بھی بیدخل کر دینا زمیندار کے اختیار کامل سے باہر ہوگا۔

(۱) مقدمہ کشن نرائن بنام بشیم نرائن جیل رمبرسہ جلد ۱ ص ۳۹ جو بڑی ہوئی کہ جیب اراضی مشترکہ میں کوئی حصہ دار بقدر اپنے حصہ کے ڈگری بقایا لگان کی پائے تو ایسی ڈگری میں وہ کارروائی بیدخلی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اراضی جسکے بابت ڈگری ہوئی تھی معین تھی

۲۔ قبل از وقت بیدخلی کا سامان کرنا ایسے ہے کہ وقت پر انتظار نہ کرنا پڑے۔
۳۔ رپورٹ سلٹ کیٹیگی کی اس دفعہ پر حسب ذیل تھی
" ہم نے ذکر ایسے پٹہ کا جسکی مبادا گزری چکی ہو ترک کر دیا ہے کیونکہ اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی"
" دفعہ ہذا و دفعات ۶۰ و ۶۱ دفعہ ۳۵۔

(۲) مقدمہ روپ اہمر بنام شیو دیال سنگھ رمبرسہ جلد ۱ ص ۴۰ یہ جو بڑی ہوئی کہ زمیندار ڈگری دار کو تعمیل اطلاع نامہ دفعہ ۳۵ کا کامل ثبوت دینا چاہیے اور نیز یہ کہ کارروائی دفعہ ۳۵ کا اصل مشتقا بیدخل کرنا نہیں ہے بلکہ سمولت اور لگان میں ہم ہو چکا ہے۔

اگر عاوضہ اُس رقم سے جو آسامی سے بطور بقا یا ر اُس مکان کے - خواہ اُس کی نسبت ڈگری صادر ہو چکی ہو یا نہ ہو چکی ہو - جو اُسکی جوت کی بابت ہو - واجب الوصول ہو بشمول فرضہ کے (اگر کچھ ہو) - زیادہ نہ ہو تو اُسکی بید زنی کا حکم اس امر پر مشروط ہو گا کہ زمیندار رقم بقیہ یا فتنی آسامی کو اُس مدت کے اندر جسکی عدالت ہدایت کرے ادا کر دے -

اگر عاوضہ اُس رقم سے زیادہ نہ ہو جو آسامی سے حسب معرہہ بالا قابل وصول ہو تو آسامی بید زنی کیا جائیگا لیکن وہ مستحق اسکا ہو گا کہ اُس عاوضہ کو جو اُسکا یا فتنی تجوز کیا جائے کسی ایسے دعوی بقا یا اس مکان میں بشمول خراجہ (اگر کچھ ہو) اجرا کرے جو اُسکے اوپر زمیندار نے کیا ہو - یہ بھی شرط ہے کہ اگر ایسا دعوی اسٹنٹ ملک درجہ دوم کی عدالت میں کیا جائے تو تشریح لازم ہو گا کہ اُس درخواست بید زنی کو اسٹنٹ ملک متہتم عدلہ ضلع یا کلاٹر کے پاس بغرض تعفیہ ارسال کرے -
دفعہ ۶۲ - دفعات ۷۱ لغایت ۷۸ کے احکام جہاں تک ہو سکے کل ایسی کارروائیوں سے متعلق ہونگے جو دفعہ ۵۹ کے بموجب ہوں -

دعا ۷۱ لغایت ۷۸ - ایسی کارروائیوں سے متعلق ہونگی

دفعہ ۶۵ - اگر کوئی مبلغ جو ڈگری کی رو سے واجب الادا ہو عدالت سے باہر ادا کیا جائے یا نہ ڈگری شدہ کل یا جزو کا تصفیہ حسب رضامندی ڈگری دار کے اور طور پر ہو جائے یا اگر کوئی مبلغ براہ تکمیل کسی ایسے اثر کے دیا جائے جس کا ذکر دفعہ ۲۵ (الف) میں ہوا ہے تو ڈگری دار کو لادہ ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا ہونے یا ایسے تصفیہ کے وقوع میں آنے کی اطلاع اس عدالت میں کر دے جس سے ڈگری کا اجرا متعلق ہو -
میں ڈگری کو بھی اختیار ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا یا تصفیہ کی وقوع سے عدالت کو مطلع کرے اور عدالت سے درخواست واسطے جاری ہونے کو اس تمام ڈگری دار میں مضمون کرے کہ نامبروہ ایک تاریخ مقررہ عدالت کو حاضر ہو کر اس بابت کی وجہ ظاہر کرے کہ ایسا ادا یا تصفیہ کیوں بلفظ تصدیق شدہ قلمبند کیا جائے اور اگر بعد تمیز یا ضابطہ ایسے نوٹس کے ڈگری دار تاریخ مقررہ کو حاضر نہ ہو جائے تو عدالت اسکی ظاہر کرے کہ ایسا ادا یا تصفیہ کیوں بلفظ تصدیق شدہ قلمبند کیا جائے تو عدالت اسکو قلمبند کرے گی -
تا وقتیکہ ایسی ادا یا تصفیہ کی حسب مذکورہ بالا تصدیق نہ ہو کسی عدالت جاری کنندہ ڈگری میں زر ڈگری ادا یا تصفیہ ہونا مستحب ہوگا -
۷۱ - بجائے دفعات ۷۱ و ۷۲ کے ہے -

ظہار متعلق
۷۱ - تاڑک چندر نام دونوں
۷۲ - کلکتہ ۸۲۱ - بیٹے پایا کچھو کچھو
۷۳ - میں سے ایک کو عدالت سے باہر دیوں
ڈگری روپیہ ادا کرے اور یہ دینا تمام
ڈگری داروں کے نفع کے لیے نہ تو عدالت
تصدیق کرے گی اور سلطان محی الدین
بنام سول سوال الالہ ۱۵ ادا اس ۲۳۳
پلے پایا کہ بقدر حصہ اس ڈگری دار کے
تصدیق ہو جائیگی -
۷۴ - حسب مد ۷۳ الف
ایکٹ بیجا دسماعت منیمہ ۲ تاریخ ادا
۹۰ - یوم کے اندر درخواست اس دفعہ کے
مطابق گذرنا چاہیے ورنہ درخواست میں
تادی عارض ہوگی
۷۵ - بجائے دفعات ۷۱ و ۷۲ کے ہے -

۷۶ - ایسے مبلغ جو ڈگری کی رو سے واجب الادا ہو عدالت سے باہر ادا کیا جائے یا نہ ڈگری شدہ کل یا جزو کا تصفیہ حسب رضامندی ڈگری دار کے اور طور پر ہو جائے یا اگر کوئی مبلغ براہ تکمیل کسی ایسے اثر کے دیا جائے جس کا ذکر دفعہ ۲۵ (الف) میں ہوا ہے تو ڈگری دار کو لادہ ہے کہ ایسے مبلغ کے ادا ہونے یا ایسے تصفیہ کے وقوع میں آنے کی اطلاع اس عدالت میں کر دے جس سے ڈگری کا اجرا متعلق ہو -

(ب) دربارہ بیداری برعکس سے وجوہ دیگر

دفعہ ۶۳- (۱) جب کوئی زمیندار یہ چاہے کہ کسی آسامی کو سوا وجہ مندرجہ فقہ (الف) دفعہ ۶۴ کے کسی اور وجہ کی بنا پر بیدار کرے تو اسکو لازم ہوگا کہ نالاش کی کارروائی کرے۔ لیکن کوئی نالاش واسطے بیدار آسامی بغیر دخل کار کے برینا وجہ مندرجہ دفعہ ۵۸ دائرہ کی جائے گی الا درسیان تیسویں تاریخ جولان اور پہلی تاریخ ماہ اکتوبر کے۔

بیداری کی نالاش میں کب دائرہ کیجا بیٹھگی

(۲) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ستمی (۱) کے جائز ہے کہ کوئی نالاش بیداری درسیان تیسویں تاریخ ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء اور پہلی تاریخ ماہ اپریل ۱۹۰۷ء کے دائرہ کی جائے۔

کاشت شکمی کے رکھنے اور دیگر منتقل نہیں کب سے بنائے جائیں

دفعہ ۶۴- (۱) کسی نالاش میں جو بیداری کے واسطے ہو۔

(الف) اس صورت میں جبکہ آسامی کی بیداری کے واسطے نالاش کاشت شکمی رکھنے والے یا دیگر منتقل ایسے کسی ایسے فعل یا ترک فعل یا نقص شرط کی بنا پر کیجیے جس سے آسامی کی بیداری لازم آتی ہو۔ یا

(ب) اس صورت میں جبکہ آسامی کی بیداری کے واسطے نالاش بہنا وجہ مندرجہ فقہ (د) دفعہ ۵۹ کے کیجئے لازم ہوگا کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل ایسے بطور فریق نالاش شامل کیا جائے۔

موجودہ زمین حقیقاً کسکین اور انکو سال زراعتی کے ختم ہونے سے پہلے فیصلہ کسکین۔ پس اس دفعہ میں جیسی کہ وہ زمیندار کے اب قائم کی گئی ہے اسکے مطابق احکام درج ہیں اس کے متعلق کارروائی ان دنوں ۵۹ لغایت ۶۲ میں مندرج ہیں۔
۶۳- پہلے اطلاعاً حسب دفعہ ۶۲- ایکٹ ۱۲
جاری ہوتا تھا اور اب نالاش کرنا ہوگا۔
۶۴- بجای دفعہ ۲۱۰ کے ہے۔ رپورٹ کی گئی ہے۔
”یعنی اس دفعہ کی عبارت بدل دی ہے۔ نالاشات حسب فقرات (ب) و (ج) دفعہ (۵۶) میں اگر فعل یا ترک فعل یا خلاف ورزی شرط کی آسامی شکمی سے وقوع میں آئے اور کل نالاشات حسب فقہ (ج) دفعہ مذکور میں یہ ضروری ہے کہ آسامی شکمی (یا دیگر منتقل ایسے) نالاش کا فریق ہو اور اسکی نسبت دفعہ ستمی (۱) میں حکم درج ہے۔ کل دیگر نالاشات بیداری میں جائز ہے کہ شخص خاص قابض جو بذریعہ آسامی کے دعویٰ ہوا ہو بطور فریق نالاش شامل کر لیا جائے۔ ہجرت مندرجہ مسودہ اصلی کا فقہ (ب) اس وجہ سے خارج کر دیا ہے

۶۵- بجای دفعہ ۳۸ کے ہے۔
سکیت کیٹی کی ریلوڈ اسکے متعلق یہ تھی:-
”ہم نے اس دفعہ کی عبارت اس طور پر بدلی ہے کہ اس دفعہ کا تعلق پچھلی اور اگلی دفعہ سے قائم ہو جائے وجوہ مندرجہ فقرات (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۵۶- کی بنا پر ایسا میون کی بیداری کے واسطے نالاشات کا دائرہ کیا جانا ان تاریخوں پر محدود نہیں کیا جاسکتا ہے جو اس دفعہ میں مذکور نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے کا یہ اثر سکتا تھا کہ جو ایجا سماعت ایسی نالاشوں کے لیے مقرر کی گئی ہے وہ کھٹ جاتی اور اسایش آسانی کے لحاظ سے بھی یہ امر ضروری نہیں ہے کہ ایسی نالاشیں ماہ جولائی و اگست و ستمبر میں دائر کیجائیں۔ (۶۵) دفعہ ۵۶ کے بموجب آسامیان غیر دخل کار کی بیداری کی نالاشوں کی صورت علیحدہ ہے۔ یہ امر بہت مناسب ہے کہ آسامی کو زمیندار کہ اس قصہ کی کہ وہ اسکو بیدار کرانا چاہتا ہے بہت پہلے سے اطلاع دی جائے اور ایسی نالاشات ایسے وقت مناسب میں دائر کیجائیں کہ عدالتیں انکی

۲ کل دیگر ناشات میں جو بیدخلی کے واسطے ہون جائز ہے کہ کوئی شخص قابض جو بوساطت آسامی کے دعوی رکھتا ہو بطور فریق ناش شامل کیا جائے۔

دفعہ ۶۵۔ (۱) جب کوئی آسامی برہنہ اور جوہر سند رجہ فقہ (ب) یا فقہ (ج) دفعہ ۵۵ کے تحت مستوجب بیدخلی سمجھنا چاہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اس آسامی کی بیدخلی کے واسطے ڈگری دے مگر عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری میں بہدایت کرے کہ اگر آسامی تالیخ ڈگری سے ایک مہینہ کے اندر یا اس سے اور زیادہ مدت کے اندر جو عدالت کے برہنہ ایسی وجوہ کے جو قبضہ کیجانی چاہئیں۔ دے اس نقصان کو رفع کر دے گا یا ایسا معاوضہ جو عدالت مناسب سمجھے ادا کر دے گا تو سوائے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہ کیا جائیگا۔

(۲) باوجود کسی امر سند رجہ دفعہ ۵۵ کے زمیندار کو جائز ہوگا کہ علاوہ یا بجائے ناش بیدخلی معاوضہ کی ناش کرے۔ یا مع یا بلا معاوضہ کے۔ حکم اثناعی کے واسطے یا مع بلا معاوضہ کے نقصان یا امانت کے رفع کرانے کے واسطے ناش کرے۔

دفعہ ۶۶۔ (۱) جب کوئی آسامی برہنہ اور جوہر سند رجہ فقہ (د) دفعہ ۵۵ کے مستوجب بیدخلی

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ خلاف درزی ضابطہ دفعہ ۵۵ کے

ضابطہ کارروائی بیدخلی بوجہ نا جائز کاشت یا دیگر دیکھے جانے یا دیگر انتقال نا جائز کے

کلیں اس کے ساتھ ہی وہ اگر یہ مناسب سمجھے کہ گھر کو اپنے یا معاوضہ دینے کے بعد آسامی بیدخلی سے بچ جائے تو اچھا ہے تو وہ وجوہ لکھ کر ایسا حکم دیلی اور ڈگری میں لکھ دے گی کہ آسامی اندر معاد معینہ عدالت ایسا کرے تو صرف خرچہ انچہ جاری ہوگا۔

اور ایسی صورت میں اگر آسامی شروع سے دعوی بیدخلی کرے بلکہ تو کے کو انے کا یا اہتمام کرانے کا دعوی کرے جب بھی ممکن ہے۔ پہلے ایسی ناش دیوانی میں ہوتی تھی اب مال میں ہوگی۔ دفعہ ۲ (۲) اسی غرض سے بڑھائی گئی ہے۔

۵۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ کیٹی حسب ذیل ہے۔

کلیں صورتوں میں جو فقہ مذکورہ ذیل میں آئینا کاشت کی کھنے والا اصل آسامی ہو جائیگا اور بطور امر لازمی آئینے خلاف ناش کی کارروائی کی جائے گی۔

۱۲۹۔ یہ دفعہ ۱۲۹ کے ہے۔ فرق اتنا ہے کہ پہلے بیدخلی لازمی تھی اختیار تھی اور اب لازمی ہو گئی۔ رپورٹ کیٹی ہے۔

دفعہ ۱۲۹ کے ایک جدید دفعہ تحتی قائم کر دی ہے اور اس طرح وہ اعتراضات رفع کرنے میں جو نسبت اعتبار دفعات تحتی مندرجہ مسودہ کے کیے گئے تھے اور حکم قانون میں کچھ تبدیلی نہیں کی ہے۔

مقدمہ شیو برن رائے بنام رام دین۔ دیلی نوٹس ۱۲۵ میں تجویز ہوئی کہ اگر بیدخلی اس بنیاد پر چاہی جائے کہ آسامی نے کاشتکاری منتقل کر دی ہے تو عدالت حکم دیسکتی ہے کہ ایک مہینہ کے اندر انتقال منسوخ کر کے آسامی قابض اراضی ہو جائے تو بیدخلی عمل میں نہ آئے۔

۱۳۰۔ شلاد دعوی بیدخلی آسامی ایسے کیا گیا کہ آسامی اراضی کاشت میں لگے بنا لیا تو عدالت پر لازم ہے کہ ڈگری بیدخلی صادر کرے اگر کھانا اغراض کاشت کے خلاف تھا

تجزیہ کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی - اور کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ دونوں کی بید خلی کے واسطے یا تو (کل) جوت کی نسبت یا اسکے اسقدر جزو کی نسبت جسکی عدالت کل حالات مقدمہ پر لحاظ کر کے ہدایت کرے - ڈگری دے - اگر وہ آسامی آسامی شکمی نہ ہو تو عدالت کو جائز ہوگا کہ اپنی ڈگری میں یہ ہدایت کرے کہ ڈگری کا اجراء کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ پر صرف آسامی کی درخواست پر ہو سکتا ہے - اور یہ کہ اگر آسامی اس طور پر کاشت شکمی پر لینے والے یا دیگر منتقل الیہ کو بید خلی کر دے اور اس عرصہ کے اندر ادرائسی شراط پر جو عدالت مناسب سمجھے اس اراضی کا دخل بھر حاصل کرے جس سے کہ کاشت شکمی پر لینے والا یا دیگر منتقل الیہ بید خلی کیا گیا ہو تو ڈگری کا اجراء آسامی پر نہ کیا جائیگا الا بہ تعلق خرچہ کے -

(۲) اگر آسامی بذریعہ اجراء سے ڈگری کے اپنی جوت کے صرف ایک جزو سے بید خلی کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بعد کرنے مناسب کسی کے بابت اس جزو جوت کے جس سے آسامی بید خلی کیا گیا ہو وہ لگان مقرر کرے جو بقیہ جوت کی بابت قابل ادا ہو -

دفعہ ۶۷ - (۱) جب کوئی زمین دار بموجب دفعہ ۵۸ کے کسی ایسے آسامی کی بید خلی کے واسطے نالاش کرے جو بموجب ایسے پٹہ رجسٹری شدہ کے قابض ہو جسکی سیاد سات سال سے کم نہ ہو یا جو بعد گزر جانے میعاد ایسے پٹہ کے قابض چلا آتا ہو -

تو اگر آسامی یہ عذر کرے کہ بید خلی کی نالاش و حقیقت اس وجہ سے کی گئی کہ اس نے اپنے لگان کے اضافہ پر رضامند ہونے سے انکار کیا ہے اور (اگر) یہ امر متنازعہ اسکے موافق فیصل کیا جائے -

تو عدالت کو لازم ہوگا کہ یہ تحقیقات کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا - ان لگانوں کا لحاظ کرنے

مناظر
کارروائی
لحدوت
نالاش
بید خلی ایسے
آسامی
کے جو پٹہ
پو رجسٹری
شدہ کے
جسکی سیاد
سات سال
سے کم نہ ہو
قابل
ہو

کے - یعنی یہ ضرور نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اپنی کل جوت سے آسامی بید خلی کر دیا جائے محض اس لئے کہ اسنے اپنی جوت کا ایک جزو منتقل کیا ہے - پہلے اس بارے میں اختلاف آرا تھا مختلف طور پر فیصلے ہوتے تھے اب صاف طور پر حکم ہو گیا کہ تمام حالات پر لحاظ کرنے کے بعد مناسب ہوتی عدالت کل بابت آسامی

کے - یعنی یہ ضرور نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اپنی کل جوت سے آسامی بید خلی کر دیا جائے محض اس لئے کہ اسنے اپنی جوت کا ایک جزو منتقل کیا ہے - پہلے اس بارے میں اختلاف آرا تھا مختلف طور پر فیصلے ہوتے تھے اب صاف طور پر حکم ہو گیا کہ تمام حالات پر لحاظ کرنے کے بعد مناسب ہوتی عدالت کل بابت آسامی

کے - یعنی یہ ضرور نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اپنی کل جوت سے آسامی بید خلی کر دیا جائے محض اس لئے کہ اسنے اپنی جوت کا ایک جزو منتقل کیا ہے - پہلے اس بارے میں اختلاف آرا تھا مختلف طور پر فیصلے ہوتے تھے اب صاف طور پر حکم ہو گیا کہ تمام حالات پر لحاظ کرنے کے بعد مناسب ہوتی عدالت کل بابت آسامی

کے - یعنی یہ ضرور نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اپنی کل جوت سے آسامی بید خلی کر دیا جائے محض اس لئے کہ اسنے اپنی جوت کا ایک جزو منتقل کیا ہے - پہلے اس بارے میں اختلاف آرا تھا مختلف طور پر فیصلے ہوتے تھے اب صاف طور پر حکم ہو گیا کہ تمام حالات پر لحاظ کرنے کے بعد مناسب ہوتی عدالت کل بابت آسامی

کے - یعنی یہ ضرور نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اپنی کل جوت سے آسامی بید خلی کر دیا جائے محض اس لئے کہ اسنے اپنی جوت کا ایک جزو منتقل کیا ہے - پہلے اس بارے میں اختلاف آرا تھا مختلف طور پر فیصلے ہوتے تھے اب صاف طور پر حکم ہو گیا کہ تمام حالات پر لحاظ کرنے کے بعد مناسب ہوتی عدالت کل بابت آسامی

جو آسامیان غیر ذمیل کارڈیسی ہی قسم اور اسی طرح کے فائدہ لینے کی قرب جوار کی اراضی کی بابت ادا کرنے ہیں۔ اضافہ لگان کا دعویٰ واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعویٰ واجبی طور پر اور انصافاً کیا جا سکتا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اضافہ مذکور کی تعداد معزز کو سے اور ایسی صورت میں عدالت آسامی کی میدخلی کے واسطے ڈگری صادر کرے گی مگر اپنی ڈگری میں یہ ہدایت کرے گی کہ اگر آسامی تاریخ ڈگری سے چند روز کے اندر عدالت میں اس امر کی اطلاع کرے کہ نامبروہ اس طور کے مقرر کیے ہوئے اضافہ لگان کے ادا کرنے پر رضامند ہے تو سوائے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجرا نہیں کیا جائیگا۔

(۳) اگر عدالت یہ تجویز کرے کہ اضافہ لگان کا دعویٰ واجبی طور پر اور انصافاً نہیں کیا جا سکتا ہے تو اسکو لازم ہوگا کہ اس نانش میدخلی کو خارج کر دے۔

دفعہ ۶۸۔ جب دفعہ ۶۷ کے احکام کے بموجب اضافہ لگان مقرر کر دیا گیا ہو اور آسامی اسپر فائمنڈ ہو گیا ہو یا میدخلی کی نانش خارج کر دی گئی ہو تو آسامی سٹی اسکا ہوگا کہ اس لگان پر جس میں اس طرح اضافہ کر دیا گیا ہو یا اس لگان پر جو اس وقت تک قابل ادا تھا عیسوی کی صورت ہو۔ مدت سات سال تک اس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے جو تاریخ رجسٹر ارجاع نانش کے عین مابعد واقع ہو یا اس سے اور زیادہ ایسی مدت تک جس پر فریقین رضامند ہوں اپنی جوت پر قابض رہے۔ اور دفعہ ۱۱ کی اغراض کے لیے اس آسامی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ایسے رجسٹری شدہ پٹے کے بموجب جودت مذکور کے لیے ہے قابض ہے۔

ایسی نانش
میدخلی
کا اثر

دفعہ ۶۹۔ جب کوئی آسامی برنار وجہ مندرجہ فقرہ (ج) دفعہ ۵۸ مستوجب میدخلی

ضابطہ
کارروائی
میدخلی
بوجہ
قبول
کرنے
پٹے
اور نہ
حوالہ
کرنے
قبول

<p>مستوجب میدخلی کا رد یا ہے اسوجہ سے ڈگری میدخلی کے واسطے ہونی چاہیے۔ مگر عدالت کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ اپنی رائے میں سے آسامی کو زائد اخذ یا اس پٹے کے قبول کرنے تک جو اسکو دیا جاتا ہو اور اس طرح میدخلی سے محفوظ رہنے کا دے۔ تہ یعنی پٹہ نہ لکھنے کی وجہ سے اس کے سمجھنے میں ٹوٹا زیر دفعہ ۶۷ در دے گا۔</p>	<p>۵۔ یہ دفعہ جدید ہے اور اس نئے ایکٹ کے اہم دفعات سے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کیٹیگی کی ذیل دیا جا چکا ہے۔ ۶۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ حسب ذیل ہے۔ دو پٹے یہ دفعہ بہ تعلق طراز اس ڈگری کے جو ایسے وقتاً میں صادر کیا گیا بدلتی ہے۔ چونکہ آسامی نے اپنے آپ کو</p>
--	---

تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اس آسامی کی بید خلی کے واسطے ڈگری سے گراہنی ڈگری میں یہ ہدایت کرے کہ اگر تاریخ ڈگری سے پندرہ دن کے اندر یا ایسی اور زیادہ مدت کے اندر جو عدالت سے آسامی پٹے سے لیرگا اور اسکی قبولیت حوالہ کر دے گا تو سوائے بہ تعلق خرچہ کے ڈگری کا اجراء نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۷۰۔ (۱) باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا میں قبل ازین درج ہو کسی نالاش میں آسامی کی بید خلی کی ڈگری زمین کی جائیگی تا وقتیکہ ایسے دعویٰ کی جو اسے بابت ترقی حیثیت اراضی کے کیا ہو تحقیقات نہ ہو جائے اور عدالت اس رقم معاوضہ کی نسبت (اگر کچھ ہو) جو آسامی کو اسکی بابت واجب الادا ہو تجویز قلمبند نہ کر دے۔

ترقیات
حیثیت
اراضی کا
دعوے
قبل بید خلی
فیصل
کیا جائیگا

(۲) اگر معاوضہ اس رقم سے زیادہ ہو جو زمیندار کو بابت بقایا سے لگان کے سہ خرچہ کے (اگر کچھ ہو) آسامی سے قابل وصول ہو تو ڈگری بید خلی اس امر پر مشروط ہوگی کہ وہ رقم بقیہ جو آسامی کو یافتنی ہو اس مدت کے اندر صلی عدالت ہدایت کرے ادا کر دی جائے۔

(۳) اگر معاوضہ اس رقم سے زیادہ نہ ہو جو حسب مندرجہ بالا آسامی سے قابل وصول ہو تو آسامی بید خلی کر دیا جائیگا مگر وہ مستحق اس امر کا ہوگا کہ اس معاوضہ کو جو اسکا یافتنی تجویز کیا گیا ہو ایسے دعویٰ بقایا سے لگان بشمول خرچہ (اگر کچھ ہو) میں مجرا کرے جو اس پر زمیندار نے کیا ہو۔

بید خلی کا عمل میں لانا

دفعہ ۷۱۔ (۱) ہر ڈگری یا حکم بید خلی کا اجراء اس طرح کیا جائیگا کہ زمیندار کو اراضی کا قبضہ دلایا جائیگا اور کوئی شخص جو بوساطت آسامی کے دعویٰ رکھتا ہو مستحق اسکا نہ ہوگا کہ اراضی پر دخل ہے

قبضہ
دلایا
جاتا

۷۱۔ بجائے دفعہ ۱۵۳ کے ہے اسکے متعلق پڑھو
سلیکٹ کیٹی کی حسب ذیل ہے۔
دوسرے ایسی بید خلیوں کو جو بید خلیہ حکم حسب دفعہ ۶۱ ہوں اس دفعہ کے احکام کے ذیل میں داخل کر دیا ہے۔ دفعہ ۶۲ میں ہے کہ یہ بابت صداقت طور سے ظاہر کر دی ہے کہ قبضہ دلانے میں مزاحمت کی صورت میں عدالت نے فوجداری صورت اس حالت میں دست اندازی کرینی جبکہ مزاحمت ایسے شخص کی طرف سے ہو

۷۱۔ رپورٹ سلیکٹ کیٹی اسکے متعلق یہ تھی ہے۔
اس طور پر تبدیل کر دی گئی کہ اسکی مطابقت اس قسم کے احکام مندرجہ دفعہ ۶۱ سے ہو جائے جو دفعہ اس صورت سے متعلق ہے جبکہ آسامی بوجہ نہ ادا کرنے اس بقایا لگان کے بید خلی کیا جائے جسکی ڈگری اسی پر ہوئی ہو۔ جہاں تک ترقیات حیثیت اراضی کے معاوضہ کے مسئلہ کو تعلق ہے یہ دونوں صورتیں ایک ہی قسم کی ہیں۔
۷۱۔ باب ۶ کتاب ہذا دیکھو۔

بجرا سکے کہ اسکا دخیل رہنا ایکٹ ہذا کے احکام کے خلاف نہ ہو۔

(۲) اگر قبضہ دلائے میں کوئی ایسا شخص جو ڈگری یا حکم میں خلی کا پابند ہو مزاہمت کرے تو مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ حصہ ضلع کو لازم ہوگا کہ عدالت کی درخواست پر قبضہ دلا دے۔

دفعہ ۲۱- اگر زمیندار آسامی کو راضی پر داخل قائم رکھنے کی صورت میں قبضہ مقرر ہوا اجازت دینے سے تو ڈگری جاری نہیں کی جائیگی بلکہ جو عہدہ دار آسامی کو میدان کرے۔ کے واسطے مستعمل کیا گیا ہو اسکو لازم ہوگا کہ اپنے نام کے وارنٹ کو بلا تھمیل مع اجازت نامہ مذکور کے عدالت جاری کنندہ وارنٹ کے پاس واپس کر دے۔

دفعہ ۲۲- (۱) ہر میدان خلی جو اجازت اجرائی میں خلی کے ہوا اس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جو تاریخ ارجاع نامہ کے عین مال بعد واقع ہو۔ مگر شہر یا یہ ہے کہ اگر ڈگری تاریخ یکم جولائی مذکور سے پہلے صادر نہ کی گئی ہو تو میدان خلی اس تاریخ سے اثر پذیر ہوگی جس پر ڈگری کا اجرا کیا جائے۔

ڈگری کس صورت میں جاری نہیں کی جائیگی
پہلی تاریخ سے
اثر پذیر ہوگی

جس پر کارروائی میں خلی کی پابندی لازم ہو۔ جب مزاہمت ایسے شخص کی طرف سے ہو جو کارروائیاں میں خلی میں فریق نہ تھا تو عدالت فرجہاری کی مداخلت جائز نہ ہوگی۔ جب ڈگری وار کو دخل باغنا لبط دلا دیا گیا مگر دیون پر دستور قابض رہا تو اب پھر دخل دانی نصیبتہ امر ایڈگری نہیں ہو سکتی اگر ۱۹۲۲ء جولائی داس نامہ خانہ نمبر ۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰ کے سہ اسکے متعلق رپورٹ میکانے کیٹی کی یہ تھی۔

وہ جسے صریح طور پر یہ حکم دیا ہے کہ وہ تحریری اجازت جسکی نسبت یہ ظاہر کیا جائے کہ زمیندار نے دیا ہے وارنٹ کے ساتھ اس حالت میں تھی کر دیا جائے جبکہ وارنٹ بلا تھمیل واپس کیا جا تا کہ اگر زمیندار اجازت نامہ سے لگا کر ہے تو اسکی نسبت اجازت دانی کے لیکن اصل دفعہ پارپورٹ ہے یہ ظاہر نہیں ہوتا مگر عدالت زمیندار پیش کیا ہے اور بالخصوص جب عہدہ دار کو اسکی اصلیت میں شبہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے۔

(۱) جب زمیندار اطلاع نامہ میں خلی دفعہ ۲۱-۲۲ ایکٹ لگان کا شکار تابع مرضی پر جاری کرے اور بعد تھمیل اطلاع نامہ مذکور کے اسکی میدان خلی کے لیے کوئی اور کارروائی مزاہمت کے اور آسامی بدستور کاشت کرتا ہے تو تجویز ہوگی کہ اسکے تسلسل

کاشت میں کچھ خلل واقع نہیں ہوا اور کاشتکار بدست کاشت مانتھیل اطلاع نامہ لہی میعاد کاشت میں شمار کر سکتا ہے لیکن زمیندار نے ۸۰۰ سہا بنام ٹھاکر شہزاد (۲) کارروائی حسب دفعہ ۲۱-۲۲ ایکٹ نمبر ۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰ عمل میں آئی لیکن کاشتکاران کو راضی مزاہمت پر قابض رہنے کی اجازت دینی زمینداران نے یہ بحث کی کہ کاشتکاران بدستور یہ تحریر قبولیت ہا سے چھین کاشتکاران موصوفے اغنا لگان منظور کیا قابض کاشت رہے یہ قبولیت دستخطی کاشتکاران نے تھمیل سے تجویز ہوئی کہ وہ قبولیت ہا سے صریح سے تحریر ہوئی ہوں یا نہ ہوں مگر حقوق کاشتکاران کی یہ فقہہ آخر دفعہ ام حنفیہ طے ادر چونکہ زمینداران کو حق دخلکاری حاصل ہو گیا اسوجہ سے میدان خلی حسب دفعہ ۲۱-۲۲ ایکٹ نمبر ۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰ مورخہ ۲۵- اگست ۱۹۲۱ء میں زمینداران نامہ سے یہ یہ کیسے دفعہ ۲۱-۲۲ کے سہ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کیٹی کی حسب ذیل ہے:-
دفعہ ۲۱-۲۲ ایکٹ ۱۹۲۱ء میں زمینداران کو راضی مزاہمت پر قابض رہنے کی اجازت دینی زمینداران نے یہ بحث کی کہ کاشتکاران بدستور یہ تحریر قبولیت ہا سے چھین کاشتکاران موصوفے اغنا لگان منظور کیا قابض کاشت رہے یہ قبولیت دستخطی کاشتکاران نے تھمیل سے تجویز ہوئی کہ وہ قبولیت ہا سے صریح سے تحریر ہوئی ہوں یا نہ ہوں مگر حقوق کاشتکاران کی یہ فقہہ آخر دفعہ ام حنفیہ طے ادر چونکہ زمینداران کو حق دخلکاری حاصل ہو گیا اسوجہ سے میدان خلی حسب دفعہ ۲۱-۲۲ ایکٹ نمبر ۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰ مورخہ ۲۵- اگست ۱۹۲۱ء میں زمینداران نامہ سے یہ یہ کیسے دفعہ ۲۱-۲۲ کے سہ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کیٹی کی حسب ذیل ہے:-

اسکی نسبت تصفیہ ہو جانے کے واسطے نالاش آئے۔

(۲) عدالت کو لازم ہوگا کہ یا تو قیمت پیش کردہ کو بحال رکھے یا اس قدر قیمت تجویز کرے جو عدالت واجبی اور نفع من الصاف سمجھے اور رقم مذکور کے ادا کرنے کے واسطے ڈگری صادر کرے۔

(۳) جائز ہے کہ اگر کچھ لگان بابت اس جوٹ کے جس سے آسامی بی دخل کر دیا گیا ہے اس آسامی سے قابل وصول ہو تو اسکو زمیندار اس قیمت میں سے منہا کرے جو حسب دفعہ ۷۵ دینے کے واسطے پیش کیجائے یا عدالت اس رقم میں سے منہا کرے جسکی حسب دفعہ ۷۵ ڈگری کی گئی ہو۔

لگان قابل ادا کی نسبت صلح کی جائے گی یا عدالت کی طرف سے فیصلہ دیا جائے گا۔

دفعہ ۷۶۔ یہ ایسی نالاش میں جو واسطے ایسی بھابھ لگان کے ہو جو جو حسب دفعہ ۷۵ کے تحت (۲) دفعہ ۷۵ کے یا فتنی ہو اگر تعدد لگان قابل ادا کی نسبت نزاع ہو تو عدالت لگان واجبی اور نفع من الصاف مقرر کرے اسکی مطابق ڈگری صادر کرے گی۔

دفعہ ۷۸۔ اس عدالت کا جس میں آسامی اراضی پر مطابق احکام و ضوابط ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸ کے دخل رکھے کسی نالاش یا اور کارروائی میں اس سہاد کے شمار کرنے میں جو حسب دفعہ ۷۵ کے تحت (۲) حاصل من دخلکاری مقرر کی گئی ہے بحال نہیں کیا جائیگا۔

نا جائز ہے بی دخل کی نسبت چارہ ہاے کار

دفعہ ۷۹۔ اس آسامی سوا سے برطانت احکام ایکٹ ہذا کے اوپر طرح بی دخل کیا جائے رہ ستن اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر۔

<p>۱۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ رپورٹ اسکے متعلق مستعمل ہے۔</p> <p>۲۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اس دفعہ کی دفعہ تہمتی (۲) کو بیان سے خارج کر کے دفعہ ۶ کی دفعہ تہمتی (۴) کے طور پر درج کر دیا ہے۔</p> <p>۳۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اس کے الفاظ میں درج ہیں جو ایکٹ ۲۳ کے (الف) کے مطابق ہیں۔</p> <p>۴۔ اضافہ کی ہے۔ صورت ہے۔</p> <p>۵۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اس میں لگان قابل ادا کی تجویز کے لیے علیحدہ نالاش کیے جائیں گے اور ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر ویسا ہی قابل عمل اور زیادہ آسان ہوگا اور اس تعدد مقدمات کی بھی کم ہوگی کہ عدالت اسوقت پر تجویز کرے کہ تعدد لگان اس طور پر قابل دیا ہو جبکہ زمیندار اسکے وصول</p>	<p>۱۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اسکی نالاش کی وجہ سے اسکی ذمہ داری ایسے لگان کے ادا کرنے کی نسبت میرج طور پر قرار دی گئی ہے۔</p> <p>۲۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ اس کے پبلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔</p> <p>”مجھے یہ دفعہ بدل دی ہے اور ایک جدید دفعہ ۸۰ قائم کی ہے۔ زمین ان مختلف صورتوں کی نسبت احکام درج کیے گئے ہیں جن میں نالاش معاوضہ کی بابت بیجا طور پر قبضہ آٹھا دیے جانے کے یا نالاش معاوضہ کی بابت ترقی حیثیت اراضی کے یا تو علیحدہ یا بشمول نالاش واپس پائے قبضہ کیے جاسکتے ہیں۔“</p>
--	---

(الف) واسطے دلا پانے اپنی جوت کے قبضہ کے - اور

(ب) واسطے سوادضہ کے بابت ناجائز طور پر قبضہ اٹھا دیے جانے کے - اور

(ج) واسطے سوادضہ کے بابت کسی ترقی حیثیت اراضی کے جو آسنے کی ہو -

ناش کرے -

مگر شرط یہ ہے کہ اگر آسامی اُس سال زراعتی کے گزر جانے کے بعد چھ ماہین ڈگری دیجائے

قالبض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو عدالت کی ڈگری - خواہ مرافعہ اولیٰ کی یا اپیل کی قبضہ

واپس پانے کے واسطے نہ ہوگی بلکہ صرف خرچہ کی بابت ہوگی - یا اگر سوادضہ کا دعویٰ کیا گیا اور

سوادضہ یا فتنی تجویز کیا گیا ہو تو ڈگری صرف سوادضہ اور خرچہ کی بابت ہوگی -

(۲) اگر ڈگری قبضہ واپس پانے کی بابت ہو تو کچھ سوادضہ بابت ترقی حیثیت اراضی کے

نہیں دلا یا جائیگا -

(۳) جب ڈگری ناجائز طور پر قبضہ اٹھائے جانے کے سوادضہ کی بابت دیجائے مگر قبضہ

واپس نہ دلا یا جائے تو جو سوادضہ دلا یا جائیگا وہ اُس گل مدت کی بابت ہوگا چھ ماہین کہ آسامی قالبض

رہنے کا مستحق تھا -

(۴) جس آسامی نے صرف قبضہ واپس پانے کی ناش کی ہو وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ تعلق

اسی ممالک دعویٰ کے علیہ نہ ناش ناجائز طور پر قبضہ اٹھائے جانے کے سوادضہ کی بابت دائر کرے

<p>۱۹۱۶ء ص ۱۹۶ -</p> <p>۱۷۰ - اگر عدالت کے حکم ناجائز سے بعد ضلعی عمل میں آئے تو وہ ناجائز نہ سمجھا جائیگا - ٹھاکرین بنام منوالال ویگلی نوٹس ۱۹۱۶ء ص ۱۰۱ -</p> <p>۱۷۱ - پہلے یہ قاعدہ تھا کہ ڈگری دخل آسامی کو ضرور ملتی تھی گو مین مالجد اس کے پھر اطلاع نامہ دفعہ ۳۶ کا واسطے بیدرخی آسامی کے از جانب زمیندار جاری ہو سکتا تھا اس نقص کو اس فقرہ نے مٹا دیا جب صدر بیج جانتے ہیں نہ آسامی پیچھے دخل ہو جائے گا تو علاوہ خرچہ اور ہرجہ کے دخل کا دانا نفعیول ہے -</p>	<p>۱۷۰ - (الف) (ب) جگہ ۹ (ن) (د) (م) کے ہے -</p> <p>(ج) جدید ہے -</p> <p>زمیندار کی اجازت سے کوئی غیر شخص آسامی کو مدخل کرنے جب بھی آسامی اس دفعہ کی رو سے دعویٰ حل کر سکتا ہے -</p> <p>مولانا بنام بجالا ویگلی نوٹس ۱۹۱۶ء ص ۱۶۹ - تراہت اور چھ ماہ تمام رام رتن کنور - انڈین لارپورٹ ۵ الیاء ۳۸۷ - اشکور خان بنام گمانی لال ویگلی نوٹس ۱۹۱۶ء ص ۱۷۰ -</p> <p>لیکن دیکھو دیکھنا کنور بنام انکر پانڈے ویگلی نوٹس ۱۹۱۶ء ص ۱۰۵ -</p> <p>درتھاسے کاشنکار کو زمیندار بیدرخی کرے تو اسکا چارہ کار آسامی دفعہ میں ہے مینی بائی بنام پاربتی ویگلی نوٹس</p>
--	---

(۵) اس دفعہ کے کسی امر سے ایسے آسامی کو جس نے قبضہ واپس پاسنے کی نالاش کی ہو مگر جو اپنی جوت پر پھر قبضہ پاسنے کی ڈگری حاصل کرنے میں ناکام رہا ہو اس امر کی نالاش نہ ہوگی کہ بابت معاوضہ کسی ایسی ترقی حیثیت اراغی کے جو وہ عمل میں لایا ہو علیحدہ نالاش کرے

دفعہ ۸۰۔ (۱) جب کوئی عدالت اپیل یا نگرانی کسی آسامی کی میدھلی کی ڈگری یا حکم کو مسترد کرے اور آسامی جو رٹورجہا نے اس سال زراعتی کے تسمین عدالت اپیل یا نگرانی کی ڈگری یا حکم صادر کی گئی یا کیا گیا ہو قابض رہنے کا مستحق رہنے والا نہ ہو تو ڈگری یا حکم مذکور قبضہ واپس پاسنے کے واسطے نہ ہوگی یا نہ ہوگا بلکہ صرف فریڈل کے واسطے ہوگی یا ہوگا۔

(۲) جب میدھلی کی کسی ڈگری یا حکم کو کوئی عدالت اپیل یا نگرانی مسترد کرے تو۔

(الف) اگر وہ ڈگری یا حکم جو قبضہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پاسنے قبضہ کے ہو۔

تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اس مدت کے جس میں آسامی مذکور قابض نہیں رہا نالاش کرے۔

(ب) اگر وہ ڈگری یا حکم جو قبضہ اپیل یا نگرانی صادر ہو واسطے واپس پاسنے قبضہ کے نہ ہو۔

تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اپنے زمیندار پر واسطے معاوضہ کے بابت اس کل مدت کے جس میں آسامی مذکور قابض رہنے کا مستحق تھا نالاش کرے۔

پابہ یا
کار اس
صورت
میں
جب
ڈگری
یا حکم
میدھلی
مسترد
یا ناپا
یا

دفعہ ۸۱۔ جب کوئی آسامی قبضہ واپس پاسنے کی نالاش حسب دفعہ ۷۹ کرے تو اسکو

<p>ہے کہ کسی ایسے شخص کو جو نے الواقع قابض ہو اور آسامی متعلقہ کے زمیندار کے ذریعہ سے قابض ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اپنی نالاش کا فرق قرار دے۔ (یہ سمجھا جائے گا کہ ایسے شخص کے قابض ہونے ہی سے آسامی کو اس امر کی اطلاع ہوگی ہے کہ شخص مذکور کا روٹائی متعلقہ سے غرض اور تعلق رکھتا ہے۔</p>	<p>۱۔ یعنی مثلاً آسامی کی میدھلی کا حکم انہوں نے دیا اور عام اپیل کی مراد تو ہے کہ میدھلی کا ہونا اسکا کو فعل واپس پانا چاہیے ایسی صورت میں اگر کلے سال خود بخود موقع تقابض آسامی کا کسی وجہ سے زائل ہو گیا ہو تو عدالت اپیل صرف خرچہ دلا دے گی فعل واپس نہ دلائیگی۔</p> <p>۲۔ (الف) کا یہ مطلب ہے کہ آسامی سال بھر میدھلی رکھنے کا حق ہے یا نہ اس سال بھر کا ہر جگہ اور (ب) کا یہ مطلب ہے کہ سال بھر میدھلی رکھنے کے لئے آسامی کو حکم ملا کہ خرچہ دینے اور باقی ہونے کی دلیل دینے سے نہ۔ تو آسامی کو ہر سال کا ہر جگہ پاسنے ہے۔</p> <p>۳۔ اگر زمیندار نے قبضہ آسامی پر جو قبضہ واپس پاسنے کے لئے نالاش کرے، یہ امر لازمی کر دیا</p>
--	--

نالاش
حسب
دفعہ
۷۹
میں
کسکو
شامل
کرنا
لازم
ہے

لازم ہوگا کہ بطور مدعا علیہ نالیش میں ہر ایسے شخص قابض کو شامل کرے جو اس کے زمیندار کے ذریعہ سے دعویٰ رکھتا ہو۔

دفعہ ۸۲ سے دفعہ ۸۱ کے احکام بہ تبدلات ضروری ایسی ڈگری کے اجراء سے متعلق ہونگے جو کسی آسامی کو اس کی جوت پر پھر قبضہ دلانے کے لیے ہو۔
(جوت کا) حوالہ کر دینا

قبضہ
دلایا
جانا
چاہیے

دفعہ ۸۳ - (۱) ایسے آسامی کو جو کسی ایسے پٹے یا اور قرارداد کا پابند نہ ہو جو کسی مقررہ میدان کے لیے ہو جائز ہے کہ کسی سال زراعتی کے اختتام پر اپنی جوت حوالہ کر دے۔
لیکن آسامی مذکور اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ اپنی جوت کا صرف ایک جز حوالہ کرے۔

آسامی کا
جوت کو
حوالہ
کر دینا

(۲) باوجود ایسے حوالہ کر دینے کے بجز اس صورت کے کہ آسامی ماہ اپریل کی پہلی تاریخ سے پہلے زمیندار کو اطلاع تحریری اپنے قصد حوالگی (جوت) کی دید سے آسامی ذمہ دار اس امر کا ہوگا کہ زمیندار کو اس جوت کا لگان بابت اس سال زراعتی کے جوت تاریخ حوالگی سے عین مابعد واقع ہوا داکرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ آسامی اس طور پر ذمہ دار کسی ایسی مدت کی بابت نہ ہوگا جس میں زمیندار نے جوت کسی اور آسامی کو اٹھادی ہو یا خود اپنی ہی کاشت یا استعمال میں لے لی ہو۔

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے باہمی تصفیہ پر اثر نہ ہو سچے گاجس کے ذریعہ سے آسامی اور اس کا زمیندار کسی کل جوت یا اس کے کسی حصہ کے حوالہ کر دیے جانے کی نسبت باہم رضامند ہو جائیں۔

دفعہ ۸۴ - باوجود کسی امر سے جب دفعہ عین مابعد کے جب کسی جوت کے اٹھانہ لگان کے واسطے ڈگری یا حکم صادر کی یا کیا جائے اور اس جوت کا آسامی اس ڈگری یا حکم کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر زمیندار کو اطلاع تحریری اس امر کی دے کہ وہ اس جوت کو

افانہ
لگان
ہونے پر
(جوت کا)
حوالہ
کر دیا
جائے

۱۔ یہ دفعہ جدید ہے۔
۲۔ یہ دفعہ بجایا ۳۱ کے ہے۔ ریورٹ حسب ذیل ہے۔
”دفعہ تختی ۲۱ میں مننہ وہ تاریخ مقرر کردی ہے

جس کے قبیل آسامی کو لازم ہے کہ اپنے زمیندار کو جوت کے حوالہ کرنے کے قصد کی اطلاع دے۔“
۳۔ یہ دفعہ بجایا ۳۱ کے ہے

اس مدت کے شروع میں حوالہ کو مینا چاہتا ہے جسکی بابت اضافہ مذکور شدہ ریٹ پر ہوگا اور اسی کے مطابق اس جوت کو حوالہ کر دے تو وہ اس جوت کے اس لگان کا ذمہ دار نہ ہوگا جو اس حوالہ کر دینے کے بعد کسی مدت کی بابت قابل ادا ہو۔

(جوت) حوالہ کرنے کے اطلاق کی تعمیل سے

دفعہ ۸۵- (۳) اگر زمیندار کسی ایسے اطلاق نامہ کے لینے سے جو بموجب دفعہ ۸۳ یا دفعہ ۸۴ کے ہونا کرے تو آسامی کو جائز ہے کہ قبل گزرنے اس معاہدے کے جو اس اطلاق کے دینے کے لیے مقرر کی گئی ہے تحصیلدار کو درخواست دے اور اس کے تحصیلدار اس اطلاق نامہ کی تعمیل زمیندار مذکور پر کر دے گا اور تعمیل کا خرچہ آسامی ادا کرے گا (۲) ہر ایسے اطلاق نامہ کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اس وقت کے لیا گیا جب پہلی مرتبہ وہ دینے کے لیے پیش کیا گیا۔

تالش زمیندار نے اس معاہدے کی تعمیل سے

دفعہ ۸۶- (۱) جب کسی ایسے اطلاق نامہ کو زمیندار نے لے یا اس پر یا اس کی تعمیل ہو جائے تو اسکو جائز ہے کہ اس اطلاق نامہ کے ناجائز قرار دے جانے کے واسطے تالش یا نگرے اور تالش دار ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اس نزاع باہمی فریقین کا تصفیہ کرے۔ (۲) اگر زمیندار ایسی تالش دار نہ کرے تو اسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ اسنے (جوت کا) حوالہ کر دیا جانا منظور کر لیا۔

(جوت کا) چھوڑ دینا

آسامی جوت کو چھوڑ دینا

دفعہ ۸۷- (۱) جب کسی آسامی نے اپنی جوت کا یا تو خود یا کسی دوسرے شخص کے

<p>رپورٹ اس کے متعلق حسب ذیل ہے۔ "سودہ کی نسبت جن آرا پر بننے خور کیا ہے انہیں یہ خواہش بہت اشخاص نے ظاہر کی ہے کہ (جوت کے) چھوڑ دینے کی تعریف جو ہو سکے درج کر دینی چاہیے۔ ہماری رائے میں اس امر کی کوشش کرنا زمین مصلحت نہ ہوگا کہ (جوت) چھوڑ دینے کی کوئی تعریف درج کیجیے۔ تعریف کے احاطہ کے اندر ان کل مختلف اقسام کے حالات کو لے آنا غیر ممکن ہے جنکی درجہ ہے (آسامی کا جوت کو) "چھوڑ دینا" سمجھا جاسکتا ہے۔" سبھی ہماری رائے میں ان حالات کا ظاہر کر دینا ممکن ہے جنہیں</p>	<p>۱۔ بجائے دفعہ ۳۲ کے ہے۔ رپورٹ حسب ذیل ہے۔ "ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ دفعہ ۳۲ میں واسطے تعمیل اطلاق نامہ حوالگی جوت کے تحصیلدار کو دیکھنی چاہیے۔" ۲۔ بجائے دفعہ ۳۳ کے ہے۔ ۳۔ بجائے دفعہ ۳۳ (الف) کے ہے۔ ۴۔ یہ دفعہ جدید ہے اور بہت ضروری ہے۔ کوئی صاف حکم قانون کا اس کے متعلق مالک مغربی و شمالی میں نہ تھا۔ گوانگال میں اسکی بابت پہلے سے حکم موجود ہے۔ دیکھو دفعہ ۸۷- ایکٹ، بنگال قبضہ اراضی</p>
--	---

ذریعہ سے کاشت کرنا چھوڑ دیا ہو اور بغیر اسکے کہ اسکا انتظام کر دیا ہو کہ اسکا نکلان واجب الادا ہو جس کے وقت ادا کر دیا جائے اور بغیر اسکے کہ اس انتظام کی اطلاع زمیندار کو دیدی ہو قرب و جوار سے جلا گیا ہو تو زمیندار کو جائز ہوگا کہ کسی وقت بعد پندرہ مہینے تا بیخ راہ اپنی کے اس جویت پر داخل ہو اور اسکو کسی دوسرے آسامی کو اٹھنا دے یا خود اپنی کاشت میں لے لے۔

(۲) قبل اسکے کہ زمیندار اس وقت تک کہ جویت پر داخل ہو اسکو لازم ہوگا کہ تحصیلدار کے دفتر میں ایک اطلاع نامہ آسامی پر تمویل ہونے کی غرض سے داخل کرے زمیندار کو اس وقت سے جویت چھوڑنی ہونی سمجھی ہے اور اسی لحاظ سے وہ اسیہ داخل ہونے والا ہے۔ اور تحصیلدار کو لازم ہوگا کہ ایک اطلاع نامہ اس طریقہ سے شایع کرانے جسکی نسبت لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ ہدایت کرے۔

(۳) جب کوئی آسامی قبضہ پانے کے لیے مجبور ہے دفعہ ۵ کے نالاش کر کے تو اگر زمیندار یہ ثابت کرے کہ وہ مجبور ہے حکام دفعہ ۱۱ (دفعہ ۱۱) کے جویت پر داخل ہو کر اسکا حق تھا تو بحالت نہ ہونے اسکی شہادت کے جو خلاف اسکے ہو عدالت کو یہ قیاس کر لینا لازم ہوگا کہ آسامی نے اپنی جویت چھوڑ دی تھی۔

(۴) اگر آسامی قیاس مذکور کی تردید اس طرح کرے کہ عدالت کا اطمینان اس امر کی نسبت کرے کہ فی الواقع اسکا قبضہ اپنی جویت کے چھوڑ دینے کا نہیں تھا تو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ برپائے علی حکام دفعہ ۱۱ (دفعہ ۱۱) کے اس کو پھر قبضہ ایسی شرائط پر دیا جائے جو عدالت مناسب سمجھے۔

باب ۶

ترقیات حیثیت ارضی

دفعہ ۸۸- ہر آسامی جو آسامی غیر ذمیلکار نہ ہو (ارضی کی حیثیت میں) ترقی کرنے کا مستحق ہوگا۔

<p>اسی منشا کے حامل ہونے کی غرض سے احکام درج کیے ہیں۔ پہلے اس فہرہ کے فیہ میں یہ عبارت لکھیں زمیندار کسی صورت میں مستوجب اداسے معاوضہ کا نہ ہوگا۔ تھی۔ جو بھر لے فوراً کے نکال دی گئی۔ ۱۰- یہ دفعہ جاری ہو سیکے کہ کسی کی پورے ایک علاقے میں</p>	<p>زمیندار کا یہ فرض ہے فرض کر لینا کہ آسامی نے اپنی جویت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور ارضی متعلقہ پر داخل کر لینا۔ جائز سمجھا جائیگا اور زمیندار بحالت بوالسرا نے آسامی کے معاوضہ ادا کر لینا مستوجب نہ ہوگا اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی ممکن ہے کہ آسامی کا یہ حق قائم رہا ہو اگر وہ یہ ثابت کرے کہ اسنے درحقیقت اپنی جویت چھوڑا نہیں دی تھی تو اسکا قبضہ واپس پانے۔ جسے مراد دفعہ ۸۸ میں (جو ایک قبضہ ارضی بمقابل کی دفعہ ۸۸ کے طور پر ترقی ہوئی ہے)</p>
---	--

اساری
 حقدار
 دخیلکاری
 کا حق
 ترقی
 کر کے
 کسی
 نسبت

مگر شرط یہ ہے کہ در صورت نہ ہونے کسی رواج مختص اہتمام کے جو خلاف اسکے ہو کوئی آسامی سوائے مقدار قبضہ مستقل یا آسامی بہ شرح زمین کے اس امر کا مستحق نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری زمیندار کے درخت لگائے۔

دفعہ ۸۹۔ آسامی غیر ذمہ دار اس امر کا مستحق ہوگا کہ اپنی جوت کی آبپاشی کے لیے کوئی کنواں مع کئی اسکے متعلقہ کاموں کے بنائے اور انکو قائم رکھے اور انکی مرمت کرے۔ لیکن وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بلا رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے اپنی جوت کی نسبت کوئی اور ترقی عمل میں لائے مگر شرط یہ ہے کہ اگر زمیندار یہ چاہے کہ وہ خود وہ کنواں بنائے تو اسکو کنواں بنانے کا حق مقدم حاصل ہوگا۔

اس آسامی کو زمیندار کے بغیر رضامندی کے کوئی ترقی عمل نہیں لگانا چاہیے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ۔

- (۱) کوئی آسامی اراضی سیر ہوگا مستحق اسکا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری اپنے زمیندار کے کوئی ترقی حیثیت اراضی اپنی جوت کی نسبت کرے۔ اور
- (۲) کوئی آسامی شعلی مستحق اس کا نہ ہوگا کہ بغیر رضامندی تحریری مالک کے کوئی ترقی حیثیت اراضی اپنی جوت کی نسبت کرے۔

<p>ایک عبارت شرطیہ بڑھادی گئی ہے۔</p> <p>”ہماری یہ بھی راہی ہے کہ غیر ذمہ دار کوئی جوتوں میں زمیندار کو کنواں بنانا یا قائم کرنا یا مرمت کرنا یا اس کے ساتھ کئی لگائی ہے یعنی یہ کہ اسکو یہ اجازت دی گئی ہے کہ بغیر رضامندی زمیندار کے کنواں بنائے اور اس کی نسبت بطور ایسی ترقی حیثیت اراضی کے کام کے عمل کرانے میں کی باہت اسکو یہ حق ہے وقت معاوضہ ملے گا۔ ایک ایسا حق ہے جو قانون موجودہ کے بموجب آسامی مذکور کو حاصل نہیں ہے اور آسامی کے حق میں یہ رعایت کافی اور واقعی معلوم ہونی چاہیے۔ چنانچہ اسی لحاظ سے ہم نے زمیندار کا حق مقدم ہونے کی نسبت حکم درج کر دیا ہے۔“</p>	<p>”ہو کہ یہ اطلاع دی گئی ہے کہ ایسی صورتیں ہیں جنہیں واجب العرض میں یہ رواج مختص اہتمام تحریری ہے کہ آسامی بغیر رضامندی زمیندار کے درخت لگا سکتے ہیں۔ جو ان ایسا رواج قائم ہو چکا ہے تو بان اس سے قطع نظر نہیں کیا سکتی ہے اور اس میں اسی کے مطابق زمیندار کوئی ہے۔“</p> <p>سطح۔ بجای دفعہ ۸۸ مالک مغربی و شمالی کے ہے اور یہ خلاف دفعہ ۸۹ ایک قبضہ اراضی بمقام کے یہاں آسامی غیر ذمہ دار کو کسی قبضہ کا حق ترقی اراضی نہیں ملے گا۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حینٹیل ہے۔</p> <p>”نہ صرف اراضی سیر کے آسامیوں کو بلکہ آسامی شعلی اور دیگر ایسی حق میں کو بھی جنکو آسامیوں کو جوتیں مستقل کی کوئی ہون بلا رضامندی مالک کنواں بنانے کے حق ہے۔ مستثنیٰ کرنا لازم ہے اور ان میں ان صورتوں کی نسبت</p>
--	---

دفعہ ۹۰۔ ہر ایسا آسامی جس نے کوئی ایسی ترقی کی ہو جسکے کرنے کا وہ مستحق ہو ترقی نہ ہونے کی بابت صورت ہائے ذیل میں معاوضہ پانے کا مستحق ہوگا۔

(الف) جب اسکی میدنیلی کا حکم حسب دفعہ ۶۱ صادر کیا جائے۔ اور

(ب) جب اسکی میدنیلی کی بابت ڈگری حسب دفعہ ۶۳ صادر ہو۔ اور

(ج) اس کے زمیندار نے اسکی جوت سے اسکا قبضہ بجا طور سے اٹھا دیا ہو۔ اور

اسنے اپنی جوت کا قبضہ واپس نہ پایا ہو۔

دفعہ ۹۱۔ اس معاوضہ کی توراہ کا تخمینہ کرنے میں جو آسامی کو بابت ایسی ترقی کے جو اسنے کی ہو واجب الوصول ہو عدالت (اور مندرجہ ذیل پر) لحاظ کرے گی۔

(الف) اس مقدار پر جتنی کہ جوت کی مالیت لگان یا جوت کی پیداوار یا اس پیداوار کی مالیت بوجہ اس ترقی کے بڑھ گئی ہو۔ اور

(ب) اس ترقی کی حالت پر اس امر پر کہ اسکا اثر غالباً کب تک رہے گا۔ اور

(ج) اس محنت اور روپیہ پر جو ترقی مذکور کے کرنے میں درکار ہوئی اور ہوا۔

معاوضہ
ترقیات
حیثیت
اراضی
کے

معاوضہ کی
تعداد کا قیاس
دیا جاتا

اس اضافہ کے لحاظ سے جو بوجہ ترقی حیثیت اراضی کے ہو اور اس مدت کے لحاظ سے جب تک نظن غالب ترقی مذکور (کا اثر) قائم رہ سکا گیا جاسکتا ہے۔ یا بلحاظ اس محنت اور روپیہ کے کیا جاسکتا ہے جو ترقی مذکور کی طیارمی کیواسطے درکار تھی اور جتنا نہ کہ (مہم صورت میں) خواہ خواہ بلحاظ اسقدر محنت اور روپیہ کے جو حقیقت اس میں گئی اور لگان یا نیا اور جب اس طرح تخمینہ کیا جائے تو اس میں اس مال کی بابت (اگرچہ میں نہائی کرنی لازم ہے جو زمیندار نے خرچ طیارمی میں دیا ہو اور یہ زمین خاندانی بابت منہائی کرنی لازم ہے جو آسامی ترقی متعلقہ حال کے چکا ہو

” علامہ ازین بلحاظ لغت الفاظ ترقی حیثیت اراضی کے جو دفعہ ۳۱ (۱۲) میں درج ہوا اس امر کی بھی ضرورت پائی گئی کہ ایسی صورتوں کی نسبت صریح حکم درج کیا جائے جن میں ایسی ترقی حیثیت اراضی کی بابت معاوضہ دیا جائے جس کے لیے وہ کام ترقی کا درجہ اراضی برپا رہا ہو۔ اسل اراضی کو قائم رہے ہو جسے آسامی میں داخل کیا جائے والا ہو۔ اور بجلا اسکے ان صورتوں کی نسبت بھی صریح حکم درج کر دیا جائے جن میں دفعہ ایسی ترقی حیثیت اراضی کے کام کی بابت

۱۵۔ بجای دفعہ ۴۴ کے ہے اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:-

” ترقیات حیثیت اراضی کی بابت معاوضہ کارروائی حسب دفعہ ۶۱ میں یا کارروائی حسب دفعہ ۶۰ میں جیسی کہ صورت ہو دلا یا جائے گا۔ پس ہم نے یہ دفعہ اسطور پر بدل دیا ہے کہ اس سے دو صورتیں ظاہر ہو جائیں جن میں معاوضہ دلا یا جائے گا اور وہ اگلی دفعہ کی تفسیر کے طور پر ہو جائے گا

۱۵۔ ملاحظہ طلب ہے بحال اسکا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۸۳ پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۷۲۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:-

” ہم نے اس دفعہ پر اور اسکے ساتھ اسکی مضمون دفعات ایکٹ ہائے قبضہ اراضی بحال پنجاب و مالک متوسلہ پر غور و خوض کیا معاوضہ ترقیات حیثیت اراضی کی تشخیص کے قواعد بحال پنجاب کے ایکٹوں میں نے الواقع بالکل آسان ہیں اور ایکٹ قبضہ اراضی مالک متوسلہ میں زیادہ تر ان میں کی تقابلی کی گئی ہے۔

” (معاوضہ کا تخمینہ یا تو اراضی کی مالیت لگان کے

(اول) بلوچوں کی کسی ایسی ستمخیز یا معافی نگان یا کسی اور رعایت کے جو زمیندار نے اس ترقی کے بدلے آسامی کے حق میں کی ہو۔ اور
 (دوم) بلوچوں کی کسی ایسی امداد کے جو زمیندار نے آسامی کو بہ شکل روپیہ یا سامان یا محنت کے دی ہو اور

(سوم) در صورت اراضی کے بنانے (زراعت کے لاین کرنے) یا اراضی غیر آبپاشی کو اراضی آبپاشی کی حالت میں لانے کے۔ بلوچوں کی اس مدت کے حصہ میں آسامی اس ترقی سے نفع اٹھا چکا ہو

دفعہ ۹۲۔ (۱) جب ترقی سے اس اراضی کو جس سے آسامی میدخل کیا جانے والا ہے اور نیز دیگر ایسی اراضی کو جو اسی آسامی کے دخل میں ہو نفع پہنچے تو اس معاوضہ کا جو اس آسامی کو قابل ادا ہو تخمینہ اس لحاظ سے کیا جائیگا کہ ترقی مذکور سے اس اراضی کو جس سے وہ آسامی میدخل کیا جانے والا ہے کس قدر نفع پہنچا ہے۔
 (۲) اگر ترقی کا کام اسی اراضی پر کیا گیا ہو جس سے آسامی میدخل کیا جانے والا ہے تو زمیندار بر طبق ادا کرنے اس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے اس ترقی کے کام کا مالک ہو جائیگا۔ لیکن آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اسکو اس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اس اراضی کے جو اسکے دخل میں باقی رہے گی۔ اسی حد تک اداسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اداسی طریقہ سے اس اراضی کو اس وقت تک اس ترقی سے نفع پہنچتا رہا ہے۔

(۳) اگر ترقی کا کام اس اراضی پر کیا گیا ہو جو آسامی کے دخل میں باقی رہے تو زمیندار بر طبق ادا کرنے اس معاوضہ کے جو آسامی کا یافتنی تجویز کیا جائے مستحق اسکا ہوگا کہ اسکو اس ترقی کے کام کا نفع بہ تعلق اس اراضی کے جس سے آسامی میدخل کیا گیا ہے اسی حد تک

ایسی ترقی جس کا نفع اس اراضی کو پہنچے جس سے آسامی میدخل کیا گیا ہے

<p>دیا جائے جو اس اراضی پر کیا گیا ہو جس سے آسامی میدخل کیا جائے والا ہو مگر جس ترقی سے ایسی دوسری اراضی کو فائدہ پہنچتا ہو جو آسامی کے دخل میں</p>	<p>باقی رہے۔ ایسی صورتوں کو لیے دفعہ ۹۲ کی طیار کی گئی ہے۔ ۱۔ بجائے دفعہ ۹۲ کے ہے۔ ۲۔ یہ دفعہ جدید ہے۔</p>
---	--

اور اسی طریقہ کے مطابق حاصل رہے جس حد تک اور جس طریقہ سے اس اراضی کو اس وقت تک اس ترقی سے نفع پہنچتا رہا ہے۔

دفعہ ۹۳ - (۱) جس صورت میں آسامی کو معاوضہ کا حساب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۶۱ قابل ان ہونا تجویز ہو جائے تو زمیندار کو جائز ہے کہ عدالت سے درخواست کرے کہ اس کو اس رقم قابل ادا کے بدلے میں یا رقم مذکور کے ایک بڑے کے بدلے میں اس صورت یا کسی اور صورت یا منفعتی بیٹہ دیرینہ یا کسی اور طرح سے معاوضہ کو لینے کی اجازت دیا جائے۔

زمیندار کا حق اس معاوضہ کا حصول ہے۔

(۲) اگر آسامی ایسے منفعتی بیٹہ یا اور طرح کے معاوضہ کے قبول کرنے پر رضامند ہو تو ڈگری یا حکم حسب دفعہ ۷۰ یا دفعہ ۶۱ کی اسی گے مطابق ترسیم کر دیا جائیگی۔

(۳) اگر آسامی منفعتی بیٹہ کے قبول کرنے سے انکار کرے اور اگر آسامی کا اظہار لینے اور ایسی زائد تحقیقات کرنے کے بعد عدالت فزوری سمجھے عدالت کی یہ رائے ہو کہ بیٹہ مذکور آسامی کے حالات کے مناسب ہے اور اس سے آسامی کو کافی بدل ترقی متعلقہ کا نسبت اس یا جزو معاوضہ ڈگری مفرد کے۔ جیسا کہ عدالت تجویز کرے۔ مل جائے گا اور نیز یہ کہ ہو کہ آسامی کوئی جائز وجہ اس بیٹہ کے لینے سے انکار کرنے کی نہیں رکھتا ہے۔ تو عدالت کو لازم ہوگا کہ آسامی کو ایک مہینہ کی مدت زمیندار سے معاوضہ لیتے کے لیے دے اور اگر اس معاوضہ کے اندر یا ایسی اور زائد معاوضہ کے اندر اگر کچھ ہو جس کا دینا عدالت سمجھے آسامی اس بیٹہ کو قبول کرے اور وہ اس قبول کرنے کی اطلاع عدالت کو دے تو عدالت وہ کارروائی کرے گی جسکی نسبت دفعہ تھٹی (۲) میں حکم ہے۔

اور اگر آسامی اس بیٹہ کو معاوضہ مذکور کے اندر قبول نہ کرے تو اس کا حق نسبت اس قدر معاوضہ قابل ادا کے جو بیٹہ منفعتی کے ذریعہ سے ادا ہو جاتا زائل ہو جائیگا۔

(۴) لازم ہے کہ بچاے زر نقد کے سوا اسے منفعتی بیٹہ کے کسی اور طرح کے معاوضہ

دفعہ تھٹی (۲) بدل دی گئی ہے۔ یہ حکم درج کر دینا کافی ہے کہ عدالت کی ڈگری میں مطابق ان مختلف حالات کے جو پیدا ہوں ترسیم کو ایسا کرے۔

۱۔ بچاے دفعہ ۷۰ کے ہے۔
۲۔ ایک متعلق ایکٹ لینے کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔
۳۔ متعلقہ دفعات ۱۱ اور ۱۰ کے تحت جو بیٹہ معاوضہ
۴۔ جو زمیندار کا حق تہذیبیات کر دیا گیا ہے۔

کی ڈگری یا حکم بغیر رضامندی آسامی کے صابر رنر کی یا نہ کیا جائے۔

۱۵) لازم ہے کہ ہر درخواست جو بموجب دفعہ تھئی (۱) کے ہو تاریخ ڈگری یا حکم سبب دفعہ ۶ یا دفعہ ۶۱ سے ایک مہینہ کے اندر دیہ جائے۔

دفعہ ۹۴ - اگر باہن آسامی اسکے اور زمین رار کے کوئی نزاع۔

(الف) نسبت حق ترقی حیثیت اراضی کرنے کے۔ یا

(ب) نسبت اس امر کے کہ آیا کوئی خاص کام ترقی حیثیت اراضی کا کام ہے (یا نہیں) پیدا ہو تو۔

استثنا کے مہتمم حصہ ضلع کو جائز ہے کہ (فریقین میں سے) کسی فریق کی درخواست پر اس نزاع کا فیصلہ کرے اور شرائط کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

باب ۱۱

متفرق احکام نسبت قبضہ اراضی کے

دفعہ ۹۵ - جائز ہے کہ در اثنا سے قائم رہنے حق قبضہ اراضی کے کسی وقت زمیندار

ترقی کرنے کے
حق وغیرہ کی
نسبت
نزاعات

ناشات
نسبت
حقوق
شعلقہ
قبضہ اراضی
کے

<p>کر دیا ہو۔ اور انکو بطور ایک جداگانہ باب کے بابت "متفرق احکام نسبت قبضہ اراضی کے" درج کر دیا ہے۔</p> <p>"دفعات و دفعات"</p> <p>تسمو کے آسامیوں سے متعلق کرنا پڑے کی ماہیت (یعنی اسکے عام مفہوم و نشانی) کے اور آسامیان و خیلکار اور دیگر خاص حقوق رکھنے والے آسامیوں کی حیثیت کے مخالف ہو۔ پڑے کی ضرورت صرف بعض حفاظت اغراض و فوائد آسامیان غیر و خیلکار کے ہے اور صرف ایسے ہی آسامی پڑے لینے پر مجبور کیے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ فقط آٹھین کی صورت میں انکے دخل کی میعاد کی نسبت معاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ آسامیان و خیلکار پڑے کے قبول کرنے کے مخالف ہیں۔ خواہ وہ کسی قسم کا ہو۔ کیونکہ ایسے قبول کرنے کی سمت وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے یہ پایا جاتا ہو کہ انکے حقوق پڑے پر نہ کہ قانون پر۔ یعنی ان کے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہے کہ کل قسموں کے آسامیوں کی</p>	<p>۱۱- یہ دفعہ جدید ہے اور جنگال کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۶ سے لے کر ۱۱ تک ہے فرق یہ ہے کہ وہ ان سے جدا کر کے حکم کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔</p> <p>سلیکٹ کیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق جدید ہے۔</p> <p>"یعنی اس مقام پر ایک جدید دفعہ ۹۴ بطور دفعہ ۶ ایکٹ قبضہ اراضی جنگال ایسی صورتوں کی نسبت احکام درج کرنے کی غرض سے قائم کی ہے جنہیں کسی ترقی حیثیت اراضی کے عمل میں لانے کی حق کی نسبت با کسی ترقی مجوزہ کے ترقی حیثیت اراضی ہونے یا نہ ہونے کی نسبت کوئی نزاع پیدا ہو اور جسے اس امر کو ان امور میں سے علیحدہ کر لیا ہو جو سو دوہ سابق کی دفعہ ۶۳ میں جواب دفعہ ۹۵ کی ترقی ہے۔</p> <p>۱۱- اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کیٹی کی حسب ذیل ہے۔</p> <p>"ہم نے دفعات ۹۵ و ۹۶ کی نسبت ۹۸ کو ان سے پہلے کی دفعات متعلقہ ترقی حیثیت اراضی علیحدہ</p>
--	--

یا آسامی امور ذیل میں سے کسی امر کے استحقاق کے واسطے ناش وار کرے۔ یعنی -
 (الف) نام اور تفصیل جوت کے آسامی کی - اور
 (ب) قسم جس میں وہ آسامی داخل ہے - اور
 (ج) موقع یا رقبہ یا نمبر یا سے قطعاً یا محدود جوت کی - اور
 (د) لگان جو بابت جوت کے قابل ادا ہو اور یہ کہ آیا وہ زر نقد میں یا جس میں قابل ادا ہے اور

(۵) وقت اور مقام اور طریقہ کنکرت یا باجائی یا حوالگی نسل کا بابت لگان کے - اور
 (و) وہ تاریخین جنہر اور وہ قسطنین جنہن لگان قابل ادا ہے -

دفعہ ۹۶ - (۱) آسامی غیر ذیل کار کو استحقاق ہے وہ اپنے زمین دار سے ایک پٹہ تحریری پائے اور زمین دار آسامی غیر ذیل کار کو ایسا پٹہ حوالہ کرنے یا حوالہ کرنے کے واسطے پیش کرنے پر جو ایکٹ ہذا کے احکام کے مطابق مستحق ہو گا کہ اس سے ایک قبولیت اس پٹہ کی پائے -
 (۲) یہ کافی ہو گا کہ ایسے پٹہ یا قبولیت میں تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۵ اور علاوہ ان کے وہ معیار جس میں آسامی اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق ہے درج ہوں (جسے دفعہ ۲۴ کے ہے)

(۳) جائز ہے کہ ایسا پٹہ یا قبولیت اس (فارم) نمونہ کے مطابق ہو جو ضمیمہ سوم میں درج ہے
 (۴) کسی ایسے پٹہ میں کسی ایسے عہدہ راجان یا شہنشاہ کا ترک کیا جانا جو تفصیلات مندرجہ بالا میں سے کسی کے خلاف نہ ہوں اس کے ذائقین میں سے کسی فریق کو مانع اس امر کا نہ ہو گا کہ وہ عہدہ راجان

حق دیکھو
 تحریری
 ہون اور
 قبولیتوں
 کے

۹۶ کے قائم کی گئی ہیں اور یہ دفعہ آسامیان خیر ذیل کار کی صورت پر محدود کر دی گئی ہے اور اس میں حکم درج کر دیا گیا ہے کہ پٹہ میں کل تفصیلات مندرجہ دفعہ ۹۵ اور علاوہ ان کے وہ معیار جس کے واسطے پٹہ یا قبولیت کا کیا گیا ہے ہم نے شرٹا مندرجہ فقرہ (ب) خارج کر دی ہے کیونکہ جوت کا رقبہ جملہ ان امور کے نہیں ہے جو پٹہ یا قبولیت کے ارادے ایکٹ رجسٹری کسی دستاویز کی نسبت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ آیا اس دستاویز کی رجسٹری کی جاتی چاہیے یا نہیں - اور فقرہ (ج) میں ہم نے لکھا ہے ان خواہشوں کے جو ہم سے مالکان اراضی کے ظاہر کی ہیں اور ان سفار شوں کے

صورت میں خواہ انکو کوئی خاص حقوق حاصل ہوں یا نہ ہوں ان امور کے متعلقہ نزاعات نسبت احکام درج کیے جائیں چکا ذکر فقہ ہلے (الف) لغایت (۵) دفعہ ۱۰۰ میں ہے - چنانچہ جدید دفعہ ۹۵ میں ایسا کیا گیا ہے جو مسودہ کی دفعہ ۱۰۰ کی جگہ قائم کی گئی ہے - اس جدید دفعہ ۹۵ میں سے دفعہ ۱۰۰ کے فقرات (و) (د) (ج) (ب) (ا) کو بالآخر خارج کر دیے گئے ہیں اور ہم نے ناش حسب دفعہ ہذا کو بطور ناش استحقاق نسبت امر متنازعہ غیر کے بیان کیا ہے
 "دفعات بدل کر بطور دفعہ

یا شرط مذکور سے مستفید ہونے کا دعویٰ کرے۔

دفعہ ۹۷ - (۱) جب احکام ایکٹ ہنری ایکٹ رجسٹری مجریہ میں مندرجہ شدہ تصدیق یا کسی اور ایکٹ یا قانون نافذ الوقت کے کسی ٹیپ یا قبولیت یا قرارداد متعلقہ قبضہ اراضی کی نسبت یہ حکم ہو کہ وہ بذریعہ دثیقہ رجسٹری شدہ کے کیا جائے اور وہ ٹیپ یا قبولیت یا قرارداد

تصدیق بجائے رجسٹری کے

ایکٹ انتقال جائیداد
نمبر ۳۷ ۱۹۶۲ء

دفعہ ۵۹ - جب زرکفالت نہ کیا ہو تو یہ ہوا میں صرف بذریعہ رہنہ رجسٹری شدہ کے کہ جبہ دستخط امین کے اور اقل درجہ نقدین دو گواہوں کی ہو ہو سکتا ہے اور جب زرکفالت کم از سو روپیہ ہو تو - بجز صورت میں سادہ اشکال میں بذریعہ دستاویز جبہ دستخط نقدین حسب صدر ہو یا بذریعہ حوالی جائیداد جائز ہے۔ مگر دفعہ ۵۷ کے معاملات میں بلا ملکتہ و در اس و کبھی و کراچی اور ملکن جو ذریعہ حوالی اسناد ملکیت جائیداد جب ثبت کفالت جائیداد مذکور بعض تر منہ گرفتہ بہت فرقہ و مہندہ عمل میں آئے ہیں باطل نہ ہوتے۔

کوئی رقم نہ ہو اور یہ کا بلار رجسٹری بلار رجسٹری جائز نہیں ہو۔ کرنا چلو بنام کاری بیاسا۔ الر ۹

در اس ۲۰ - مقدار ملکیت کے لیے صرف زراعت میں کھانا ہے سو زمین دیکھنا چاہیے۔ رام دوکار بنام شاکر

الر ۶۱ - کلکتہ ۶۱ - قرآن علی بنام سوہا

پر شاہ الر ۱۰ کلکتہ ۸۲ - کریم بنام کر و پنا

الر ۳۷ - در اس ۳۷ - گٹھری بنام

پٹالولت چٹا الر ۵ - در اس ۱۱۹ - تجیبہ

بنام محمد الر ۵ - ال آباد ۴۴ - کوٹا اور با

بنام بابا بی الر ۶۱۱ - ال آباد ٹیکوڈاٹ میں یہ سجدہ کیا ہے کہ شخص نافرمانہ کو اپنے دستخط لاشان بنا دینا چاہیے اگر دستاویز نہ ہو سکی طرف سے کسی شخص کے دستخط کرنا قواعد رجسٹری چھانسنے کے لیے دینا چاہیے۔ کلکتہ ۱۹۶۲

جو بہت سے عہدہ داروں نے کی ہیں۔ تو داد کو پچاس روپیہ سے جو ساکر ایک سو روپیہ کر دیا ہے۔ چھتے یہ حکم بھی درج کیا ہے کہ جن پر اجازت وغیرہ کی تصدیق اس دفعہ کے بموجب ہو سکتی ہے ان سب کی تصدیق کوئی عدالت مال کر سکتی ہے اور یہ کہ اس بارہ میں قبولیتوں کی وہی حالت ہوگی جو چوتھی ہے۔ ۱۱ دہم - نئے دفعہ ۱۱ اس کو اس غرض سے رہے دیا ہے کہ یہ بات صاف ہو جائے کہ زمیندار اپنے اسامی کی اراضی پر اسکی پالیس کرینیکے واسطے داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نے دفعہ ۱۱ کو خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ ہم کسی ایسے حکم کی ان مالک میں ضرورت نہیں سمجھتے ہیں جہاں ہر حال کیوں اسے مستند پالیس (کے نقشجات) اور کاغذات حقوق ہوتے ہیں اگر زمیندار بعد اس کے کہ وہ اپنی اطلاع کے واسطے اسے تصدیق کرے جو اس کے اسامی کے دخل میں ہو۔ یہ چاہیے کہ تہہ مذکور کا حکم عدالت استقرار کر دیا جائے اور نقشہ پیمائش در رجسٹر سالانہ بھیج کر دیے جائیں تو وہ جب دفعہ ۹۷ کا ردائی کر سکتا ہے۔

۱۱ - جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس دفعہ کے احکام جس طرح کہ چھتے انگلینڈ یا جو جدید دفعہ ۹۷ میں لیتے ہیں چھتے دفعہ ۱۱ کو خارج کر دیا کیونکہ جن صورتوں کا زمین ذمہ دار تھا انکی نسبت مسودہ ایکٹ مال گذاری اراضی حالت میں و شمالی دادوہ کی دفعہ ۳۷ میں حکم درج کر دیا گیا ہے۔

۱۲ - یہ دفعہ جدید ہے۔ یا در صاف نہیں معلوم ہوتا کہ رضامہ کاشت جو اصل ایکٹ کے رو سے چھتے نہیں ہے وہ اصل قرارداد ہے یا نہیں اور آیا رضامہ کا اس دفعہ کے رو سے تصدیق کر لینا احکام ایکٹ انتقال سے متعلق ہے اگر رضامہ یا نہیں اس قرارداد سے صرف معاہدات ہیں زمیندار اسکی مراد میں تو زمین دخل قرارداد نہیں ہے۔ احتیاطاً دفعات ایکٹ انتقال متعلقہ زمین اور ٹیکہ نقل کیے جاتے ہیں۔

(الف) ایسی عیاد کے واسطے جو دس برس سے زیادہ نہ ہو۔ اور

(ب) ایسے مکان کے واسطے جو جزا ایک سو روپیہ سالانہ سے زیادہ نہ ہو۔

تو ایسے پٹہ یا قبولیت یا قرار داد کے فریقین کو جائز ہے کہ بجائے اسکی رجسٹری کرانے کے اسکی تصدیق کسی عدالت مال یا کسی عمدہ دار مال سے جو رتبہ میں قانون گو سے کم نہ ہو یا ایسے اور شخص سے جسکو لوکل گورنمنٹ اس بارہ میں حکم عام یا خاص کے ذریعہ سے مقرر کرے اور یا بندی ایسی شرط کے (اگر کوئی ہوں) جنکی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد و متبہ از رو سے ایکٹ بنا ہر ایکٹ کرے۔ کرانہیں۔

(۲) اس عدالت یا عمدہ دار یا اور شخص کو لازم ہوگا کہ بعد اسکے کہ اسکا اطمینان نسبت فریقین کی شناخت کے اور اس کے کہ وہ اس پٹہ یا قبولیت یا قرار داد کی شرط سے واقف اور ان پر رضامند ہیں ہو جائے اس پر عبارت ظہری اس مضمون کی لکھے کہ اس نے اس طرح اپنا اطمینان کر لیا ہے اور اس پر اپنے دستخط ثبت کرے اور تاریخ لکھے۔

(۳) پولیس ایسی تصدیق کے وثیقہ مذکور ایسا جائز وثیقہ ہو جائیگا کہ گویا اسکی رجسٹری مطابق قانون نافذ الوقت متعلقہ رجسٹری دستاویزات انتقال کے ہو گئی ہے۔
صفحہ ۹۸۔ جب کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہ ہو زمیندار مستحق ہوگا کہ اپنے آسانی کی

زمیندار کا حق بابت چھاپیش اراضی اسکے

صفحہ ۱۰۶۔ اگر خلاف اقرار نامہ یا قانون مخصص المقام یا دراج مورث کے نہ ہو تو پٹہ تردد اراضی یا طاری مال کا پندرہ سالہ منظور ہوگا اور اطلاع ختم پٹہ پنجاب پٹہ دہندہ یا پٹہ گریڈہ سالہ مقابلہ ثبت اسکے آخر روز سے چھ ماہ پیشتر دیکھا گیا اور پٹہ دیگر جائداد غیر منقولہ کا پٹہ دہندہ یا پٹہ پنجاب یا پٹہ اور اطلاع ختم پٹہ حسب صدر چندرہ روز پیشتر دیکھا گیا۔ اطلاع ختم پٹہ یا ثبت نہ ہو تو اطلاع دہندہ ہو اور جس شخص کو اسکے پابند کرنا منظور ہے اسکو یا اسکے اہل خاندان یا خادم کو دیدہ ہی جائے۔ اور یہ فریقین ہو تو جائداد کے منتظر عام پر اور ان کی جائے۔
صفحہ ۱۰۷۔ شرط اطمینان ایسے تمام زمینداروں سے کہ اسکی رجسٹری اسکے اہل خاندان یا اسکی زمینداروں کو لکھ کر اسکی رجسٹری کے مطابق ہو جائے اور اسکی رجسٹری کے مطابق ہو جائے۔
صفحہ ۱۰۸۔ جب کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہ ہو زمیندار مستحق ہوگا کہ اپنے آسانی کی

یہ ضرور نہیں ہے کہ دستخط زمینداروں کا گواہی کے ساتھ کیا جائے۔ صحیح غازی مقام سوانی پر شاد دیکھی نوٹس ۱۹ ص ۱۹ کا تب دستاویزی گواہ حاشیہ کیا جاسکتا ہے اگر اس نے اپنا دستخط دستاویز کر لیا ہے۔ محمد علی خیم خیر خان دیکھی نوٹس ۱۹ ص ۱۹
صفحہ ۱۰۵۔ پٹہ یا راجہ یا پٹہ یا غیر منقولہ کا ایک مکان میں اسکی حق قبضہ و تصرف کا جو کسی عیاد یا دوام کے لیے نہیں زمینیت اور ایا سو غرضتہ کا جو حصہ فضل و غیر ذیادیت یا دیگر شے قرار بنا ہے اسکا انتقال دار قبضہ منقولہ دیکھا گیا قبول کرنا ہے عمل میں آئے۔ انتقال کنندہ ہے پٹہ دہندہ اور انتقال داد سے پٹہ گریڈہ مازت ہے اور زمینیت زمینیت لکھتا ہے۔ اور وہ فقہ یا حصہ فضل و غیر ذیادیت یا دیگر شے مالیت دار موجودہ زمین یا کو یہ لکھاتی ہے۔

جوت پر داخل ہو اور اسکی پیمائش کرے۔
باب ۸
 ادا اور وصول کیا جانا لگان کا
 ادا کیا جانا لگان کا اور بقایا لگان

دفعہ ۹۹۔ آسامی لگان بذریعہ ایسی قسطوں کے قابل ادا ہوگا جو مطابق قرارداد کے ہوں یا جب کوئی قرارداد نہ ہو تو ایسی قسطوں میں ادا ایسی تاریخوں پر قابل ادا ہوگا جو لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کے مقرر کرے۔

دفعہ ۱۰۰۔ جائز ہے کہ لگان آسامی (خود) یا بذریعہ اپنے ایجنٹ (کارندہ) کے یا بذریعہ سنی آرڈر ڈاک خانہ کے یا حسب دفعہ ۱۱۱۔ عدالت میں داخل کرنے کے ذریعہ سے ادا کرے۔

دفعہ ۱۰۱۔ اس قسط لگان کی اس تاریخ پر ادا نہ کی جائے جس پر وہ واجب ادا ہو اور اس سے اگلی تاریخ پر بقایا لگان ہو جائیگی اور آسامی ایسی بقایا پر سود بشرح ایک مفصل مہوار کے ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ ۱۰۲۔ (۱) بقایا لگان بذریعہ نمائش کے یا بذریعہ قرضی مطابق احکام ایکٹ ہذا کے یا ان دونوں طریقوں سے وصول کی جاسکے گی۔

(۲) ایکٹ کورٹ آف وارڈس ملک مغربی دہلی و اودھ مصدرہ ۱۹۹۹ء کی دفعات

لگان کی قسطیں

لگان کے سطح قابل ادا ہوگا

لگان کی قوت بقایا لگان ہو جائیگا

وصول کیا جاتا بقایا لگان

(۱) یہود تاریخ واجبل داد سے واجب ہو گا نہ کہ تاریخ ڈگری سے انڈین لارپورٹ ہم کلکتہ ۵۹-
 احسن المشر بنام قاضی آفتاب الدین -
 (۲) اگر ایک عرصہ تک بقایا لگان پر سود نافذ کیا جاتا تو اس سے آئندہ اسکے لیے سود کا استحقاق زائل نہیں ہو جاتا۔ الر ۵ کلکتہ ۱۰۲- جمہوریہ لال بنام لال -
 ۱۰۳- یہ ایکٹ کل اس کتاب کے جرمین نقل کیا گیا ہے۔
 ریکورڈ نمبر ۱۴۶- گلنداری اراضی جو اس کتاب کے ساتھ منسلک ہے۔

۱۰۳- سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل تھی۔
 "ہم نے الفاظ "مقررہ رواج خارج کر دیے ہیں۔ جس حالت میں کوئی قرارداد نہ ہو آسامی لگان ایسی قسطوں میں قابل ادا ہوگا جو ان قواعد کے بموجب مقرر کی جائیگی جو اس غرض سے مرتب کیے جائیں۔ ان قواعد میں یہ ضرور ذکر دیا جائیگا کہ قسطوں کے مقرر کرنے میں کسی لیے رواج مختصر المقام کا لحاظ کیا جائے جس کا موجود ہونا یا اجاے۔ اور اگر نمائش بقایا لگان کے فریقین اس امر کے حجاز ہوں کہ رواج مختصر المقام پر استدلال کریں اور عدالتیں اس امر پر مجبور نہ ہوں کہ ایک امر متعارف نہ کیا گھیلے بلکہ ان کے ساتھ عدالت وقت میں لگائی جائے۔" ۱۰۳- یہ دفعہ ہم سے کہ ایک جزو کے مطابق ہے۔

۳۹ نفاذ کے احکام بہ تبدلات ضروری اس حکم کے ذریعہ سے کل جائداد اسے سرکاری
میں لگان کے وصول کیے جانے سے متعلق کیے جاتے ہیں۔

۱۰۔ (۱) اگر کسی آسامی سے بذریعہ جس بیجا یا اور طرح کے تشدد کے
بگان جبراً وصول کیا جائے خواہ وہ قانوناً یا فتنی ہو یا نہ ہو تو آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ اس
شخص سے جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو اسقدر معاوضہ وصول کرے جو دوسروں پر سے
زیادہ نہ ہو اور جسکی عدالت ڈگری کرنا مناسب سمجھے۔

معاوضہ
بابت
جبراً
وصول
کرنے
لگان
بذریعہ
تشدد

۱۲۔ اس دفعہ کے بموجب معاوضہ کے دلائے جانے سے کسی ایسے تاوان یا سزا
کی مخالفت نہ ہو جائیگی نہ اسپر کچھ اثر ہو سچے گا جبکہ وہ شخص جو ایسے جبراً وصول کرنے کا مجرم ہو
مجبوراً تو برائت سزا کے بموجب مستوجب ہو۔

لگان بذریعہ پیداوار

۱۴۔ (۱) جب حالت میں کہ لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکرت فصل اتارنے کے لیا جاتا ہو آسامی
مستحق اسکا ہوگا کہ فصل پر بلا شرکت غیرے قبضہ رکھے۔

پیداوار
کی نسبت
حقوق
اور ذمہ
داریاں

۱۲۔ جب لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے لیا جاتا ہو آسامی مستحق اسکا
ہوگا کہ کل پیداوار پر اس وقت تک بلا شرکت غیرے قبضہ رکھے جب تک کہ اسکی بٹائی نہ
لیکن وہ مستحق اسکا نہ ہوگا کہ کوئی جزو پیداوار کا اٹھلایاں سے ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لے
جائے کہ وقت مناسب پر اسکی بٹائی داہمی طور پر نہ ہو سکے۔

۱۳۔ دونوں صورتوں میں آسامی مستحق اسکا ہوگا کہ بغیر کسی قسم کی مداخلت سبجانہ
زمیندار کے۔ پیداوار کو کاشتکاری کے معمولی طریقہ پر کاٹے اور جمع کرے۔

۱۴۔ اگر آسامی فصل یا پیداوار کے کسی جزو کو ایسے وقت یا ایسے طریقہ پر لے جائے
کہ اسکا مناسب تخمینہ یا کنکرت یا بٹائی نہ ہو سکے یا اسکی نسبت ایسے طور پر عمل کرے
جو رواج منصفانہ کے خلاف ہو تو جابر ہے کہ پیداوار کی نسبت یہ سمجھا جائے کہ وہ اس قدر

۱۵۔ جدید ہے بنکال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ
۱۶۔ پنجاب کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعات ۱۲ و ۱۳

۱۵۔ بجائے دفعہ ۱۴ کے ہے۔
۱۶۔ ایکٹ نمبر ۳۵

زیادہ اور عمدہ مٹی جیسی کہ اس فصل میں قرب و جوار کی ویسی ہی اراضی پر کی سب سے زیادہ اور عمدہ پیداوار اسی قسم کی ہو۔

دفعہ ۱۰۵۔ جس حالت میں کہ لگان بذریعہ بٹائی پیداوار کے جنس میں یا بذریعہ تخمینہ یا کنکوت فصل استادہ کے لیا جاتا ہو۔

(الف) اگر زمیندار یا آسامی مناسب وقت پر حاضر ہونے میں غفلت کرے۔ یا

(ب) اگر میداندار کی مقدار یا مالیت یا بٹائی کی بابت کوئی نزاع ہو۔

تو جائز ہے کہ کوئی فریق عدالت میں اس امر کی درخواست پیش کرے کہ اس بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے واسطے کوئی عمدہ دائرہ تعیین کیا جائے۔

درخواست دہندہ کو لازم ہوگا کہ درخواست کے ساتھ اس قدر فیس داخل کرے جو لوکل گورنمنٹ نے ان قواعد میں جو اس بارہ میں مرتب ہوں مقرر کی ہو۔

دفعہ ۱۰۶۔ (۱) ایسی درخواست کے موصول ہونے پر عدالت کو لازم ہوگا کہ اطلاع

تحریری بنام فریق ثانی اس غرض سے جاری کرے کہ وہ بتاریخ اور بوقت مقررہ اطلاع نامہ حاضر ہو و کسی عمدہ دار کو تعیین کرے جو بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت مذکور کرے گا۔

(۲) اگر فریق ثانی یہ عذر کرے کہ لگان بذریعہ بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت کے نہیں لیا جاتا ہے

یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہیں ہے۔ تو عمدہ دائرہ تعیینہ کو لازم ہوگا کہ اس عذر کو قلمبند کرے لیکن وہ کارروائی جس کا بعد ازین ایکٹ نہ امین حکم ہے عمل میں لائے۔

درخواست واسطے مقرر کیے جانے عمدہ دار کے کوئی شرط یا شرط نہ ہو

مناہلہ کارروائی ایسی درخواست کے گزیر

۱۰۶۔ بجائے دفعہ ۳۳ کے ہے۔

اسکے متعلق سلیکٹ کیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی۔
”ہم یہ بہتر سمجھتے ہیں کہ دفعہ ۳۳ ایکٹ ۱۹۱۲ء کی عبارت زیادہ پورے طور سے قائم رکھی جائے اور یہ بات مناسب سمجھتے ہیں کہ ان میں طریقوں کا فرق کی طور سے ذکر کر دیا جائے جو واسطے تعیین لگان جنسی کے ان مالک میں راجع ہیں۔ ہم نے ایک حکم اس ضمن کا درج کر دیا ہے کہ جب حسب باب ہذا امین کے متعین کیے جانے کی درخواست کی جائے تو اسکے ساتھ امین کی فیس داخل کر دی جائے۔“

۱۰۶۔ بجائے دفعہ ۳۳ کے ہے۔
اسکے متعلق سلیکٹ کیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی۔

”کارروائیات حسب باب ہذا میں ایسی صورتیں واقع ہوتی ہیں جن میں یہ عذر کیا جاتا ہے کہ لگان جنس میں قابل ادا نہیں ہے۔ جیسا کہ درخواست حسب نمبر ۱۲۱ میں درخواست کنندہ نے بیان کیا بلکہ وہ نقد قابل دہا ہے یا یہ بھی عذر کیا جاتا ہے کہ کسی قسم کا لگان قابل ادا نہیں ہے۔ سو وہ ابتدائی میں ایسی صورتوں کی نسبت کوئی حکم درج نہیں کیا گیا تھا اور قانون موجودہ کے اس نقص پر توجہ ہوئی ہے۔ جو عمدہ دائرہ تعیین کیا جائے گا وہ ایسے امر کی نسبت عدالتی کارروائی نہیں کر سکتا ہے۔ امین عمدہ دار مذکور کو چاہیے کہ وہ اس عذر کو اس شخص سے ظہیر کرے کہ بحالت ضرورت۔ بعد میں عدالت پر غور و خوض کرے۔ لیکن یہ نہایت ضروری کہ کنکوت و غیر ذلک میں اسے اور سوتے تک فی ملٹوی کی بجائے عدالت اس عذر کا فیصلہ کرنے لیا جائے۔ دفعہ ۱۰۶ کو اس طرح بدلنا چاہیے کہ شوریٰ ہی ہوگا

(۳۴) اگر بتاریخ مقررہ یا اس سے پہلے اس نزاع کا تصفیہ نہ ہو جائے تو عہدہ دار مذکور کو لازم ہوگا کہ ہر فریق سے یہ ایجا کرے کہ قرب وجوار کے ایک ایک باشندہ کو بطور بیج کے مقرر کرے اور وہ خود بھی ایک باشندہ قرب وجوار کو بیج مقرر کرے تاکہ وہ پیداوار کی بنیادی یا فصل کے تخمینہ یا کنکرت میں مدد دین۔

(۳۵) اگر کوئی سافر فریق حاضر نہ ہو یا بیج مقرر کرنے سے انکار کرے تو عہدہ دار تخمینہ کو لازم ہوگا کہ ایک بیج اسکی طرف سے خود مقرر کر دے۔

(۳۶) عہدہ دار تخمینہ کو لازم ہوگا کہ بیجوں کی آراؤ کو قلمبند کرے اور اپنا فیصلہ کرنے میں ان آراؤ پر لحاظ کرے۔

(۳۷) در صورت بنیادی پیداوار کے اگر فریقین اس فیصلہ سے رضامند ہو جائیں تو اسکے مطابق بنیادی کر دی جائے گی۔ اگر فریقین ایسی بنیادی پر راضی نہ ہوں تو۔ اور (نیز) کل ایسی صورتوں میں جن میں لگان بذریعہ تخمینہ یا کنکرت فیصلہ استادہ کے قابل ادا ہو۔ عہدہ دار تخمینہ کو لازم ہوگا کہ ایک تخمینہ اس پیداوار فیصلہ کی اہمیت کا کرے اور لگان قابل ادا مقرر کرے بعد اسکے عہدہ دار مذکور اپنا فیصلہ بنا دیگا اور فیصلہ مذکور کو اپنی کل دروائی کی رپورٹ کے ساتھ عدالت میں ارسال کرے گا۔

(۳۸) فریقین کا اختیار ہوگا کہ اس تاریخ کے بعد بیج فیصلہ سنا یا گیا ہو ایک ہفتہ کے اندر میں فیصلہ کی نسبت عذرات داخل کریں۔ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ ان عذرات کی نسبت کرے اور ان پر بعد ایسی تحقیقات فرم کرے (اگر کچھ ہو) جو مزوری معلوم ہو احکام صادر کرے۔ اگر یہ عذر داخل کیا جائے کہ لگان بذریعہ بنیادی یا تخمینہ یا کنکرت کے قابل ادا نہیں ہے یا یہ کہ کچھ لگان قابل ادا نہیں ہے اور عدالت اس عذر کو صحیح قرار دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اس فیصلہ کو منسوخ کر دے۔

اگر کوئی اور عذر داخل کیا جائے تو عدالت کو جائز ہے کہ اس فیصلہ کو ترمیم یا بحال کرے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور واسطے ادا کیے جانے اس لگان اور خرچہ کے رائے کچھ ہو) حکم صادر کرے اور ایسا حکم بقایا سے لگان کی ڈگری کا اثر رکھے گا۔

مکان کی بابت رسیدین

دفعہ ۱۰۶۔ پھر آسامی جو اپنے زمیندار کو مکان کی بابت کچھ ادا کرے مستحق اسکا ہوگا کہ فوراً زمیندار سے ایک تحریری رسید جس پر اس زمیندار کے دستخط ہوں اس رقم کی باقی بچاؤ اس طرح ادا کی جائے۔

آسامی کا حق مکان کی بابت رسید پانچواں سال سے

دفعہ ۱۰۸۔ (۱) لازم ہے کہ رسیدین میں تفصیلات ذیل کے ایسی تفصیلات درج کی جائیں جنکی صراحت زمیندار ادا ہونے کے وقت کر سکتا ہو۔ یعنی۔

(الف) نام ادا کرنے والے اور پانے والے کے۔ اور

(ب) نام موضع کا صحیح محال یا پٹی کے۔ اور

(ج) تعداد جو ادا کی گئی۔ اور

(د) تفصیل اس جوت کی جسکی بابت مکان ادا کیا گیا ہے۔ اور

(ہ) سال اور قسط بسکی باآدا کی ہوئی رقم جمع کی گئی۔ اور

(و) یہ کہ آیا رقم ادا شدہ بطور کل (مطالبہ) کے ادا ہو جانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور اسکے جزو کے۔ اور

۱۔ بجای دفعہ ۳۸ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی یہ تھی۔
”ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ رسید پر اس زمیندار کو جو رسید سے اپنے دستخط درج کر دینا لازم ہوگا۔“
۲۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی۔
”میں نے اس نوپراؤ اسکے ساتھ بجگال ایک قبضہ لہجی کی دفعہ ۵۶ پر غور و خوض کیا۔ جن امور کی تصریح فقرات (ج) و (د) میں کی گئی ہے وہ ایسے ہیں کہ ممکن ہے زمیندار مکان کے ادا کئے جانے کی وقت (نادانستہ) کے سبب (مگر بالکل نہ لکھے)۔ زمیندار کو لازم ہے کہ ہر وقت اس پر غور و خوض کرے اور جہاں اسکو مکان ملے فوراً اسکی رسید دیکھ اور دفعہ (۱) کے احکام کی شکل میں تعبیر کرے کہ قصور کا دفعہ (۲) میں سخت تاوان مقرر کیا گیا ہے۔ ایس زمیندار کے حق میں انصاف کی غرض سے یہ ضرور ہے کہ وہ شرطوں بجگال کے ایک قبضہ لہجی کی دفعہ ۵۶ میں درج ہے۔ (۱) میں قانون میں بھی درج کر دیا ہے۔ لیکن شرطوں کو اصل سودہ میں ترک کر دی گئی ہے (اگر یہ دفعہ نہ ہو تو احکام دیکھو اور اسکی مخالفت اختیار کر کے گئے ہیں)۔ یعنی یہ (شرط) کہ رسید میں ایسی تفصیلات درج کی جائیں جنکی صراحت زمیندار

ادا ہوگی کیوت کر سکتا ہو پختا چہئے ان الفاظ کو دفعہ (۱) میں درج کر دیا ہے۔
”جن تفصیلات کا اس دفعہ میں حکم جو ان میں ہم نے فقہ (۱) میں درج کیا ہے محال ہی کے اضافہ کر دیا ہے۔“
”فقہ (۲) میں جو تعداد درج کی جائے وہ ہمیشہ تعداد ہونی چاہیے جو دفعہ الواقع ادا کی جائے۔“
”فقہ (۳) میں ہم نے الفاظ ”تفصیلات“ درج کر دیے ہیں اس غرض سے کہ اس جوت کی شناخت ہو جائے جسکی بابت آسامی نے مکان لیا ہے۔“
”فقہ (۴)۔ تعداد مطالبہ کے درج کیے جانے میں بہت دشواریاں پیدا ہو گئی۔ بجز اسکے کہ زمیندار کے پاس رسید نہ ہو جائے کہ وقت پورا ہی موجود ہو جو زمیندار کے بل پر غیر ممکن ہوگا کہ اس تفصیل (یعنی تعداد مطالبہ) کو درج کرے۔ علاوہ ان میں ممکن ہے کہ تعداد مطالبہ کی نسبت فرقہ میں تداخل ہو۔ خاص مقصد یہ ہے کہ زمیندار کو یہ معلوم ہوگا کہ آیا وہ زمیندار کے ادا کی ہر بطور کل مطالبہ جانے کے پوری ادا ہو جانے کے قبول کی گئی ہے یا صرف بطور اسکے جزو کے۔ تاکہ وہ بحالت ضرورت فوراً کارروائی کر سیکے۔ ہم نے ایسی سکھ مطابق فقہ (د) کو بدل دیا ہے۔“

(۱) تاریخ جس پر لگان ادا کیا گیا۔

(۲) اگر رسید میں دراصل وہ تفصیلات نہ ہوں جنکا دفعہ بذامین حکم ہے تو لازم ہوگا کہ تاریخ کے خلاف اسکے ثابت نہ کیا جائے اس رسید کی نسبت یہ قیاس کر لیا جائے کہ پوری تاریخ اس تاریخ تک کے کل مطالبہ جات لگان کی ہے جس پر رسید دی گئی۔

صفحہ ۱۰۹-۱۱۰ (۱) جب آسامی لگان کی بابت کچھ ادا کرے تو اسکو جائز ہے کہ وہ سال یا وہ سال اور متوسط ظاہر کرے جسکی بابت وہ ادائیگی ہوئی رقم کو جمع کرانا چاہتا ہے۔ اور لازم ہوگا کہ وہ ادائیگی ہوئی رقم اسی کے مطابق جمع کی جائے۔

(۲) اگر آسامی کوئی ایسا اظہار نہ کرے تو جائز ہے کہ وہ ادائیگی ہوئی رقم بابت کسی ایسی بقایا کے جمع کی جائے جس میں تمام ادائیگی عارض نہ ہو اور جو زمیندار مناسب سمجھے۔

ادائیگی کا
بابت
کے

کی بابت چاہے کر دے بعض اشخاص نے یہ سارے ظاہر کیے کہ ایسا حکم دیا گیا ہے کہ کوئی رقم ادا شدہ اس صورت میں سال روان کی بابت جمع نہ کیا جائے جب کوئی پہلے کی بقا یا واجب الادا ہو۔ (لیکن) ایسے حکم کا یہ نتیجہ ہو سکتا تھا کہ بابت ایسی بقا یا لگان کے کٹتی کرنا جائز ہو جاتا جو ایک سال سے زیادہ عرصے سے واجب الادا رہی ہو۔

”ہماری رائے میں زمیندار کو یہ اختیار نہونا چاہیے کہ کسی رقم ادا شدہ کو کسی ایسی بقا یا لگان کی بابت جمع کرے جس میں تادی عارض ہو۔ آسامی کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ اپنی ادائیگی ہوئی رقم کی نسبت یہ تخصیص کرے کہ وہ کسی مطالبہ کی بابت محسوب ہوتی چاہیے۔

اور اگر آسامی نے اسی امر کو صریحاً ظاہر نہ کر دیا ہو تو بھی یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اسکی یہ نیت ہے کہ اسکی ادائیگی ہوئی رقم ایسے قرضہ کی بابت جمع کی جائے جو بذریعہ تلاش قابل وصول نہیں رہا ہے۔ پس چنے اس کے مطابق دفعہ تحتی (۲) کی ترمیم کر دی ہے۔

۱- اسی کے ہم مضمون دفعہ ۵۶ ایک قبضہ اراضی بنگال فقرہ ۴۴ ہے جس کے مطابق مقدمہ کوئی ناظمہ چکرورتی بنام الیکٹرک انڈین لارپورٹ جلد ۴۴ حکومت صلی ۱۹۶۹ء یہ تجویز ہوئی کہ رسید ایسے کارندہ کی دی ہوئی ہے جو محض راجاز نہ تھا اسلئے اس رسید کی نسبت تاریخ منطقی ہونے کا قیاس نہ ہوگا۔

۲- قبضہ اراضی دفعہ ۵۵ بنگال پریچ تو لیکٹی ہے۔ فرق اتنا ہے کہ اس قانون میں یہ شرط ہے کہ جس مطالبہ میں تادی عارض ہے اس میں لگان کو زمیندار محسوب نہیں کر سکتا اور دفعہ ۵۵ میں کوئی ایسی قید نہیں ہے۔ اسکے خلاف دفعہ ایک معاہدہ میں معلوم ہے کہ کوئی تعین کرے تو دائرہ تادی عارض شدہ میں ہی محسوب کر سکتا ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی مسب ذیل تھی:-

”میں نے ان اعتراضات پر غور کیا جو دفعہ تحتی (۱) کے احکام کی نسبت کیے گئے ہیں جو حکم قانون اس دفعہ میں درج کیا گیا ہے وہ وہی حکم ہے جو ایک معاہدہ میں درج ہے۔ اور اسی حکم قانون کے بموجب بالفعل عملدرآمد ہوتا ہے۔ ہماری رائے میں یہ امر قریب انصاف نہ ہوگا کہ آسامی زراعت پیشہ کو وہ اختیار نہ دیا جائے جو ہر ایک دیگر قسم کے مہروں کو اس بارہ میں دیا گیا ہے کہ جو رقم وہ ادا کرے اسکی محسوبی کی تخصیص جس قرضہ

رسیدہ بنے سے یا درجہ اسٹیکٹہ کا پتہ جس کو پیش سے اسٹیکٹہ کرنے کی باہر سے اسٹیکٹہ

دفعہ ۱۰۰۔ اگر کوئی زمیندار بلا وجہ مقبول آسامی کو ایسی رسید جس میں وہ تفصیلات درج نہیں ہو ایکٹ ہذا میں قبیل ازین مقرر کی گئی ہیں کسی ایسے لگان کی بابت جو آسامی مذکور نے ادا کیا ہو حوالہ کرنے سے انکار کرے۔ یا اس لگان کو جو ادا کیا جائے اس سال اور اس سطح کی باہر جمع کرنے سے انکار کرے جبکی بابت اس ادا کی ہوئی رقم کے جمع کرنے کی آسامی مذکور نے درخواست کی ہو تو آسامی سطح اسکا ہوگا کہ زمیندار مذکور سے اس قدر سہارا وصول کرے جو اس ادا کیے ہوئے لگان کی تعداد یا مالیت کے دو چہند سے زیادہ نہ ہو اور جسکی کہ عدالت ڈگری کرانہ سب سے ہے۔

داخل کیا جانا لگان کا عدالت میں

دفعہ ۱۱۱ صورت ہا ذیل میں سے کسی صورت میں زمین کے لگان زر نقد واجب الادا ہو۔ یعنی دالغ جب کوئی آسامی زمیندار کو پوری رقم اس لگان کی جو اس کے واجب الادا ہوا ادا کرنے کے واسطے پیش کرے اور زمیندار اس کے لینے سے انکار کرے یا یہ ظاہر کرے کہ وہ اسکی رسید دینا نہیں چاہتا ہے۔

دفعہ ۱۱۱۔ صورت ہا ذیل میں سے کسی صورت میں زمین کے لگان زر نقد واجب الادا ہو۔ یعنی دالغ جب کوئی آسامی زمیندار کو پوری رقم اس لگان کی جو اس کے واجب الادا ہوا ادا کرنے کے واسطے پیش کرے اور زمیندار اس کے لینے سے انکار کرے یا یہ ظاہر کرے کہ وہ اسکی رسید دینا نہیں چاہتا ہے۔ (ب) جب لگان بشرک اور مشترک اور آسامی کو اس رقم کی بابت شراکی شراک سبند نہ ہو سکے اور کسی شخص کو انکی طرف سے لگان وصول کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو۔

(ج) جب دو یا زیادہ اشخاص علیحدہ علیحدہ لگان تحصیل کرنے کے حق کا دعویٰ کریں یا جب آسامی کو نیا کٹی سے اس زمین میں قبضہ ہو کہ کون لگان پانے کا مستحق ہے۔ آسامی کو جائز ہے کہ عدالت میں درخواست تحریری اس امر کی پیش کرے کہ اسکو اس لگان کی پوری رقم کے عدالت میں داخل کرنے کی اجازت دیجئے جو اسوقت واجب الادا ہو۔

دفعہ ۱۱۲۔ (۱) لازم ہے کہ درخواست میں بیان ان وجوہ کا جو جنکی بنا پر جرحہ کی جائے اور امور ذیل کا بھی بیان ہو۔

دفعہ ۱۱۲۔ (۱) لازم ہے کہ درخواست میں بیان ان وجوہ کا جو جنکی بنا پر جرحہ کی جائے اور امور ذیل کا بھی بیان ہو۔ صورت (الف) میں نام اس شخص کا جسکے حق میں جمع ہونے کے واسطے زراعت داخل کیا جاتا ہے اور

۱۔ یہ کہ دفعہ ۱۰۸ کے ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیم کی حسب ذیل تھی:- فقط غفلت کے استعمال سے زمیندار اس صورت میں مستوجب تادان ہوتا ہے۔ یعنی وہ زمیندار کو پوری رقم اس لگان کی بابت شراکی شراک سبند نہ ہو سکے اور کسی شخص کو انکی طرف سے لگان وصول کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو۔

صورت (ب) میں نام اُن شریکوں کے جنکو لگان واجب الادا ہوا اور صورت (ج) میں نام اُس شخص یا اُن شخصوں کے جنکو لگان سبجلی مرتبہ ادا کیا گیا تھا اور اُس شخص یا اُن شخصوں کے جواب اُسکا دعویٰ کرتے ہوں۔

(۱۲) لازم ہوگا کہ درخواست کی تصدیق بطور عرضی دعویٰ کے کجا سے اور اسکے ساتھ اسقدر رسوم داخل ہو چکی لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے ہدایت کرے۔

دفعہ ۱۱۳۔ اگر اُس عدالت کو جسکو درخواست دفعہ ۱۱۱ کے احکام کے بموجب دی جا

یہ معلوم ہو کہ درخواست کنندہ دفعہ مذکور کے بموجب اُس لگان کے داخل کرنے کا مستحق ہے تو

عدالت کو لازم ہوگا کہ اُس لگان کو لے لے اور اُسکی بابت ایک سید بہ ثبت ثمر عدالت دیدے۔

دفعہ ۱۱۴۔ جو سید دفعہ عین ماسبق کے بموجب دی جاے اسکا اثر بطور فارغ غلطی اُس رقم

لگان کے جو آسامی سے واجب الادا ہوا و حسب متذکرہ بالا داخل کی گئی ہو اسی طور پر اور اسی حد تک ہوگا کہ گو یا وہ رقم لگان کی۔

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) میں اُس شخص کو وصول ہوگی جسکی نسبت درخواست میں

یہ لکھ ہو کہ اسکے حق میں وہ امانت جمع کی جاے۔

دفعہ مذکور کی صورت (ب) میں اُن شرکا کو وصول ہوگی جنکو لگان واجب الادا ہے۔

دفعہ مذکور کی صورت (ج) میں اُس شخص کو وصول ہوگی جو اُس لگان کا مستحق ہے۔

دفعہ ۱۱۵۔ جب عدالت میں رقم امانت داخل ہو اسکو لازم ہوگا کہ فوراً کچھری کے کسی مقام منظر عام پر اور ضلع

کی دہی زبان میں اُس لگان کے داخل ہو جانے کا ایک اشتہار آویزان کرانے جس میں آسامی کا نام اور زمیندار کا

نام اور رقم لگان کی جو داخل کی گئی ہو اور کوئی اور ایسی تفصیلات جو ضروری ہوں درج ہوں۔

دفعہ ۱۱۶۔ اگر رقم امانت کی اُس تاریخ سے جس پر اشتہار اس طرح آویزان کیا جاے علیٰ

اگلے پندرہ دن کی سیوا کے اندر دفعہ عین ثلویہ کے بموجب ادا نہ ہوگا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ فوراً۔

دفعہ ۱۱۱ کی صورت (الف) میں اطلاع نامہ داخل زر امانت کی تعمیل بلا لینے کسی خرچہ

دی جاے گی

ایک جائز غلطی ہوگی

زر امانت کے داخل ہونے پر اشتہار

اطلاع نامہ اس کے مطابق

۱۱۸۔ آخر باعینہ کے لیے بڑھائی گئی ہیں۔ یہ دفعہ جدید ہے۔	۱۱۷۔ یہ دفعہ جدید ہے۔ ۱۱۶۔ یہ دفعہ جدید ہے۔
--	--

کے اس شخص پر کرانے جسکی نسبت درخواست میں یہ لکھی ہو کہ اس کے حق میں وہ امانت جمع کی جائے۔ اور دفعہ مذکور کی صورت (ب) میں اطلاع نامہ ارفعال زر امانت زمیندار کے گاؤں کے دفتر یا رہائش گاہ پر ایک ہی مقام نظر عام میں اس گاؤں میں زمین جو ت واقع ہو اور بزبان کرانے - اور دفعہ مذکور کی صورت (ج) میں ایک اطلاع نامہ کی تعمیل پر ایسے شخص پر کرانے جسکی نسبت اسکو یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ وہ شخص اس زر امانت کا دعویٰ کرتا ہے یا اسکا مستحق ہے۔

اور اگر وہ
اور اس کی
مجازاً

دفعہ ۱۱۶ - (۱) عدالت کو جائز ہے کہ زر امانت کی رقم کسی ایسے شخص کو جو عدالت کو اسکا مستحق معلوم ہو اور اس کے یا اگر وہ مناسب سمجھے تو جائز ہے۔ اور اگر زر امانت حسب دفعہ (ج) دفعہ ۱۱۱ داخل کیا گیا ہو تو۔ بجز اس صورت کے کہ فریق متنازعین درخواست مشترکہ پیش کریں۔ لازم ہے کہ رقم مذکور کو اس وقت تک رکھنے سے جب تک کہ عدالت دیوانی نسبت اس امر کے فیصلہ نہ کرے کہ کون شخص اسکا مستحق ہے۔

(۲) جائز ہے کہ عدالت اس امر کی ہدایت کرے تو وہ رقم بذریعہ منی آرڈر ڈاکھانہ کے ادا کی جائے

(۳) اگر قبل گذرنے میں ممالک کے اس تاریخ سے چھپر کوئی رقم امانت داخل کی گئی ہو اس شخص کے بموجب وہ رقم ادا نہ کر دی گئی ہو تو جائز ہے کہ عدالت نہ ہونے کسی ایسے حکم عدالت دیوانی یا مال کے جو خلاف اسکے ہوں رقم امانت داخل شدہ جمع کرنے والے کو اسکی درخواست پر اور اس رسید کو واپس کرنے پر جو اس عدالت نے دی ہو زمین لگان داخل کیا گیا تھا یا زر امانت کے داخل کرنے کی نسبت اسکے ایسی اور شہادت پیش کرنے پر جو عدالت کافی سمجھے واپس کر دی جائے

اور اگر وہ
اور اس کی
مجازاً

دفعہ ۱۱۸ - لازم ہے کہ کوئی نامش یا اور کارروائی بمقابلہ صاحب سیکرٹیری آف اینڈ ٹریسٹ ہاؤس مندر باجلاس کونسل کے یا بمقابلہ کسی عہدہ دار گورنمنٹ کے نسبت کسی امر کے جو کسی عدالت پر تعلق کسی زر امانت کے بموجب دفعات مندرجہ بالا کیا ہو دائر نہ کی جائے۔ لیکن اس دفعہ کے کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جو ایسے زر امانت کی رقم کے وصول پانے کا مستحق ہو یہ امانت نہ ہوگی کہ اسکو کسی ایسے شخص سے وصول کرے جسکو وہ دفعہ عین مابقی کے بموجب ادا کی گئی ہو۔

<p>۱۱۷ دفعات ۱۱۸ - عدالت ۱۱۸ عدالت میں عدالت کے بموجب قایم کی گئی ہیں۔ ۱۱۷ دفعہ ۱۱۸ - عدالت میں عدالت کے بموجب قایم کی گئی ہیں۔</p>	<p>۱۱۷ دفعات ۱۱۸ - عدالت ۱۱۸ عدالت میں عدالت کے بموجب قایم کی گئی ہیں۔ ۱۱۷ دفعہ ۱۱۸ - عدالت میں عدالت کے بموجب قایم کی گئی ہیں۔</p>
---	---

باب قرنی

زمیندار کا حق قرنی کا

دفعہ ۱۱۹ - (۱) پیداوار کل اراضی کی جو کسی آسامی کی کاشت میں ہو اس نگان کی

وصول
کیا جاتا
بقا یا
بذریعہ
قرنی کے

۱۔ یہ دفعہ بجای ۵۶ کے ہے۔ اسکے متعلق
رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل ہے:-

"ہے قانون متعلقہ کارروائیاں قرنی میں جو اصل
مسودہ میں درج تھا کوئی بڑی تبدیلی نہیں کی ہے۔ لیکن دفعہ
۱۱۹ کے اس صرح حکم کی وجہ سے۔ کاشت کرنے والے آسامی
تسلیمی کی فصل پائس حالت میں جیسا اصل آسامی پائس نگان ادا
کرتے اس نگان کا بار کھات ہوگا۔ بہت تبدیلیوں کی ضرورت
ان مختلف صورتوں کے لحاظ سے ہونی کہ قرنی کی نسبت
عزرداری کرینے کا حق کبھی واقعی باقیدار کو اور کبھی کاشتکار کو
اد کبھی ان دونوں کو حاصل ہوگا۔ اور نیز اس حکم کے درج کرنے
کی غرض سے تبدیلی کی ضرورت ہوئی کہ اس کاشتکار کو جسکی فصل
قرنی کی گئی ہو قرنی کی باضابطہ اطلاع اور اسکی نسبت عزرداری
کرینے کا موقع دیا جائیگا"

احکام درج ہیں۔ اور دفعہ ۱۲۳ محض غمہ ... اصلی مسودہ کی جو اجنبی تھا
جگہ پر دفعہ ۱۲۳ کے درج کی گئی ہے۔ علاوہ ان تبدیلیوں کے جسے
ان دفعات کی جو دفعہ ۱۲۱ کے ہوتے ہیں ترتیب بدل دی ہو پستان نغان
راجیو دفعہ ۱۲۳ لغایت ۱۲۱ کو پہلے تھا جو ان صورتوں متعلق ہیں
جن میں قرنی کی نسبت عزرداری کی گئی ہو اور ان میں کل کارروائیاں
۱۲۱ انتظام نیلام کی نسبت احکام درج ہیں۔ اسکے بعد دفعہ ۱۲۳
کی گئی ہیں جن میں ایسی نانات عزرداری قرنی کی نسبت احکام درج ہیں
جو قبل وقوع نیلام دائرہ گنجائش اور اس طرح انکی درجہ بندی کا رد و اہلیت
نیلام التوا زمین رہیں۔ ان دفعات کے بعد دفعہ ۱۲۵ تک صرح درج
کی گئی ہے جس میں ان صورتوں کی نسبت احکام درج ہیں جن میں
یوچر ہوئے ہیں ان کے اس شخص سے جو یہ حیسکو یا جاہل قرنی سے نقصان
پہنچا ہو قرنی چلا کر باقی رہا تھا جو کہ اسکی بابت معاوضہ کی نالی کر کے
بالآخر وہاں ۱۲۹ لغایت ۱۲۹ میں معمولاً قرنی کے افغان بجای
کی نسبت۔ اور ان اسامیان کے حقوق کی نسبت جسکی فصل جو یہ زمین
کسی زمیندار کے حیسکو یا تحت زمین قرنی کی گئی ہو۔ اور نسبت میں فصل زمین
قرنی بحیثیت زمیندار قرنی پر زمیندار کے۔ اور نسبت میں اس وقت
جو قرنی کے اور قرنی کی زمین کھد میں بریاتی یا افغان کے ہیں احکام درج ہیں
اسکے متعلق فیصلے حسب ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) خستاران کی نسبت فصل جو کھد میں چلی جائے۔ ایسے اگر کوئی شخص
فصل کو لے کر زمین میں قریب لگائے تو نگان زمیندار کو ادا کرے۔ جیسا کہ
نیام نیلام اور محکمہ نوٹس الر آباد ۱۲۲ ص ۱۲۲۔
بکفالت زمیندار کے فائدہ ہو کہ زمیندار کو زمیندار کو زمیندار کو زمیندار کو
اگر کوئی شخص فصل کو کھد میں خریدے تو وہ زمیندار کے ہر زمیندار ہی جو
مراستہ زمیندار کے ہیں جیسا کہ فصل زمیندار کو ادا کرے۔ جیسا کہ
امام الغنی نیام نیام نیام حسین و کبھی نوٹس ۱۲۲ ص ۱۲۲۔
(۲) دستا خاستم دفعہ ۱۱۹ کے درمیان کاشتکار اور اراضی میں زمیندار
کبھی لال زمیندار کے ہیں اور زمیندار کے ہیں اور زمیندار کے ہیں اور
لیکن ممکن ہے کہ جو وہ قانون کو لگائے زمیندار کے ہیں۔

علاوہ برن دفعات ... و ... و ... و ...
جن میں ایسی نانات کی نسبت حکم ہے جو قبل وقوع نیلام
کے قرنی کی عزرداری کے لیے دائرہ گنجائش میں۔ بلا ضرورت
و جچیدہ اور پریشان کرنے والی ہیں اور عملی کارروائی میں
ان سے دشمن پیش آئی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے
کہ برٹش کو۔ خواہ وہ باقیدار یا کاشتکار یا کوئی اور شخص ہو
اور خواہ وہ قارق کا استحقاق ملکیت تسلیم کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔
نیلام وقوع میں آنے سے پیشتر قرنی کی نسبت عزرداری
کرنے کی اجازت ہو۔ اور ان شخص کی حالتوں کے درمیان
وقر قارق دیا جائے جو ایسے ہوں کہ انہر قارق کی درخواست
نیلام کے اطلاعتا منہ کی قبول کر دی گئی ہو اور جو ایسے ہوں
انکو اس قسم کی کوئی اطلاع نہ دی گئی ہو۔ دفعہ ۱۲۲
جو ہم نے داخل کی ہے اسکی مقصد سے ظاہر کی گئی ہے اور
اسکا ان کل صورتوں پر حاوی ہونا مقصود ہے جن کی
نسبت مسودہ کی دفعات ... و ... و ... و ... میں

بابت جو اس ارضی کی نسبت اس آسامی سے اور ہر ایسے شخص سے جو ماہین اس آسامی اور مالک کے شخص و بیانی ہو و واجب الادا ہو مکفول سمجھی جائیگی اور جب تک وہ مکان بیقی نہ کر دیا جائے کوئی دوسرا دعویٰ پیداوار نہ کرے کی نسبت بذریعہ نیلام جلدت اجراء سے ڈگری عدالت دیوانی یا عدالت مال کے با اور طور پر نافذ نہ کیا جائیگا۔

(۲) جب لہذا یا سے لگان کسی آسامی سے واجب الادا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ بجائے یا علاوہ اسکے کہ حسب حکومہ بعد لہذا یا کی نسبت نالاش کرے اسکو اس ارضی کی پیداوار کی قرضی اور نیلام سے جسکی بابت وہ لہذا یا سے واجب الادا ہے وصول کرے۔

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اس سے قانون مندرجہ اس لئے لہذا یا سے (۲ و ۳ و ۴) یا ایکٹ نمبر ۱۳۱۵۵ کی دفعہ اسکے احکام پر کچھ اثر ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۱۳۰-۱- بار جو کسی امر مندرجہ دفعہ عمین ماسبق کے کوئی قرضی۔

کس صورت میں قرضی کی اجازت نہیں ہے

(الف) ایسا شریک نہ کرے گا جو مستحق اسکا نہ ہو کہ کل لگان آسامی سے تحصیل کرے
(ب) ایسا زمیندار نہ کرے گا جس نے قرضی نہ کرنے کا عہد و پیمانہ کر لیا ہو۔
(ج) کوئی زمیندار کسی ایسی پیداوار کی نہ کرے گا جسکے کل یا کسی جز کی قرضی پہلے سے اُس نے کی ہو۔

(د) بابت ایسی لہذا یا کے نہ کی جائے گی جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے واجب الادا رہی ہو۔

(۵) بابت ایسی لہذا یا کے نہ کی جائیگی جس کے واسطے زمیندار نے ضمانت قبول کر لی اور کوئی قرضی نہ کرے گا۔

(۶) ایسا ایکٹ (کارندہ) جو مراحتاً بذریعہ مختار نامہ کے اس امر کا مجاز نہ کیا گیا ہو۔

(۷) ایسے شخص کا ذکر جسکو قرضی کرنے کا اختیار ہو بجز اسکے کہ اسکے پاس اجازت تحریری قرضی کرنے کی ہو۔

۱-۵- ایجاد نفقات ۱۹۵۵ء و ۱۹۵۶ء کے ہر اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔
”بہتر ہے کہ ایسی لہذا یا کے لئے زمیندار کو کوئی آسامی یا آسامی سے سازش کر کے زمیندار کو قرضی نہ کرنے کی اجازت دے“

ایسا کیا
ہوگا
تقریبی
کی حالت
سے

دفعہ ۱۲۱- (۱) زمینہ از مستحق ہو گا کہ (بیچے کسی ہوتی چیزیں) فرق کرے۔

(الف) کوئی فصل یا اور پیداوار زمین کی جو جوت پر کھڑی ہو یا اس پر سے توڑی یا کھوئی
نہ لگی ہو۔

(ب) کوئی فصل یا اور پیداوار زمین کی جو جوت پر پیدا کی گئی ہو اور کھائی گئی ہو یا کھوئی
یا کھوئی گئی ہو اور جوت پر یا کھلیان پر یا نارنج کے گاہنے (واؤسنے) کی جگہ پر یا کسی
اور ایسی ہی جگہ پر خواہ کھیتوں میں یا سنگن میں رکھی ہو۔

(۲) زمیندار کو استحقاق فرقی نہ ہوگا۔

(الف) کسی فصل یا اور پیداوار کا بعد اسکے کہ اسکو آسانی سے ذخیرہ کر لیا ہو۔

(ب) کسی اور مال کا خواہ وہ کچھ ہی ہو۔

ضابطہ کارروائی

دفعہ ۱۲۲- (۱) قرقی کیے جانے سے پہلے یا اس وقت جب قرقی کجا سے فارق کو

لازم ہے کہ باقی دار پر بعد اوقاف یا برکی بابت ایک مطالبہ تحریری کی مع ایسے حساب کے جس میں وہ
وجہ درج ہوں جنکی بنا پر مطالبہ کیا گیا ہو تمویل کر اسنے

(۲) اس مطالبہ اور حساب پر قرقی تاریخ لکھے گا اور اپنے دستخط کرے گا اور انکی

اگر ممکن ہو باقی دار کی ذات پر تمویل کجا نیگی۔ یا اگر وہ نزل سکے تو وہ اسکے مسکن سموی پر لگا دیے
جائیں گے۔

مطالبہ
تحریری
اور حساب
کی تمویل
بانی دار
کجا نیگی

دفعہ ۱۲۳- (۱) بجز اس صورت کے کہ رقم مطالبہ کی ذرا اہمیت کر دی جائے قرقی کو

قرقی کی
حالت
تبدیل
کے لیے
یا
مطالبہ
تحریری
اور حساب
کی تمویل
بانی دار
کجا نیگی

<p>ریورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:- "اسی مفاد سے ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ قرقی کو لازم ہوگا کہ اپنے مطالبہ تحریری اور حساب از دست مال متروکہ کی ایک نقل تحصیل میں بھی داخل کرے گا جسے دفعہ ۱۲۲ (۲) داخل کر دی ہے۔ ہر دو اہمیت کا شکار کو اس حالت میں قرقی کی اطلاع مخوف مل جائے کہ جب اسکی فصل دوسروں کی نادر ہے وجہ سے قرقی کی گئی ہوگی۔"</p>	<p>۱۔ بجا سے دفعہ ۶۱ کے ۲۔ ۲۔ بجا سے دفعہ ۶۲ کے ۳۔ اسکے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:- "ہم نے یہ حکم درج کیا ہے کہ مطالبہ اور حساب پر قرقی کو اپنے دستخط کرنا اور تاریخ لکھنا لازم ہوگا تاکہ اس تاریخ کی نسبت جس پر قرقی کی گئی تھی کچھ شبہ پیدا ہونے پائے گا۔" ۳۔ بجا سے دفعہ ۶۳ کے ۴۔ اس کے متعلق</p>
--	---

کو جائز ہے کہ مال مذکورہ بالا کو جو مالیت میں تقدا و لقا یا اور خرچہ قرقی کے استقدر قریب قریب برابر ہو جسقدر ممکن ہو قرق کرے اور اسکو لازم ہوگا کہ ایک فہرست یا تفصیل مال مذکور کی تیار کرے اور اسی تاریخ تکھے اور دستخط کرے اور اسکو باقتدار کے حوالہ کرے یا اگر وہ نہ مل سکے تو اسکو اسکے مسکن معمولی پر لگا دے اور ایک نقل اُس فہرست یا تفصیل کی مع ایک نقل مطالبہ تحریری اور حساب کے فوراً تحصیل میں داخل کی جائے گی۔

(۲) اگر قارق کو اس بات کی اطلاع ہو کہ کاشتکار کوئی اور شخص ہے نہ کہ باقی دار تو ایک نقل مطالبہ اور فہرست یا تفصیل مال کی اسی طرح کاشتکار کو حوالہ کی جائے گی۔

(۳) سوائے در بیان طلوع اور غروب آفتاب کے کسی وقت قرقی نہیں کی جائے گی۔

دفعہ ۱۲۴ (۱) فصل استادہ اور دیگر ایسی پیداوار کی جو توڑی یا کھوی نہ گئی ہو باوجود قرقی کے کاشتکار محافظت کر سکتا ہے اور اسکو کاٹ سکتا ہے اور توڑ یا کھو سکتا ہے اور ایسے کھیتوں اور مقاموں میں جنکو اس غرض کے لیے وہ عموماً کام میں لاتا ہو ذخیرہ کر سکتا ہے۔

(۲) اگر کاشتکار اس امر میں غفلت کرے تو قارق کو لازم ہے کہ فصل یا پیداوار مذکورہ کی محافظت کرائے یا اسکو کٹوائے یا توڑ دے یا کھو دے اور اسکو قریب و جوار کی کسی جگہ میں جہاں آسانی ہو ذخیرہ کرائے۔ اور خرچ کاشتکار کے ذمہ ہوگا۔

(۳) دو دنوں صورتوں میں مال منقرودہ زیر اہتمام کسی ایسے شخص کے جسکو قارق نے اس غرض سے مقرر کیا ہو رکھا جائیگا۔

دفعہ ۱۲۵ (۱) جائز ہے کہ ایسی فصل یا پیداوار میں جو اس قسم کی ہوں کہ ذخیرہ کر کے نہ رکھی جا سکیں وہ اس طرح جیسا کہ ایکٹ ہذا میں بعد ازین حکم ہے کاٹنے یا توڑنے یا کھو دے سے پہلے نیلام کر دیے جائیں۔ لیکن ایسی صورت میں لازم ہے کہ قرقی کم سے کم ہین دن پہلے

فصل استادہ وغیرہ جیسا کہ قرق ہو گا کسی اور ذمہ کی جائے گی۔

ایسی پیداوار کا نیلام جو ذخیرہ نہ کی جا سکیں

<p>۱۔ ہم نے وصیات تھی (۱) و (۲) میں لفظاً، محافظت، داخل کر دیا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ قرقی کے وقت فصل کٹنے کے لیے تیار نہ ہو۔</p> <p>۲۔ بجائے دفعہ ۶۴ (ب) کے ہے۔</p> <p>۳۔ بجائے دفعہ ۶۴ (ج) کے ہے۔</p> <p>۴۔ بجائے دفعہ ۶۴ (د) کے ہے۔</p>	<p>۱۔ یہ فقرہ جدید ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ زمین یا کاشتکار کے قبضہ میں کھیت ہو تو انکو بھی اطلاع دی جائے گی۔</p> <p>۲۔ یہ فقرہ جدید ہے۔</p> <p>۳۔ یعنی رات کو قرقی ہوگی۔</p> <p>۴۔ بجائے دفعہ ۶۴ (الف) کے ہے۔ اسکے متعلق رپورٹ پبلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی۔</p>
--	--

اُس وقت سے کجاے جبکہ فصل یا پیداوارین یا کوئی جزو انکا لائین کاٹنے یا ٹوٹنے یا کھودنے کے ہو۔

دفعہ ۱۲۶۔ اگر قارق کا مقابلہ کیا جائے یا اسکوفز اجرت کا اندیشہ ہو تو اسکو اختیار ہے کہ عدالت سے درخواست کرے اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اگر یہ امر ضروری معلوم ہو تو کسی عہدہ دار کو قرق میں قارق کی مدد کرنے کے لیے متعین کر دے۔

دفعہ ۱۲۷۔ اگر مال کی قرقی کے بعد اور قبل اُس تاریخ کے جو اُسکے نیلام کے لیے جیسا کہ ایکٹ ہدایتین بعد ازین حکم ہے مقرر ہو کسی وقت باقیہ دار یا کاشتکار زر لقا باء جو اس سے مطلوب ہے اور اخراجات قرقی دینے کے لیے پیش کرے تو قارق کو لازم ہے کہ اُنکو نے اور فوراً قرقی اٹھائے۔

دفعہ ۱۲۸۔ (۱) قرقی کیے جانے کے وقت سے پانچ دن کے اندر۔ قارق کو جائز ہے کہ عہدہ دار مجاز سے جو بعد ازین ایکٹ ہدایتین بنام عہدہ دار نیلام مرسوم ہے اُس مال کے نیلام کی درخواست کرے جو اس فہرست یا تفصیل میں درج ہو جو حسب دفعہ ۱۲۳ داخل کی گئی ہو۔

(۲) اگر کوئی ایسی درخواست نہ بجائے تو فصل یا پیداوارین قرقی سے و اگر نہت کو بجائے۔ دفعہ ۱۲۹۔ درخواست تحریری ہوگی اور اس میں تفصیلات ذیل درج کجا بیگی۔ یعنی۔ (الف) نام باقی دار کا اور اسکی جائے سکونت۔ اور صورت محکوٹہ دفعہ ۱۲۳ (۲)

مقابلہ کی یا اجرت کے اندیشہ کی عادتین قارق کی مدد لینا ہے یعنی تقابلاً اور خرچہ پیش ہونے پر قرقی اٹھائی جائیگی

نیلام کی درخواست

درخواست کا مضمون

<p>ذکی جائے۔ خواہ فصل کی پیداوار ذخیرہ کیے جانے کے قابل نہ کی ہو یا نہ ہو یہ بہت قریب صحت ہے کہ کارروائی قرقی (جاری رہنے) میں کچھ تاخیر ضروری نہ ہونے پائے کیونکہ اس تاخیر سے عہدہ دار نیلام اور فصل کو ضرر ہوتا ہو پس انہیں امور کے لحاظ سے اپنے اس دفعہ کو ترمیم کر دیا جائے۔</p> <p>۱۲۵۔ بجائے دفعہ ۱۲۶ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:-</p> <p>”یعنی فقرہ (الف) میں ایسی صورت کی نسبت احکام درج کئے ہیں جنہیں کوئی اور شخص سوائے (واضح) کاشتکار کے باقی دار ہو۔“</p>	<p>۱۲۵۔ بجائے دفعہ ۱۲۶ کے ہے۔</p> <p>۱۲۶۔ بجائے دفعہ ۱۲۷ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:-</p> <p>”زر لقا یا تو باقیدار یا واقعی کاشتکار اور اگر کتا ہے اور اسوجہ سے ہم نے بجائے الفاظ ”مال کا مالک“، الفاظ ”باقیدار یا کاشتکار“ قائم کر دیے ہیں۔“</p> <p>۱۲۷۔ بجائے دفعہ ۱۲۸ کے ہے۔ اسکے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:-</p> <p>”در اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ فصلا مفروضہ کے نیلام کی درخواست قرقی سے پانچ دن کے اندر کیوں پیش</p>
--	--

بین کاشتکار کا بھی نام اور اسکی جائے سکونت - اور
 (ب) تدار و واجب الوصول - اور
 (ج) تاریخ قرقی - اور
 (د) جگہ زمین مال مقررہ موجود ہو۔

تعمیل اعلان
 کی نہیں

دفعہ ۱۳۰ - قارق کو لازم ہے کہ درخواست کے ساتھ عمدہ دار نیلام کو اطلاع نامہ کی تعمیل کرنے کے لیے دو فیس جوالہ کو سے جبکہ ایکٹ بنا میں بعد ازین حکم ہے۔

مناظرہ
 کار دانی
 درخواست
 کے وصول
 ہونے پر

دفعہ ۱۳۱ - (۱) بغور جو پیشنے ایسی درخواست اور فیس کے عمدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ ایک نقل اس درخواست کی اور اس فہرست یا تفصیل کی جو حسب دفعہ ۱۳۰ داخل کی گئی ہو اس عدالت میں بھیجے جو عذر داری قرقی کی نانش کی سماعت کی مجاز ہو۔

اور ایک اطلاع نامہ کی باقیدار پرمیکل کر سے اور اس میں باقیدار مذکور کی نسبت یہ حکم لکھے کہ وہ اطلاع نامہ کے وصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر یا تو زور مطالبہ ادا کرے یا عذر داری قرقی کی نانش دائر کرے۔

(۲) صورت محکومہ دفعہ ۱۳۰ (۲) میں اسی قسم کے اطلاع نامہ کی تعمیل کاشتکار پر کیا جائے گی
 (۳) عمدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ بذریعہ حکم کے نیلام کی ایسی تاریخ مقرر کرے جو درخواست کی تاریخ سے ۳۰ دن سے کم فاصلہ پر ہو اور اسکو اس مقام پر شتر کرائے جہاں مال مقررہ ہوتا اور شرا لئیہ کو یہ بھی لازم ہوگا کہ ایک نقل اپنے حکم کی عدالت میں اس غرض سے طبعی کرے کہ وہ اس کے دفتر میں آدیزان کی جائے۔

(۴) اشتہار میں تفصیلات ذیل بھی درج کی جائیں گی۔ یعنی۔

(الف) اس مال کی تفصیل جو نیلام کیا جائیگا۔ اور

(ب) مطالبہ جسکی بابت اسکا نیلام کیا جائیگا۔ اور

۱۳۰ - بجائے دفعہ ۶۸ کے ہے۔ اسکے متعلق اور ہم نے دفعہ تحتی (۲) اس طور پر بدل دی ہے کہ اشتہار (حکم نیلام) کی مشتملی - مطابق طریقہ مندرجہ دفعہ ۱۳۰ - ۲ - مجموعہ منابطہ دیوانی کے ہوا کرے۔	۱۳۱ - بجائے دفعہ ۶۸ کے ہے۔ اسکے متعلق اسلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:- "یعنی ایک جدید دفعہ تحتی (۲) اضافہ کر دی ہے۔ جس میں یہ حکم ہے کہ کاشتکار کو اطلاع دیا
--	--

رج) وہ مقام جہاں نیلام عمل میں آئیگا۔

دفعہ ۱۳۲۔ اگر تاریخ مقدمہ اشتمار نیلام پر یا اسکے قبل نامش عذر داری قرتی کے دائرہ ہونے کی اطلاع عمدہ دار نیلام کو حسب دفعہ ۱۴۲ (۲) نہ کر دی گئی ہو تو اس عمدہ دار کو لازم ہے کہ اگر زر مطالبہ مذکور سے اس قدر اخراجات قرتی کے جو وہ تجویز کرے کل نہ ادا کر دیا جائے تو اس مال کے یا اسکے اس قدر جزد کے جو بیبائی مطالبہ اور اخراجات قرتی اور خرچہ نیلام کے واسطے ضروری ہو نیلام کرنے کی کارروائی مطابق اس طریقہ کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازین مقرر کیا گیا ہے عمل میں لائے۔

کس حالت میں نیلام کی کارروائی کیجا سکتی ہے۔

دفعہ ۱۳۳۔ (۱) نیلام اس مقام پر ہوگا جہاں مال مفروضہ ہو یا وہاں سے سب سے قریب کے مقام مرجع عام میں ہوگا در صورتیکہ عمدہ دار نیلام کی یہ رائے ہو کہ وہاں وہ غالباً زیادہ فائدہ سے نیلام ہوگا۔

مقام اور طریقہ نیلام کا

(۲) مال بذریعہ نیلام عام کے ایک یا زیادہ لٹ میں جس طور پر کہ عمدہ دار نیلام مناسب سمجھے فروخت کیا جائیگا۔

(۳) اگر مطالبہ مع اخراجات قرتی و خرچہ نیلام کے مال کے کسی جزد کے نیلام سے وصول ہو جائے تو باقی مال کی بابت قرتی فوراً اٹھالی جائیگی۔

دفعہ ۱۳۴۔ اگر بروقت نیلام مال کے اسکی واجب قیمت بہ قیاس عمدہ دار نیلام نہ لگائی جائے اور اگر باقیدار یا کاشتکار دوسرے دن تک۔ یا جس حال میں کہ نیلام کے مقام کے قریب بازار ہوتا ہو دوسرے بازار کے دن تک۔ نیلام کو ملتوی رکھنے کی درخواست سے تو نیلام اس دن تک ملتوی رکھا جائیگا اور اسوقت جو قیمت اس مال کی لگائی جائے اسی پر ختم کر دیا جائے گا۔

اگر وہی قیمت نہ لگائی جائے تو نیلام ملتوی کیا جاسکتا ہے اور اسکے بعد نیلام کا ختم کرنا لازم ہوگا

۱۔ بجائے دفعہ ۳ کے ہے۔ اس کے متعلق آخر الذکر کل ایسی صورتوں سے متعلق ہو سکتے ہیں جن میں قرتی کی نسبت عذر داری کیجاے۔ خواہ وہ عذر داری اس بنا پر ہو کہ مطالبہ واجب ہی پاسی اور وجہ کی بنا پر ہو۔
۲۔ بجائے دفعہ ۴ کے ہے۔
۳۔ بجائے دفعہ ۵ کے ہے۔

رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی۔
”ہم نے اس مقام میں اور نیز دیگر مقامات پر بجائے الفاظ ”تا واجبیت“ یا عذر داری“ مطالبہ کے الفاظ ”د عذر داری قرتی“ قائم کیے ہیں۔ کیونکہ الفاظ

اداکیا جاتا
زرشن کا

دفعہ ۱۳۵ - قیمت ہر لاکھ کی بذریعہ زر نقد بروقت نیلام یا اسکے بعد حسب قدر جلد عمدہ دار نیلام مزدوری سمجھے ادا کرنی ہوگی۔

قیمت نہ ادا
ہونے کی صورت
میں پھر
نیلام کیا
جاتا

دفعہ ۱۳۶ - اگر قیمت ادا نہ کی جائے تو مال کا نیلام پھر عمل میں لایا جائیگا اور وہ مقررہ یا جائیگا اور عمدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ کسی زرشن کی را اگر کچھ ہو جو اس دوسرے نیلام میں واقع ہو اور ان کل اخراجات کی جو اس دوسرے نیلام میں ہوں اطلاع عدالت کو کر دے اور وہ رقوم قارق یا باقی دار یا باکاشتکار کی تحریک پراس خریدار سے جس نے قیمت نہ ادا کی ہو حسب قواعد مندرجہ باب ۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلقہ اجراءے ڈگری زر نقد کے وصول کیجاسکے گی۔

خریدار کو
سارے ٹیکس
دیا جائیگا

دفعہ ۱۳۷ - جب زرشن پورا ادا کر دیا جائے تو عمدہ دار نیلام کو لازم ہے کہ خریدار کو ایک سائٹیفکٹ بہ تصریح مال کے جو اسے خرید کیا ہو اور تصریح قیمت کے جو اسے ادا کی ہو دیدے۔

زرشن کیا
کیا جائیگا

دفعہ ۱۳۸ - مال مفردہ کے ہر ایسے نیلام کے زرشن سے جو حسب ایکٹ ہذا کیا جائے عمدہ دار نیلام بحساب فی روپیہ ایک آنہ بابت خرچہ نیلام کے وضع کرنے کا اور اس رقم کو جو اس طور سے وضع کی گئی ہو تحصیلدار کے پاس ارسال کر دے گا۔

(۲) بعد ازین عمدہ دار مذکور قارق کو وہ اخراجات جو قارق کو فرنی کی بابت کرنے ہوئے ہوں اور اخراجات اجراءے اطلاع نامہ و اشتہار نیلام مندرجہ دفعہ ۱۳۱ اس قدر ادا کرے گا جبکا ادا کرنا بعد جانچنے کیفیت اخراجات کے جو قارق نے پیش کی ہو عمدہ دار مذکور کے نزدیک سبب ہو۔
(۳) بقیہ زرشن نیلام) اس بقا بار کے ادا کرنے میں جسکی بابت فرنی کی گئی ہو عرف کیا جائیگا۔

<p>۱۵۔ بجائے دفعہ ۷ کے ہے۔ ۱۵۔ بجائے دفعہ ۷ کے ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل یہ تھی:- دو چھٹے حکم درج کیا ہے کہ عمدہ دار نیلام عدالت کو اس امر کی اطلاع کرے کہ اس قدر رقم اس خریدار سے جس نے قیمت ادا نہ کی ہو واجب الوصول ہے اور نیز یہ کہ رقم مذکور اس طرح قابل وصول ہوگی جس طرح مجموعہ ضابطہ دیوانی میں اسی قسم کی صورتوں کی نسبت حکم ہے۔</p>	<p>۱۵۔ بجای دفعہ ۷ کے ہے۔ ۱۵۔ بجائے دفعہ ۷ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کمیٹی کی حسب ذیل تھی:- "ہم نے الفاظ اور بقایا سے مذکور کے اس سود (کے ادا کرنے) میں جو تاریخ نیلام تک ہوا ہو، خارج کر دیے ہیں۔ کیونکہ یہ رقم سود کی عموماً بہت خفیف ہوتی اور یہ ضرور۔"</p>
--	---

(۴) اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اس شخص کو جو الہ دیا جائیگا جسکا مال نیلام کیا گیا ہو دفعہ ۱۳۹ - عمدہ داران نیلام اور ان تمام اشخاص کو جنہیں عمدہ داران مذکور امور کریں یا جو ان کے ماتحت ہوں کسی ایسے مال کے مزگی یا غیر مزگی طور سے خرید کرنے کی ممانعت ہے جسکو عمدہ داران مذکور نیلام کریں۔

دفعہ ۱۴۰ - اگر کسی صورت میں کسی ایسے نیلام کے شروع کرنے کے وقت عمدہ دار نیلام کو معلوم ہو کہ حسب ضابطہ قمری کی اور نیلام مجوزہ کی اطلاع نہیں دی گئی ہے تو اسکو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کر کے اس امر کی رپورٹ عدالت کو کرے اور اسکے بعد عدالت حکم دے گی کہ وہ سر اطلاع نامہ اور اشتہار نیلام حسب دفعہ ۱۳۱ جاری کیا جائے یا اور حکم جو اسکے نزدیک مناسب ہو صادر کرے گی۔

دفعہ ۱۴۱ - (۱) جب عمدہ دار نیلام کسی مقام پر حسب ایکٹ ہذا نیلام کرنے کے واسطے جائے اور نیلام اس سبب سے کہ مطالبہ قارق کا بیشتر بیاق ہو گیا ہو مگر اس بیباقی کی اطلاع قارق نے عمدہ دار مذکور کو نہ دی ہو وقوع میں نہ آئے تو ایک آنہ فی روپیہ بطور مواجب ثابت خرچہ سے خاید کیا جائیگا اور وہ مال مقروضہ کی مالیت تخمینہ پر محسوب کیا جائیگا۔

(۲) اگر قارق کا مطالبہ اس تاریخ تک جو نیلام کے واسطے مقرر کی گئی ہو بیاق نہ کیا جائے تو مواجب مذکور مال کے مالک سے قابل ادا ہونگے۔ اور جائز ہوگا کہ وہ مال مذکور کے اسقدر حصہ کے نیلام سے جسقدر کہ ضرورت ہو وصول کیے جائیں۔

(۳) ہر دوسری صورت میں مواجب مذکور قارق سے قابل ادا ہونگے۔ اور جائز ہوگا کہ وہ اس سے بطور بقایا مالگزار می کے وصول کیے جائیں۔

(۴) کسی صورت میں دس روپیہ سے زیادہ کی کوئی رقم حسب فیضداد واجب وصول نہ ہوگی۔

عمدہ داران
نیلام اور
مال داران
نیلام کو
خریدنے کی
ممانعت ہے
تو اسکو
معلوم ہو
کہ حسب
ضابطہ
قمری کی
اور نیلام
مجوزہ کی
اطلاع
نہیں دی
گئی ہے
تو اسکو
لازم ہوگا
کہ نیلام
ملتوی کر
کے اس امر
کی رپورٹ
عدالت کو
کرے اور
اسکے بعد
عدالت
حکم دے گی
کہ وہ سر
اطلاع
نامہ اور
اشتہار
نیلام
حسب
دفعہ ۱۳۱
جاری کیا
جائے یا
اور حکم
جو اسکے
دیکر
مستحب
ہو صادر
کرے گی۔

ہین ہے کہ نیلام میں تاخیر (ہر صورت میں) باقیمدار کے تصور سے ہو۔
۱- بجائے دفعہ ۸ کے ہے۔
۲- بجائے دفعہ ۹ کے ہے۔
۳- بجائے دفعہ ۱۰ کے ہے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کیٹیج کی حسب

ذیل ہے۔
"ہم نے الفاظ "اس وجہ سے جس کا بیان دفعہ ۱۴۰ میں کیا گیا ہے یا" خارج کر دیے ہیں۔ سمجھ لایا یہ امر بوجہ کسی غفلت قارق یا باقیمدار کے نہیں ہوا کرتا ہے کہ اطلاع نیلام (مجوزہ) کی نہ دی جائے۔"

امانات متعلقہ قرقی

نامش
عذر داری
قرقی مالک
نیلام کے

دفعہ ۱۴۲ - (۱) اگر حسب دفعہ ۱۳۲ یا دفعہ ۱۳۶ - نیلام وقوع میں نہ آیا ہو تو کسی ایسے شخص کو جس کا مال قرق کیا گیا ہو جائز ہے کہ نامش عذر داری قرقی دائر کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر اطلاع نامہ کی تعمیل مدعی پر حسب دفعہ تختی (۱) یا دفعہ تختی (۲) دفعہ ۱۳۱ ہو گئی ہو تو اس کو لازم ہوگا کہ اپنی نامش اس اطلاع نامہ کے پہنچنے سے پندرہ دن کے اندر دائر کر دے۔

(۲) اگر کوئی نامش حسب دفعہ تختی (۱) دائر کی جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک اسٹیفٹنگ اس نامش کے دائر ہو جانے کا عمدہ دار نیلام کے پاس بھیجے۔ یا اگر ایسی درخواست کیجے ہے تو اسٹیفٹنگ مذکور مدعی کو حوالہ کر دے۔ اور جب ایسا اسٹیفٹنگ عمدہ دار نیلام کے پاس آتا ہے اس کے کہ نیلام وقوع میں آئے ہو سچ جائے یا عمدہ دار مذکور کے روبرو پیش کیا جائے تو عدالت نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام ملتوی کر دے۔

(۳) نامش عذر داری قرقی میں فارق کو حکم دیا جائیگا کہ اس تعداد بقایا کو ثابت کرے جسکی بابت قرقی کی گئی۔

(۴) اگر کسی نامش حسب دفعہ ہذا میں مدعی باقیدار یا کاشتکار ہو اور قارق کا مطابہ یا اسکا کوئی جزو واجب الادا تجویز کیا جائے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ اس تعداد کی ڈگری قارق کے حق میں کرے اور تعداد مذکور اس مالی سے حسب محکومہ دفعہ ۱۴۴ وصول کیجائیگی۔

(۵) اگر قرقی کا بنظر ایذا رسانی یا بلا وجہ عمل میں آنا تجویز کیا جائے تو عدالت کو جائز ہے کہ مال مفروضہ کے دائرہ اشت کا حکم دینے کے علاوہ - برطبق درخواست مدعی کے - اسکو مسترد معاذرہ دلائے جو بلحاظ حالات مقدمہ کے مناسب ہو۔

<p>تلف ہو گئی۔ لیکن باوجود اسکے فیصلہ حقوق عدالت سے کر دیا تجویز ہوئی کہ بعد تلف ہونے فیصلہ کے عدالت کا اختیار متعلق ہو گیا تھا جو کچھ عدالت نے فیصلہ کیا وہ تجویز شدہ کا اثر بوجہ نقص اختیار - عدالت کے فیصلے کے مطابق رادھا بنام انو پانڈے - ویکلی ٹوس ۱۹۱۱ء ص ۵۰</p> <p>(۲) جو دعویٰ نسوخی قرقی کا ہو انہیں یہ ضرور نہیں کہ مدعی خواہ خواہ کاشتکار ہو عظیم الشان زمین یا زمین ویکلی ٹوس کے نام سے</p>	<p>۱۳۵۰ د ۸۲ و ۱۳۵۰ د ۸۲ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کیٹی کی حسب ذیل تھی:-</p> <p>دجیسا کہ اوپر بیان ہوا بعض دفعات مندرجہ مسودہ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ غرض سے لیا گیا کہ اس سے اول اس سے قانون موجودہ میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی ہے (۱) مقدمہ بیجا قرقی کے دوران میں فیصلہ مقرر</p>
--	--

دفعہ ۱۴۱-۱۳۱ مدعی کو جائز ہے کہ بروقت دائر کرنے کسی نالاش متذکرہ بالا کے یا اسکے بعد کسی وقت کسی ایسی رقم کے جو باقی دار کے ذمہ واجب الادا تجویز کی جائے مع سود و خرچہ نالاش ادا کرنے کی ضمانت دے۔

ضمانت دینے کی صورت قرق کا اٹھایا جاتا ہے

(۲) جب ایسی ضمانت دے دی جائے تو عدالت مدعی کو ایک سائرٹیفکٹ اس میں لکھا جائے گی۔ اور اگر یہ درخواست کی جائے تو اسکی نسبت اطلاع نامہ کی تمیل قارق پر کرادے گی۔

(۳) جب ایسا سائرٹیفکٹ قارق کے رو برو پیش کیا جائے یا اسپر بہ حکم عدالت تمیل کیا جائے تو لازم ہوگا کہ مال قرقی سے راکزاشت کر دیا جائے۔

دفعہ ۱۴۲-۱۳۱ جب مال مفروضہ حسب احکام دفعہ ۱۴۳ قرقی سے راکزاشت نہ کیا گیا ہو اور اگر مطالبہ با اسکے کسی جز کا واجب الادا ہونا تجویز کیا جائے تو عدالت عمدہ دار نیلام کے پاس ایک حکم بھیجے گی جس میں وہ رقم جس کا واجب الادا ہونا تجویز کیا گیا ہو درج کیا جائے گی اور اسکو اس مال کے نیلام کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

قدر و مطالبہ کے واسطے اللاد تجویز کیے جانے کی صورت میں مال کا نیلام

(۲) بر طبق اسکے عمدہ دار نیلام کو لازم ہوگا کہ نیلام کے واسطے ایک ایسی تاریخ جو اشتہار کی تاریخ سے کم سے کم پانچ دن یا زیادہ سے زیادہ دن آگے ہونی چاہیے مقرر کرے اور اسکو مشہر کرے اور تجویز اسکے کہ تعداد مندرجہ حکم عدالت مع اخراجات قرقی کے ادا کر دی جائے عمدہ دار مذکور مال کا نیلام اس طریقہ کے مطابق عمل میں لایا جائے نسبت قبل ازین ایکٹ نہایت حکم ہے۔ دفعہ ۱۴۵-۱۳۱ اگر کسی شخص نے جبکہ مال قرق ہو گیا ہونا نالاش عذر داری قرقی حسب حکم

جو انہیں ایسے وقت پر نالاش دیکھیں کہ مال سے بچ جاتا ہو اور جو اس سے بچا جائے ہے کہ معاف کے واسطے نالاش کریں

<p>سلیکٹ کیٹیگی کی حسب ذیل تھی۔ ” اس دفعہ میں ان صورتوں کی نسبت حکم ہے جن میں نالاش ایسے وقت میں کی گئی ہو کہ اس سے نیلام رکھ سکتا ہے ایسی ہی صورتوں میں ناجائز قرقی کے معاوضہ کی اجازت نالاش کی اجازت ہونی چاہیے خواہ اس کی مدد سے نالاش کر سکا کہ نیلام رکھ سکتا ہے اور وہ ہو۔ یہ امر کوئی اہم امر نہیں ہے کہ نالاش قرقی کی کتنی پریشانی ہو۔ اگرچہ نالاش واسطے تجویز اس امر کے ہو کہ مال برکس کا حق ہو تو بھی عذر داری قرقی کی نالاش ہو۔ اس وجہ سے الفاظ واسطے وصولیابی ایسے طریقہ اور الفاظ یا واسطے تجویز اس امر کے کہ مال برکس سے بچا جائے کہ وہ</p>	<p>۱- بجائے دفعہ ۲ کے ہے۔ اسکے متعلق پر پورٹ سلیکٹ کیٹیگی کی حسب ذیل تھی۔ ” در بعض دفعہ ... کے قائم کی گئی ہے۔ جسے دفعہ ۱۵۲ کی عبارت کی ترمیم اس طور پر کر دی ہے کہ یہ حکم قانون مطابق ہی قسم کے ان احکام کے جو دفعات ۲۵۳ و ۲۵۵ اور ۲۵۶ میں مذکور ہیں۔ اور ضمانت زر نقد کی شکل میں لیا جائے جس کا نام دستور ہو اور جس میں اسانی ہے۔“ ۲- بجائے دفعہ ۱۱ کے ہے۔ ۳- بجائے دفعہ ۸۵ کے ہے۔ اسکے متعلق پر پورٹ</p>
--	--

دفعہ ۱۲۲- دائرہ کی ہوادر اسکا مال نیلام ہو جائے تو باوجود اسکے اسکو جائز ہے کہ اس قرقی اور نیلام کی بابت معاوضہ دلا پانے کے لیے نالاش دائرہ کو سے۔

تاریق کے
جواب میں

دفعہ ۱۲۴- اگر کوئی شخص بچیدہ ایکٹ ہذا سوا سے بہر مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے کسی اور طور پر کسی مال کی قرقی یا نیلام کرے یا اسکو نیلام کرے۔

یا اگر کوئی مال مفردہ اس وجہ سے گم یا خراب یا تلف ہو جائے کہ قارق نے اسکو رکھنے اور اسکی حفاظت کے لیے احتیاط مناسب نہ کی ہو۔

یا جس حال میں کہ از رو سے کسی حکم ایکٹ ہذا کے قرقی کو اٹھالینا چاہیے قرقی فوراً نہ اٹھالی جائے۔

تو مالک مال کو جائز ہوگا کہ شخص مذکور پر واسطے معاوضہ کے بابت کسی ایسے نقصان کے جو اس طرح اسکو پہنچا ہوا نالاش دائرہ کو سے۔

اگر تاجر ق کارندہ یا ملازم ہو تو جائز ہے کہ اسکا اصل مالک نالاش میں بطور مدعا علیہ کے شامل کیا جائے۔

خاص احکام

مذکورہ
کے
تعلق
میں

دفعہ ۱۲۶- (۱) جس صورت میں بقایا سے لگان کسی کاشتکار سے بذریعہ کارروائی قرقی کے کسی ایسے شخص نے لی ہو جو اسکا بلا توسط زمیندار نہ ہو تو کاشتکار مذکور اس طرح لی ہوئی تعداد کو کسی ایسے لگان سے منہا کرنے کا مستحق ہوگا جو کاشتکار مذکور سے اس کے زمیندار بلا توسط کو واجب الادا ہو اور وہ زمیندار بلا توسط بشہ طیکہ وہ باقی دار نہ ہو اسی طرح سے مستحق اسکا ہوگا کہ کسی تعداد کو کسی ایسے لگان میں سے منہا کرے جو اس سے اس کے زمیندار کو واجب الادا ہو

<p>۱۔ بجائے دفعات ۸۶ و ۵۹ کے ہے۔ اسکے تعلق سپلیٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:- "میں نے اس دفعہ کو اس طور پر بدل دیا ہے کہ نالاش نام قارق یا اسکے کارندہ کے بغیر اس اندیشے کے دائرہ کی جائے کہ مدعی کو علیحدہ نالاش کی ہدایت اس حالت میں کی جائیگی جبکہ اصل شخص یہ ثابت کرے کہ اس شخص نے جو اسکا کارندہ بیان کیا ہے بلحاظ اعتبار و اجابت کارروائی کی تھی اور اس طور پر ہم نے دفعہ... کی ضرورت باقی نہیں رکھی اور اسکو خارج کر دیا"</p>	<p>۲۔ بجائے دفعہ ۵۹ کے ہے۔ ۳۔ یہ دفعہ جدید ہے ملاحظہ طلب ننگال کا ایکٹ قبضہ اراضی۔ دفعات ۱۳۶ و ۱۳۸- اسکے تعلق سپلیٹ کمیٹی کی رپورٹ حسب ذیل تھی:- "میں نے بجائے لفظ آسامی شکر کے لفظ "کاشتکار" اس غرض سے قائم کیا ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ منت را اس کاشتکار سے اسکا ذکر دفعہ ۱۲۴ از ۳ میں ہے"</p>
--	--

اور اسی طرح ہوتا جائیگا یہاں تک کہ باقی دار کی ذمہ داری ہو جائے۔

(۲) آسامی شکی کو استحقاق ہوگا کہ بجائے منہا کرنے کسی ایسی تعداد کے جو اس طرح لے لی گئی ہو یا قیدار سے اُسکے دلا پانے کے لیے نالاش دائر کرے۔

(۳) جس حال میں کہ اراضی کاشت ٹھکی ہو دی گئی ہو اور کسی زمیندار اعلیٰ اور ادنیٰ کے وعدہ کی نسبت جھوٹے لے ایک ہی مال قرق کرایا ہو کوئی تناقض واقع ہو تو زمیندار اعلیٰ کے دعویٰ کو تقدیم ہوگی۔

دفعہ ۱۴۸- جب تناقض درمیان حقوق کسی مال کے قارق (بجائیت زمیندار) اور ایسے شخص کے جو اسی مال کو عدالت دیوانی یا مال کی کسی ڈگری کے اجراء میں قرق یا نیلام کرانے واقع ہو تو قارق (بجائیت زمیندار) کا حق خالق ہوگا۔ لیکن وہ رقم فاضل (اگر کچھ ہو) جو دفعہ ۱۳۸ کے بموجب اُس شخص کو قابل ادا ہو جبکہ مال (زمیندار نے) قرق کیا ہے اُس عدالت میں جس نے (بجائیت ڈگری) محکم قرقی یا نیلام جاری کیا تھا داخل کر دی جائے گی۔

تناقض درمیان حقوق باجیت قرقی زمیندار اور قرقی زمیندار کے

تاویات

دفعہ ۱۴۹- (۱) اگر کوئی شخص -

(الف) بھیلہ ایکٹ ہذا دیوانی سے سوا سے بہ مطابقت احکام ایکٹ ہذا کے اور طرح کسی مال کو قرق یا نیلام کرے یا نیلام کرانے سے یا
(ب) کسی ایسی قرقی میں جو ایکٹ ہذا کے بموجب باضابطہ کی گئی ہو فرامیت کرے یا کسی ایسے مال کو جو حسب ایکٹ ہذا باضابطہ قرق ہوا ہو زبردستی سے یا خفیہ طور سے اٹھائے جائے۔

تاویات باجیت قرقی زمیندار سے باجیت قرقی زمیندار کے

<p>میں قرقی جرت عدالتوں کے ذریعے سے کی جاسکتی ہے اور ایک مذکورہ میں جو شخص خود قرق کرے اسکا خلی ضرور بدینی کا ہوگا اور سوجہ سے وہ انصافاً مستوجب استخاضہ فرجہاری کا ہوگا۔ ہذا میں زمیندار کا فرما ہے اختیار سے قرق کر لینا قانوناً جائز ہے اور یہ امر قرق انصاف نہیں لگا کر ایکٹ ہذا کے احکام کی تعمیل میں کوئی نقص و مضابطہ کا ہو جائے تو اسکو مجرم حالت کے مجرم کی کارروائی براہ بدیانتی ہو مجرم فرجہاری قرار دیا جائے۔</p>	<p>۱۴۹ یہ دفعہ جدید ہے۔ ملاحظہ طلب ہنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۳۹- ۱۴۸ بجائے دفعات ۸۷ و ۸۸ کے۔ ملاحظہ ہنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۸۶- اسکا خلی سلیکیٹ آئینی کی رپورٹ حسب آئینی مذہم نے انصافاً یہ جلا ایکٹ ہذا بدیانتی سے داخل کر دینے میں یہ دفعہ سوردہ کی نظر دفعہ ۱۸۶- ایکٹ قبضہ اراضی ہنگال کے طیار کی گئی ہے ہنگال</p>
---	---

و شخص مذکور کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ مذخلت بھی مجرمانہ کا حسب معنی مجبور و تضرع کے مرتکب ہوا۔

(۲) جو شخص کسی ایسے فعل کے کرنے میں اعانت کرے اسکی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے جرم مذکور کے ارتکاب میں اعانت کی۔

باسط والیسی معافیات لگان کی

کے (اراضی معافی کی) و ایسی کا حکم سے یا اسے لگان نہیں کرے یا معافی دار لگان کو مستوجب ادا سے مالگاری کا قدر دے اور دفعہ ۱۵۵ (سابق کی دفعہ ۱۱) سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب عدالت یہ فیصلہ کرے کہ معافی مستوجب و ایسی کی نسبت تو یہ بدیہی کے و مالگاری صادر کرنا لازم ہوگا۔ دفعہ ۱۵۸ (سابق کی دفعہ ۱۱۳) میں سے ہم نے دفعہ تھی (۲) خارج کر دی ہے۔ جاری اسے میں مرت ایسے محمولوں میں جنہ مالگاری نہیں کی گئی ہو معافی دار سابق کو جب وہ مالک قرار دیا جائے۔ بموجب احکام مذکور مستوجب ادا سے مالگاری قرار دینا چاہیے۔ معاملات معافی مالگاری کا کچھ مالگاری ادا نہیں کرتا ہے اور اسوجہ سے قطعاً مختلفہ کے حد پر مالک سے کوئی رقم بابت مالگاری کے وصول کرنے کا مستحق نہیں ہے کیونکہ درحقیقت اس قطعہ پر کچھ مالگاری نہیں ہے۔

زین ہوئی۔ صرف ایک اور امر جسکے خاص طور پر ذکر کرنے کی ضرورت ہے حقیقت ہے اراضی معوفی صدرت میں۔ ایسی حقیقتوں کے قابل ایکٹ ۱۲ ممبرہ ۱۹۶۱ء میں آسانی سمجھے گئے ہیں اور ایسے اشخاص کی حیثیت کی نسبت یہ سمجھا کہ وہ آسانی ہیں دیسی ہی خیرین متعلق ہے جیسا کہ اسکی نسبت یہ سمجھا ہے جو مزید زیادہ باعث آسانی ہونے کے بہتر سمجھتے ہیں۔ کہ ایسے اشخاص معافی دار شدہ عدالت معافی لگان کے ہیں جو شرط یہ ہے کہ وہ کسی کسی خدمت انجام دین اور پہلی یہ اسے اس سنی کے مطابق سمجھا جائے۔ سولی ذہنی غلط سے ظاہر ہوتا ہے جو ایسی جو قوت کے ہیں

رہی۔ اٹھلے سودہ کے باب ۷ میں معافیات لگان کی وہی کی نسبت وہ احکام ہیں جو سودہ ایکٹ مالگاری اراضی مالک مغربی و شمالی داد و دہی دفعات ۹۶ لغات ۱۳ میں درج تھے ان دفعات پر سودہ مذکور کی سلیکٹ کیٹی نے یہ احتیاط غور کر کے اٹکو منظور کیا اور یہ دفعات اب مطابق اس راہی کے جو کیٹی موصوف نے ظاہر کی اس سودہ میں منتقل کر دی گئی ہیں جو انکے لیے زیادہ موزوں ہو۔ یہ باب سودہ ۱۵ ہندی میں در بیان باب ۶ کے۔ جو ترتیبات حیثیت اراضی کی نسبت ہو۔ ادب ۱۵۸ و ۱۵۹ کے جو ادا سے لگان اور محنتی کی نسبت ہیں درج کیا گیا ہے۔ اور یہ دیتوں اور ابلانہ کے ان احکام سے بہت قریب تعلق ہے جو اسای پر ذمہ دار سی لگان کے نافذ کیے جانے کی نسبت ہیں اسوجہ سے ہم نے اب کو بعد باب ۹ کے رکھا اور اب وہ باب ۱۰ رکھا ہے۔ چار نزدیک سودہ ایکٹ مالگاری اراضی کی سلیکٹ کیٹی کی راہی کسی بڑے امر کی نسبت اختلاف کرنے کی کوئی چیز نہیں ظاہر ہوئی اور ہر طرف ایسی ہی ہوئی کی جو بعض دفعی میں نہیں ہے۔ مطابق حالات مختلفہ کے بعض صورتوں میں معافیات لگان معافی کی و ایسی توجیح میں لکھ بقصد اٹھائے جانے کا مستوجب ہو سکتا ہے اور بعض صورتوں میں بشرط ادا لگان بحیثیت ساسی قابلین ہونے کا مستحق ہو سکتا ہے اور بعض صورتوں میں بوجہ بارہ ہے۔ درت قبضہ کے معافیات کو اراضی متعلقہ میں حق ملکیت حاصل ہوگا اور اسوجہ سے مالگاری لگان کے لئے اس مالگاری کے لئے جو اس فی ترتیبی ہے اس عرض ہو کہ بہت سی ناشائستہ کو دار کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ دفعہ ۱۵۳ (سابق کی دفعہ ۱۰۸) میں یہ حکم صراحتاً درج کر دیا گیا ہے کہ عدالت کو لازم ہے کہ لگان رعایا لگان کے درمیان میں تفریح کا تصدیق کرے اور یا تو مالک کو یا کس فی جرح کرے یا مطابق عدالت

دفعہ ۱۵۰- محال یا جزو محال کے مالک کو جائز ہے کہ کسی ایسی اراضی موقوفہ محال یا جزو محال مذکور قبضہ واپس لینے یا ڈسپوزنگ ٹینٹھیں کرانے کے واسطے نالٹس کرے جسکی نسبت بطور معافی لگان - خواہ بذریعہ عطیہ تحریری یا اور طرح کے - قبضہ ہو نا ظاہر ہوتا ہو یا اس غرض سے نالٹس کرے کہ اراضی مذکور کا قبضہ اس مالگزاری کے ادا کرنے کا ذریعہ قرار دیا جائے جو اس اراضی پر تینٹھیں ہوئی ہو۔

دفعہ ۱۵۱- کل اراضی جو بطور معافی لگان کے قبضہ میں ہو قابل ایسی کے یا تینٹھیں لگان کے ہوگی یا ایسی اراضی کا قبضہ مستوجب ادا کرنے اس مالگزاری کا قرار دیا جائے گا جو اس اراضی پر تینٹھیں ہوئی ہو جو جبراً اسکے کاسکا قبضہ یہ ثابت کرے کہ اراضی مذکور قبضہ میں ہوگی تا تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۹ء کے۔

(الف) بموجب فیصلہ عدالتی کے بطور معافی لگان قبضہ میں تھی۔ یا
 (ب) بطور جوت معافی لگان کے معاوضہ قیامی کے بدلے حاصل کی گئی تھی اور کسی ایسی کے حق میں دفعہ ۲۸- ایکٹ ۱۹۱۹ء یا ایکٹ معاوضہ سماعت مجربہ ہند ۱۹۱۹ء کے ضمیمہ دوم کی مد ۱۳۰۰ عارض ہو گئی تھی۔

اراضی جو بطور معافی لگان قبضہ میں ہوگی یا ایسی اراضی پر تینٹھیں ہوئی ہوگی یا اس غرض سے نالٹس کرے کہ اراضی مذکور کا قبضہ اس مالگزاری کے ادا کرنے کا ذریعہ قرار دیا جائے جو اس اراضی پر تینٹھیں ہوئی ہو۔

مشغول ہونا
 لگان قبضہ میں
 تینٹھیں ہوگی

<p>ہر جائگی - اگر یہ طریقہ کارروائی اختیار نہ کیا جائے تو یہ حکم کونج کرنے کی ضرورت ہوگی کہ ان آسامیوں کی بیہ نظمی کا ضبط جو آسامی قبضہ کھاتے ہیں اس ضبط کے مطابق نہیں ہوتا ہے جسے جو دیگر آسامیوں کی بیہ نظمی کے واسطے مقرر ہے اس ضبط کے ہونا چاہیے جو معافی لگان کی دہی کے واسطے مقرر کیا گیا ہے اور یہ ایک سچا طریقہ آسامی قبضہ کے حاصل کرنے کا ہے۔</p>	<p>بلا جاتا ہے یعنی "معافی خدتی"۔ ان حقیقت ہے خدتی کی نسبت ایکٹ ۱۹۱۹ء کے بموجب عمل کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ ایک کسی شخص کی نسبت یہ بیان کر کے کہ وہ بطور آسامی خدتی کا قبضہ ہے اطلاع دینا بیہ نظمی جاری کرنا ہے۔ آسامی یہ عذر کرتا ہے کہ میں معافی لگان لگان ہوں اور مالک کو عدالت یہ برائیت کر دیتی ہے کہ بذریعہ نالٹس حسب دفعہ ۳۰ چارہ جوئی کرے اور نوبہ اسکے مالک اسل پر مجبور ہوتا ہے کہ اپنے دعویٰ کو اس طور پر غلط بیان کرے کہ اس امر کا دعویٰ کرے کہ وہ معافی لگان کرتا ہے یا جاتا ہے اگر یہ حقیقت اسکو یہ افسوس نہیں ہوتا ہے کہ جوت متعلقہ فی الحقیقت معافی لگان ہے۔ اگر ایسی اراضی کا قبضہ جسکی بابت وہ لگان بہت ہی سمجھتی اور نہیں کرتا ہے بلکہ اسکا لگان بشرط درست کے قبضہ رہتا ہے بطور قبضہ مشغول معافی لگان کے سمجھا جاوے اسکی نسبت جبراً اور کامل طور بموجب دفعہ ۱۵۱ (۱۰۹) کے عمل کیا جاسکتا ہے اور اور اس طرح کل کارروائی نالٹس وغیرہ میں فرقین کے ختم</p>
<p>۱۵۱- دفعہ ۲۸- ایکٹ ۱۹۱۹ء صفحہ ۱۵۲ میں ملاحظہ کیجیے۔</p>	<p>۱۵۱- دفعہ ۲۸- ایکٹ ۱۹۱۹ء صفحہ ۱۵۲ میں ملاحظہ کیجیے۔</p>
<p>ایکٹ معاوضہ سماعت مجربہ ہند ۱۹۱۹ء ضمیمہ دوم مد ۱۳۰۰</p>	<p>ایکٹ معاوضہ سماعت مجربہ ہند ۱۹۱۹ء ضمیمہ دوم مد ۱۳۰۰</p>
<p>نالٹس مغربی قبضہ لگان اراضی معافی کے ۱۹۱۹ء</p> <p>جب سے حق قبضہ یا تینٹھیں لگان اراضی کا شروع ہوا اور اگر یہ ہے کہ کوئی نالٹس ایسی حال میں شروع نہ ہوگی کہ اراضی جزو محال ہند و سب استراسی کے ہوا اور ہند و سب استراسی کے وقت سے معاف چلی آتی ہو۔</p>	<p>۱۹۱۹ء</p> <p>۱۹۱۹ء</p>

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی اراضی جو بموجب ایسے دقیقہ تحریری کے قبضہ میں ہو۔ خواہ اس دقیقہ کی تکمیل قبل یا بعد آغاز ایکٹ ہذا کے ہوئی ہو جس کے رد سے عطا کنندہ نے بہ مراحت یہ اقرار کیا ہو کہ وہ معافی واپس نہ لیجائیگی عطا کنندہ کے فوت ہونے تک یا جس رقبہ معافی میں وہ معافی واقع ہو اسکے بند و بست روان کی میعاد کے ختم ہونے تک۔ لیکن انہیں سے جو امر پہلے واقع ہو (اسکے وقوع کے وقت تک) قابل واپسی یا تشخیص لگان نہ ہوگی۔

مذاہد کوئی قبضہ میں نہ ہو

دفعہ ۱۵۲- (۱) ناشتات حسب دفعہ ۱۵۰ اس صورت میں جب وہ رقبہ معافی میں اراضی واقع ہو زیر بند و بست ہو متم بند و بست کی عدالت میں دائر کیجائیں گی جسکو اختیار کلکٹر حسب باب ہذا حاصل ہونگے۔

(۲) کوئی امر مندرجہ ایکٹ میعاد ساعت مجریہ ہند صدرہ ۱۹۶۱ اس حق میں عارض نہ ہوگا کہ اس ایکٹ کے رد سے ناشت ایسی اراضی کی نسبت تشخیص لگان کے لیے دائر کی جائے جس پر بطور معافی لگان قبضہ ہو۔

مذاہد کوئی قبضہ میں نہ ہو

دفعہ ۱۵۳- (۱) ایسی ناشت میں جو بغرض واپسی معافی لگان کے ہوا اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بنا پر۔ یہ تجویز کرے کہ وہ معافی قابل واپسی نہیں ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعات ۱۵۶ و ۱۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اراضی قابل تشخیص لگان ہے یا آیا اسکا قابض اس مالگزارسی کے ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اراضی مذکورہ پر تشخیص کی گئی ہو۔

(۲) ایسی ناشت میں جو معافی لگان پر لگان تشخیص کرانے کے واسطے ہوا اگر عدالت سوائے وجوہ مندرجہ دفعہ ۱۵۱ کے اور وجوہ کی بنا پر یہ تجویز کرے کہ اراضی قابل تشخیص لگان نہیں ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعہ ۱۵۸ یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا اس اراضی کا قابض اس مالگزارسی کے ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اراضی مذکورہ پر تشخیص کی گئی ہو۔

ارضی معافی لگان اس صورت میں قابل واپسی نہ ہوگی

دفعہ ۱۵۴- (۱) جو اراضی بطور معافی لگان قبضہ میں ہو وہ صرف اس صورت میں قابل

۱۵۲ دفعہ جدید ہے۔

۱۵۳ بجائے دفعہ ۱۵۲ (ج) کے ہے۔

و ایسی ہوگی جب بموجب شرائط عطیہ بار درج مختص المقام کے امپر قبضہ۔

(الف) عطا کنندہ کی خوشی پر ہو۔ یا

(ب) بزم اسجام دینے کسی خاص خدمت مذہبی یا دنیوی کے ہو اور مالک اس

خدمت کو آئندہ اسجام کرانا چاہے۔ یا

(ج) کسی شرط پر شرط یا کسی میعاد کے واسطے ہوا در اس شرط کی خلاف ورزی کی جائے

یادہ میعاد گزر جائے۔

۲ (۲) ہر نالٹ واسطے و ایسی کے اس تاریخ سے بارہ برس کے اندر دائر کی جائے گی

جس پر کہ ایس لینے کا حق سب سے اول پیدا ہوا۔ ایسا حق سب سے اول پیدا ہوگا۔

صورت (الف) میں نسبت موجودہ عطیات کے بر وقت آغاز ایکٹ ہذا کے اور نسبت

عطیات آئندہ کے ایسے عطیہ کی تاریخ پر۔

صورت (ب) میں مالک کی طرف سے علیہ دار (معافی دار) کو اس امر کی اطلاع تحریری

ہونے پر کہ وہ خدمت آئندہ مطلوب نہیں ہے۔

صورت (ج) میں اس وقت جب شرط کی خلاف ورزی کی جائے یا میعاد گزر جائے

(۳) اس دفعہ کے کسی امر سے مالک کو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ ایسی اراضی پر جو اس دفعہ

کے بموجب قابل و ایسی ہو جس سے اسکی و ایسی کے تشخیص لگان کے واسطے نالٹ دائر کرے۔

دفعہ ۱۵۵ ا۔ اگر عدالت عطیہ کی و ایسی کا حکم دے تو اسکو لازم ہے کہ اس کے ساتھ ہی

اس کے قابض کی بیدخلی کے واسطے جو با مذہبی احکام دفعات ۳، ۴، ۵، ۶، ۷ کے ہوگی ڈگری

صا در کرے اور یہ دفعات اس طرح متعلق ہونگی کہ گویا وہ قابض ایک آسامی ہے۔

دفعہ ۱۵۶۔ جو اراضی دفعہ ۱۵۵ کے بموجب قابل و ایسی نہ ہو اور جس سے دفعہ ۱۵۸ کے

احکام متعلق نہ ہوں وہ قابل تشخیص لگان کے ہوگی۔

دفعہ ۱۵۷۔ (۱) جب کسی معافی لگان کی نسبت یہ تجویز کیا جائے کہ وہ اس قابل ہے

حکم بدخلی کا
جس سے اس وقت
و ایسی کا حکم
دیا جائے
اراضی معافی
لگان کے ساتھ
میں قابل
تعمیر لگان
ہوگی
قبضہ اراضی
کی شرائط اور
لگان کا جو
کیا جاتا

۱۵۷ یہ دفعہ جدید ہے۔	۱۵۶ یہ دفعہ جدید ہے۔
۱۵۸ یہ دفعہ جدید ہے۔	۱۵۷ یہ دفعہ جدید ہے۔

کہ اسپرنگان تشخیص کیا جائے تو عطیہ دار (معافی دار) کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ تاریخ عطیہ سے
برعینیت آسانی رہا ہے اور اسکے حق قبضہ اراضی کی قسم کی تجویز مطابق احکام ایکٹ ہذا کے
لی جانے گی۔

(۲) اگر عطیہ دار (معافی دار) اس طور پر آسانی دیکھا کہ قرار دیا جائے تو لگان کی ڈگری
اس مردہ شرح پر کچھ کٹے گی جو آسامیان دیکھا کہ وہی ہی قسم اور اسی طرح کے فائدہ دار کی
قرب و جوار کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہوں۔

(۳) اگر عطیہ دار (معافی دار) اس طرح آسانی غیر دیکھا کہ قرار دیا جائے تو لگان کی
ڈگری اس شرح پر کچھ کٹے گی جو عدالت ان لگانوں کا لحاظ کر کے جو وہی ہی قسم اور اسی طرح کے
فائدہ دار کی قرب و جوار کی اراضی کی بابت آسامیان غیر دیکھا کہ ادا کرتے ہوں۔ حاجی اور
فرین انصاف تجویز کرے۔

(۴) جس آسانی غیر دیکھا کہ لگان اس طرح مقرر کیا گیا ہو وہ مستحق اسکا ہوگا کہ اس اراضی
پر اس شرح لگان برسات برس کی مدت تک قبضہ رکھے۔ اور ڈگری وہی قوت اور اثر رکھے گی
جیسا کہ احکام دفعہ اس کے بموجب رجسٹری شدہ پٹہ۔

(۵) جس لگان کے بموجب دفعہ تھئی (۲) یا دفعہ تھئی (۳) ڈگری کچھ سے وہ تاریخ اربعاً
نانش کے عین مابعد کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے قابل ادا ہوگا۔

دفعہ ۱۵۸۔ جو اراضی دفعہ ۱۵۴ کے بموجب قابل واپسی نہ ہو اور جس پر بطور معافی لگان
پچاس برس سے اور اصل عطیہ دار (معافی دار) کے درجہ شہسوں کا قبضہ رہا ہو۔ اور جو اراضی
دوام کے لیے جوڑ جاتے رہنے یا چھوڑ دیے جانے سے حق کے جو پیشتر عطیہ دار (معافی دار)
کو حاصل تھا۔ یا بذریعہ وثیقہ تحریری اور بمعادہ فیضی حاصل کی گئی ہو۔ اسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا
کہ اسپرنگان ملکیت قبضہ ہے۔ اور عدالت کو لازم ہوگا کہ اس اراضی کے فائدہ دار کو اسکا مالک
اور اسکی مالگاری کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دے اور وہ مالگاری جو شخص مذکور سے قابل
ادا ہوگی مقرر کر دے۔

کی نسبت
قبضہ اراضی
بطور معافی لگان
سے ملکیت
حاصل ہوگا

باب ۱۱ بقایا مالگزارسی - منافع وغیرہ

دفعہ ۱۵۹ - لمبردار کو جائز ہے کہ کسی حصہ دار پر - بابت بقایا مالگزارسی کے جو حصہ دار مذکور سے بوساطت لمبردار کے گورنمنٹ کو قابل ادا ہوا اور بابت اخراجات زمینی اور دیگر مطالبہ کے جس کے ادا کرنے کا لمبردار کو حصہ دار مذکور فرما رہا ہو - نالاش کرے -

نالاش کرنا ہے
مالگزارسی کی طرف
کی نسبت
لمبردار کے

گورنمنٹ دعویٰ حصہ منافع کا ہے کیونکہ موجودہ ایکٹ لگان زمین ان دو اقسام نالاشات کے واسطے مختلف ہے جاوے ہے رعایت مقرر کی گئی ہیں یہ تو تصفیہ حساب کی نالاش کے علیحدہ طور پر قائم رکھنے میں کوئی عملی فائدہ نہیں معلوم ہوتا ہے - جب کوئی حصہ تصفیہ حساب کی نالاش کو ناجواز ہی سے کرنا ہو تو اسی وجہ سے اسے ہی نالاش کرنا ہے کہ وہ اپنا حصہ منافع کا چاہتا ہے اسی لحاظ سے ہم نے دفعہ ۱۶۵ اس طور پر طیار کیا ہے جس سے یہ ظاہر ہو جائے کہ ایکٹ میں دو دونوں دعویٰ اسکین اور ہم نے دعویٰ تصفیہ حساب کو ایسے حصہ دار کی صورت پر محدود رکھا ہے جو حصہ دار حصہ دار بابت نالاش کرے کیونکہ اسکی ضرورت لمبردار کے نام کی نالاش میں نہیں معلوم ہوتی ہے -

۱۔ اس کے متعلق رپورٹ سیکرٹری کی یہ تھی :-
"نٹریٹ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء میں مسودہ میں جن کیفیت سے کردہ کونسل میں پیش ہوا کوئی ایسی دفعات نہیں - الفاظ مرتج نالاش بقایا مالگزارسی یا منافع کی اجازت درج ہو ایسی نالاش کا حق صرف زمیندار کے ذمہ نالاشات سے اخذ کیا جا سکتا ہے جو عدالت سے دیوانی کے اختیار رساعت سے مستثنیٰ کر دی گئی ہیں - چھاری رساعت میں یہ مناسب ہے کہ ایسی نالاشات کی نسبت ایسی دفعات ہونی چاہئیں جن میں مرتج حکم درج ہو یا تصفیوں اور سہ سے کہ ایسا کرنے سے بعض حکام نسبت نالاشات منافع کے لینے مقام مناسب میں درج کیے جا سکیں گے اور ایسے دیگر احکام کے داخل کرنے کا موقع ملے گا جو ضروری معلوم ہوتے ہیں - ہم نے ان تمام دفعات میں سے الفاظ "مذکورہ کا غلط" خارج کر دیے ہیں کیونکہ ان الفاظ کے درج کرنے سے صرف یہی نتیجہ نکلتا کہ جو حصہ دار سزا کا غلط نہ ہو اسکو عدالت دیوانی میں نالاش کرنے کی اجازت رہے - اسے میں ان نالاشات کی نسبت صرف عدالت سے مال میں ہونی چاہیے خواہ زمینوں کے نام درج کا غلط ہوں یا نہ ہوں - علاوہ بریں انخاص کو عدالت دیوانی میں نالاش کرنے کی اجازت صرف اس بنا پر دینے سے کہ اسے نام نہ ہو کا غلط نہیں ہیں مسودہ ایکٹ مالگزارسی مالک مغربی ریشالی واو دھ کی دفعہ ۳۳ کا منشا صرف ہو جائیگا -

۲۔ اس کے متعلق فیصلے حسب ذیل ہو چکے ہیں -
(۱) دقت نالاش کے لمبردار رہنا دعویٰ کا ضروری نہیں ہے علی احمد بنام لمبردار سنگھ - دیکھی نوٹس ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء - اسی طرح لوہرہ جیسے لمبردار کے اسکا پیشانی عدالت مال میں دعویٰ کر سکتا ہے - سیکن خان بنام سترن گنوار - انڈین لارڈ پورٹ جلد ۱ - ال آباد صفحہ ۵۱۳ - گوری بنام ڈیڑھ دیکھی نوٹس ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء -
(۲) حصہ دار کا زمین قابلین ہونا سب سے بقایا مالگزارسی کی نالاش از جانب لمبردار عدالت مال میں ہو سکتی ہے - سیکن بنام گھاسی - دیکھی نوٹس ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء - ایسے مقدمات میں لمبردار دعویٰ کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ آسامیوں سے وصول کرنے میں آسنے پر ہی کوشش کی تھی - دھرم بال بنام سترن گنوار - دیکھی نوٹس ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء -

ہم نے ایسی نالاشات منافع میں جو لمبردار کے نام لگا رہی ہیں نالاش منافع میں جو حصہ دار کے نام ہو فرق قائم کرنا ہے کیونکہ ان دونوں کی کیفیت کے قدر مختلف معلوم ہوتی ہیں اور یہ حصے دفعات
۱۹۰۶ء و ۱۹۰۵ء -
بائنفل عدالتوں میں اس امر کی نسبت بہت اختلافات
را سے اور غلطی ہوا کرتی ہے کہ گورنمنٹ دعویٰ تصفیہ حساب کا اور

(۳) خرمیا بنام لمبردار کو حصہ رسدی مالگزارسی کا ادا کرنے کا ذمہ دار تاریخ جولائی ۱۹۰۶ء سے ہو گا نہ کہ ستمبر کے دفعہ میں لینے کی تاریخ سے - سیکن بنام گھاسی - دیکھی نوٹس ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء -

ناش بائ
بقایا سے
مالگزار سے
مغنی بقایا
معا جماعت
ناش بائ
بقایا سے
مالگزار سے
مغنی بقایا
معا جماعت
ناش بائ
بقایا سے
مالگزار سے
مغنی بقایا
معا جماعت

دفعہ ۱۶۰ - جو حصہ دار بقایا سے مالگزاری کسی دوسرے حصہ دار کی طرف سے جو باقی رہا ہو اور اسے اسکو جائز ہوگا کہ حصہ دار مذکور پر بابت اس رقم کے جو اس طرح ادا کی گئی ہوں ناش کرے

دفعہ ۱۶۱ - متحافی دار یا عطیہ دار مالگزاری کو جائز ہے کہ بابت ایسی بقایا سے مالگزاری کے جو اسکو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہوں ناش کرے -

دفعہ ۱۶۲ - تعلقہ آریا دیگر مالکس اعلیٰ کو جائز ہے کہ بابت بقایا سے مالگزاری یا لگان کے جو اسکو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہوں ناش کرے -

دفعہ ۱۶۳ - کوئی تعین تاریخ منجانب مہتمم بند بستی نہ ہو سکی صورت میں یا حصہ دار کے درمیان کوئی قرارداد مروج نہ ہونے کی صورت میں منافع کی تقسیم ایسی تاریخوں پر ہوگی جو اول گورنٹ بندویہ قواعد و ضوابط ہذا مقرر کرے -

دفعہ ۱۶۴ - (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ لمبرداروں پر بابت اسبے حصہ منافع محال کے

ناش بائ
منافع
کے لمبردار

(۲) مقدمہ وزیر محمد بنام امانت خان دیگلی نوش سنہ ۱۰۱۷ھ سے ۱۰۲۰ھ تک جو زمین تمام یافتگی کے ایک ساتھ دعویٰ نہ کرنے سے بزد متروک کی بابت ناش بائ لایحد ممنوع قرار پائی -

سنہ ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (دک) - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۰۱۷ھ -

لیکن اب حصہ دار کے ساتھ سڈر جو کمیونٹی کی قید نہیں ہے مقدمہ داتا رام بنام سکھ رام دیگلی نوش سنہ ۱۰۱۷ھ سے ۱۰۱۹ھ تک ۵۹ حکام ہیکورٹ نے بقایا مالگزاری کا دعویٰ ہی مشترکہ کے ایک حصہ کی طرف سے بمقابلہ دوسرے حصہ دار کے قابل سماعت عدالت دیوانی تجویز کیا لیکن وجہ زمین گھسی کہ کیوں -

سنہ ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (دک) ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۰۱۷ھ - اس کے متعلق فیصلے حسب ذیل فیصلے ہو چکے ہیں -

(۱) لمبرداروں کے حصہ داروں کو منافع دینے کا ذمہ دار کسی حد تک نہیں ہے جہاں تک اس نے آسامیوں سے وصول کیا ہی بلکہ اس رقم کا بھی ذمہ دار ہے جو اسکی غفلت سے وصول نہیں ہوئی - لٹریٹیک دمعی ابتدا ایسی غفلت کا ثبوت دے

محمد عنایت حسین بنام امانت اللہ دیگلی نوش سنہ ۱۰۱۷ھ سے ۱۰۱۸ھ - اسی نظریہ کے مطابق یہ دفعہ مرتب ہوئی ہے -

(۲) اس قسم کی ذمہ داری جو غفلت سے پیدا ہووانی ہے اور اسلیے درشا کو حصہ دار کے مقابلہ میں نافذ نہیں ہو سکتی مراد النسا بنام غلام سجاد - دیگلی نوش سنہ ۱۰۱۷ھ سے ۱۰۱۹ھ -

(۳) حصہ دار نے دعویٰ منافع کا کیا لمبردار نے وہ رقم مجبوراً لیا جائی جو برعہ کے شوقہ کے گریڈم میں اس خطا خرچ کی تھی - تجویز ہوئی کہ مجرا محوی کی کارروائی نہیں ہوگی مگر لٹریٹیک دمعی غفلت سنہ - دیگلی نوش سنہ ۱۰۱۷ھ سے ۱۰۱۹ھ -

(۴) اس قسم کے دعویٰ میں اگر عدلیہ سند ہوگی تو عدلیہ کی پیشگی سے حساب کرنا جائے اسکو اجازت نہیں دی جائی - مذکورہ بنام رام رتن دیگلی نوش سنہ ۱۰۱۷ھ سے ۱۰۱۹ھ -

(۵) محال سائنڈاری میں ایک حصہ دار لمبردار دعویٰ اس حصہ مالگزاری کا کیا جزاں نے زمیندار سے وصول کیا تھا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۹۳ (ط) میں مقدمہ نہیں آتا ہے بے درایتی ایسے دعویٰ کے ہے جو حافی دار بمقابلہ بقایا

سنہ ملاحظہ طلب دفعہ ۹۳ (ط) ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۰۱۷ھ - اس کے متعلق فیصلے حسب ذیل ہو چکے ہیں -

(۱) محال سائنڈاری میں ایک حصہ دار لمبردار دعویٰ اس حصہ مالگزاری کا کیا جزاں نے زمیندار سے وصول کیا تھا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۹۳ (ط) میں مقدمہ نہیں آتا ہے بے درایتی ایسے دعویٰ کے ہے جو حافی دار بمقابلہ بقایا

یا اسکے کسی جزو کے نالاش کرے۔

(۲) کسی ایسی نالاش میں عدالت کو جائز ہوگا کہ مدعی کو نہ صرف اس منافع کا جو فی الواقع تحصیل کیا گیا ہو حصہ دلائے بلکہ ایسی رقوم کا حصہ بھی دلائے جنکی نسبت مدعی یہ ثابت کرے کہ وہ بوجہ غفلت یا باہر اعمالی مدعا علیہ کے تحصیل ہونے سے روک گیا۔

دفعہ ۱۶۵ (۱) کسی حصہ دار کو جائز ہے کہ دوسرے حصہ دار پر واسطے تصفیہ حساب کے اور واسطے اپنے حصہ منافع محال کے یا اسکے کسی جزو کے نالاش کرے۔

(۲) کسی ایسی نالاش میں مدعی کو جائز ہے کہ کسی بقواد حصہ داران پر یکجائی نالاش کرے اور ایسی صورت میں لازم ہوگا کہ ڈگری میں یہ تصریح کی جائے کہ مدعا علیہم میں سے ہر ایک پر اسکا کس قدر اثر ہو چکتا ہے۔

دفعہ ۱۶۶ الفاظ "لہ دار" و "حصہ دار" و "معافی دار" و "علیہ دار" مالگوارسی "و تعلق دار" و "ناگ علی" میں باب ہذا میں اشخاص مذکور کے دثار اور قائم مقامان قانونی اور ادھیادار و مسلمان تیر کہ اور متعلق التیم بھی داخل ہیں۔

نالاش یا بہت منافع حصہ دار پر

الفاظ لہ دار و تعلق دار و داخل ہیں

باب ۱۶

عدالتوں کا اختیار سماعت

ناشین اور درخواستین

<p>۱۵) لہ دار اور حصہ دار سے یہ سزا دیا جائے گی کہ اگر کسی نے کسی ایکٹ یا ایکٹ کے تحت سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے تو اس سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے۔</p> <p>۱۶) لہ دار اور حصہ دار سے یہ سزا دیا جائے گی کہ اگر کسی نے کسی ایکٹ یا ایکٹ کے تحت سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے تو اس سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے۔</p>	<p>۱۷) لہ دار اور حصہ دار سے یہ سزا دیا جائے گی کہ اگر کسی نے کسی ایکٹ یا ایکٹ کے تحت سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے تو اس سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے۔</p> <p>۱۸) لہ دار اور حصہ دار سے یہ سزا دیا جائے گی کہ اگر کسی نے کسی ایکٹ یا ایکٹ کے تحت سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے تو اس سے اس کے متعلق رپورٹ سلیکٹ کی ہے۔</p>
---	---

مذکور کے کل نکات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا سے

دفعہ ۲۰۔ اس کے تحت اگر زمین یا سیاق عبارت میں کوئی امر خلاف نیت لفظ "مدعی" میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہو جس سے یا جس کے واسطے سے کوئی مدعی اپنا حق نالاش حاصل کرے۔ اور لفظ "سائل" میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہے جس سے یا جس کے واسطے سے کوئی سائل اپنا حق سہا لے گا۔ اور لفظ "مدعا علیہ" میں ہر ایسا شخص بھی داخل ہے جس سے یا جس کے واسطے سے کوئی مدعا علیہ مستوجب اسکا ہو کہ اس پر نالاش کی جائے۔ لفظ "شے" نالاش میں وہ حق بھی داخل ہے جسکی وجہ سے کوئی شخص استحقاق نالاش اور اپنی منفعت کے لیے تصرف میں لانے کسی جز میں دینا جو دوسرے کا ملک ہو یا کسی ایسی چیز کا رکھنا ہو جو دوسرے کی زمین میں آگئی ہوئی ہو یا اس سے ملحق ہو یا اس پر قبضہ ہو اور وہ حق کسی معاہدہ کے رو سے نہ پیدا ہو۔ الفاظ "بل آف" "سٹیٹ" میں مندرجہ ذیل اور جب کوئی رقم بھی داخل ہے۔ لفظ "قرارداد" میں ہر ایسی دستاویز شامل ہے جسکے رو سے ایک شخص دوسرے کو زرقندہ دار کرنے کا قرار کرتا ہے اس شرط پر کہ ایک امر خاص کی تکمیل کجائے یا نہ کی جائے جیسے جیسی صورت ہو تو وہ قرار نسخہ ہو جائے گا۔ الفاظ "پراپٹی" اور "ٹریڈ" سے مراد ہر نوشتہ ہے جسکے رو سے اس نوشتہ کا لکھنے والے یا قلمی قرار کسی خاص زرقندگی یا بت اور سے اس سے اس سے پرکرتا ہے کہ جو مدت آئین لکھی ہے اس پر یا عند الطلب یا عند العائنہ اور ان کا۔ لفظ "میں" میں بنیادی و ارباب السامین جو لبر الیاف زرقندہ میں کے تابع رہے یا وہ خاص جو قبضہ بلا استحقاق رکھتا ہو داخل نہیں ہے۔ لفظ "نالاش" میں اپیل یا درخواست داخل نہیں ہے۔ الفاظ "رجسٹری شدہ" سے مراد ہے کہ طابق قانون تعلقہ رجسٹری دستاویزات کے جو بیعت اور بیع نام تکمیل میں دستاویز کے یا دستخط کرنے کے اثر کی گری یا حکم جس کا اثر میں لکھا جائے نافذ ہے حسب ضابطہ رجسٹریشن ہندیا میں رجسٹری ہوئی ہو۔ الفاظ "ٹیک" سے مراد ہر ملک سوا سے رجسٹریشن کے ہے۔ اور کسی ایسے امر کا "ٹیک" یعنی "عمل میں" نامتصور ہوگا جو قرار نامی اختیار اور قبضہ کے ساتھ نہ کیا گیا ہو۔

فصل ۲۔ مینا و سماعت نکات اور اپیل اور درخواست

دفعہ ۲۔ بقید رعایت احکام مندرجہ دفعات میں ابتدا سے ۵ لغات ۲۵ کے ہر نالاش اور درخواست کے واسطے جو مینا و سماعت کو مینا مسئلہ ایکٹ میں مرقوم ہے اگر وہ اسکے بعد رجوع اور پیش اور داخل ہوگی تو لازم ہے کہ خارج کر دیا جائے گو کہ عذر نامی ایام کا وقت ثانی کے جواب میں نہ لکھا گیا ہو۔

تشریح۔ نالاش کا رجوع ہر نامی صورتوں میں اس وقت تصور ہوگا جبکہ عرضی عہدہ دار صاحب کے مدبر و پیش کی جائے اور مفلسی کی صورت

(۱) مدعا علیہ عذر نامی کرے یا لکھے عدالت پر لازم ہے کہ وہ خود گامادی کا خیال رکھے۔ ریوی بنام ہروشن الزا۔ ۱۵۲

(۲) لیکن عدالت اپیل ثانی پر ایسا لاڈ نہیں ہے۔ احمد علی بنام وارث۔ الر ۱۵۔ الر آباد ۱۲۳۳۔

متعلق ہوں گے۔

(ملاحظہ طلب ہوگا کہ ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۸۵)

<p>(۳) کم رسوم کے ساتھ جو عرضی پیش کیا جائے اسکا داخلہ بروز پیش کرنے عرضی کے متصور ہوگا حتیٰ کہ بالکل سادہ کاغذ پر عرضی ہو جب بھی۔ پھر بنام سب کلکٹر۔ الر ۱۵-۴-۷۷۔ لیکن الر آباد میں ایسا نہ ہوگا اگر کچھ بجلی سٹامپ عرضی پر زمین پر بشاقتہ بنام جلتا تھ۔ الر ۱۳-۱۱-۳۰-۳۰۔ (۴) پیش کرنے اور منظور ہونے میں فرق دکھایا گیا ہے۔</p> <p>جینتی بنام سب کلکٹر۔ الر ۱۵-۱-۱۱-۲۵۔ (۵) دفعہ ۲۶۹۔ کورٹ ٹیکس ایکٹ ۱۹۱۱ (۱) قانونی ناواقفیت وجہ کافی نہیں ہے۔ سیتا رام بنام ثیا۔ الر ۱۳-۳۲۔ رام بیون جٹلم چند الزا۔ الر آباد۔ ۵۸۷۔ (۲) وجہ کافی کے لئے نرمی کیسا لگانے چاہئیں۔ کرشنا بنام چتھاپن۔ الر ۱۳-۲۶۹۔</p>	<p>اور وقت سمجھا جائیگا جبکہ فلسی میں نامش کرنے کی اجازت کے واسطے درخواست کرے اور در صورت دعویٰ بنام ایس لینڈ کے جس کے لین زمین کا عدالت کے تصفیہ کنندہ ہوں۔ صورت سمجھا جائیگا جب کہ کوئی اور زمین اول ایجاد ہوئی ہو اور تصفیہ کنندہ ہوں تصفیہ کر کے پاس لکھ کر بھیجے۔</p> <p>تعمیرات</p> <p>الف) ایک نامش بعد میں دسماعت سمینہ کے رجوع ہونے اور پٹنانی نے اپنے جواب میں اسکے تصفیہ ہونے کا عند زمین کے اور ڈوئری میں وضعی صادر ہوگی۔ بعد ازاں مدعا علیہ نے اپیل کیا تو عدالت اپیل کو لازم ہے کہ اس نامش کو خارج کرے۔</p> <p>ب) ایک اپیل جو بعد چار مہینوں کے گذرنا داخل ہو کر وجہ پیش کیا گیا تاہم لازم ہے کہ وہ اپیل خارج کیا جائے۔</p> <p>دفعہ ۵۔ اگر سواد سماعت ہو کسی نامش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر کی گئی ہے بروز نقل عدالت منقضی ہو تو جائز ہے کہ وہ نامش یا اپیل یا درخواست بروز افتتاح عدالت رجوع یا پیش کی جائے۔</p> <p>ہر اپیل یا درخواست تجویز نامی کی بعد چار مہینوں کے اس صورت میں منظور ہو سکتی ہے جب کہ اپیل نامش یا سائل عدالت کو اپیل نامش اس بات کا کہ نامش اس سہاد کے واسطے مقرر ہے اپیل یا درخواست کو کسی وجہ کافی سے نہیں لیرا ان سکا۔</p> <p>دفعہ ۵۔ الف) ہر گز در بعضی عدالت یہ دکھایا جائے کہ کوئی اپیل یا درخواست تجویز نامی فیصلہ لینے منقضی ہوئے سہاد سماعت کے بعد اپیل یا درخواست مذکور کے لیے مقرر ہے۔ جو عدالت کے رجوع ہوا تھا اگر کسی نامش یا اپیل یا درخواست کنندہ اس پر پٹنالی یا صوبہ یا ضلع کی ہائیکورٹ کے کسی حکم یا دستور یا فیصلہ کے باعث منظر لین نہ گیا تھا تو اپیل یا درخواست مذکورہ پیش کیا کہ وہ اور رجوع ہو بطریق قانون کے ہو۔</p> <p>جملہ مقاصد کے لیے تمام عدالتوں کے نزدیک ہوں تصفیہ کر کے یا تصفیہ ہوگی کہ وہ اندر اس میں سماعت کے جو اسکے لیے مقرر ہے رجوع کیا گیا تھا یا لکرائی گئی تھی۔</p> <p>دفعہ ۶۔ جب از روئے کسی قانون منقول لامر یا منقول مقام کے جو لینڈ پرش ایڈیا میں نافذ ہے یا آئندہ نافذ ہو کوئی میعاد خاص واسطے سماعت کسی نامش یا اپیل یا درخواست کے مقرر ہو تو کسی عبارت سذرہ ایکٹ نہ اسے وہ میعاد سمینہ ختم بذریعہ ہوگی یا بدل نہ جائے گی۔</p> <p>دفعہ ۷۔ اگر وہ شخص جس میں نامش کرنے یا درخواست لکرائی گئی ہے اس وقت جب سے میعاد سماعت شمار کی جانی چاہیے تا باطل یا مجنون یا فاقر ہو کر ہو تو اسکو جائز ہے کہ بعد موتوں ہو جائے وجہ ناقابل سماعت کے ایسی میعاد کے اندر نامش رجوع کرے یا درخواست دے جو در صورت نہ ہونے کسی جہاں لینڈ</p>
---	---

غیر متعلق ہے ایسے پر وہی دفعہ نقل نہیں کی گئی۔

دفعہ ۱۶۹ - باتشات اور دیگر کارروائیات مصرحہ ضمیمہ چہارم

سجاد سماعت
مقدمات
حسب
ایکٹ
تہذا
میں

کے اسی سجاد کے اندر نامش رجوع کو سے یا درخواست دے جو در صورت
کسی وجہ ناقابلیت کے اس وقت تک محسوب ہوتی جو ضمیمہ ۲ منسلک ایکٹ ہذا کے تحت
اس وقت میں اس امر کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۸۔ جب چند مشترک اٹان یا دعویہ داران میں سے ایک بحالت
کسی ناقابلیت مذکورہ بالا کے ہوا اور جس حال میں کہ تیسرے اتفاق رائے اس
شخص کے فارغ خطی لکھدی جا سکتی ہو تو تا وہی ان سب کے مقابلہ میں عارض ہوگی
لیکن جس حال میں کہ فارغ خطی نہ لکھدی جا سکتی ہو تو ان میں سے کسی کے
مقابلہ میں سجاد سماعت اس وقت تک محسوب نہ ہوگی کہ ایک زمین سے قابل
اسے ہو جائے کہ فارغ خطی ایضا اتفاق رائے دو سڑوں کے دے سکے۔

دفعہ ۹۔ جس حال میں کہ ایک مرتبہ تادیبی شروع ہو جائے تو جراثیمت
یا نالیاتی رجوع نامش کی کہ سن بعد پیدا ہو وہ اسکے مرد کو نہ روک سکیگی۔
دفعہ ۱۰۔ یا جو ایسی عبارت مندرجہ دفعات بالا کے اگر کوئی نامش ایسے شخص
جس کو کوئی جائیداد کسی خاص عرصہ کے لیے بطور امانت مفوض ہو یا بنام اسکے قائم
رقمان یا محول الیہ جائزہ کے (جو ایسے محول الیہ نہ ہوں جن سے بدل جتنی لیا گیا ہو)
اس عرصہ سے کہ اسکے یا اسکے قبضہ میں جائیداد مذکورہ برحق حقدار کا قائم رہے رجوع
کی جائے تو وہ کسی قدر عرصہ کے گزر جانے پر بھی ممنوع الساعت نہ ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ جو نامشارت کہ برٹش انڈیا میں بر بنالیسے سجادوں کے رجوع ہوں
جو ملک غیر میں وقوع میں آئے ہوں ان سے بھی قواعد مندرجہ ایکٹ ہذا متعلق
ہوئے۔

جو نامش بر بنالیسے کسی ایسے سجادہ کے جس کی وقوع ملک غیر میں ہوا ہو
برٹش انڈیا میں رجوع کی جائے اسکی جواب ہی میں قاعدہ تادیبی مرد
ملک غیر بر بنالیسے لال نہ ہو سکے گا الا اس حال میں کہ اس قاعدہ کے بموجب
جو سجادہ پیش ہو گیا ہو اور فریقین اس ملک میں درانتا سے سجادہ سمیت قاعدہ
مذکورہ کے سلوک مت مستقل رکھتے رہے ہوں۔

نفل ۲۰۔ شمار سجاد سماعت

دفعہ ۱۲۔ سجاد سماعت جو بر نامش یا اپیل یا درخواست کے واسطے
مقرر ہے اسکے محسوب کرنے میں جس دن سے کہ وہ سجاد شمار ہونی چاہیے
وہ داخل نہ کیا جائے گا۔

سجاد سماعت جو واسطے اپیل اور درخواست اجازتہ اپیل مطلقہ کے
اور واسطے درخواست تجویز ثانی کے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے میں تاریخ سنانے
جائے تو اس ضمیمہ کے جسکی ناراضی سے اپیل یا درخواست مذکورہ اور وہ عرصہ
جو ڈگری یا حکم سزا یا حکم کی نقل کے حاصل کرنے میں گزرے جسکی ناراضی سے اپیل
یا درخواست تجویز ثانی کیجئے شمار نہ کیا جائے گا۔

غیر متعلق ہے ایسے پوری دفعہ نقل نہیں
کی گئی۔

غیر متعلق ہے ایسے پوری دفعہ نقل نہیں
کی گئی۔

(۱) ایام ضروری حصول نقل کے متعلق
مفصل ذیل فیصلے دیکھیے۔ پارہ ہی
بنام بھولادار ۱۲۔ الہ آباد ۶۹۔
پیچھی بنام حسن اللہ۔ الہ آباد۔ ۱۲۔
انکا حاصل ہو کر ڈگری تیار ہو یا نہ ہو نقل کا
سوالی و فیصلہ نقل داخل ہو جاتا ہے۔

اس میں سے اس کے اندر دائرہ کی جائیں گی جو ان کے واسطے فرداً

جب کسی ڈگری کا اپیل ہو یا اسکی تجویز ثانی کی درخواست کی جائے تو جو عرصہ واسطے حاصل کرنے نفل فیصلہ کے خیرہ ڈگری یعنی ہے گزرے وہ بھی محسوب نہ ہوگا۔

اور جو عرصہ اس واسطے درخواست تیسخ فیصلہ ثانی کے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے میں وہ مدت جو اس فیصلہ کی نفل حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہو شمار نہ کی جائے گی۔

دفعہ ۱۲۔ ہرنالٹ کی سجاد سماعت سینڈ کے شمار کرنے میں وہ عرصہ جن میں کہ مدعا علیہ قلمرو پیش آئے یا سے باہر رہا ہو۔ محسوب نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۳۔ ہرنالٹ کی سجاد سماعت سینڈ کے شمار کرنے میں وہ مدت داخل نہ کی جائے جن میں کہ مدعی بہ تندی قرار دے دوسری کارروائی دیوانی کی بیرونی میں مصروف رہا ہو عام اس سے کہ وہ ایسی مدعا علیہ کے نام پر عدالت مرافقہ دیوانی ہو یا عدالت اپیل میں بشرطیکہ وہ کارروائی ایسی بنیاد ہے کہ دعویٰ پر مبنی ہو اور یہ سب ایسی عدالت میں اسکی بیرونی کی گئی ہو جو بوجہ نفل اختیار سماعت یا ایسی طرح کے اور سبب سے اسکو موقوف کر سکتی ہو۔

جو سجاد سماعت ایسی نالٹ کے واسطے مقرر ہو جن میں کارروائی بہ حکم دفعہ ۱۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے موقوف رکھی گئی ہو اسکے شمار کرنے میں وہ عرصہ جو درمیان رجوع نالٹ اور تاریخ موقوفی کارروائی کے گزرے اور وہ وقت جو اس عدالت سے جن میں کارروائی موقوف رکھی گئی ہو اس عدالت تک جاتے ہیں جہاں کہ نالٹ از سر نو رجوع کی جائے ضروری ہو محسوب نہ ہوگا۔ جو سجاد سماعت کسی درخواست کے واسطے مقرر ہے اسکے محسوب کرنے میں وہ وقت جن میں کہ سبب ایسی اور کسی کے لیے دوسری درخواست کرتا رہا ہو شمار نہ کیا جائے بشرطیکہ درخواست اخراج نہ کی گئی ہو ایسی عدالت میں گوری ہو جو بوجہ نفل اختیار سماعت یا ایسی طرح کے اور سبب سے اس درخواست کو منظور کر سکتی ہو۔

تشریح (۱) جس عرصہ تک کہ نالٹ یا درخواست سابق دائرہ میں یا اگر دائی جاری ہو اسکے شمار کرنے میں اس نالٹ کے رجوع کرنے یا درخواست دینے کا دن اور وہ تاریخ جن میں کہ کارروائی اسکی ختم کی گئی ہو دونوں شمار کیے جائیں گے۔ تشریح (۲) مدعی جو ایسے اپیل کا مستعمل ہو جو رجوع سے عدم اختیار سماعت پیش کیا گیا ہو سبب یعنی دفعہ ۱۲ کے بیرونی نالٹ کا مقدر ہوگا۔ دفعہ ۱۵۔ ہرنالٹ کی سجاد سماعت سینڈ کے شمار کرنے میں جب کارروائی کرنا از رو سے حکم امتناعی یا حکم ممتنعی ہو گیا ہو مدت قائم رہنے اس حکم امتناعی یا حکم کی اور وہ تاریخ جن میں کہ وہ حکم امتناعی یا حکم جاری ہو یا یاد کیا گیا ہو اور وہ تاریخ جن میں کہ وہ حکم فرج کر دیا گیا ہو محسوب نہ ہوگی۔

(۱) مدعی کا نیک نتیجے سے غلطی نہیں میں رہنا ضروری ہے۔ مقرر۔ بنام نیپال الزاک ۲۶۵۔
(۲) عدالت مال کی کارروائی حسب دفعہ ۱۲ بھی عدالت دیوانی کی کارروائی سمجھی جاسکتی ہے۔
گر جانا تو بنام رام نرائن الزاک ۲۶۴۔
(۳) غلطی قانون کی قابل غلطی نہیں ہے صرف واقعات کی غلطی پر اس دفعہ سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔
رام چیون بنام چاند لال لٹالہ ۵۸۷۔
لیکن دیکھو۔ کرشنا بنام چھتھاپن۔ الزاک ۱۳۳۔
(۴) سابق مقدمہ کا تعدد پر دسمس ہونا اس دفعہ میں نہیں آتا۔
رام سبھک بنام گوپتہ۔ الزاک ۲۰۲۔
جاما بنام احمد الزاک ۱۲۰۔
لیکن دیکھو۔ سہا بنام متاین۔ الزاک ۱۳۱۔
(۵) غلط عدالت میں دعویٰ رجوع ہو جائے تو وہ دن ملین گئے اگر تا جب تاخیر نہ کی ہو۔ جنگ لال بنام ہرنالٹ۔ الزاک۔ الزاک ۵۲۔
مفصلہ ذیل فیصلے دیکھو۔
شب سنگھ بنام سیتا رام۔ الزاک ۱۳۱۔
کلک بنام بیٹی لال۔ الزاک ۱۶۳۔
شن سنگھ بنام مانڈین۔ الزاک ۲۲۹۔

فردا غنیمت مذکور میں مقرر کی گئی ہے۔ (ملاحظہ طلب بنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۸۴)

دفعہ ۱۶۔ جزائش کو فرمایا رنیلیم اجوائی گری کی طرف سے براد قبضہ ہو سکی
 میں اساعت میں کے شمار کرنے میں وہ عرصہ میں مدیون ڈگری انصاف
 نیلام کے مقدمہ کی پیروی کرتا رہا جو محسوب نہ ہوگا۔
 دفعہ ۱۷۔ جس حال میں کہ وہ شخص جو در صورت زندہ رہنے کے استحقاق
 و جرع نالاش یا گذرانے کسی درخواست کارگھنا۔ اس استحقاق کے پیدا ہونے
 سے پہلے فوت ہو جائے تو میرا اساعت اس وقت سے محسوب ہوگی جب
 سے کہ کوئی جائز نام مقام سنی کا قابل ارجاع نالاش یا در حال درخواست مذکور ہو
 جس حال میں گذرہ شخص جس نالاش کرنے یا درخواست گذرانے کا استحقاق
 در صورت اسکے زندہ رہنے کے پیدا ہوتا اس استحقاق کے پیدا ہونے سے
 پہلے فوت ہو جائے تو میرا اساعت اس وقت سے شمار کی جائے گی جب
 کوئی اسکا نام مقام جائز ہو جس پر دعوی نالاش مذکور اسکے یا درخواست مذکور گذرانے
 دفعہ ۱۸۔ ہائیک کے مضمون بالائی کوئی عبارت ان نالاشات سے متعلق نہیں ہے
 جو حق شعور کے واسطے یا جاہل یا غیر متقرب یا منصف یا موروثی برقیہ یا بنے کی بابت ہوں۔
 دفعہ ۱۸۔ جب کوئی شخص جسے استحقاق نالاش بر جمع کرنے یا درخواست گذرانے
 کا حاصل ہو لے میرا اساعت استحقاق یا اس سادہ کے علم سے جس پر گذرہ استحقاق یعنی ہو
 بازرگانی کیا ہے۔

یا جس حال میں کہ کوئی دستاویز جو اسلے استغراقیت مذکور کے فرد کی ہے
 از رو سے فریب اس سے مخفی رکھی گئی ہو۔
 تو میرا جزا نالاش کے رجوع کرنے یا درخواست گذرانے کے لیے مقرر ہے۔
 (الف) ایسے شخص پر جو محرم فریب یا زمین شریک ہونے کا ہو۔ یا
 (ب) ایسے شخص پر جو اسکے ذریعے سے بغیر نیک بنی کے اور بلا ارادے
 سے عارضہ قبضہ کی دعوی کرتا ہو۔

اس وقت سے محسوب ہوگی ہیکر وہ فریب اول مرتبہ اس شخص کو معلوم ہونے سے اسکے
 سے پہلے مقرر ہوئے یا در صورت استحقاق سے جانے دستاویز کے اس وقت سے شمار
 کی جائے گی جبکہ برتر اول در میرا اسکے نہیں کرنے یا جبراً اسکو پیش کرانے کا حاصل ہوا ہو۔
 دفعہ ۱۹۔ اگر قبضہ قضی ہونے اس سعاد کے جو کسی جائداد یا حق کی بابت
 نالاش یا درخواست کے لیے مقرر ہے ایسی جائداد یا حق کی بابت کوئی افراد در مطاری
 کا تشریح یا اس وقت اس شخص کے موجود ہیں جس کے مقابلہ میں اس جائداد یا حق کا
 دعوی کی جائے یا کسی ایسے شخص کے ہون جس کے واسطے سے اس شخص یا درخواست
 عارضہ قبضہ کی ہو در مطابق نوعیت اصل زمین داری کے ایک ہی میرا اساعت اس وقت سے
 شمار کی جائے گی جبکہ افراد مذکور پر اس صورت میں اسکے خلاف کے جائیں۔

دفعہ ۲۰۔ جب سو کسی زمین یا مال مذکور کا قبضہ انتقال سے میرا اساعت کے اس شخص نے
 جو نہ وارا اسے قبضہ یا مال مذکور کا ہو یا اسکے ختم کرنے کے وقت سے اس مال میں جائز

غیر متعلق ہے اس لیے پوری دفعہ نقل نہیں کی گئی
 غیر متعلق ہو اس لیے پوری دفعہ نقل نہیں کی گئی۔

صفحہ ۱۷۰ - ایکٹ رسوم عدالت مصدرہ منشاء کی اغراض کے لیے

رسوم مستحق
جہاں مستحق
اور دیگر مستحق
کی حالت
و اس کے بارے
میں

ہو اور کیا ہو۔

صفحہ ۲۱ - دفعات ۲۰ اور ۲۱ کی عبارت سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ منجملہ زمینداروں کے ساتھ ہونے والوں کے یا شہر کار یا اولاد یا دامستان میں سے ایک پر طالبہ شخص کو جو کسی عایدہ پر کار قرار دے کر زمین سے کسی اور کسی یا دوسرے کو دخل یا دوسرے یا دوسرے کے حقوق کا دخل یا کسی دوسرے یا دوسرے نے یا کسی دوسرے یا دوسرے کے متعلق نہ سمجھا دیا گیا ہو۔

غیر مستحق ہے۔

صفحہ ۲۲ - جب بعد رجوع ہونے کسی نالاش کے عایدہ میں یا مدعا علیہ قائم کیا جائے یا زیادہ کیا جائے تو اسکی نسبت نالاش کا رجوع ہونا اسوقت سے تصور ہوگا جب کہ وہ اس بیج پر فریق گزارا جائے۔
مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی مدعی فوت ہو اور نالاش کے قائم مقامان جائز کی طرف سے دائرہ فرس نالاش کا رجوع ہونا اسکی نسبت اسوقت سے تصور ہوگا جبکہ وہ مدعی متوفی بنے رجوع کی ہو۔

مفصلہ ذیل فیصلہ دیکھیے
نئے اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ کا بڑھاوا -
بنکارہ بنام پروٹو - الر - ۹ - ک - ۳۵۵ -
کورٹ بنام - گیا - الر - الہ آباد - ۱۰ -
عدالت اپیل ہر وقت رسپانڈنٹ جو اسکی
سودھنا بنام خاتون - الر - ۱۳ - الہ - ۷
آتمارام مقام بال شن الر - ۵ - الہ - ۲۶۶

نیز شرط یہ ہے کہ جب کوئی مدعا علیہ فوت ہو اور نالاش کے قائم مقام جائز دائرہ فرس ہے تو اسکی نسبت وہ ایسی ہی تصور ہوگی کہ گواہ اسی وقت رجوع ہوئی تھی جبکہ بنام مدعا علیہ متوفی کے رجوع ہوئی تھی۔

صفحہ ۲۳ - در صورت تسلسل خلاف ورزی سواہ اور در صورت تسلسل کسی امر یا جائز کے جو معاہدہ سے علاوہ نہ رکھتا ہو جس عرصہ میں کہ تسلسل اس خلاف ورزی یا امر یا جائز کا جیسی کہ صورت ہو۔ قائم رہے ہر خطہ پر بعد سے معاہدہ شروع ہوگی۔

صفحہ ۲۴ - جو نالاش بابت برہنہ ایسے فعل کے ہو جو کسی بناوڑی کو نہیں پیدا کرتا ہے مگر اس حال میں کہ کوئی خاص نالاش سے فی الواقع نتیجہ پیدا کرتا ہے اسوقت سے شمار کی جائے گی جب کہ وہ ضرر منج ہو۔

تمشیلات

(الف) زمین ایک کمیٹ کی سطح زمین کا مالک ہوا اور عرصہ غیر زمین کا ایک بڑے ٹکڑے میں سے زمین کے کوئی حصہ کاٹا ہری نقصان سطح زمین کو سمجھنے کو ملے گا لگتا ہے لیکن آخر کو وہ سطح زمین بنیوگی اس صورت میں سواہ سماعت بقدر نالاش زمین بنام عرصہ بنیو جانے کے وقت سے شمار کی جائے گی۔

(ب) زمین کے نسبت عمر کے الفاظ تک آمیزنے اور علاج کیے کہ جو برائے فرد لائق نالاش کے بنیو اسکے کہ نسبتے خاص نقصان پیدا ہونے سے مگر ایسی وجہ سے کہ بنیو عمر کو اپنا کھو مقرر کرنے سے انکار کیا۔ پس سواہ سماعت بقدر نالاش عمر بنام زمین بابت رجوع اس تک کے اسوقت تک نہیں شروع ہوتی ہے کہ جس وقت انکار نہ ہو گیا۔

صفحہ ۲۵ - تمام فرشتہ جات کا کھریو بنام اسطے اغراض ایکٹ ہذا کے مطابق انگریزی کلڈرہ گری ٹوری کے تصور ہوگا۔

تعداد اس رسوم کی جو ناشات اور دیگر کاروائیات معروضہ نمبر چہارم میں واجب الادا ہے حسب معروضہ خانہ ششم منبہ مذکور محسوب کی جائے گی۔

عدالتوں کے درجے

صفحہ ۱۷۱- اسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کو ان کل ناشتون کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو نمبر چہارم کے مجموعہ (الف) میں داخل ہیں اور جن میں مالیت شرمنا زہدہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ اور ان کل درخواستوں کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو نمبر مذکور کے مجموعہ (د) میں داخل ہیں۔ بائنتنا سے درخواست حسب دفعہ ۹۴ کے۔

صفحہ ۱۷۲- اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو ان کل ناشتون اور درخواستوں کے تصفیہ کرنے کا اختیار ہوگا جو نمبر چہارم میں درج ہیں۔
مگر شرط یہ ہے کہ کسی اسٹنٹ کلکٹر کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ ناشات حسب دفعات ۴۰ و ۴۲ و ۴۸ کی تجویز کرے۔ بجز اسکے کہ اشار الیہ کو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو۔

اختیار
اسٹنٹ
کلکٹر
درجہ
دوم

اختیار
اسٹنٹ
کلکٹر
درجہ
اول

تمثیلات

(الف) ایک ہندو نے ایک پراویسی ٹرٹ کی جس پر صرف ہندی تاریخ لکھی ہے اور وہ تاریخ تحریر سے چار مہینے کے بعد واجب الادا ہے اس صورت میں میعاد سماعت جو پراویسی ٹرٹ کی تاریخ سے متعلق ہے انگریزی کلندر کو لکھواری کے مطابق چار مہینے کے گزر جانے کی تاریخ سے شمار کی جائے گی۔
(ب) ایک ہندو نے ٹرٹ لکھا جس میں ایک سال کے اندر روپیہ کے ادا کرنے کی صرف تاریخ ہندی لکھی ہے اس صورت میں میعاد سماعت تاریخ ٹرٹ کی اس ایک سال کے گزر جانے کی تاریخ سے شروع ہوگی جسکا شمار مطابق کلندر کو لکھواری کے کیا جائے۔

۱۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہی ہے۔
۲۔ اسٹنٹ کلکٹر ان درجہ دوم کے اختیار سماعت کو ان ناشات پر محدود کر دیا جائے گا ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو لیکن ناشات مندرجہ نمبر (الف) میں ایسے دعویٰ ہو سکتے ہیں جنکی تعداد ہزار ہا ہوگی اور بالفعل یہ طریقہ جاری ہے کہ اسٹنٹ کلکٹر ان درجہ دوم پچاس روپیہ یا سو روپیہ سے زیادہ مالیت کی ناشتون کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ علاوہ انکا تحفیلا درجن کا وقت ان کل ناشتون کے فصل کرنے میں صرف ہونے کی وجہ سے اخطائی وقت پیش آئے گی۔ ایک سو روپیہ کی حد سب معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسٹنٹ کلکٹر ان

درجہ دوم کے (فیصلوں) کے اپیل بھجور کلکٹر اور ہونے ہیں اور اسٹنٹ کلکٹر ان درجہ اول کے فیصلوں کے اپیل ایسی ناشتون میں بھی مالیت سو روپیہ سے زیادہ ہو سکتی ہیں اور ان میں دائر ہونے ہیں
۳۔ بجائے دفعہ ۹۴ کے ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ یہی ہے۔
۴۔ ایک موجودہ دفعہ (۱۰) کے بموجب ایسے اسٹنٹ کلکٹر جو جسکو خاص طور سے لوکل گورنمنٹ نے مجاز دیا ہو۔ اختیار نہیں ہے کہ عدالت اضافی و تحفیف مکان و دیگر کے تجویز کرے۔ چونکہ یہ شکل عدالت ہونے ہیں جنکے تجویز کرنے کے لیے عدلہ داران تجویز کنندہ ہیں

اختیار
کلیئر

دفعہ ۱۷۳- کلکٹروہ کل اختیارات حاصل ہونگے جو ایکٹ ہذا کے رد سے اسٹنٹ
کلکٹر درجہ اول اور کلکٹر کو عطا ہوئے ہیں۔ (بجائے دفعات ۹۸، ۹۹ و ۱۰۰ کے ہے)

عدالت
جنوبین
کاؤنٹی
دار کی
جائزگی

دفعہ ۱۷۴- باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے۔ (بجائے دفعہ ۱۷۳ کے ہے)
(الف) کل ناشرین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں اور جنہیں مالیت شری
متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور کل درخواسٹین جو مجموعہ (د) مندرجہ
ضمیمہ مذکورہ میں داخل ہیں۔ یہ استثناء صورت ہا سے محکومہ دفعہ ۵۹ اور دفعہ
۹۴ کے عدالت تحصیلدار میں داخل کیجا میں گی۔

(ب) کل ناشرین جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں اور جنہیں مالیت
شے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو اور کل ناشرین جو مجموعہ (ب) مجموعہ
(ج) مندرجہ ضمیمہ مذکورہ میں داخل ہیں اور کل درخواسٹین حسب دفعہ ۹۴
عدالت اسٹنٹ کلکٹر مستم حصہ ضلع میں داخل کیجا میں گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی اسٹنٹ کلکٹر مستم حصہ ضلع نہ ہو تو کل ایسی ناشرین عدالت کلکٹر میں
داخل کیجا میں گی۔

عدالتوں کا اختیار سماعت بہ صیغہ اپیل

اپیل
بہ
صیغہ
اپیل
اس
ایکٹ
میں
اجازت
ہے

دفعہ ۱۷۵- کوئی اپیل بنا راضی کسی ایسی ڈگری یا حکم کے جو کسی عدالت نے حسب ایکٹ
ہذا صادر کی یا کیا ہو دائر نہ ہو سکے گا الا اس طرح جس طرح کہ بعد ازین ایکٹ ہذا میں حکم ہے۔ (بجائے ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰ کے ہے)

اپیل
بہ
صیغہ
اپیل
اس
ایکٹ
میں
اجازت
ہے

اپیل بنا راضی (ڈگریات یا احکام) اسٹنٹ کلکٹر ان درجہ دوم
دفعہ ۱۷۶- صورت ہا سے ذیل میں اپیل بنا راضی ڈگری یا حکم اسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم
کے بحضور کلکٹر دائر ہو سکے گا۔

(الف) بنا راضی ایسی ڈگری کے جو ان ناشرین میں سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ ضمیمہ چہارم

۱۔ عام اس کے انکو اسٹنٹ کلکٹر کی اختیار میں یا عدالت
۲۔ بجائے دفعات ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰ کے ہے
۳۔ متعلق یہ تھی، یہ ہم نے فقارت سے اس کے زیر مہم اس طرح کو دی ہے کہ ایسی
کل صورتوں میں اپیل بحضور کلکٹر ہو سکے۔

خاص لیاقتوں کی ضرورت ہوتی ہے لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا
ہے کہ اس حکم کو قائم رکھا جائے جیسا کہ ہم نے اسکو اس وقت
اپنے راجس عبارت مشروطہ کے معنی کو دیا ہے۔
۱۔ دفعہ جدید ہے۔

میں داخل ہیں کسی نالاش میں صادر ہوئی ہو۔

(ب) بنا راضی کسی ایسے حکم کے جو ان درخواستوں میں سے جو مجموعہ (د) مندرجہ

ضمیمہ چہارم میں داخل ہیں کسی درخواست پر صادر ہوا ہو۔

(ج) بنا راضی کسی حکم متعلقہ تجویز کسی نالاش یا درخواست کے۔

اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ یا احکام) اسٹنٹ کلکٹر ان درجہ اول

صفحہ ۷۷-۱ اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ایسی ڈگری کی بنا راضی سے (جو نالاشات مفصلہ

ذیل میں صادر ہوئی ہو) اپیل بحضور جمع ضلع دائر ہو سکے گا۔ (یعنی)۔

ان نالاشوں میں سے جو مجموعہ (الف) اور مجموعہ (ب) مندرجہ ضمیمہ چہارم میں داخل

ہیں کسی ایسی نالاش میں جنہیں۔

(الف) تعداد یا مالیت سے متنازعہ فیہ کی ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو۔ یا

(ب) وہ لگان جو کسی آسامی سے سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولیٰ میں امر متنازعہ

فیہ رہا ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(ج) تعداد لگان جو سبھل کئی حصہ داران کے ایک یا زیادہ حصہ داروں کو سبھاگانہ قابل

ادا ہے عدالت مرافعہ اولیٰ میں امر متنازعہ فیہ رہی ہو اور اپیل میں امر متنازعہ

فیہ ہو۔

اور کسی ایسی نالاش میں جو حسب دفعات ۱۵۹ اور ۱۶۰ اور ۱۶۱ اور ۱۶۲ اور ۱۶۵ ہو

اور جنہیں۔

(د) تعداد مالگزارسی جو سالانہ قابل ادا ہو عدالت مرافعہ اولیٰ میں امر متنازعہ فیہ رہی

ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔

اور کل ایسی نالاشات میں جنہیں۔

<p>تقرات (۵) رد و اکل نالاشوں سے متعلق ہیں۔ فقرات (ب) اور (ج) اور (د) میں ہم نے الفاظ "اور اسکا فیصلہ ہو گیا ہو" خارج کر دیے ہیں۔ کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں کہ ایسی صورت میں جب عدالت مرافعہ اولیٰ کو ایسے مسئلہ کا فیصلہ کرنا چاہیے ہے لیکن اسے بطور بیجا اسناد گنیا ہوا اپیل ہونا چاہیے ہے۔</p>	<p>صفحہ ۷۷ کے دفعہ ۱۸۹ کے ہے۔ سلیکٹ کیٹیگری کی رپورٹ اس کے متعلق رہتی ہے۔ ہم نے اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کر دی ہے کہ جب تعداد مالگزارسی سالانہ قابل ادا امر متنازعہ فیہ ہو تو اپیل ہو سکے (دیکھئے صدر فقہود و ... اور یہ ترمیم نہیں کی گئی ہے اس کے مطابق کیٹیگری گزارہ ہے۔ یہ امر ہی صاف کر دیا ہے کہ</p>
---	--

اپیل بدلت
جمع ضلع و
عدالت
ڈگریاٹ

(۵) مسئلہ استحقاق ملکیت عدالت مراخضہ اولیٰ میں امر متنازعہ فیہ رہا ہو اور اپیل میں امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا

(۶) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب نانش کی شہرتنازعہ فیہ کی تعداد یا مالیت پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو اپیل بحضور ایکٹ ہو سکے گا۔

دفعہ ۱۷۸- بنا راضی حکم اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول حسب دفعہ ۵۲ اپیل بحضور بورڈ ٹو دائر ہو سکے گا۔

اپیل بحضور بورڈ

دفعہ ۱۷۹- بنا راضی کسی ایسی ڈگری اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو ان نانشوں میں سے جو مجموعہ (ج) مندرجہ فیہ چہارم میں داخل ہیں کسی نانش میں صادر ہوئی ہو۔ اور بنا راضی ایسے حکم کے جس کے رو سے کوئی درخواست حسب دفعہ ۵۹ ناسطور کی گئی ہو یا حسب دفعہ ۶۱ زائد وقت دیا گیا ہو اپیل بحضور کٹنڈ دائر ہو سکے گا۔

اپیل بحضور کٹنڈ

اپیل بنا راضی ڈگریات و احکام (کلکٹر ان

دفعہ ۱۸۰- (۱) کلکٹر کی ڈگری یا حکم ابتدائی سے اپیل اسی طریقہ سے اور اخصین شرط کے بموجب ہو سکے گا جس طریقہ سے اور جن شرائط کے بموجب اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کی ڈگری یا حکم کی ناراضی سے (اپیل ہو سکتا ہے)۔

اپیل ناراضی ڈگریات و احکام کلکٹر

(۲) کلکٹر کی ایسی ڈگری یعنی اپیل سے اپیل بعد الت رج ضلع دائر ہو سکیگا جو ان نانشوں میں سے جو مجموعہ (الف) مندرجہ فیہ چہارم میں داخل ہیں کسی نانش میں صادر ہو اور جس میں

<p>بالفعل کلکٹر کی ڈگری یعنی اپیل سے برنار درجہ اول (مقرر) اپیل تالی بحضور رج ضلع کی نسبت حاصل نہیں اور کو محدود کر دیا جائے لیکن ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ ان و میلوں کو بائیکل صدوق کر دیا جائے لہذا ہم نے اس دفعہ کو اس طرح بدل دیا ہے کہ ان وجہ کو محدود کر دیا ہے کہ اپیل بنا راضی اپیل ہو سکے گا۔</p> <p>۱۷۹- نظر میں بکار ہونے والی دفعہ سے اپیل ام چر کے ساتھ پیش ہو سکتا تھا کیونکہ خود ایکٹ میں عدالت حکم صادر ہو گیا لیکن چند شرطوں کے ساتھ۔</p>	<p>۱۷۸- قبضہ اس ضمنوں کے تھے کہ کس ملکیت مراخضہ اولیٰ میں زیر بحث رہی ہو و مقدار قابل اپیل ہو جائے یا جو مال یا جائیداد کے کو وہ اپیل میں زیر بحث ہے یا نہیں۔ اب اس نئے ایکٹ میں ایسا جائز نہیں ہے۔</p> <p>۱۷۹- یہ دفعہ جدید ہے۔</p> <p>۱۸۰- سما سے دفعہ ۱۹۳ کے ہے۔</p> <p>۱۸۱- سما سے دفعہ ۱۸۹ و ۱۹۶ کے ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ سبلیٹ کمیٹی کی حسب ذیل مٹی ہے: "مجموعہ اس زمین صاحب کی اس راز سے اتفاق کرتے ہیں کہ جو زمینوں</p>
--	---

(الف) مسئلہ استحقاق ملکیت اپیل اول کی عدالت میں امر متنازعہ فیہ رہا ہے اور اپیل
 میں امر متنازعہ فیہ ہو۔ یا
 (ب) مسئلہ اختیار سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہو۔

اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ) گمشدگان

دفعہ ۱۸۱۔ کٹنگ کی کسی ایسی ڈگری کے خلاف جو کسی ایسے مقدمہ میں صادر کی گئی ہو
 جس میں مشارالین نے اس ڈگری کو جسکے خلاف اپیل ہوا ہو۔ سوائے تعلق خرچہ کے اور طرح
 پر۔ منسوخ یا ترمیم کر دیا ہو۔ اپیل ثانی بحضور بورڈر بنا کسی وجہ منجملہ وجہ مندرجہ دفعہ ۵۸۲
 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائرہ ہر سکے گا۔

اپیل بنا راضی (ڈگریاٹ) اجماع ضلع کے

دفعہ ۱۸۲۔ جج ضلع کی ڈگری بھینڈہ اپیل کی ناراضی سے اپیل ثانی بحضور انیکورٹ
 مطابق احکام باب ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دائرہ ہر سکے گا۔

اپیل بنا راضی
 ڈگریاٹ
 گمشدگان

اپیل بنا راضی
 ڈگریاٹ
 ضلع کے

۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۲ء کے ہے۔
 ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء کے ہے۔

۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۳ء کے ہے۔
 ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۴ء کے ہے۔

بیالینڈ ان باب

ایکٹ قبضہ اراضی ۱۹۱۲ء

اپیل دفعہ ہذا کے خلاف ہو تو سرسری طور
 پر نام منظور ہو۔ تاکہ بورڈر نام خرائٹ
 ۱۹۱۱ء مدراس ۳۱۷۔
 عذر نقص اختیار بار اول اپیل دوم میں سنا جائے۔
 مقوم سامی بنام ٹکنٹھا۔ ۱۹۱۸ء۔
 عدالت اپیل فری بڑھا سکتی ہے۔ پایہ بنا
 کامل۔ ۱۹۱۹ء م ۱۵۱۔
 اپیل ثانی میں کمی اشامپ پوری زمین چوکی
 لکھنؤ واس بنام رام پور۔ ۱۹۱۲ء ب ۹۱۔
 مقوم دستاویز ریجٹ ہو تو اپیل ثانی ہوگا۔
 رڈر برشا و نام بیچ ناقص۔ ۱۹۱۵ء م ۳۶۷۔
 واقعات کی تجویز نہ سنا دیا ہو تو جو جب بھی
 ہمنام بنام بروچندر۔ ۱۹۱۴ء ک ۸۷۔

دفعہ ۵۸۲۔ ججز اس صورت کے کہ مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون میں دوری
 جج کا حکم ہو تمام ڈگریاٹ بھینڈہ اپیل کی عدالت ماتحت انیکورٹ سے صادر ہون
 انکا اپیل عدالت عالیہ انیکورٹ میں وجہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہ پر چکنا
 ہے یعنی۔
 (الف) یہ کہ تجویز برخلاف کسی قانون مقررہ یا ایسے رواج کے ہو
 جو حکم قانون کا چھتا ہے۔
 (ب) یہ کہ تجویز میں قصہ فلان ضروری امر متعلق طلب قانون
 یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہیں ہوا۔
 (ج) یہ کہ غلطی عظیم یا مستقیم ضابطہ محکمہ ہذا یا مقررہ کسی اور
 قانون کا واقعہ ہوا جسے سبب سے غلطی یا مستقیم مقدمہ کی تجویز و دیدادی میں
 پیدا ہوا ہے۔
 دفعہ ۵۸۵۔ کوئی اپیل ثانی ججز ان وجوہ کے جو کہ دفعہ ۵۸۲ میں
 نہ گور ہو میں کسی اور وجہ کی بنا پر رجوع نہ ہوگا۔

نظر ثانی

دفعہ ۱۸۴۲- بورڈ کو جائز ہے کہ بطریق درخواست کسی فریق مقدمہ کے کسی ایسی ڈگری یا حکم کی جو اسے خود دیا اسکے کسی ایک ممبر نے صادر کی ہو یا کیا ہو نظر ثانی کرے اور جائز ہے کہ اسکو منسوخ یا تبدیل کرے یا بحال رکھے۔ (بجائے دفعہ ۲۰۱ (الف) کے ہے)

دفعہ ۱۸۴۴- ہر دیگر عدالت مجاز ہوگی کہ اپنی تجویز کی نظر ثانی مطابق احکام باسباب عام مجموعہ ضابطہ دیوانی کے کرے۔

ڈگری نظر ثانی

ڈگری عدالت نظر ثانی کرنا

دفعہ ۵۸۶- کسی مقدمہ از قسم قابل سماعت عدالت سے مطالبہ ضابطہ میں اپیل ثانی نہ ہوگا۔ جب قعدا و باالبت شے مدعا ہوگی جسکی بابت اصل نانش رجوع ہوئی ہو یا پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

دفعہ ۵۸۷- احکام مندرجہ باب ۴۱ جہانگ مکن ہوائ اپیل سے بھی متعلق ہونگے جو اس باب کے مطابق رجوع ہوں اور ان ڈگریوں کی اجراء سے متعلق ہونگے جو ان اپیلوں میں صادر ہوں۔

باب سہنٹا لیسواں

دفعہ ۶۲۳- جو شخص اپنی حق تلفی سمجھے۔

(الف) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل از رو سے مجموعہ ہذا جائز ہے مگر اسکا اپیل منظور نہ ہوا ہو۔ یا (ب) کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل اس مجموعہ کے رو سے جائز نہیں ہے۔ یا۔

(ج) کسی فیصلہ سے جو عدالت مطالبہ ضابطہ کے استصواب پر صادر ہوا ہو۔

اور جو شخص بوجہ صادر ہونے کسی امر یا شہادت جہانگ کے جو باوجود قرار و احی کے بوقت صادر ہونے اس ڈگری یا حکم کے اسکو معلوم نہ تھی یا کہ وہ اسکو پیش نہ کر سکتا تھا یا جو کسی غلطی یا سوسے کے جہاں بدامنت سے ظاہر ہوتا ہو۔ یا کسی اور وجہ کی سے تجویز ثانی اس ڈگری یا حکم کی چاہتا ہو جو اسکے خلاف مراد صادر ہوا ہو۔

تراسکو اختیار ہے کہ اس عدالت میں جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو۔ یا اس عدالت میں اگر کوئی ہو جہاں کام عدالت اول الذکر کا منتقل ہوگا جو تجویز ثانی کی درخواست کو ہے۔

جو فریق کسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل نہ کرے وہ باوجود اس کے اپیل جہاں کسی اور فریق کے تجویز ثانی کی درخواست کر سکتا ہے جو اس صورت کے تحت مندرجہ اپیل نہ کر سائل اور اعلا ث دونوں سے کیساں متعلق ہو یا جو کہ سپانڈنٹ عدالت اپیل میں مقدمہ کو جس میں کہ درخواست تجویز ثانی کی کرنا پیش

ایکٹ عدالت مطالبہ ضابطہ ضمیمہ نمبر ۹ کا ضمیمہ ۲ ص ۱۵۲ میں درج ہے

ڈگری ایک طرف میں اس قدر کی بھی کارروائی ہو سکتی

ایچسن بنام احمد الہ ۹- الہ آباد ۶۷
احکام و مباحث کی تجویز ثانی ہندو تامل میں
بلکرن بنام گووند ناتھ الہ ۱۲- الہ ۱۲۹-
اور جی بنام مانگ جی الہ ۱۲- الہ ۱۳۴-
وٹکڑا و بنام نگادو الہ ۹- الہ ۵۰-۳۰

گوئی ناتھ بنام گولک چندر الہ ۱۶- الہ ۲۹۲
سمتہ بنام سکریٹری آن اسٹیٹ ہند الہ ۱۳- الہ ۳۳
اپیل اٹھالیجے تو درخواست تجویز عدالت
مراٹھ اولی میں گڑ سے گی چند بنام دیو جی
الہ ۱۶- الہ ۳۸۷

نئی شہادت عمدہ ہونی چاہیے یا اسکا اصل لازم
دیگر وجہ کافی کی بابت دیکھو۔

ریاست بنام محمد اشرف الہ ۱۳- الہ ۱۳۰-

گوپال چندر بنام سلطان الہ ۱۳- الہ ۶۲-

مادرو بنام شیواجی الہ ۱۳- الہ ۶۷-

حیدر بنام رچھا۔ الہ ۱۳- الہ ۳۰۳-

سیلیمان بنام اورنٹیل بنک الہ ۱۵- الہ ۳۲-

راج نرائن بنام اتنگو موہن۔ الہ ۱۳- الہ ۵۹-

نگرانی

دفعہ ۱۸۵ - بورڈ کو جائز ہے کہ برطین درخواست کسی فریق مقدر کے یا بر بناسے رپورٹ کے جو کی گئی ہو یا اپنی ہی تحریک سے۔ سوائے ایسی نمائش کے جس میں ڈگری دفعہ ۱۷۷ کے

بورڈ کا قبضہ
نفسیت
کے

کر سکتا ہے۔

دفعہ ۶۲۴ - تجزیہ در یافت ہونے ایسے امر یا شہادت جدید اور
اہم کے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے یا بادی المنظر میں ڈگری سے واضح ہونے
کسی غلطی کا نتیجہ کے کوئی درخواست تجویز ثانی فیصلہ کی جو فیصلہ عدالت
یا محکمہ کے کسی جج کے اور فریق ہوا سے اس جج کے جس نے فیصلہ
صادر کیا ہو پیش نہ کی جائے گی۔

دفعہ ۶۲۵ - قرا عد جواس مجموعہ میں درباب طریقہ اپیل کرنے کے پہلے
بیان ہو چکے ہیں وہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب درخواست ہا سے تجویز ثانی
سے بھی متعلق ہونگے۔

دفعہ ۶۲۶ - اگر عدالت کو دریافت ہو کہ تجویز ثانی کی کوئی وجہ کافی
نہیں ہے تو وہ درخواست کو نامنظور کرے گی۔

اگر عدالت کی رائے میں تجویز ثانی کی درخواست منظوری کے لائق
ہو تو وہ تجویز ثانی منظور کرے گی اور جج منظوری کی وجہ اپنے قلم خاص
سے قلمبند کرے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ

(۱) ایسی درخواست منظور نہ ہوگی بغیر اسکے کہ بیشتر فریق ثانی کو اطلاع
دی جائے تاکہ وہ حاضر ہو کر بتا سکیں ڈگری کے جسکی تجویز ثانی کی درخواست
ڈگری ہو عدالت پیش کرے۔ اور

(ب) ایسی درخواست بر بناسے دریافت ہونے امر یا شہادت جدید کے
جسکی نسبت سابق بیان کرے۔ کہ سائل کو بروقت حد و ڈگری یا حکم مذکور کے
اسکا علم نہ تھا۔ یا جسکو وہ پیش نہیں کر سکتا تھا بدون اسکے منظوری کی جائے گی کہ

بیان مذکور کا ثبوت قوی ہو۔ اور

(ج) وہ درخواست جو دفعہ ۶۲۴ کے رو سے اس صاحب جج کے منظور
گزرانی جاسے جس نے فیصلہ کیا تھا اگر اس صاحب جج نے اطلاع اس
دفعہ کی شرط لافظ کے رو سے جاری کرنے کے لیے حکم دیا ہو تو اسکے قیام
مقام کے ذریعہ سے فیصلہ پاسکتی ہے۔

دفعہ ۶۲۷ - اگر دو جج یا کوئی جج یا زمین سے کوئی ایک جج جس نے ڈگری
یا حکم صادر کیا ہو جسکی تجویز ثانی کی درخواست کی جائے بروقت لکھنے درخواست
تجویز ثانی کے عدالت میں کار فرما ہوا اور حسب فیض جانے اور کسی وجہ کے سوال کے
لکھنے سے چھ مہینے تک اس بات سے منظور نہ ہو ڈگری یا حکم جسکی نسبت

درخواست تجویز ثانی کے ساتھ ڈگری یا تجویز
مزوری نہیں۔ واحد علی بنام نوکسور۔ الر ۱۳۱۲

ہو جب قابل اپیل ہو۔ کسی اور ایسے مقدمہ کی سسل طلب کر کے جو کسی ماتحت عدالت مال کے رو برو پیش ہوا ہو جس میں یہ معلوم ہوتا ہو کہ عدالت ایسا اختیار سماعت عمل میں لائی ہے جو اس کے قانون کے رو سے تفویض نہیں ہوا ہے یا ایسا اختیار سماعت عمل میں لانے میں قاصر رہی ہے

درخواست ہو غور کرست فرانس جج یا ان ججوں کو یا ان میں سے کسی کو اختیار ہو گا کہ درخواست کی سماعت کرے اور عدالت کے کسی دوسرے جج یا ججوں کو اختیار نہ ہو گا۔ اس کی سماعت کریں۔

دفعہ ۶۲۸۔ اگر سوال تجویز ثانی کی سماعت ایک سے زیادہ جج کریں اور دونوں جانب راسے مساوی ہوں تو وہ سوال منظور کیا جائے گا۔

اگر کسی جانب کثرت راسے ہو تو تجویز مطابق اسی کثرت راسے کے ہوگی۔ دفعہ ۶۲۹۔ حکم عدالت کا درباب منظور ہی اس وقت اور اس وقت کے قطع ہوگا لیکن جب ایسی درخواست منظور ہو تو منظور پر غور بنانے سے وجہ نقصان ذیل ہو سکتا ہے۔

(الف) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۴ ہے۔ یا (ب) یہ کہ وہ خلاف احکام دفعہ ۶۲۶ ہے۔ یا

(ج) یہ کہ غور کرنے سے بعد سماعت کے جو ایسی درخواست کے لیے مقرر ہے داخل کی گئی ہے اور کوئی وجہ کافی اسکی نہیں ہے۔

جائز ہے کہ غور نہ کرنا اس درخواست کی منظوری کے حکم کی ناراضی سے فرما کر اپیل گزارا جائے یا وہ غور اس اپیل میں کیا جائے جو مقدمہ کی تیزگری یا حکم کی ناراضی سے ہو۔

اگر درخواست تجویز ثانی کی وجہ عدم حضا رسائل کے منظور ہوئی ہو تو سائل کو اختیار ہے کہ اس رضوان کی درخواست دے کہ درخواست منظور شدہ کو باہر بنی سائق قائم کرنے کا حکم ہو اور اگر حسب التذکران عدالت ثابت ہو کہ جس وقت درخواست مذکورہ اسطے سماعت کے پیش ہوئی تھی سائل کسی وجہ سے اسے باعث حاضری سے مستعد تھا تو عدالت یہ حکم عطا کرے گی کہ درخواست مذکورہ باہر بنی سائق کی تیزگری سے فرما کر فرجیہ کے جو سبب معلوم ہوں باہر بنی سائق قائم کی جائے اور عدالت کی اس تیزگری سے فرجیہ کوئی حکم اس دفعہ کے بموجب عطا نہ ہو جائے گا الا اس حال میں کہ سائل نے اپنی درخواست میں فریقین کی فریق ثانی پر جاری کی ہو۔

کوئی درخواست اور جیلے تجویز ثانی ایسے حکم کے جو صیغہ تجویز ثانی میں یا تجویز ثانی کی درخواست پر عطا کر دیا جائے منظور نہ ہوگی۔

دفعہ ۶۳۰۔ جب درخواست تجویز ثانی کی منظور کی جائے تو لازم ہے کہ اسکی یادداشت کتاب رجسٹر میں لکھی جائے اور عدالت مجاز ہوگی کہ نوآر مقدمہ کی سماعت کے بعد میں مہر و دستخط سے نسبت سماعت کر کے جو حکم مناسب سمجھے عطا کرے۔

اس حکم کا اپیل ہو گا جس میں مزید فریق اولی کے حکم منظور ہی تجویز ثانی کو منظور کیا ہو۔ گنتی چندا لکھوئی بنام سالک نام۔ الر ۳۱ آ ۱۸۱۲ بوجہ دیگر دوبارہ درخواست تجویز ثانی ہو سکتی گو بند نام بنام بھولا ناتھ الر ۱۵ آ ۱۸۱۲ سرت کار ہی بنام راجا موہن۔ الر ۱۲ آ ۱۸۱۲ اپیل صرف انھیں وجہ پر ہوگی جو ان دفعہ میں مندرج ہیں۔ دریا کی بنام بداری پرشاد۔ الر ۱۸ آ ۱۸۱۲۔ الر آباد ۳۴۔ ہرندن سہا بنام بہاری سنگھ الر ۱۲ آ ۱۸۱۲ عدالت نے تجویز وجہ کے اپیل منظور کیا ہے کوئی وجہ اپیل کی نہیں ہو سکتی۔ منشی رام بنام بخش پرشاد۔ الر ۲۲ آ ۱۸۱۲۔ اپیل ثانی نہیں ہوتی۔ گو پال اور اس بنام علف خان الر ۱۱ آ ۱۸۱۳۔ الر آباد ۳۸۔ یہ دفعہ اثر دفعات ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ سے بری ہے۔ گیا بند بنام بین موہن۔ الر ۱۲ آ ۱۸۱۳ سعاد و درخواست نصف رسوم پر۔ ۱۹ دق اس کے بعد وجہ توقف معقول دکھائی جائے اور پورا رسوم دیا جائے تو ہر وقت درخواست گزار سکتی ہے۔

جو اسکو قانون کے رو سے تفویض ہوا ہے یا اسے اپنے اختیار سماعت کے عمل میں لانے میں قانون کی خلاف ورزی یا قابل
 سماعت فیضی بلگی سے عمل کیا ہے۔ اور بورڈ کو جائز ہے کہ اس پر ایسا حکم صادر کرے جو وہ مناسب سمجھے۔
 مقدمات کا منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۶۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۵- اپیل ۱ سے محکومہ ایکٹ ہذا کے مرت
 ایسے انتقال سے متعلق ہوگی جو انتقال ہائیکورٹ ایک جج ضلع کی عدالت سے دوسرے جج
 ضلع کی عدالت میں کرے۔

ہائیکورٹ کا
 مقدمات کو
 منتقل کرنا

دفعہ ۱۸۷۔ بورڈ کو جائز ہے کہ کافی وجہ ظاہر کیے جانے پر کسی نامش یا درخواست
 یا اپیل کو یا کسی قسم کی ناشنون یا درخواستوں یا اپیلوں کو کسی عدالت مال سے کسی اور عدالت
 مال میں جرائی یا اپنی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کر دے۔ (بجائے دفعہ ۱۰۰ الف کے ہے)

بورڈ کا مقدمات
 کو منتقل
 کرنا

دفعہ ۱۸۸۔ کمشنر کو جائز ہے کہ اپنی قسمت کے حدود کے اندر وہی اختیارات عمل میں
 لائے جو بورڈ بموجب دفعہ عین ماسبق عمل میں لاسکتا ہے۔ (جدید ہے)

کمشنر کا مقدمات
 کو منتقل
 کرنا

دفعہ ۱۸۹۔ (۱) کمشنر کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری پہلے حاصل کر کے
 کسی اپیل کو یا کسی قسم کے اپیلوں کو جو بشار الیہ کے رو بردا رٹر ہو یا ہون اپنی قسمت کے اندر
 کے کسی کلاسٹر کے پاس منتقل کر دے۔ (بجائے دفعہ ۱۰۰ ب کے ہے)

کمشنر کا اپیلوں
 کو منتقل
 کرنا

(۲) جو حکم کہ کلاسٹر ایسے اپیل پر صادر کرے جسکو اسکے پاس کمشنر نے بموجب دفعہ
 تختی (۱) کے منتقل کیا ہو وہ قابل اپیل ونگلانی اسی طرح ہوگا کہ گویا اسکو اس کمشنر نے صادر کیا تھا
 (۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ حکم کے کسی ایسے اپیل یا اپیلوں کی قسم کو جو
 بموجب دفعہ تختی (۱) کے کسی کلاسٹر کے پاس منتقل کیا گیا یا کیے گئے ہوں واپس منگالے اور

میں مصروف ہو۔ یا کسی اور عدالت ماتحت میں تجوز کے لیے
 منتقل کرے جو بلانہ رعیت مقدمہ اور تصدقات شہ دعوی کے کسی تجوز کے لیے
 کی مجاز ہو۔
 واسطے اغراض میں خود کے پیش جج اور سیشن جج کی عدالتیں
 عدالت جج کی ماتحت بھی جائز تھی۔
 اگر کوئی مقدمہ اس دفعہ کے بموجب کسی عدالت سے
 منتقل کیا جائے تو عدالت مجوز مقدمہ مذکور واسطے اغراض میں مقدمہ
 کے بمیزان عدالت مطالبات خفیہ کے بھی جائز تھی۔

۱۵ بجائے دفعہ ۱۹۹ کے ہے۔
 ۱۵ یہ دفعہ جدید ہے۔
 ۱۵ دفعہ ۲۵۔ عدالت ہائیکورٹ یا عدالت ضلع مجاز ہے
 کہ اپنی قدر میں سے کسی درخواست پر وقت سے مقدمہ کو اطلاع دیکر اور
 جن ذریعوں کو عرض ہو کر ناہوں کا بیان سیکر یا خود اپنی مرضی سے غیر
 دینے یا اسے اطلاع کے کسی مقدمہ کو عام اس سے کہ کسی عدالت افراد اپنی میں
 جو یا کسی عدالت میں جو ماتحت عدالت ہائیکورٹ یا عدالت ضلع مذکور
 کے ہو (جسبی کہ صورت ہو) اسے پاس طلب کر کے خود اسکی تجوز

اسکو یا انکو فیصلہ کے واسطے گزشتہ کو سپرد کرے۔

کلائمٹ
کلائمٹ
کلائمٹ

دفعہ ۱۹۰۔ کلائمٹ کو یا اسٹینٹ کلائمٹ ہتھ حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقررات کو جو شارالیدہ کے رد و ردائے ہو یا ہون کسی عدالت ماتحت میں جو اسکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو منتقل کر دے۔

کلائمٹ
کلائمٹ
کلائمٹ

دفعہ ۱۹۱۔ کلائمٹ کو یا اسٹینٹ کلائمٹ ہتھ حصہ ضلع کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقررات کو اپنی ماتحت کسی عدالت سے اٹھا لینگائے اور جائز ہے کہ اس مقدمہ یا قسم مقررات کی خود تجویز کرے یا اسکو فیصلہ کے واسطے بھی اور ایسی عدالت ماتحت کو منتقل کرے جو اسکی نسبت عمل کرنے کی مجاز ہو۔

باب ۱۳ ضابطہ کارروائی

عدالت
مالی
ابلاس

دفعہ ۱۹۲۔ (۱) پورڈو کو جائز ہے کہ واسطے تصفیہ مقررات حسب ایکٹ ہذا کے ممالک مغربی شمالی میں کسی ضلع کے صدر مقام میں اجلاس کرے۔

(۲) ہر دیگر عدالت مال واسطے تصفیہ مقررات مذکور کے اُس طور پر اجلاس کرے گی

مجموعہ
ضابطہ
کارروائی

جسکی نسبت ایکٹ مالگزارسی اراضی ممالک مغربی و شمالی داودہ سن ۱۹۱۷ء کی دفعہ ۸۹ میں حکم ہے۔
دفعہ ۱۹۳۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے احکام کل نالشات اور دیگر کارروائیات حسب ایکٹ ہذا کے ضابطہ کارروائی سے اُس حد تک جہاں تک کہ احکام مذکور ایکٹ ہذا کے خلاف نہیں ہیں اور ہا بندی تبدیلیات اور اصلاحات ذیل کے متعلق ہوں گے۔

۱۰۲ کے ہے۔	انکی نسبت احکام درج ہیں۔
۱۰۱ کے ہے۔	۱۰۱ کے ہے۔
۱۰۲ کے ہے۔ اسکے متعلق	۱۰۲ کے ہے۔ اسکے متعلق
سیلیٹ کیٹیگری رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ ہم نے اس	ہم نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کو یہ معلوم کرنے
دفعہ کو اس طرح بدل دیا ہے کہ وہ متعلق پورڈو کے مطابق قانون	کے لیے لغز و کجیا کو مجرمہ مذکور کے کون سے احکام جاری
موجودہ کے ہو جائے اور نسبت دیگر عدالت ہا سے ہا کے	را سے میں مقررات عدالت ہا سے ہا سے متعلق کیے جانے
صرف اس قدر ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ سودہ ایکٹ مالگزارسی	جاہلین اور کون سے متعلق نہیں کیے جانے چاہئیں اور انصاف
اراضی ممالک مغربی و شمالی ہا داودہ کا حوالہ دیا جاسے ہمیں	اس کو غور و فکر کر کے ہم نے اس فقرہ کو بدل دیا ہے۔

(الف) دفعہ ۲۳۶ کی شرط دوم کا فقرہ (الف) اور دفعات ۳۲۰ لغایت ۳۲۶ (بشمول ہر دو) اور باب ۲۰ اور دفعہ ۳۶۰ اور باب ۳۶ و ۳۳ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۳ و ۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے۔ کسی ایسی نالاش یا کارروائی کے سے متعلق نہ ہوگی اور دفعہ ۲۵ مجموعہ مذکور کی صورت اس حد تک متعلق ہوگی جسکی تصریح ایکٹ ہذا کی دفعہ ۸۶ میں ہے۔

(ب) جائز ہے کہ درخواست ہا سے حسب دفعات ۸۵، ۸۵ د، ۱۱۱ و ۱۱۴ و ۱۱۶ کا ایکٹ فیصلہ کیا جائے۔

(ج) مجموعہ مذکور کے فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۳۴ میں بجائے الفاظ سکونت نہ رکھتے ہوں کے یہ الفاظ قائم کیے جائیں گے۔ "خواہ سکونت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں"

(د) علاوہ ان تفصیلات (مراتب) کے جنکا حکم مجموعہ مذکور کی دفعہ ۵۰ میں ہے عرضی دعویٰ میں نام اس موضع یا محال کا اور اس پر گنہ یا اور حصہ ارضی کا جس میں وہ ارضی واقع ہو جس سے نالاش یا اور کارروائی مذکور تعلق رکھتی ہو درج ہونا لازم ہے اور (سوا سے اس صورت کے کارروائی متعلقہ کی اور طرح کافی تفصیل ظاہر کی جاسکے) ہر کیفیت کا نمبر مطابق پیمائش گورنمنٹ کے درج ہونا لازم ہے۔ اور اگر نالاش بقایا سے گمان کے واسطے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضی دعویٰ میں ایک تفصیل حساب کی درج ہو جس سے سالانہ مطالبہ بابت ہر ایسی مدت کے جس سے نالاش متعلق ہو اور تعداد وصول شدہ (اگر کچھ ہو) اور وہ تعداد جسکے واجب الوصول ہونے کا دعویٰ کیا جائے ظاہر ہو۔

اور اگر نالاش واسطے میں خلی آسامی کے ہو تو لازم ہوگا کہ عرضی دعویٰ میں وہ وجہ یا وجوہ درج کی جائیں جنکی بنا پر میں خلی کی نالاش کی جائے۔

۱۱۰ مالک مغربی و شمالی - ۱۳۴ اور
 ۵۲ یعنی بلا اطلاع یا بغیر انتظار فریق
 تالی کے۔

(۵) کل نامائش حسب ایکٹ ہذا میں سمن بنام مدعا علیہ واسطے اخیر تصفیہ نامائش کے ہوگا سوائے اُس صورت کے کہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ سمن صرف واسطے قرار پانے اور نتیجہ طلب کے ہونا چاہیے۔

(۶) جائز ہے کہ کسی سمن یا اطلاع نامہ کی تعمیل - اگر لوکل گورنمنٹ بذریعہ قاعدہ کے خواہ عموماً یا کسی رقبہ مقامی کے واسطے خصوصاً ایسی ہدایت کرے - علاوہ یا بجائے کسی اور طریقہ تعمیل کے اس طرح کی جائے کہ وہ سمن یا اطلاع نامہ بذریعہ ٹو اک ایسے لفافہ میں جسکی رجسٹری مندرجہ ذیل کے صیفہ ڈاک خانہ کے ایکٹ صدرہ ۱۹۰۸ء کے بموجب کی گئی ہو روانہ کر دیا جائے۔ اور حسب کوئی سمن یا اطلاع نامہ اس طرح روانہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت کیا جائے کہ لفافہ حسب ضابطہ رجسٹری کر کے بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا تھا تو عدالت کو یہ قیاس کر لینا جائز ہے کہ اُس سمن یا اطلاع نامہ کی حسب ضابطہ تعمیل کر دی گئی۔ (جدید ملاحظہ طلب ہنگال کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء)

(۷) کسی نامائش حسب ایکٹ ہذا میں کوئی رقم مجزا نہیں دلائی جائیگی سوائے ایسی رقم کے جو مدعا علیہ کو بابت ایسی ڈگری کے واجب الوصول ہو جسکا ایفانہ ہوا ہو اور جو اس ایکٹ کے بموجب یا کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب جو اس ایکٹ کے رو سے منسوخ کیا گیا صادر ہوئی ہو۔

(۸) جلد جلد ۲ دفعہ ۳۰۶ مجموعہ مذکور کے الفاظ ذیل داخل کیے جائیں گے۔
 "اگر ڈگری بقایا سے لگان کی بابت ہونا لازم ہوگا کہ اُس میں وہ تحریر درجی (بشمول سود کے) درج کی جائے جو بابت ہر ایسے سال زرعتی کے واجب الوصول ہو جسکی نسبت دادرسی کی گئی ہو۔"

(۹) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۲۳۲ مجموعہ مذکور کے لازم ہے کہ درخواست اجرائی ڈگری اُس ڈگری کا کوئی منتقل الیہ نہ کرے سوائے اُس صورت کے کہ انتقال کنندہ کا

۱۹۰۸ء کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء	۱۹۰۸ء کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء
۱۹۰۸ء کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء	۱۹۰۸ء کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء
۱۹۰۸ء کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء	۱۹۰۸ء کے ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۹۰۸ء

استحقاق اُس اراضی میں جس سے وہ متعلق ہو منتقل الیہ مذکور کو حاصل ہو گیا ہو اور (اسوقت) حاصل ہو۔

(ی) اُن اشیاء میں جو بموجب دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور قابل قرق یا نیلام نہیں ہیں یہ اضافہ کیا جائیگا۔ لکھاد (پانس) جو کسی شخص زراعت پیشہ نے اکٹھی کر رکھی (ک) ایسے اشجار استادہ جنگلی لکڑی عمارت اور اس قسم کے دیگر کاموں میں استعمال ہوتی ہے یا فصل روئیدہ بنا اور پیداوار زمین کی اسی طرح بعلت اجراء ڈگری قرق اور نیلام کی جا سکتی ہے جس طرح کہ جائداد منقولہ۔ اور اگر جائداد منقولہ فصل روئیدہ یا اور پیداوار زمین کی ہو تو مدیون ڈگری اور ڈگریا کو وہی حقوق نسبت اُسکی محافظت کرنے اور اُسکے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے حاصل ہونگے جو فرد اُسکا شکار اور قرق کو حسب دفعہ ۱۲۴ اُس حالت میں ہوتے کہ وہ فصل یا پیداوار بابت بقایا رنگان کے قرق کی جاتی۔ (یہ دفعہ جدید ہے)

(ل) اگر وہ جائداد جسے ڈگری کے جاری کیے جانے کی درخواست کی جاوے کوئی محال یا محال کا حصہ ہو یا کسی حقدار قبضہ مستقل کی جوت ہو تو ڈگری کلکٹر کے پاس بھی جائیگی اور کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اسکا اسی طرح اجراء کرے کہ گویا وہ خود اُسکی عدالت کی ڈگری تھی۔

(م) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۳۴۱ مجموعہ مذکور کے اگر مدیون ڈگری جیل خانہ سے چھوڑ دیا گیا ہو اور وہ رقم جو بموجب ڈگری کے واجب الادا ہو ایک سو روپیہ سے زیادہ ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ اُسکو اُس ڈگری کے متعلق ذمہ داری سے آئندہ سبکدوش قرار دے اور بعد اس حکم کے وہ ذمہ داری ساقط ہو جائیگی۔

دفعہ ۱۹۴۔ (۱) جس حالت میں کہ کسی حق یا استحقاق یا مرافق میں رُو یا زیادہ

ملکات
دفعہ ۱۹۴
حاصل
کئے

<p>۱۰۶ مالک مغربی و شمالی میں موجود ہے دفعہ (۳) با کلچر ہے۔ جس طرح نظر حال میں ہو مواتا کہ بعض زمین دعویٰ نیلام کرنے میں بغیر زمین کو زمین ہی مدعی علیہ کر کے منولے کر سکتا ہے وہی اصول اس فقرہ (۳) میں بھی رد اور کھالیا ہے۔ فرق صرف لزوم اور جواز کا ہے</p>	<p>۱۰۶ دفعہ جدید ہے۔ ۱۰۶ بجائے دفعات ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸ کے ہے۔ ۱۰۷ بجائے دفعہ ۱۶۴ کے ہے۔ ۱۰۸ ملاحظہ طلب رنگان کا ایکٹ قبضہ اراضی دفعہ ۱۰۶ ہے جس میں صرف پہلا فقرہ ہے۔ فقرہ (۳) قدیم سے ۵۵</p>
---	--

حصہ دار ہون تو لازم ہوگا کہ وہ کل امور جنگل کرنے کا حکم یا اجازت حق وغیرہ مذکور کے قابض کو ہے وہ لوگ مشترکاً زمین بجز اس صورت کے کہ انھوں نے کوئی کارندہ اپنی سب کی طرف سے کارروائی کرنے کے واسطے مقرر کیا ہو۔

(۲) دفعہ تختی (۱) کے کسی سے کسی ایسے رواج مختص المقام یا خاص معاہدہ پر اثر نہ ہوگا جس کے مطابق کوئی حصہ دار جائیداد غیر منقسمہ اس امر کا مستحق ہو کہ اس مکان میں سے جو کسی آسامی سے قابل ادا ہوا اپنا حصہ علیحدہ پائے۔

(۳) جب دو یا زیادہ حصہ داروں میں سے ایک تمنا نالاش کرنے کا مستحق نہ ہو اور باقی حصہ دار ایسی نالاش میں جو ایسی رقم کی بابت ہو جو انکو مشترکاً قابل وصول ہو بطور مدعیان شامل ہونے سے انکار کریں تو ایسے حصہ دار کو جائز ہے کہ اس رقم میں سے اپنے حصہ کی بابت علیحدہ نالاش کرے اور بقیہ حصہ داروں کو بذمہ دہ عا علیہم شامل کرے۔

باب ۱۲

اختیار سماعت کا تین اقسام اور مسائل نسبت استحقاق (ملکیت) کے

<p>اور بالخصوص نمبر ۱۰۰۰ سے جس میں مسائل استحقاق کی نسبت احکام درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔</p> <p>سزا سزا کے تحت جو حق سماعت میں درج ہے بہت قابل قدر اور کارآمد اور اظہار کی ہیں اور ہم سزا پر اوجھل اور غور کیا ہے۔</p> <p>یہ امر باعث آسانی عام ہونا چاہیے کہ اس مقام پر پہلے ایک ایسے مسئلہ کو حل کیا جائے جو مقدمات اقباسے مکان سے متعلق ہے۔ یہ سزا کے لئے ہے جو کہ سزا میں مندرجہ حکم اس امر کے متناظر جانے کے واسطے درج ہونا چاہیے کہ مکان کے منتقل المیم کی طرف سے۔ اور اس میں سزا کے دربار اور فیروزی نالاش عدالت میں کی جانی چاہیے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ سزا کے لئے ہی رہی ہے۔ اور یہ کہ اسکا جواب چیف جسٹس کی اس سزا میں موجود ہے جو مقدمہ ملکی راج سنگھ بنام راسے سنگھ وغیرہ۔ دائرہ میں لاہور جلد ۱۳۱ الہ آباد۔ صفحہ ۱۸۱ میں درج ہے۔ مقدمہ مذکور میں دفعہ ۱۲ (الف) ایکٹ ۱۲ کے تحت اس کے پورے مسائل پر غور کیا گیا</p>	<p>سلہ اجنب کا ترجمہ ہے۔</p> <p>سلہ سیلیکٹ ٹیپنی کی رپورٹ اسکے تعلق میں ہے۔</p> <p>بالفعل سوج سے بہت دقت اور غلطی ہوتی ہے کہ قانون کے احکام نسبت حدود اختیار سماعت کے جو عدالت اسے دیوانی عدالت کو فرداً حاصل ہیں۔ اور نسبت اس امر کے کہ مسائل استحقاق ملکیت کے بارہ میں عدالت ہائے مال میں اس طرح عمل ہونا چاہیے اور نسبت اس امر کے کہ عدالت ہائے مال کے فیصلوں کو جو ایسے مسائل کی نسبت ہوتے ہیں کیا اثر ہوتا ہے۔ سہم ہیں۔</p> <p>یہ امر ایسا اہم معلوم ہوتا ہے کہ صرف اس کے واسطے ایک جداگانہ باب نہیں کیا جاتا سب سے علاوہ برین یہ امر زیادہ سہولت کا باعث ہوگا کہ اب اسے ۱۲ و ۱۳ میں درج حکم میں جوں جوں عدالت ہائے مال کے سولے ضابطہ کارروائی سے متعلق ہوں۔ اسی وجہ سے ہم نے دفعات ... نسبت ... کو باب ۱۲ سے علیحدہ کر دیا۔</p> <p>ہماری رائے میں ان دفعات سے یہ امر خواہ مخواہ ظہور نہیں ہوا</p>
--	---

اختیار سماعت کا ناقص

دفعہ ۱۹۵- (۱) اگر کسی ایسی نالاش یا درخواست یا اپیل میں جو کسی عدالت دیوانی یا مال میں داخل کی گئی ہو عدالت کو یہ شبہ ہو کہ آیا نالاش یا درخواست یا اپیل مذکور عدالت میں داخل ہوئی جا چکی ہے یا عدالت مال میں۔ تو عدالت کو جائز ہے کہ اسل مقدمہ کو بحال آن وجوہ کے جنکی بنا پر عدالت مذکور کو شہ پدا ہو اور ہائیکورٹ کے حضور میں ارسال کرے۔

(۲) اگر وہ عدالت عدالت مال ماتحت کلکٹر کے ہوتو کوئی ایسا استصواب بجز منظوری کلکٹر کے جو پہلے حاصل کر لی جائے گی نہیں کیا جائیگا۔

(۳) کسی ایسے استصواب کے کیے جانے پر ہائیکورٹ کو جائز ہے کہ عدالت (استصواب کنندہ) کو یا تو یہ حکم دے کہ وہ اس مقدمہ کی کارروائی خود کرے یا یہ (حکم دے) کہ وہ عرضی دعویٰ یا درخواست یا اپیل کو اس غرض سے واپس کر دے کہ وہ ایسی دوسری عدالت میں پیش کی جائے جسکی نسبت ہائیکورٹ یہ قرار دے کہ وہ اسکی تجویز کرنے کی مجاز ہے۔

(۴) ہائیکورٹ کا حکم جو کسی ایسے استصواب پر ہوتی ہوگا۔

مسئلہ
اختیار سماعت
کے
مطلب
استصواب
کا
اختیار

دفعہ ۱۹۶- جس صورت میں کہ کسی ایسی نالاش کا جو عدالت دیوانی یا مال میں دائر کیجے اپیل جج ضلع یا ہائیکورٹ کے حضور میں ہو سکتا ہو تو (اسکی نسبت) عدالت اپیل میں عذر کی

نسبت
عدالت
اپیل
میں
کے
مطلب
ایسی
تصویر
میں
دائری
کے
مطلب
نسبت
تسا

حسب باب ۱۱ کی ہے۔ جہے ایک دفعہ ۱۶۶ ص ۱۶۶
مذکورہ بارہ داخل ہوئی جو زمین متعلق کی نسبت حکم دینا کو کہا گیا ہے۔
طلہ بجاسے دفعہ ۲۰۵ کے ہے۔ اس دفعہ کے متعلق
کلیٹی کی رپورٹ یہ تھی :- دو دفعات ۱۹۵ تا ۱۹۶
دفعات میں نسبتاً ناقص اختیار سماعت کی نسبت حکام درج ہیں دفعہ
۱۹۶ میں جو بجاسے سابق کی دفعہ ۲۰۰ کے قایم کی گئی تھی جس نے
بجاسے کام دفعہ ۲۰۶ ایکٹ ۱۲ کے تحت اس کے درج کر دیے ہیں۔ یہ دفعہ
صرف ان مقدمات سے متعلق کیجی سکتی ہے جن میں اصل عدالت دیوانی میں
ہو سکتا ہے (کوئی نہ) عدالت دیوانی کو عدالت دیوانی اور مال میں دو ذرائع کے
احکام کے اپیلوں کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ دفعہ مذکور اپیل کی
عدالت سے اس سے متعلق نہیں کیجی سکتی ہے جو مقدمات دیوانی
کی نسبت کسی قسم کا اختیار سماعت حاصل نہیں ہے۔
"ذقیبہ مذکورہ دفعات واصل ہوئی ہیں جو جیسی ایکٹ ۱۲ کے تحت
اور سو وہ میں زمین اور زمین بہت خفیف تر نسبت کی گئی ہیں"

اور جج جسٹس ایچ جی جی نے یہ تحریر کیا کہ "وہ معائنہ قانون کا یہ ہے یہ تصدیق
جیسا کہ انھوں نے فی حقیقت ظاہر کر دیا کہ ان اشاعت قیاسے
لگانے کی قابل ہے عدالت مال کے اور صرف عدالت مال
ہی کے قابل سماعت ہونی چاہیے۔ بلا حائل اس امر کے کہ ان
نا مشوں کے ذیقین کون ہیں؟ جو فیصد جج جسٹس جیسا کہ
اس مقدمہ میں صادر ہوا اس سے لگان کے منتقل ہوں اور زمینداروں کے
و نہ اور تاہم قانونی اور درنا سے آسامیان قانونی قائم
مقامان قانونی آسامیان۔ ان سب کی نسبت سلسلہ متعلقہ کا فی ظر
سے ظہور کیا اور ہر کسی یہ کہ ہے کہ ان حالات میں زمیندار
یا آسامی یا لگان کے متعلق علیحدہ ہونے کی ضرورت ہے جیسا کہ
میں نہیں کیا جا چاہیے۔ بلکہ جس کی تمام باکل عام طور کی رہنے کی
جانی چاہیے جیسا کہ ایکٹ ۱۲ کے تحت ہے۔
ان صورتوں کے واسطے جن سے وہ اصل متعلق نہیں ہو سکتے
ہیں نیز یہ کہہ کر میں است لال کیا گیا جسبی صورت کہ نالاشات

سہارنپور کے کسی کہ نالاش ایسی عدالت میں دائر کی گئی جس میں اسکا دائر ہونا نہ چاہیے تھا الا اس
 عمل میں کہ وہ عذر عدالت مرافقہ اولیٰ میں پیش کر دیا گیا ہو۔ بلکہ عدالت اپیل فیصلہ اس اپیل کا
 اسی نتیجے پر کرے گی کہ گویا وہ نالاش ایسی عدالت میں دائر کی گئی تھی جس میں اسکا دائر ہونا چاہیے تھا
 دفعہ ۱۹۶- (۱) اگر کسی ایسی نالاش میں ایسا عذر عدالت مرافقہ اولیٰ میں پیش
 کیا گیا ہو لیکن عدالت اپیل کے سامنے تمام مواد ضروری واسطے انفصال نالاش کے موجود
 ہو تو عدالت اپیل اپیل کو اس طرح فیصلہ کرے گی کہ گویا وہ نالاش ایسی عدالت میں دائر کی
 گئی تھی جس میں اسکا دائر ہونا چاہیے تھا۔ (بجائے دفعہ ۲۰۰ کے ہے)

مناظرہ کا
 فیصلہ
 عدالت
 مرافقہ
 اولیٰ میں
 کیا گیا ہو

(۲) اگر عدالت اپیل کے سامنے تمام ایسا مواد موجود نہ ہو اور وہ مقدمہ کو واپس کرے
 یا اور تفتیح طلب قائم کر کے واسطے تجویز کے ارسال کرے یا مزید شہادت لینے کی ہدایت کرے تو
 اسے جائز ہے کہ اپنا حکم یا تو اس عدالت کے نام جاری کرے جس میں نالاش دائر کی گئی تھی یا اس عدالت کے نام جاری
 کرے جسکو وہ اس مقدمہ کی تجویز کرنے کی مجاز قرار دے۔ (بجائے دفعہ ۲۰۰ کے ہے)

(۳) اپیل میں یا اور طرح پر کوئی عذر نسبت کسی ایسے حکم کے اسوجہ کی بنا پر پیش کیا گیا
 نہ کیا جائے گا کہ حکم مذکور ایسی عدالت کے نام جاری کیا گیا ہے جو اس نالاش کی تجویز کرنے کی مجاز
 نہیں ہے۔

مسائل استحقاق ملکیت عدالت مال میں

دفعہ ۱۹۸- (۱) جب کسی ایسی نالاش میں جو حسب ایکٹ مذکور آسی می پر موجود ہے

مناظرہ
 کارروائی
 عدالت
 کی
 نسبت

۱۸ بجائے دفعہ ۱۸ کے ہر اسکے تعلق سلیکٹ کی گئی کی
 رپورٹ تھی۔ ۱۹۸ دفعات ۱۹۸ غایت ۲۰۱- ان
 دفعات میں ان مسائل (نزاعات) استحقاق ملکیت کا ذکر ہو جو عدالت
 عدالت مال میں پیدا ہوں۔ ان دفعات کے تحریر کرنے میں
 جن اصول کی بنیاد کی کو کشمکش ہونے کی ہر وہ نسبت
 میں جاری رہے ہے کہ اس سلسلہ کے تعلق جو نزاعات
 اصلی فریقین نالاش کے درمیان پیدا ہوں ان میں اور
 ان نزاعات میں جو مدعی اور کسی شخص کے درمیان ہیں
 پیدا ہوں فرق کیا جانا چاہیے۔ اگر ایسی نالاش میں جو زمیندار
 کسی شخص پر کرے جسکو وہ اپنا آسی می جان کرے شخص کو
 یہ عذر کرے کہ وہ درحقیقت کسی شخص کا آسی می ہے

۱۸ ہر جاری رہے میں اس شخص کے تعلق یہ اجازت نہیں ہے
 کہ وہ اس نالاش میں (اچھے آب کو ایک فرقہ قائم کرنے
 فیصلہ عدالت تعلق اس امر کے کیا جانا چاہیے کہ وہ آسی می
 جوت کا مکان سکوا اور اگر باہر۔ اور یہ بات زمینداران متنازعین پر
 تھوڑا سی جانی چاہیے کہ وہ (خود) اپنے نزاع کا فیصلہ عدالت
 سے کرانے اور آسی میوں کو اپنی زمین سے باہر۔ اگر کسی
 شخص کو یہ فرقہ ثابت کرنے اپنے استحقاق ملکیت کے ساتھ
 ہو کہ وہ اس آسی میوں نالاش کرے اور اس کے مقابل زمیندار کو یہ
 اجازت ہو کہ وہ اس مقدمہ میں (اچھے آب کو ایک فرقہ قائم کرنے
 اور عدالت مال کو یہ اجازت دے جائے کہ نزاع استحقاق ملکیت
 کی نسبت عدالت دیوانی میں رجوع کرنے کی ہدایت کرے

یہ عذر کہ مدعی کے اور اسکے امین تعلق زمیندار اور آسامی کا نہیں ہے۔ اس بنا پر کرے کہ وہ حقیقت میں اور بہ نیک نیتی اپنی جوت کا لگان کسی تیسرے شخص کو ادا کرتا ہے۔ تو ایسے تیسرے شخص کو اس لگان کے ادا کیے جانے کے مسئلہ کی تحقیقات کی جائے گی اور اگر وہ مسئلہ مدعا علیہ کے موافق فیصلہ ہو تو نالاش خارج کر دی جائے گی۔

(۲) عدالت کے اس فیصلہ سے جو ایسے مسئلہ کی نسبت ہوگا کسی ایسے شخص کے جو اس جوت کا لگان پانے کا مستحق ہو۔ اس حق پر کچھ اثر نہ پہنچے گا کہ اپنے استحقاق کو بذریعہ نالاش عدالت دیوانی کے ثابت کرے۔

خدا کا روزی
بہت باعلاہ
یہ عذر کرے
کہ وہ مدعی
نہیں ہے

صفحہ ۱۹۹۔ (۱) اگر کسی ایسی نالاش یا درخواست میں جو عدالت مال میں ایسے شخص کے خلاف داخل کی جائے جسکی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ مدعی کا آسامی ہے مدعا علیہ عذر کرے کہ وہ آسامی نہیں ہے بلکہ راضی متعلقہ میں حق ملکیت رکھتا ہے اور اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ پہلے سے جب حکم عدالت مجاز نہ ہو چکا ہو۔ تو عدالت کو جائز ہے کہ یا تو۔ (بجائے دفعہ ۲۰۸ الف) کے ہی (الف) بذریعہ حکم تحریری کے مدعا علیہ کو یہ ہدایت کرے کہ تین مہینہ کے اندر عدالت دیوانی میں نالاش واسطے فیصلہ اس مسئلہ استحقاق کے دائر کرے یا۔ (ب) اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ خود کرے۔

خواہ مدعی نالاش حسب باب ۱۱ میں ایسا شخص ہو جسکا نام درج کا غلط نہ ہو اور جسکی حق ملکیت انکار کیا جاتا ہو ہم نے دیکھ کر درج کیے کہ عدالت مال کو جائز ہے کہ ان دو طریقوں میں سے ایک طریقہ اختیار کرے یعنی یا تو خود اس نزاع کا فیصلہ کرے یا اس طریق کو عدالت دیوانی میں فرض تصدیق نہ کرے اور جمع کرنے کی ہدایت کرے۔ اگر وہ اس وجہ سے اس نزاع کا فیصلہ نہ کر سکتا ہو تو عدالت مال غالب طریقہ اختیار کرے گی۔ اور اگر وہ اس سبب سے عدالت مال میں نالاش کرے تو وہ اس طریقہ اختیار کرے گی۔ اگر ایسی نالاش میں جو حسب باب ۱۱ ہو مدعی ایسا شخص ہو جسکا نام بطور مالک درج کا غلط ہو تو ہدایت کرے کہ تین مہینہ کے اندر عدالت مال کو اس امر کی نسبت تصدیق کر لیں یا عدالت مال میں جو عدالت مذکور کے روبرو پیش کیے شخص کے استحقاق کا کافی ثبوت ہو اور جس شخص کی اس کی نسبت جوت یا اسکو عدالت دیوانی سے چھوڑ دینی کا اختیار حاصل رہے گا

جسکا حکم عدالت مال کو اس اختیار کا اس صورت میں دیا جاتا ہے جو کرے کہ امین زمیندار اور آسامی کے اعلیٰ ذمہ دار کے نام میں ہو۔ تو اسکا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ کل موضع میں زمیندار کے لگان کا فیصلہ کیا جائے تو ہی ہو گا جس عرصہ میں کہ زمیندار اپنا سنا زمین ان مقدمات کو اپنی کوتاہی بلکہ شاید بریوسی کو پیش کرے جاری زمین کے۔ ان مقدمات کی نسبت ہم دفعہ ۱۴۸ کی بحث میں ذکر کیا ہے کہ اسکا کو کبھی اختیار نہیں دیا جاتا ہے لیکن جو مذکورہ مذکور ہو چکی کہ وہ اب موجود ہے نہایت سہم ہے اور اسوجہ سے اسکی قبضہ کرنے میں بے انتہا دشواریاں پیش آتی ہیں لہذا ہم نے اسکی عبارت کو بدل دیا ہے

ایسے نزاعات کا ان صورتوں میں فیصلہ کرنے کے واسطے جوت نالاش کے اعلیٰ ذمہ دار کے نام میں ہوں خواہ مدعا علیہ ایسا شخص ہو جسکی نسبت آسامی کے نالاش کی ہو لیکن جو ذمہ دار کے ہو کہ وہ آسامی نہیں ہے بلکہ راضی متعلقہ میں حق ملکیت رکھتا ہے

(۲) جب حسب فقرہ (الف) دفعہ تہمتی (۱) کوئی حکم صادر کیا جائے۔ تو اگر عدالت اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ اس کے خلاف کرے۔ اگر مدعا علیہ بہ تعمیل حکم مذکور نالاش دائر کر دے تو عدالت مالک کو لازم ہے کہ اس نالاش یا درخواست کا فیصلہ جو اس کے رد پر وزیر تجویز جو عدالت دیوانی بہ صیغہ مراغہ ادنیٰ یا بصیغہ اپیل کے جیسی کہ صورت ہو۔ اس فیصلہ اخیر کے مطابق کرے جو اس مسئلہ استحقاق کی نسبت ہو۔

(۳) اگر عدالت مال یہ طے کرے کہ وہ خود اس مسئلہ استحقاق کا فیصلہ کرے گی تو عدالت مذکور کو لازم ہوگا کہ اس ضابطہ کارروائی کے مطابق عمل کرے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی میں واسطے تجویز نالاشات کے مقرر کیا گیا ہے۔ اور باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۹۳۔ ایکٹ ہذا کے کل احکام مجموعہ مذکور کے ایسے مسئلہ استحقاق کی تجویز سے متعلق ہونگے۔

دفعہ ۲۰۰۔ اگر کسی ایسے مسئلہ استحقاق کا فیصلہ عدالت مال نے کیا ہو اور وہ اپیل میں عدالت جج ضلع یا ہائیکورٹ میں امر متنازعہ فیہ ہو اور عدالت اپیل مذکور کے سامنے وہ کل مواد موجود نہ ہو جو واسطے فیصلہ اس مسئلہ استحقاق کے ضروری ہو۔ تو عدالت مذکور کو اجازت ہے کہ یا تو۔

ضابطہ ایسے مقدمہ کے اپیل میں

(الف) اس مقدمہ کو عدالت مال میں واپس کر دے یا

(ب) اس مسئلہ استحقاق کی نسبت امور تنقیح طلب قائم کر کے انکو واسطے تجویز کے کسی ایسی سخت عدالت دیوانی میں ارسال کرے جو انکی تجویز کی اجازت ہو۔

دفعہ ۲۰۱۔ (۴) اگر کسی ایسی نالاش میں جو حسب احکام باب ۱۱ دائر کی جائے مدعی کاغذات سرکاری میں ایسی حیثیت سے درج نہ ہو کہ اسکو ایسا حق ملکیت حاصل ہے جس سے وہ سٹیج ایسی نالاش واپس کرنے کا ہے اور مدعا علیہ یہ عذر کرے کہ مدعی کو ایسا حق ملکیت حاصل نہیں ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ بہ تبدلات ضروری مطابق حکم دفعہ ۱۹۹۔ کے کارروائی کرے۔

ضابطہ کارروائی جب عدالت استحقاق سے نالاش میں عدالت مال میں نالاش ہو

مگر شرط یہ ہے کہ اگر عدالت اس ضابطہ کو اختیار کرے جسکی اجازت فقرہ (الف) دفعہ تہمتی (۱) دفعہ مذکور میں دی گئی ہے تو مدعی وہ فریق ہوگا جسکو عدالت دیوانی میں نالاش کرنے کی ہدایت کیجا بیٹگی۔

سلہ یہ دفعہ جدید ہے۔

سلہ یہ دفعہ جدید ہے۔

کا فیصلہ اسکے خلاف کر دے۔ اگر عدالت علیہ تعین حکم مذکور نائش و اگر کر دے تو عدالت دیوانی کو لازم ہے کہ اس نائش کا فیصلہ جو اسکے روبرو زیر تجویز ہو عدالت مال بھینٹہ مرافقہ اولیٰ یا بھینٹہ اپیل کے چھپی کی صورت ہو۔ اس فیصلہ اخیر کے مطابق کر دے جو اس مسئلہ کی نسبت ہو۔

باب ۱

قواعد مرتب کرنے کا اختیار

لوکل گورنمنٹ کا اختیار قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۰۴ - لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بعد شہری سابقہ کے ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا سے مطابقت رکھتے ہوں مرتب کرے۔

(الف) واسطے ہدایت عمدہ داروں کے نگان کے مقرر کرنے اور اس میں اضافہ اور تخفیف کرنے میں۔ اور

(ب) واسطے ہدایت عمدہ داران - حسب دفعہ ۵۰ - اور

(ج) نسبت تصدیق پٹہ جہات یا قبو لیتون یا اقرار نامہ جہات کے حسب دفعہ ۹۶ - اور

(د) نسبت ان تارخون کے جنہیں نگان کی قسطن واجب الادا ہوگی اور منافع کی تقسیم ہوگی۔ اور

(۵) نسبت اس فیس کے جو حسب ایکٹ ہذا واجب الادا ہوگی۔ اور

(و) نسبت اس ضابطہ کارروائی کے جس کے مطابق ان درخواستوں میں عمل ہوگا جو حسب ایکٹ ہذا ہوں۔ اور

(ز) نسبت منتقل کیے جانے مقدمات کے بحکم عدالت ہاے مال لار

(ح) عموماً احکام ایکٹ ہذا کے مطابق عمل درآمد کرنے کے واسطے۔

کل ایسے قواعد گزٹ میں شہر کیے جائیں گے اور ایسی شہری کے بعد انکا ایسا ہی اثر ہوگا کہ گویا وہ اس ایکٹ کے مندرجہ احکام ہیں۔

پورا کا ایسا قواعد مرتب کرنے کی نسبت

دفعہ ۲۰۴ - بورڈ کو جائز ہے کہ پہلے لوکل گورنمنٹ کی منظوری حاصل کر کے اور بعد شہری سابقہ کے وقتاً فوقتاً ایسے قواعد جو ایکٹ ہذا اور قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ از رو سے

ایکٹ ہذا سے (اگر کوئی ہون) مطابقت رکھتے ہوں واسطے ہر ایت کل اشخاص کے ان ہوں کی نسبت مرتب کرے جو اس ایکٹ کے نافذ کرنے سے متعلق ہیں۔

ضمیمہ اول

(ملاحظہ طلب دفعہ ۱)

رقبہ جات جو ابتداءً ایکٹ ہذا کے اثر سے مستثنیٰ ہیں

- ۱- قسمت کما یون جو اضلاع غزنی تال و المورڈا گڈھوال پر مشتمل ہے۔
- ۲- ضلع مرزا پور کا وہ حصہ جو کوہ کیبور کی جانب دکھن واقع ہے۔
- ۳- علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنہیں پرگنہ جات ذیل ہیں۔
بھدوہی دکھن اسگر و ضلع مرزا پور میں۔ اور
کسوار راجہ ضلع بنارس میں۔

۴- وہ قطعہ ملک جو ضلع دہرہ دون میں جو نسا ربار کے نام سے مشہور ہے۔

ضمیمہ دوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲)

ایکٹ ہا سے منسوخ شدہ

نمبر و سنہ	نام	کس حد تک منسوخ کیا گیا
۱۱۲-۱۸۸۱ء	قانون نگان ممالک مغربی و شمالی صدر ۱۸۵۵ء	کل
۱۱۳-۱۸۸۱ء	قانون نگان ممالک مغربی و شمالی صدر ۱۸۵۶ء	کل
۱۱۴-۱۸۸۱ء	مصلحت کی عدالتوں کے مطالبہ جاتی ضلع ایکٹ صدر ۱۸۵۶ء	ضمیمہ اول کا صدر جزو ایکٹ ۱۱۳-۱۸۸۱ء سے متعلق ہے
۱۱۵-۱۸۸۱ء	قرض داران کا ایکٹ صدر ۱۸۵۸ء	دفعہ ۱۰ کی دفعہ تسمی (۲)
۱۱۶-۱۸۸۱ء	ایکٹ ممالک مغربی و شمالی دار و صدر ۱۸۵۹ء	دفعہ ۲۱ بقدر کردہ ایکٹ ۱۱۳-۱۸۸۱ء سے متعلق ہے
۱۱۷-۱۸۸۱ء	ایکٹ ناسخ و مردم صدر ۱۸۵۹ء	ضمیمہ اول کی دفعہ جزو ایکٹ ۱۱۳-۱۸۸۱ء سے متعلق ہے

ضمیمہ سوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۹۶)

نمونہ فارم پٹہ یا قبولیت کا

بجھ الف - ب - ولد ج - د ساکن می نے اراضی سند رج ذیل واقع محال ک موضع
 الف - ب - ولد ج - د ساکن می کو پٹہ پر دی

(بیان کافی طور سے جوت کی تفصیل لکھنی چاہیے)

سالانہ لگان تقدر می (روپیہ پر جوت سا ذیل میں اور تاریخ اسے ذیل پر قابل اولہ لگائی

- () روپیہ تاریخ () ماہ () پر
- () روپیہ تاریخ () ماہ () پر
- () روپیہ تاریخ () ماہ () پر
- () روپیہ تاریخ () ماہ () پر

پٹہ کی سیمار (سال کی ہے یعنی (تاریخ) سے (تاریخ) تک

مورضہ تاریخ () ماہ () سال

{ دستخط }
 الف - ب زمیندار
 و - ز آسامی
 { یا نشانی }

دگواہ - اگر نشانی بنائی جا سکے م - ن

ضمیمہ چہارم

ملاحظہ طلب دفات ۱۶۷، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳

مجموعہ (الف) - نالشات

(نالشات - در صورتیکہ انکی مالیت ملک سور و پید سے زیادہ نہ ہو قابل تجویز اسٹنٹ
کلکٹر درجہ دوم - اپیل بھنور کلکٹر (اور) در صورتیکہ انکی مالیت ایک سور و پید سے زیادہ ہو
قابل تجویز اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول - اپیل بہ عدالت دیوانی)

نمبر دفعہ	قسم نالش	عیت	کب سے کب تک	نوٹس
۱	۷۶	واسطے تجویز نسبت قیمت فصل بائیکر پیداوار کے جب کا خریدنا زمیندار حسب دفعہ ۷۶ چاہتا ہو	میدرہ دن	کورت فیروز کے روم عدالت کس قدر پہنچا جائے
۲	۱۰۲	واسطے بقایا لگان کے یا جو حالت میں کہ لگان جنس میں ادا کیا جاتا ہو واسطے زر مساوی لگان مذکورہ کے	تین سال	بقایا لگان کے و ابل لگان ہونے کے وقت سے
۳	۱۱۰	واسطے معاوضہ کے بوجہ انکار حوالہ کرنے رسید ایسے لگان کے جو ادا کیا گیا ہو یا بوجہ انکار جمع کرنے لگان ادا شدہ کے اس طور پر جسکی آسامی نے درخواست کی ہو۔	تین مہینے	انکار کی تاریخ سے
۴	۱۲۲	در بارہ عذر دار می قرقی	میدرہ	میدرہ دفعہ ۱۲۲
۵	۱۲۵	واسطے وصول کرنے معاوضہ کے بابت قرقی اور نیلام مال کے	تین مہینے	اس تاریخ سے جس پر نیلام عمل میں آئے
۶	۱۲۶	واسطے معاوضہ کے بابت بیجا افعال قارق کے	ایضاً	اس تاریخ سے جس پر نالش کرنے کا حق پیدا ہو جائے

نمبر سلسلہ	رقبہ کی	قسم مالک	عس سیعاد سما	کے سیعاد محموب ہوگی	کورٹ فیس سے سوم عدالت ۶۱
۶	۱۳۶	واسطے وصول پانے ایسی رقم کے جو آسامی شکمی سے بذریعہ کارروائی قرقی کے لی گئی ہو	تین مہینے	۷۱۰	۶۱
۸	۱۵۹	منجانب لمبر دار واسطے وصول کرنے بقایا سے مالگزار می و اخراجات ہی دیگر مطالبہ جات کے حصہ دار سے	تین سال	۷۱۰	۶۱
۹	۱۶۰	منجانب حصہ دار واسطے وصول کرنے کے حصہ دار باقی دار سے ایسی بقایا سے مالگزار می جو مدعی نے بابت مدعا علیہ کے ادا کر دی ہو	ایضاً	۷۱۰	۶۱
۱۰	۱۶۱	منجانب معافی دار یا عطیہ دار یا مالگزار می کے واسطے ایسی بقایا سے مالگزار می کے جو نامبرہ کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو	ایضاً	۷۱۰	۶۱
۱۱	۱۶۲	منجانب تعلقہ دار یا دیگر مالک اعلیٰ کے واسطے ایسی بقایا سے مالگزار می یا لگان کے جو نامبرہ کو بہ منصب مذکور واجب الوصول ہو	ایضاً	۷۱۰	۶۱

صمیمہ چہارم (تتمہ)
مجموعہ (ب) نااشات

نااشات قابل تجویز اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول جنہن اسپیل
(اگر دائر ہو سکتا ہے تو عدالت دیوانی میں دائر ہوگا)

نمبر	فولہ کیٹ	قسم پاش	سیعار عت	کب سے سیعار محسوب	کورت فیس یعنی رسوم
سلسلہ	کی		سیعار سما	ہوگی	عدالت کس قدر ہونی چاہیے
۱۲	۳۶	دواسطے معارضہ کے بابت لیسے لگان یا پیرادار کے جو ادس لگان سے جو ق نوٹا واجب الادا ہے زیادہ جرے لیا گیا یا سے کی گئی ہے	تین مہینے	جرے لے جانے کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت سندھ ۱۹۱۹ء
۱۳	۶۳	دواسطے بیہ غالی سامی کے برتاؤ پر ہر ایک سال	ایک سال	اس وقت سے جب قصور قابل ضبطی جوت عمل میں آیا گیا اور کی خلاف ورزی کی جاے	ایضاً
۱۴	۶۵	دواسطے حکم امتناعی کے یا دواسطے رفع کرنے نقصان یا اتلاف کے یا دواسطے معارضہ کے	ایضاً	اس وقت سے جب نقصان کیا جاے یا اتلاف شروع ہو یا شرط کی خلاف ورزی کی جاے	ایضاً
۱۵	۱۰۳	دواسطے معارضہ کے بابت جرے وصول کرنے لگان کے	ایضاً	جرے وصول کیے جانے کی تاریخ سے	ایضاً
۱۶	۱۶۴	سنبانہ حصہ دار کے بنام لمہ دار دواسطے اپنے حصہ منافع محال یا اسکے کسی جزو کے -	تین سال	اس وقت سے جب حصہ منافع واجب الادا ہو جاے	ایضاً
۱۷	۱۶۵	سنبانہ حصہ دار کے بنام حصہ دار دواسطے تقضیہ حساب اور اپنے منافع محال یا اسکے کسی جزو کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (متممہ)
مجموعہ (ج) نامائشات

نامائشات قابل تجویز اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول زمین اپیل عدالت مال بین ہوگا

نمبر سلسلہ	رقبہ کی	قسم نامائش	اعت	کب سے میعاد	گورٹ فین یعنی رسوم
۱۸	(۲)۳۱	واسطے منسوخی ناجائز کا شت شکی پر دیے جانے کے یا دیگر انتقال ناجائز کے یا واسطے بیخالی سامی اور کاشت شکی پر لینے والے یا دیگر منتقلیہ کے یا دونوں کے	ایک سال	ناجائز کاشت شکی پر دیے جانے یا دیگر انتقال ناجائز کی تاریخ سے	حسب مندرجہ ایکٹ رسم عدالت سنہ ۱۸۶۷ء
۱۹	(۳)۳۱	واسطے منسوخی ایسے ناجائز قرار کے شکی پر دینے یا اور طرح منتقلیہ کے	ایضاً	جب ناجائز قرار کا علم ہوگی	ایضاً
۲۰	(۱)۴۰	واسطے اضافہ لگان آسامی شرح معین کے	ندارد	ندارد	ایضاً
۲۱	(۲)۴۰	واسطے تخفیف لگان آسامی شرح معین کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۲	(۱)۴۲	واسطے اضافہ لگان آسامی سابقہ ملکیت کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۳	(۲)۴۲	واسطے تخفیف لگان آسامی سابقہ ملکیت کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۴	(۱)۴۳	واسطے اضافہ لگان آسامی ذخیلہ کار کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵	(۳)۴۳	واسطے تخفیف لگان آسامی ذخیلہ کار کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۶	۴۸	واسطے اضافہ لگان آسامی غیر ذخیلہ کار کے	ایضاً	ایضاً	دہی رسوم عدالت اور بصورت آسامی ذخیلہ کار بموجب ایکٹ رسم عدالت سنہ ۱۸۶۷ء ہونی چاہئے
۲۷	۴۸	واسطے تخفیف لگان آسامی غیر ذخیلہ کار کے	ایضاً	ایضاً	سینہ جارج ایکٹ رسم عدالت سنہ ۱۸۶۷ء
۲۸	۴۹	واسطے منسوخی پٹہ کے جو ایسی زمین کے لیے ہو جو اس عہد سے آگے تک ہو چکی یا بت زمیندار کے	ایضاً	اس وقت سے جب زمیندار کے مطابق قندراس لگان کے عہد ہو پٹہ کے قابل ادا ہو	معاہدہ کی میعاد ختم ہو جائے

نمبر سلسلہ	رقبہ ایکٹ کی	قسم نائش	عقدت یہ عادی یا	کب سے میعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم عدالت کس قدر ہوں گی
		لوکل گورنمنٹ سے معاہدہ رادار سے انڈرائی (کدیا ہو)			
۲۹	۶۳	واسطے بیڈ خلی سامی غیر خدیا کے برتاؤ کے وجود مقررہ دفعہ ۵۸	نہا	نہا	مطابق تعداد اس مکان کے جو آسامی سے قابل ادا ہو
۳۰	۷۹	واسطے آپس بننے قبضہ برکت یا واسطے معاوضہ کے یا واسطے ان دونوں کے	چھ مہینے	اس وقت سے جب بیجا طور پر قبضہ اٹھایا جائے	رسوم عدالت سنہ ۱۹۱۰ء
۳۱	۷۹	واسطے معاوضہ کے بابت ترقی حیثیت یعنی تین مہینے کے جو بد سکے دائرگی کے کہ نائش ایسی قبضہ کی دربارہ بھر قبضہ پانے آسامی کے خارج ہو گئی ہو۔	تین مہینے	اس گری کی تاریخ سے جس کے ذریعہ سے آسامی کے قبضہ پانے کی نسبت منظور کی گئی ہے	مطابق تعداد اس مکان کے جو آسامی سے قابل ادا ہو
۳۲	۸۰	واسطے معاوضہ کے بابت بیڈ خلی موجب ایسی ڈگری یا حکم کے جو بد میں نسخ ہو جائے	چھ مہینے	اس تاریخ سے جس پر ڈگری یا حکم نسخ ہو	رسوم عدالت سنہ ۱۹۱۰ء
۳۳	۸۶	بعض منسوخی اطلاع نامہ خالی رجسٹر کے	نہا	اطلاع نامہ کے وصول ہونے یا اس کے قبضہ کی جانے کی تاریخ	آٹھ آنہ
۳۴	۹۵	واسطے اس قدر کسی مہمند رجہ دفعہ ۵۵ کے	نہا	نہا	ایضاً
۳۵	۹۶	واسطے پٹہ یا قبولیت کے	ایضاً	ایضاً	مہمند رجہ ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۹۱۰ء
۳۶	۱۵۰	واسطے واپسی معافی مکان کے	مہمند رجہ دفعہ ۱۵۱	مہمند رجہ دفعہ ۱۵۲	مطابق سلسلہ عدالت ممالک ارضی کے بموجب تنظیمی
۳۷	۱۵۶	واسطے تشخیص مکان کے معافی مکان پر	نہا	نہا	ایضاً
۳۸	۱۵۸	واسطے تشخیص انڈرائی کے معافی مکان پر	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ضمیمہ چہارم (تتمہ)
مجموعہ (د) درخواستیں

نمبر سلسلہ کی	رقبہ ایکڑ کی	قسم درخواست	سیجاز سما عت	کسب سے پیداوار کوٹ میں یعنی رسوم عدالت محسوب ہوگی	کس قدر بہتی جاوے
۳۹	۵۹	واسطے مید خلی آسامی کے برہمن سے زمین مصرف فقہ (الف) دفعہ ۵۷	وہ پیداوار جو اجازت گری معلقہ کے واسطے مقرر	مقدور متعلقہ زمین اخیر ڈگری کی تاریخ سے	آٹھ آنہ
۴۰	۸۵	واسطے تعمیل اطلاعہ رجسٹرنگ کی (جوت کے) حسب دفعہ ۸۳ یا ۸۴	حسب رجسٹر دفعہ ۸۵	حسب مندرجہ دفعہ ۸۶	ندارد
۴۱	۹۳	واسطے اجازت اس امر کے کہ سجادہ اور طرح پر سجاوار کرنے زرفقہ کے بابت یہی دفعہ ۹۳ ترقی حیثیت اراضی کے جو آسامی کی ہو (۵) دیا جائے۔	حسب رجسٹر	حسب مندرجہ دفعہ ۹۳ (۵)	حسب مندرجہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۷ء
۴۲	۹۴	واسطے تجویز کیے جانے اس امر کے کہ آیا کوئی کام (تعمیر) ترقی حیثیت اراضی کا کام یا اس امر کے کہ آیا اسکے کرنے یا بنانے کا حق حاصل ہے	ندارد	ندارد	ایضاً
۴۳	۱۰۵	واسطے تعیناتی عمدہ دار کے برفرض کرنے بٹائی یا تخمینہ یا کنکوت پیداوار یا فضل کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۴	۱۱۱	واسطے اجازت داخل کرنے لگان کے	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۵	۱۱۷	واسطے ادایا دالیں کیے جانے لگان کے جو بموجب دفعہ ۱۱۱ داخل کیا گیا ہو	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر سلسلہ	نمبر ایکٹ کی	قسم درخواست	سیعاد سما عت	کب سے سیعاد محسوب ہوگی	کورٹ فیس یعنی رسوم
۴۶	۱۲۶	واسطے امداد کے قارق کو فرحت یا اندیشہ فرحت کی صورت میں	ندارد	ندارد	حسب جب ایکٹ رسوم عدالت سنہ ۱۸۷۷ء
۴۷		واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری زلفقہ کے تین سال جو بموجب ایکٹ ہدایا بموجب کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے جو بذریعہ ایکٹ ہدایا منسوخ ہوا۔ اور جو اس قدر زلفقہ کی ڈگری نہ ہو جو بشمول خرفہ اجراء ڈگری مذکورہ گریستنا کسی ایسے سورد کے بموجب ڈگری کے رقم ڈگری شدہ پر ہوا ہو۔ پانچ سورد پیہ سے زیادہ ہو	تین سال	مقدمہ کی اخیر ڈگری کی تاریخ سے	ایضاً
۴۸		واسطے اجراء سے اسی قسم کی ڈگری کے جو وہ پانچ سورد پیہ سے زیادہ کی ہو	دو سجاد جمع ڈگری شدہ اور ایسی اجراء کے واسطے مقرر ہے	جیسا کہ بصورت ڈگری عدالت دیوانی کے	ایضاً
۴۹		واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری کے جو ڈگری زلفقہ نہ ہو	ایک سال	مقدمہ کی اخیر ڈگری کی تاریخ سے	ایضاً
۵۰	۱۸۳	واسطے نظر ثانی تجویز کے	نہیں	ڈگری یا حکم کی تاریخ سے	ایضاً
۵۱	۱۸۵	واسطے نگرانی کے	ندارد	ندارد	ایضاً

ضمیمہ چہارم (خاتمہ)

مجموعہ (د) اپریل

اپریل ۱۹۱۰ء سے اپریل ۱۹۱۱ء

نمبر دار سلسلہ	رقبہ ایکڑ	قسم اپریل	میعاد سما	میعاد کب سے میعاد	گرفت فیس یعنی رقوم
۵۲		بعضو کلکٹر	تین دن	۳ دن	کب سے میعاد
				محسوب ہوگی	عدالت اس قدر ہونی چاہیے
۵۳		بعضو کلکٹر	ساتھ دن	ایضاً	ایضاً
۵۴		بعضو رپورڈ	نہ سے دن	ایضاً	ایضاً

آر ایچ میکلوڈ

سکریٹری ایجنس لیسٹو کونسل

ممالک مغربی و شمالی داودھ

ایکٹ ہائے متذکرہ ایکٹ ہذا

ایکٹ ۱۸۵۹ء (متعلق صفحہ ۱۰۸)

دفعہ ۲۸- اُس قدر عبارت دفعہ ۱۰- قانون ۱۹۱۹ء اور دفعہ ۱۰- قانون ۱۹۱۵ء اور دفعہ ۶- قانون اسم سٹیٹس اور دفعہ ۲۱- قانون ۱۹۱۵ء اور دفعہ ۲۲- قانون ۱۹۱۵ء کی جہدیں مالکان اور سراجان محال اور تعلقہ ہائے شکی کو ان مقدمات میں جنہیں اسناد بابت قبضہ و دخل اراضی معانی مابعد تواریخ مفصلہ صفحات مذکور عطا ہوئی تھیں احتیاد و حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اراضی مذکورہ کی کسی تحصیل کرن اور معانی داران مذکورہ قبضہ یا استحقاق ملکیت اراضی مذکورہ قبضہ کرن اور اراضی کو اس محال یا تعلقہ میں قبضہ واقع ہو شامل کرن مستوع کی گئی جس اگر کسی مالک یا استحقاق اراضی معانی قبضہ نگانا یا اسکے معانی دار کا قبضہ کرنا منظور ہو تو اسکو لازم ہے کہ صاحب ملک کے حضور درخواست کرے اور اس درخواست پر کسی طرح عمل کیا جائیگا جیسا مقدمات متعلقہ ایکٹ بذیلین عمل ہوتا ہے اور نالاش قسم بالا اس تاریخ سے بارہ برس کے اندر رجوع کی جاوے گی جب استحقاق اس شخص کا جو اپنے قبضہ مستحق نگانے قبضہ کا یا قبضہ کرنے معانی دار کا ظاہر کرتا ہو یا استحقاق شخص دیگر کا جو بذریعہ قبضہ اول مذکورہ قبضہ ہو نہ ہو کرین آیا ہو اور اگر قبضہ مذکورہ قبضہ ہو گئی ہو یا تاریخ نفاذ ایکٹ ہذا سے دو برس کے اندر قبضہ ہو جاوے تو نالاش مذکورہ تاریخ انقضائے دو برس کے اندر رجوع ہو سکتی ہے۔

ایکٹ مٹا لیکہ خفیہ نمبر ۹۱۸۵۹ء

ضمیمہ دوم

وہ نالاشین جو عدالت مطالبات خفیہ کی سماعت سے مستثنی ہیں

(۷) نالاش واسطے تشخیص یا اضافہ یا تخفیف یا تقسیم نگانہ جامدا وغیر منقولہ کے۔

(۸) نالاش واسطے دلاپانے نگانہ غیر کرایہ مکان کے۔ الا جبکہ عدالت مطالبات خفیہ کے صاحب جج کو دلگورنٹ نے اس بارے میں سماعت کرنے کا اختیار ہر سجا بخشا ہو۔

(۹) نالاش متعلق اس امر کے کہ اراضی مستوجب تشخیص مالگزار ہی ہے۔

(۱۰) نالاش واسطے اشد ادائات کے۔

(۱۱) نالاش واسطے ٹھہرا دینے یا جاری کرانے کسی اور حق یا استحقاق کے جامدا وغیر منقولہ میں۔

(۱۳) نالاش واسطے ادا کرانے جانے زر مواجب یا زرفیس کے جو بالمتناسب مالک نہ ادرحق کہلاتے ہیں یا واسطے ادا کرانے جانے محمولات سس یا دیگر مطالبات کے جبکہ وہ محمولات یا مطالبات کسی شخص کو بوجہ اسکے کہ وہ کسی جامدا وغیر منقولہ یا کسی عمدہ موردی یا کسی زیارت گاہ یا اور مذہبی شے میں حق رکھتا ہے۔ واجب الادا ہو۔

(۱۴) نالاش واسطے دلاپانے کل یا کسی جزو عارضہ کے اس شخص سے جسکو ایکٹ بابت محمول اراضی مصدرہ

۱۸۵۹ء کے بموجب سعادہ دیدیا گیا ہو۔

(۲۲) نالاش بمراد اعتراض اور فیصلہ کے۔

(۳۹) نالاش بابت بقایا سے زر مالگزار ہی اراضی یا اخراجات دیہی یا دیگر مبالغہ زر کے جو کسی جماعت دیہی کے

تایم مقام یا اسکے وارث یا دیگر جائشین حقیقت کو واجب الادا ہوں۔

(۴۰) نالاش بابت آن منافع کے جو کسی جماعت دیہی کے قائم مقام یا اسکے وارث یا دیگر جائشین حقیقت سے بجاوے مالگزار ہی اراضی اور اخراجات دیہی اور دیگر مبالغہ زر کے واجب الادا ہوں۔

ایکٹ ۱۸۵۹ء مالک مغربی و شمالی و اوپر

دفعہ ۱۱- کسی ایکٹ یا قانون کی تفسیر کسی ایسی چیز پر جو موٹی ہو یا کسی جرم پر جو کیا گیا ہو یا جرم یا تاوان پر جو عاید کیا گیا ہو یا کسی کارروائی پر جو ایکٹ مستوع کے مطابق اسے مستوع ہونے کے قبل شروع ہوئی ہو موثر نہ ہوگی اور کارروائی اس طرح جاری رہیگی کہ گویا ایکٹ مرمر نافذ نہیں ہوا۔

اقطاع ملک ہند کی نہروں اور پانی کی نکاس کا ایکٹ ۸ ستمبر ۱۸۷۳ء

- دفعہ ۸ جو نقصان کم اور مفصلہ ذیل سے ہو اسکی بابت کچھ معاوضہ نہ دیا جائیگا۔
- (الف) پانی کے رسنے یا سیلابی کو بند یا کم کرنے سے۔
- (ب) آب و ہوا یا زمین کی خاصیت کے بگاڑ جانے سے۔
- (ج) کشتی کی روانگی یا لکڑی کے بڑے کے چلنے یا مویشی کے پانی پلانے کے وسائل کو بند کرنے سے۔
- (د) مزدوروں کے ہٹا دینے سے۔
- (۵) لیکن جائز ہے کہ زر معاوضہ بابت کسی امر کے منجھ امور مفصلہ ذیل دلا یا جائے۔
- (۶) بابت بند کرنے یا کم کرنے پانی کی آمد کے ازراہ کسی طبیعی نیچے غیر مصنوعی نالے کے کسی محدود اور مصنوعی نالے میں جو تباہی و آفت تیار نہ ہو مستعمل ہوتا ہو عام اس سے کہ وہ سطح زمین کے اوپر نہ ہو یا نیچے۔
- (۷) بابت بند کرنے یا کم کرنے آمد پانی کے کسی ایسے کلام پر جو کسی نالی پر واسطے امور منفعی کے تعمیر کیا گیا ہو عام اس سے کہ وہ نالی قدرتی نیچے غیر مصنوعی ہو یا مصنوعی اور تباہی و آفت تیار نہ ہو مستعمل ہو۔
- (ز) بابت بند کرنے یا کم کرنے آمد پانی کے ازراہ کسی قدرتی نالی کے جو کہ آبپاشی کی اغراض میں تاریخ اشتہار مذکور سے عین پہلے پانچ برس کے اندر مستعمل ہوتی چلی آئی ہو۔
- (ح) بابت نقصان کے جو کسی گول کے استحقاق یا ایسے پانی کے استعمال کے استحقاق میں پہنچا یا گیا ہو جسکا کوئی شخص حسب حصہ ۴۰ ایکٹ میں معاوضہ سماعت بحر یہ ہند مصدرہ ۱۸۷۳ء کے مستحق ہو۔
- (ط) بابت کسی اور واقعی نقصان کے جو ضمن (الٹ) یا (ب) یا (ج) یا (د) تو مقدمہ بالا میں سے کسی سے اندر داخل نہ ہو اور اختیارات مفوضہ حسب ایکٹ بنا پر عمل کرنے سے پیدا ہوا ہو اور بروقت توجہ نہ دیے معاوضہ کے قابل تحقیق اور تمیز کرنے کے ہو۔
- ویسے زر معاوضہ کی تعداد کی توجہ نہ کرتے وقت لحاظ اس بات پر کیا جائیگا کہ ملکیت زیر توجہ کی مالیت بوجہ اس امر کے بھگنے سبب سے معاوضہ کا دعویٰ کیا گیا حسب نرخ بازار کس قدر کم ہو گئی ہے۔ اور جس صورت میں کہ ایسی مالیت حسب نرخ بازار تحقق نہ ہو سکے اور زر معاوضہ بہ قدر او (ز) ہو کہ نہ اس کی ہوگی جو ویسی مالیت کے سالانہ منافع خالص میں حسب ایکٹ بنا اختیارات مذکور کے محل میں لانے سے ہوئی ہو۔
- پانی کی ایسی آمد پر جسکا ذکر دفعہ ۸ کے ضمن (۵) یا (د) یا (ز) میں ہوا ہے بابت اس کلام یا نالی کے جو تاریخ محدود اشتہار مستعمل نہ ہو آئندہ کوئی حق بہ مقابلہ گورنمنٹ بجز اس کے کہ غلط کیا جائے یا از روئے مقدمہ ۴۰ ایکٹ میں معاوضہ سماعت بحر یہ ہند مصدرہ ۱۸۷۳ء کے ہو کسی کو حاصل ہوگا۔
- اور کوئی استحقاق کسی فائدہ کا مثلاً نو اور مذکورہ ضمن (الف) و (ب) و (ج) و (د) نہ ہذا بمقابلہ گورنمنٹ کے حسب حصہ مذکور حاصل ہوگا۔
- دفعہ ۱۱۔ ہر آسامی جواز رو سے بڑے غیر منقضی المیاد کے قابض ہو یا حق و خلیکاری رکھتی ہو اگر کسی آراضی میں بروقت کسی مسدودی یا کمی پانی کی آمد کے جسکی بابت زر معاوضہ کا دینا بموجب دفعہ ۸ کے توجہ نہ کیا جائے و نہ رکھتی ہو مگر وہ ہے کہ اس زر لگان کی تحفیف کا جو آراضی مذکور کی بابت مشیر آس۔

واجب الادا تھا اس بنا پر دعویٰ کرے کہ اس نخل سے اسکی آراضی قبضہ کی مالیت گھٹ جاتی ہے۔
 واقعہ ۱۲- اگر پانی کی آمد جس سے مالیت ویسی آراضی مقبوضہ کی زیادہ ہوتی ہو من بعد آراضی مذکور میں پھر جاری
 کیجا سے تو جائز ہے کہ ویسی آراضی کی اس مالیت کی بابت جو کہ اس پانی کی آمد کے پھر جاری ہونے
 سے بڑھ گئی ہو لگان ذکی آسانی استقدر اضافہ کیا جاے جو تخفیف سے عین پہلے کی تھا اسے زیادہ
 ویسا اضافہ صرف بابت مکرر جاری ہو جانے پانی کی آمد کے کیا جائیگا اور اگر کسی اور وجہ سے
 وہ آسانی اضافہ لگان کی مستوجب ہو تو اس سے کچھ واسطہ نہ رکھیگا۔

ایکٹ مالکنڈاری اراضی ۱۹۰۱ء

ممالک مغربی و شمالی اوراودہ

انرا ابو الفضل عباسی

منازل

من الملائكة والجن والانس والحيوان والنبات
والارض والسموات والارض والسموات والارض
والسموات والارض والسموات والارض

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

والله اعلم بالصواب

تمہید از مؤلف

ایکٹ مالگناری میں اس قدر رو د بدل نہیں ہوا ہے جتنا کہ ایکٹ قبضہ اراضی میں ہوا ہے لیکن پھر بھی مالک مغربی و شمالی اور اودھ کے لیے ایک ہی ایکٹ نافذ ہونے سے اور ایکٹ قبضہ اراضی کے اثر اور نیز دیگر وجوہ سے اس ایکٹ نے بھی بالکل ہی نئی صورت پیدا کی ہے۔ گوشل ایکٹ قبضہ اراضی کے اس کے مسودوں پر زائد مباحثے نہیں ہوئے صرف دو ہی مرتبہ سلیٹ کمیٹی کو رپورٹ کرنا پڑی لیکن ایکٹ قبضہ اراضی کا تمہ برابر سمجھا گیا اور اودھ کے ایکٹ کی کی ترمیم بھی اسی سلسلہ میں ہوئی اس لیے اہم ایکٹوں میں اس کا بھی شمار ہوتا ہے۔ اس ایکٹ میں کچھ تو نئی باتیں ہیں اور کچھ مالک مغربی و شمالی اور اودھ کے سابق ایکٹوں سے لی گئیں ہیں نئی باتوں کے لیے رپورٹ کمیٹی کا لکھنا نیز دفعات متعلقہ توضیح مطالب کے لیے میں نے مناسب تصور کیا۔

سابق ایکٹوں سے جو باتیں لی گئی ہیں ان کے سمجھانے کے لیے کہیں کہیں سابق دفعات بھی نقل کر دیے گئے ہیں تاکہ مضامین سابق کو مضامین حال سے مقابلہ کر کے اصل مفہوم کی طرف آسانی سے ذہن منتقل ہو سکے۔ علاوہ برین فیصلجات صدر دیوانی۔ ہائی کورٹ۔ اور پورٹ آف ریونو کے خلاصہ جہا تک مناسب سمجھے گئے مختلف رپوٹوں سے منتخب کر کے زیر دفعات متعلقہ لکھ دیے گئے ہیں۔

اس ایکٹ میں پنجاب اور بنگال کے ایکٹوں سے بہت کم اور وہ بھی غیر اہم باتوں کی گئی ہیں اس لیے مثل ایکٹ قبضہ اراضی کے ان مالک کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے اس میں درج نہیں کیے گئے۔ میں نے اس کتاب میں اپنی ذاتی رائے لکھنے سے گریز کیا ہے۔ جو کچھ لکھا ہے مفصلہ بالا مواد سے لکھا ہے۔ لیکن جہاں کہیں مطلب سمجھنے میں خود مجھے غور کرنا پڑا وہاں مفصل کے قانون پیشوں کے لحاظ سے میں نے کچھ توضیح کر دی ہے۔ اور مفہوم کے سمجھنے میں جو دقیقہ پیش نظر تھا وہ۔ نفع کر دی گئی ہیں

سرکرات بورڈ غالباً اس ایکٹ کے بعد بہت جلد بدل جائیں گے اس لیے تمام سرکرات متعلقہ کا نقل کرنا مناسب سمجھا گیا لیکن وہ سرکلر جو مندرجہ تھے اور جنہیں اس ایکٹ نے اہم تبدیلی پیدا نہیں کی تھی وہ بطور تتمہ کے اخیر کتاب میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اس ایکٹ میں بہت سے ایکٹوں کا حوالہ ہے۔ جنکے دفعات کا دیکھنا اس ایکٹ کے سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ ایسے جس قدر دفعات دوسرے ایکٹوں کے اس ایکٹ میں مذکور ہوئے تھے وہ سب مع نقد ضروری دفعات ایکٹ ہذا کی ذیل میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ جس سے بڑھنے والوں کو بہت آسانی ہوگی۔

ایکٹ نمبر ۱۹ س ۱۹۳۷ء و ۲۳ س ۱۹۳۷ء ایکٹ قانون گوپان و چواریان مالک مغربی وسطی اور اودھ ۴-۱۹ س۔ ایکٹ کوٹ افوارڈس ۱۹۱۹ء اخیر کتاب میں علیحدہ درج کر دیئے گئے ہیں ایکٹ ۱۹ س ۱۹۳۷ء کا ذکر سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ میں ہے۔ اور ۲۳-۳۷ س کا ذکر اصل ایکٹ میں ہے۔ ۵-۳۷ س سے چند دفعات اس ایکٹ میں لئے گئے ہیں اور ایکٹ ۳-۳۷ س وہ ایکٹ ہے جو ایکٹ ۱۹-۳۷ س کے باب ۶- اور ایکٹ ۱۷-۳۷ س کے باب ۸ کے جگہ پر قائم ہوا ہے دفعہ ۷۔ الف ایکٹ لگان ملک اودھ کا تذکرہ متعدد مقامات پر اس ایکٹ میں آیا ہے ہر جگہ اس کے نقل کرنے کے بجائے اخیر میں اس کا لکھنا مناسب سمجھا گیا یہ دفعہ قدیم نہیں ہے بلکہ اسی سنہ کے ایک ایکٹ مرہم سے قائم ہوئی ہے اور اس ایکٹ مرہم نے ایکٹ لگان ملک اودھ میں اس قدر ترمیم کی ہے جو مالگنداری اراضی کے سلسلہ میں مناسب تصور کی گئی۔ ایسے پنجاب دفعہ ۷۔ الف نقل کرنے کے وہ ایکٹ پورا نقل کر دیا گیا جسے یہ ترمیم پیدا کی تھی۔

ابوالفضل محمد احسان اللہ عیسیٰ

گورکھپور دسمبر ۱۹۰۱ء

فہرست اسمائے فریقین مقدمات متذکرہ کتاب ہذا

۸۳	جھگوان داس بنام عبدالحسن	۶۷	امیر سنگھ بنام نعمتی پرشاد
۹۷	بخشی چند بنام مانگ	۴۱	اکبر خان بنام شیو رتن
۶۴	بدام سنگھ بنام نند کشور	۱۳۸	اجرا بیکل بنام کندھنی
۸۰	باقر محمد بنام درگاچرن	۴۰	امیر حسن بنام گو بند
۶۷	بھو لال بنام رام دین	۶۸	انتیاز باو بنام لطافت النساء
۵۷	بھو لو دلیپ سنگھ بنام زور آور	۸۴ و ۸۲	اولیا بنام ابو جعفر
۵۱	بندھ سنگھ بنام الہی خانم	۱۳۷	اجودھیارے بنام پریشورے
۹۷	بالگل چند بنام رائیشر	۱۰۹	امین سنگھ بنام دیب سنگھ
۹۷	بامایندو بنام چندم برم	۸۰	اپا نا بنام ننگا
		۹۶	ار چند رو نا تھ بنام نیل رتن
۷۱	پھولہ بنام جلال سنگھ	۴۰ و ۵۳	ابلاکھ رے بنام رام سرن سنگھ
۵۳	پارتی بنام ہنادار	۷۱	اندر بنام خوشی
۱۱۲	پوگر دین بنام موئد النساء	۹۷	ارونا چیل بنام ارونا چیل
۳ و ۶۳	پانڈے جواہر لال بنام رجبال سنگھ	۹۷	الفرخ بنام مہاپر
۶۱	پریم جی سائل	۱۱۶	ابوالخ بنام اناملدی
۴۰	پنڈت بدری پرشاد بنام بھیم سنگھ	۱۱۷	آیاسامی بنام سمیا
۱۱۸	پر تاپ بنام برج لال	۸۱	آیاو ایار بنام دیراسامی
۱۱۸	پاتل ہری بنام حکم چندر		
		۱۱۷	بیاکا بنام فقرا
۱۱۴	تھراجو بنام پاپی راجو	۱۱۷	باو جی راو بنام فتح سنگھ
۹۷	تصدق رسول بنام احمد حسین	۶۶	بیشیر بنام فیض الحسن
۴۰	تلک دھاری سنگھ بنام چوٹن ہنٹو	۹۲	برہمی ہو بنام گلاب چند
۹۸	تریم بک بنام نانا	۱۱۰	بی بی مٹھو بنام الہی سنگھ
۷۱	تلشی پانڈے بنام جھگوان پانڈے	۹۳	بھگل داس بنام ہر بھول
۶۷	تلشی پرشاد بنام مژدمل	۱۱۲	پن بہاری بنام رنودا
۱۰۱	تیج سنگھ بنام گو بند سنگھ	۱۰۹	برج موہن بنام رام نرائن
۸۱	تفضل حسین بنام رگھناتھ	۴۰	بھگوتی پرشام بنام مجا دھر
		۱۳۸	بیوت سنگھ بنام سکر پری آن اسٹیٹ ہند
۱۰۷	ٹوڈر مل بنام سید محمد	۷۲	برج باون سنگھ بنام بہدی علی
۹۷	ٹرمی پوری بنام درگاچرن	۴۰	بلدیو سنگھ بنام بیٹی سنگھ
۱۳۸	ٹیکا رام بنام خدیا رخاں	۴۹	جھگوان داس بنام بہادر
۹۴	ٹیرو دگلا بنام دتھلنگا	۱۱۷	بٹی پرشاد بنام بھگن
		۳۳	بھگ سنگھ بنام بچا و مہر
		۱۳۸	بھائی بنام گردھاری
۸۱	جوہری داس بنام بڑو داکشور		

۱۶	رام اسکیرا یا بنام دھرم راجا	۶۶	جگبیر مسمر بنام گھنسام مسمر
۱۱۳	رد پارام بنام ونگتر یا یار	۱۲۷	جوالا پرشاد بنام سالک رام
۱۱۰	رام لوجن بنام غیا کالی	۸۱	بے چند بنام آریا
۵۶	رنجیتا بنام کورسی	۶۴	جھونا کنور بنام چین سنگھ
۱۱۰	رام پر تاب بنام ہمالی	۹۷	گنگا تھ بنام ملکد پرشاد
۴۰	راحت علی بنام ہراج سنگھ	۶۶	جگت سنگھ بنام درجن لال
۹۶	رکھل چند بنام دورا کا ناتھ	۶۴	جوہی مل بنام حبیب اللہ خان
۱۲۸ و ۶۴	رام دیال بنام میگو لال	۱۳۷	بے گو پال بنام رادھا پرشاد
۵۳	رام نرائن بنام مادھو	۱۵	جو تندر دنا تھ بنام دورا کا ناتھ
۶۰	رام جیون ساہو بنام رتوراج سنگھ	۱۰۹	جاتی بکے شنگر بنام دیپی پرشاد
۹۷	راہ چندر بنام کامتا	۱۱۴	جاناردن بنام سبھو ناتھ
۷۱	رام پرشاد بنام دین کنور	۱۱۹	جگدیتو بنام پرمانند
۱۱۰	راے چند بنام متھرا پرشاد		
۱۱۴	رکد وسا بنام بھوکن	۴۲	چمنو لال بنام جو رانی
۷۷	راجندر بنام فتح چند	۱۱۴	چیتربھج بنام گنیش پرشاد
۱۰۹	رام ٹھل بنام رانیشر	۸۳	چیدالا بنام موچند
۴۲	رام کرن سنگھ بنام گھر لیٹ	۱۱۷	چناسامی بنام کرشنا
۱۱۷	رام چندر بنام راجی	۱۱۹	چونا بنام ماو
۱۱۷	رکھل جرن بنام دلسن		
۱۳۷	روپ سنگھ بنام سکھ دیو	۱۲۸	حبیب اللہ بنام کنجی مل
۱۱۵	سراج الدولہ بنام محمد عباس		
۸۱	سلامت بنام لکی	۷۸	خوشحال چند بنام نظام النساء
۹۷	سادھو سرن بنام بیج دیو		
۱۲۸	سکر ٹری ات اسٹیٹ بنام ہما دی	۴۱	درگا پرشاد بنام راجہ شیو راج سنگھ
۹۷	ستیش چندر بنام طاسن	۱۱۶	دلر پوری بنام پین بہاری
۵۳	سادھو ساہو بنام راجہ رام	۵۷	دولت بنام بھولا سنگھ
۷۷	سیٹھ جبر مل بنام شیب لال	۵۶	دیو حیت سنگھ بنام بھگوت
۹۱ و ۹۷	سعادت مند بنام پھول کنور	۸۹	دوندراکار بنام روپ لال
۸۴	سلطان کنور بنام گلزاری	۷۱	دیپی بنام گردھن
۹۷	سنت لال بنام امرا والنسا	۸۰	دوالی بنام آریا جی
۱۱۰	سید محمد حسین بنام شیخ متاز الحق	۱۱۳	دو سنگھ بنام دوساد
۹۷	سرنوی دیپی بنام دھنیا	۶۰ و ۵۳	دلگنجن بنام کالا سنگھ
۱۱۲	سمت بنام اندھا گیل	۸۳	دمودر بنام ایشتر
۸۳	سادھو بنام سمجو	۱۱۸	دوگا پا بنام ونگترا
۱۱۸	سہا جیت بنام سری گوپا		
۱۳۶	سکر ٹری ات اسٹیٹ ہند بنام رام اوگرہ	۶۸	رنجیت بنام لکی

۵۷	کدرا پوری بنام کلن خان	۷۲	شادی رام بنام دلیل سنگھ
۶۰۵۴	کلیان مل بنام مدن موہن	۱۱۶	شکر اوردی مل بنام کداسامیان
۹۸	کالی تارا بنام رام کمار	۱۳۸	شیو دیوی بنام ہرنیس
۱۳۸	کشن بنام کدھر مل	۴۲	شیخ سبحان بنام دوار کا تیواری
۵۷	کیسری بنام پیرام	۹۶	شیو پرشاد بنام ہیرالال
۱۱۴	کرستھی بنام گھوڑو	۸۱	شام چندر بنام لیڈا اینڈ کپنی
۶۰	کنور دت پرشاد بنام ناہر سنگھ	۱۰۹	شکر دت بنام رادھا کرشنا
۶۹	کلکڑ برابون ساٹھل	۹۷	شیرین بیگم بنام آغا علی
۸۴	کدم بنی داس بنام کیلاس	۹۷	شیو دھان بنام بھولانا تھ
۱۱۱	کوسٹ بنام گھوٹو	۶۰	شیام سنگھ بنام اننت بیگم
۱۱۸	کلاپا بنام دلکش	۶۹	شیخ بنی بخش بنام شاہ علی
۱۱۸	کرشنا جی بنام دیہل	۱۲۶	شیر خان بنام تاج خان
		۱۱۲	شب چرن بنام رانی رام
۸۰	گلاب کنور بنام بنسی دھر	۱۱۷	شفیع الدین بنام بوجین
۸۲	گو بند چندر بنام گھوڑو چندر	۸۲	شیشنگھ بنام سیتا رام
۹۸	گوپنی ناٹھ بنام بھیمی پت	۱۱۷	شیو رام بنام سر سوئی
۱۱۶	گو بند ایتام کسادھر	۱۱۵	شیو داس بنام بدھو
۴۶	گلاب سنگھ بنام ٹھکرانی صاحبہ	۱۲۷	طوطا رام بنام ہرشن سنگھ
۱۱۴	گوری شکر بنام بین		طوطا رام بنام الیشاداس
۱۱۷	گنیش پرشاد بنام جے کشن	۱۲۷	
۶۰	گھوڑے بنام مان سنگھ	۹۷	عصمت النساء بنام اشرف
۹۷	گنگا پرشاد بنام جگت لال	۹۶	عبدالغنی بنام گونی
۶۰	گوکل سنگھ بنام منو لال	۱۱۴	عبدالحمید بنام قادری بیگم
۸۲	کلاٹ اٹا وہ بنام پتی		
۹۷	گوپی کنور بنام گوپی لال	۶۴	غلام مولا بنام فراست النساء
۱۱۱	گنگا رام بنام نرائن باباجی		
۱۳۶	گوپال سنگھ بنام ہندا پرشاد	۸۲	فدا حسین بنام مولا بخش
۱۱۸	گو بند بلونت بنام لکشمین		
۱۱۷	گلاب بھائی بنام جی نا بھائی	۱۱۶	قاسم النساء بنام نیل رین
۱۱۷	گوپالا بنام فرزندس	۷۹	قیصر ہند بنام گمرلی
		۷۹	قیصر ہند بنام اکبر سنگھ
۶۹	لال بنام بیٹی دین		
۱۱۶	لکشمین داس بنام دسر تھو	۷۲	کیچھو لال بنام کنور فرزند علی
۷۷	پچھمن سنگھ بنام گھاسی	۵۴	کریم بخش خان بنام بھولابی بی
۱۰۶	لندن بنگ بنام محمد ابراہیم	۸۳	کشوری موہن بنام ہر سوک داس
۹۸	لکشمی بنام کرشنا	۳۰	کلو بنام جھوٹے

ایکٹ مالگڈاری اراضی ممالک خزی و شانی اودو سنگھ

۶۸	نیا دیکم بنام عبدالکریم خان	۶۰	پچھو رام بنام میا رام
۱۱۷	ناصر علی بنام صر	۴۰	لالہ بنام میرا سنگھ
۶۸	نصرت احمد بنام محب احمد	۷۱	لالا رام بنام روپ کشور
۱۱۷	نر سیم بنام اپا لاجر پو	۱۱۰	لال سنگھ بنام کنجین
۱۱۷	تام دیو بنام راجندر گو ماجی		
۹۸	نیت لال بنام کریم بخش	۵۳ و ۴۰	ہمایہ بنام شیو دیپل
۱۱۷	نرائن بنام امو دا	۱۱۷	ہمایہ بنام پریا
		۱۱۴	کمند رام بنام بالکرام
۱۱۷	ونددار و بنام جلد لیر	۴۱	مسماہ پارتی بنام گور پر شاد
۸۰	والا ہیراجی بنام ہیرا	۴۹	عنبت سرجو داس بنام اوسان
۹۸ و ۹۷	ونگٹا بنام شان	۱۱۰	مانی لال بنام غلام حسین
۹۷	ونگٹا نو ہیرا بنام زمیدار گردی ٹنگر	۴۲	مسماہ شتی بنام موسیٰ رام
		۹۷	سیگو لال پوری بنام سب پر شاد
۶۷	ہرچرن سنگھ بنام شنگر سنگھ	۱۲۸	مغل بیگ بنام گنگا رام
۱۰۶	ہیرادی بنام ہیرا لال	۶۰	پٹھو لال بنام محمد احمد
۶۸	ہردیو بنام ہر پال	۸۳	ملر بنام برن دابن
۱۱۳	ہر نرائن بنام بھگونت	۱۱۰	مراد علی بنام رام دیال
۷۱	ہنومان بنام کریمین خان	۶۷	محمد عبدالکریم بنام محمد شادی خان
۶۶	ہر سہائی مل بنام مہاراج سنگھ	۱۳۷	مہیش رائے بنام چندر رائے
۱۲۷	ہردیو بنام نر پت سنگھ	۱۱۳	متھو کٹی بنام آچا نرائن
۱۲۷	ہمندن بنام چاندی مل	۸۳	میدان بنام دولت
۸۳	ہر منگل بنام او کھل	۶۴	محمد بخش بنام ماتا
		۴۶	محمد عطاء اللہ بنام محب احمد
۴۲	یاد رام بنام چھو	۱۱۷	مول خان بنام گورے خان
		۱۲۷	مراد علی بنام رام دیال
		۱۱۸	تنتا بنام آیاسای
		۱۱۳	نر سنگھ بنام نصر
		۸۳	نرسی موٹو بنام ادی آپا
		۱۱۴	نانک چند بنام رام دین
		۱۲۷	ننگو سنگھ بنام مر جاد سنگھ
		۱۱۶	تام دسو بنام رام چندر
		۱۱۴	نند رام بنام فقیر چند
		۱۱۶	نرائن داس بنام ہزار سی بھیا
		۸۰	نرائن بنام کتا
		۹۸	نور الحسن بنام رام کمار

تطابق دفعات سابق و حال

ایکٹ ۱۹۰۳ء		ایکٹ ۱۹۰۱ء	
ایکٹ ۱۹۰۳ء	ایکٹ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۹۰۳ء	ایکٹ ۱۹۰۱ء
۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۵۱	۵۱	۵۱	۵۱
۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
۵۳	۵۳	۵۳	۵۳
۵۴	۵۴	۵۴	۵۴
۵۵	۵۵	۵۵	۵۵
۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۵۷	۵۷	۵۷	۵۷
۵۸	۵۸	۵۸	۵۸
۵۹	۵۹	۵۹	۵۹
۶۰	۶۰	۶۰	۶۰

ایکٹ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۹۰۲ء	ایکٹ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۹۰۲ء
۹۷	۹۳	۸۱	۵۹
۳۲	۹۴	۸۲	۶۰
	۹۵	۸۳	۶۱
۴۷	۹۶	۵۳	۶۲
۳۲ و ۳۳	۹۷		۶۳
	۹۸		۶۴
۳۳	۹۹	۸۵ و ۸۴	۶۵
۳۸	۱۰۰	۸۶ و ۵۶	۶۶
۴۱	۱۰۱		۶۷
۳۹	۱۰۲	۵۵	۶۸
۹۸	۱۰۳		۶۹
۹۹	۱۰۴		۷۰
۱۰۲	۱۰۵		۷۱
۴۷	۱۰۶	۸۷	۷۲
۱۰۶	۱۰۷	۸۸	۷۳
۱۰۷	۱۰۸	۸۹	۷۴
۱۰۸ و ۱۰۹	۱۰۹	۹۰	۷۵
	۱۱۰		۷۶
۱۱۰	۱۱۱		۷۷
۱۰۹	۱۱۲		۷۸
۱۱۱	۱۱۳		۷۹
۱۱۲	۱۱۴		۸۰
۱۱۳	۱۱۵		۸۱
	۱۱۶		۸۲
	۱۱۷		۸۳
	۱۱۸		۸۴
	۱۱۹		۸۵
	۱۲۰	۹۲	۸۶
	۱۲۱	۹۳	۸۷
	۱۲۲	۹۴	۸۸
	۱۲۳	۹۵	۸۹
	۱۲۴		۹۰
۱۲۴ و ۱۲۵	۱۲۵	۵۷	۹۱
۱۲۵	۱۲۶	۹۶	۹۲

ایکٹ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۹۰۲ء	ایکٹ ۱۹۰۱ء	ایکٹ ۱۹۰۲ء
۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۲
۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۳
۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۴
۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۵
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۶
۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۷
۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۸
۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۹
۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۳۰
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۱
۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۳
۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۴
۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۵
۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۷
۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۸
۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۹
۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹	۱۴۰
۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۱
۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۲
۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۵
۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۶
۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۷
۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۸
۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۹
۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹	۱۵۰
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۱
۱۵۱	۱۵۱	۱۵۱	۱۵۲
۱۵۲	۱۵۲	۱۵۲	۱۵۳
۱۵۳	۱۵۳	۱۵۳	۱۵۴
۱۵۴	۱۵۴	۱۵۴	۱۵۵
۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۷
۱۵۷	۱۵۷	۱۵۷	۱۵۸
۱۵۸	۱۵۸	۱۵۸	۱۵۹
۱۵۹	۱۵۹	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۱
۱۶۱	۱۶۱	۱۶۱	۱۶۲
۱۶۲	۱۶۲	۱۶۲	۱۶۳
۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۴
۱۶۴	۱۶۴	۱۶۴	۱۶۵
۱۶۵	۱۶۵	۱۶۵	۱۶۶
۱۶۶	۱۶۶	۱۶۶	۱۶۷
۱۶۷	۱۶۷	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۸	۱۶۸	۱۶۸	۱۶۹
۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۷۰
۱۷۰	۱۷۰	۱۷۰	۱۷۱
۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۲
۱۷۲	۱۷۲	۱۷۲	۱۷۳
۱۷۳	۱۷۳	۱۷۳	۱۷۴
۱۷۴	۱۷۴	۱۷۴	۱۷۵
۱۷۵	۱۷۵	۱۷۵	۱۷۶
۱۷۶	۱۷۶	۱۷۶	۱۷۷
۱۷۷	۱۷۷	۱۷۷	۱۷۸
۱۷۸	۱۷۸	۱۷۸	۱۷۹
۱۷۹	۱۷۹	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۱
۱۸۱	۱۸۱	۱۸۱	۱۸۲
۱۸۲	۱۸۲	۱۸۲	۱۸۳
۱۸۳	۱۸۳	۱۸۳	۱۸۴
۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۵
۱۸۵	۱۸۵	۱۸۵	۱۸۶
۱۸۶	۱۸۶	۱۸۶	۱۸۷
۱۸۷	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۸
۱۸۸	۱۸۸	۱۸۸	۱۸۹
۱۸۹	۱۸۹	۱۸۹	۱۹۰
۱۹۰	۱۹۰	۱۹۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۹۱	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۳
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۴
۱۹۴	۱۹۴	۱۹۴	۱۹۵
۱۹۵	۱۹۵	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۶	۱۹۶	۱۹۶	۱۹۷
۱۹۷	۱۹۷	۱۹۷	۱۹۸
۱۹۸	۱۹۸	۱۹۸	۱۹۹
۱۹۹	۱۹۹	۱۹۹	۲۰۰

ایکیت ۱۹۰۱	ایکیت ۱۹۰۲	ایکیت ۱۹۰۱	ایکیت ۱۹۰۲
۲۰۵	۲۲۴		۱۹۵
۲۰۶	۲۳۰		۱۹۶
۲۰۷	۲۳۱		۱۹۷
	۲۳۲		۱۹۸
۲۰۹	۲۳۳		۱۹۹
	۲۳۴		۲۰۰
۲۳۷	۲۳۵		۲۰۱
۲۳۸	۲۳۶		۲۰۲
۲۳۹	۲۳۷		۲۰۳
۲۴۱	۲۳۸		۲۰۴
۲۴۲	۲۳۹		۲۰۵
۲۴۴	۲۴۰		۲۰۶
۲۴۳	۲۴۱		۲۰۷
۲۱۰	۲۴۲	۱۹۹	۲۰۸
	۲۴۳	۱۹۳	۲۰۹
	۲۴۴	۱۹۵	۲۱۰
۲۱۰	۲۴۵	۱۹۵	۲۱۱
۲۱۳	۲۴۶	۱۹۵	۲۱۲
	۲۴۷	۱۹۹	۲۱۳
	۲۴۸	۲۰۰	۲۱۴
	۲۴۹	۲۰۱	۲۱۵
۲۱۶	۲۵۰		۲۱۶
۲۱۷	۲۵۱		۲۱۷
	۲۵۲		۲۱۸
۲۱۹	۲۵۳		۲۱۹
۲۱۸	۲۵۴	۲۱۵	۲۲۰
	۲۵۵		۲۲۱
	۲۵۶		۲۲۲
۲۳۳	۲۵۷		۲۲۳
	۲۵۸		۲۲۴
	۲۵۹		۲۲۵
	۲۶۰		۲۲۶
			۲۲۷
			۲۲۸

فہرست مضامین ایک سہ ۱۹۰۰ء
مالگذاری اراضی ممالک مغربی و شمالی و اودھ
تمہید

باب
مراتب ابتدائی

دفعات

۱- مختصر نام و وسعت نفاذ و آغاز۔

۲- تنسیخ۔

۳- تحفظ۔

۴- تعریفات۔

باب

تقررات اور علاقہ اختیار

۵- اختیار مہتممی رکھنے والا اعلیٰ حاکم مال۔

۶- تقرر اور علیحدگی ممبران بورڈ کی۔

۷- کام کی تقسیم کا اختیار۔

۸- حکم عدالتی کی تبدیل یا تنسیخ۔

۹- اختلاف رائے کی صورت میں گورنمنٹ سے استصواب۔

۱۰- ممبر بورڈ کو بورڈ کے اختیارات عمل میں لانے کی اجازت دینے کا اختیار۔

۱۱- قسمتون اور رضیون اور تحصیلون اور حصص ضلع کے مقرر کرنے

اور برٹنے اور موقوفہ کرنے کا اختیار۔

- ۱۲- صاحبان کثیر قسمت -
 ۱۳- ایڈیشنل کمشنر دن کا تقرر اور اُن کے اختیارات اور فرائض -
 ۱۴- کلکٹر ضلع -
 ۱۵- اسٹنٹ کلکٹر -
 ۱۶- معطل یا علیحدہ کیا جانا عمدہ داروں کا -
 ۱۷- تحصیلدار اور نائب تحصیلدار -
 ۱۸- اسٹنٹ کلکٹر ہتتم حصہ ضلع -
 ۱۹- ماتحتی عمدہ داران مال کی -
 ۲۰- کلکٹر ضلع در صورت خلوص عمدہ بطور چند روزہ -

باب ۳

قائم رکھا جانا نقشہ جات اور کاغذات کا
 (الف) قانون گویان و پٹواریان

- ۲۱- پٹواریوں کے حلقوں کے قائم کرنے اور تبدیل کرنے کا اختیار -
 ۲۲- پٹواریوں کی تنخواہیں -
 ۲۳- تقرر و علیحدگی و موتوق فی پٹواریان کی -
 ۲۴- خالی عمدہ داروں پر پٹواریوں کا نامزد اور مقرر کیا جانا -
 ۲۵- قانون گویوں کا مقرر کیا جانا اور اُن کے عمدہ ہائے خالی کا پُر کرنا -
 ۲۶- تعداد قانون گویوں کی تنخواہ کی -
 ۲۷- قانون گویوں اور پٹواری ملازم سرکاری ہونگے اور انکے دفاتر یا کاغذات سرکاری کاغذات ہونگے -

(ب) نقشہ جات

- ۲۸- قائم رکھا جانا نقشہ اور خسروہ کا -
 ۲۹- ذمہ داری مالکوں کی نسبت قائم رکھنے نشانہ حد بندی کے -
 ۳۰- نشانہ حد بندی کو ضرر پہنچانے یا اُنکے ددر کرنے کی سزا -
 (ج) رجسٹر ہائے

۳۱-	محلات مالگذاری اور معافی کے رجسٹر۔
۳۲-	کاغذات حقوق۔
۳۳-	رجسٹر ہائے سالانہ۔
۳۴-	دراثت یا انتقال قبضہ کی اطلاع۔
۳۵-	ضابطہ عمل اطلاع دینے کے وقت میں۔
۳۶-	کلکٹرس اراضی کا لگان مقرر کرے گا جو اسامی ساقط الملکیت کے قبضہ میں ہو۔
۳۷-	داخل خارج کے واسطے رسوم مقرر کرنے کا اختیار۔
۳۸-	اطلاع دینے میں غفلت کرنے کی علت میں جرمانہ۔
۳۹-	سوائی حقوق ملکیت کے دیگر حقوق متعلقہ اراضی کے انتقالات کا درجہ کاغذات کیا جانا۔
۴۰-	تصفیہ ایسے تنازعات کا جو رجسٹر ہائے سالانہ کے اندراجات کی بابت ہوں۔
۴۱-	تصفیہ تنازعات متعلقہ حدود۔
۴۲-	اسامی کی قسم کا تجویز کرنا۔
۴۳-	ضابطہ کارروائی جس صورت میں کہ لگان واجب الادا کی نسبت نزاع ہو۔
۴۴-	قیاس نسبت صحت اندراجات کے اور عدالت ہائی مال کا پابندی صلون کا ہونا۔
۴۵-	تقرر لبرداران۔
۴۶-	ذمہ داری ایسی اطلاع دینے کی جو واسطے طیاری کاغذات کے ضرور ہی۔
۴۷-	کاغذات کا معائنہ۔

باب ۳

نظر ثانی نقشہ جات و کاغذات کی

۴۸-	اشتہار نسبت کارروائی ترتیب کاغذات کے۔ اشتہار کا اثر۔
۴۹-	مستمان ترتیب کاغذات۔
۵۰-	مستتم ترتیب کاغذات کے اختیارات نسبت قائم کیے جانے نشانات حد بندی کے۔
۵۱-	تصفیہ نزاعات۔
۵۲-	کاغذات کا بوقت پیمائش ثانی طیار کیا جانا۔

- ۵۳- جدید کاغذات حقوق کا طیار کیا جانا۔
- ۵۴- تصدیق اندراجات و تصفیہ نزاعات۔
- ۵۵- تفصیلات جو فہرست اسامیان میں درج کیجا ئینگی۔
- ۵۶- مالک مغربی و شمالی میں ان ابواب کا درج کیا جانا جو مثل لگان کے واجبہ لاداہوں۔
- ۵۷- قیاس نسبت صحت اندراجات کے۔

باب ۵

بند و بست مالگذاری اراضی

- ۵۸- تشخیص مالگذاری اراضی۔
- مالگذاری کی ذمہ داری کا تحفظ۔
- ۵۹- بند و بست کا اشتہار۔
- جب تک ختم ہونے کا اشتہار نہ دیا جائے بند و بست جاری متصور ہوگا۔
- ۶۰- مقرر کیا جانا ہتھمان بند و بست کا اور ان کے اختیارات۔
- ۶۱- کلکٹر کے فرائض کا متم بند و بست کو منتقل کیا جانا۔
- ۶۲- گورنمنٹ طریقہ تشخیص کے متعلق قواعد جاری کرے گی۔
- ۶۳- لگان کی شرح اور تشخیص مالگذاری کے متعلق تجاویز۔
- ۶۴- جمع مشخصہ کا اعلان۔
- ۶۵- اسکے ساتھ بند و بست کیا جائے گا۔
- ۶۶- جس جمع مشخصہ کا اعلان کیا جائے اُس پر رضامند ہونیکا اثر۔
- جمع مشخصہ کا تقسیم کیا جانا۔
- ۶۷- حصہ داروں کے مابین از سر نو تقسیم اراضی اور تجویز مالگذاری کے متعلق رولج کا نافذ کیا جانا
- ۶۸- خارج کیا جانا کسی شخص کا جو کسی محال کے بند و بست پر رضامند ہونے سے انکار کرے یا بند و بست کو قبول نہ کرے۔
- ۶۹- مستاجر ہی مالک ادائے کو دینا۔
- ۷۰- تعلقہ دار خارج از بند و بست کا حق مالکانہ۔
- ۷۱- خارج کئے ہوئے مالک سے بند و بست قبول کرنے کے لیے کہنا۔

- ۷۲- ضابطہ عمل اس صورت میں جب چند مالکوں میں سے بعض جمع کے قبول کرنے سے انکار کریں۔
- ۷۳- جس حصہ دار کا حصہ منتقل کیا گیا ہے اُسکو اپنا حصہ لینے کے لیے کہنا۔
- ۷۴- حق مالکانہ جو ایسے حصہ دار کو جس کا حصہ منتقل کیا گیا ہو یا بند و بست خارج کیے ہو مالک دیا جائیگا۔
- ۷۵- اختیار یہ حکم دینے کا کہ جو مختلف فریق علیہ اور مختلف حقوق رکھتے ہوں انہیں سے کے ساتھ بند و بست کیا جائے اور منافع کی تقسیم کا طریقہ مقرر کرنے کا اختیار۔
- ۷۶- اختیار نسبت اس امر کے کہ ایسے محال کے مالک قسم اعلیٰ کی طرف سے جو دفعہ ۷۵ کے ذیل میں آسکتا ہو مالک قسم ادنیٰ سے بند و بست شکلی (پختہ داری) کیا جائے۔
- مالک قسم ادنیٰ کا بند و بست شکلی سے خارج کیا جاتا۔
- ۷۷- تشخیص مالک قسم ادنیٰ پر جب بند و بست اُس کے ساتھ کیا جائے۔
- ۷۸- اختیار ایسے اشخاص کے نفع کیوں سب سے مالک مغربی و شمالی میں انتظام کیا جائے جو ایسے حقوق کا قبضہ رکھتے ہوں جنکی وجہ سے وہ مستحق اس امر کے نہ ہوں کہ ان کے ساتھ بند و بست کیا جائے۔
- ۷۹- تجویز کرنا لگان یا قفنی مالک کا۔
- ۸۰- ضابطہ عمل نسبت ایسی اراضی افتادہ کے جو سابق کے بند و بستوں میں کسی محال میں داخل نہ کی گئی ہو۔
- ۸۱- اشتہار حسب ایکٹ ۲۳ مصدرہ ۱۹۲۳ اشتہار متصور ہوگا۔
- ۸۲- ضابطہ عمل نسبت ایسی اراضی افتادہ کے جسکی نسبت کسی دعویٰ ہو یا جو گورنمنٹ کی ملکیت تجویز کیجئے۔
- ۸۳- بند و بست ایسی اراضی افتادہ کا جو دعویٰ دار کی ملکیت قرار دیجئے۔
- ۸۴- انتظام جس پر حصہ دار رضامند ہوں قلمبند کیا جانا چاہیے۔
- تصفیہ نزاعات۔
- رداج دیہہ کا قلمبند کیا جانا۔
- قیاس نسبت صحت اندراجات کے۔
- ۸۵- انتظام کا مقرر اور قلمبند کیا جانا۔
- ۸۶- ابواب کا قلمبند کیا جانا۔
- شرائط نسبت تحصیل ابواب کے۔
- تجویز کیا جانا آسامیان ساقط الملکیت اور ذخیلکار (قبضہ دار) کے لگان کا۔

- ۸۸- اختیار تبدیل کرنے ایسے لگان کا جو قبضے غیرہ میں دیا جاتا ہو مقرر زر لگان سے۔
- ۸۹- ضابطہ عمل تبدیل لگان کی درخواست کے موصول ہونے پر۔
- ۹۰- شامل ہونا آسامیوں کا درخواست ہارے متعلقہ لگان میں۔
- ۹۱- کس تاریخ سے لگان واجب الادا ہوگا۔
- ۹۲- بعض صورتوں میں اراضی معانی مالگذاری کی نسبت تحقیقات۔
- ۹۳- بطور معانی مالگذاری قبضہ رکھنے کا استحقاق ثابت کرنا ہوگا۔
- استحقاق ثابت ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کے حضور میں کیفیت کا ارسال کیا جانا۔
- ثابت نہ ہونے کی صورت میں تشخیص جمع اور بند و بست کیا جانا۔
- ۹۴- بند و بست کی منظوری اور تشخیص کی نظر ثانی۔
- مدت جس کے واسطے بند و بست کیا جائے گا۔
- تشخیص کی نظر ثانی قبل منظوری۔
- ۹۵- قبضہ اراضی از روے بند و بست منقضیہ تا وقتیکہ بند و بست جدید کیا جائے۔
- باب ۶**
- نظر ثانی تشخیص اور دیگر کارروایات کی دوران میعاد بند و بست میں۔
- ۹۶- کم میعاد کے بند و بست۔
- ۹۷- کسی عمدہ دار کو اختیارات مہتمم بند و بست عطا کرنے کا اختیار۔
- ۹۸- سالانہ تحقیقات نسبت عطیات معانی مالگذاری کے۔
- ۹۹- بند و بست ایسی اراضی کا جو بوجہ دریا برآمد کے بڑھ جائے اور نظر ثانی تشخیص کی وجہ رقبہ قابل زراعت بوجہ سیلاب گھٹ جائے۔
- ۱۰۰- مالک ادنیٰ یا ٹھیکہ دار کے لگان واجب الادا کا اودھ میں تجویز کرنا۔
- ۱۰۱- مالک ادنیٰ یا ٹھیکہ دار کی رقم واجب الادا میں تخفیف یا اسکا التوا یا اسکی معافی۔
- ۱۰۲- کلکٹر کو اختیارات مہتمم بند و بست حاصل ہون گے۔
- ۱۰۳- دوران میعاد بند و بست میں قطعاً اراضی پر مالگذاری تجویز کرنے کا اختیار۔
- ۱۰۴- دوران میعاد بند و بست میں لگان کا تبدیل کرنا اور آسامیاں ان کے عوض زمین میں ہونا جو گانگے متعلق ہوں۔

- ۱۰۵- درخواستوں میں کاروائیاں جو تمام تر یکا عنایت یا ہتھیاروں کے اجلاس میں بوقت ختم ہونے کارروائیوں کے پروجیکٹوں پر
- باب**
- بھوارہ و شمول محالات**
- ۱۰۶- بھوارہ سے کیا مراد ہے۔
- ۱۰۷- درخواست بھوارہ۔
- ۱۰۸- ایسے محال کا بھوارہ جو چند اضلاع میں واقع ہو۔
- ۱۰۹- بھوارہ کے سوقوف کرنے کا اختیار۔
- ۱۱۰- درخواست بھوارہ کا اشتہار۔
- ۱۱۱- عذر جس سے استحقاق کی نسبت نزاع پیدا ہو۔
- ۱۱۲- کلکٹر کی ڈگریات شل ڈگریات عدالت دیوانی کے ہونگی۔
- ۱۱۳- بھوارہ کون عمل میں لائے گا۔
- ۱۱۴- رو بکار بھوارہ۔
- ۱۱۵- اختیار زیر اہتمام خاص رکھنے محال کا تا اختتام بھوارہ۔
- ۱۱۶- اخراجات کا تخمینہ کرنا اور وصول کرنا۔
- ۱۱۷- بھوارہ ایسی اراضیات کا جو قبضہ جداگانہ یا قبضہ مشترکہ میں ہوں۔
- ۱۱۸- ایک حصہ دار کے مکان کا اُس اراضی پر واقع ہونا جو دوسرے حصہ دار کے لیے معین کی جائے۔
- ۱۱۹- قاعدہ مندرجہ دفعہ عین ماسبق کا باغات وغیرہ سے متعلق ہونا۔
- ۱۲۰- تالاب اور کنوئین اور کول اور بند اور پستے۔
- ۱۲۱- مقامات پرستش اور قبرستان۔
- ۱۲۲- تبادلہ سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا برضا مندی باہمی۔
- ۱۲۳- غیر مکمل بھوارہ میں سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا انتقال بلا رضامندی ممنوع ہے۔
- ۱۲۴- یکجائی نہوسکنا ایک جہ بھوارہ مکمل کے نامنظور کرنے کی ہو سکتی ہے۔
- ۱۲۵- مکمل بھوارہ میں سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا تبادلہ۔
- ۱۲۶- ایک حصہ دار کی اراضی سیر جو دوسرے حصہ دار کے حصہ معینہ میں شامل کر دی جائے۔

۱۲۷- چند اور اراضیات مثل سیر کے سمجھی جائیں گی۔

۱۲۸- اسامیون کی جوت کی تقسیم۔

۱۲۹- جب بٹوارہ مکمل نامنتظر ہو جائے تو جائز ہے کہ بٹوارہ خیر مکمل منظور کیا جائے۔

۱۳۰- بروقت بٹوارہ مالگذاری کی رسدی تقسیم۔

۱۳۱- منظوری بٹوارہ۔

۱۳۲- اپیل بمقامات بٹوارہ۔

۱۳۳- احکام قابل اپیل۔

۱۳۴- بٹوارہ ایسے دو یا زیادہ محالات کا جو ایک ہی مالکون کی ملکیت ہوں۔

۱۳۵- پیچیدہ محالات کی تقسیم۔

۱۳۶- مالگذاری کی تقسیم میں فریب یا غلطی کا ہونا۔

۱۳۷- جن مالک کے محالات مالگذاری میں تشخیص کیے ہوئے ان کا نو (رقم زائد) واپس لینی جائیگی اور محالات پر زیادہ تشخیص کیے گئے ہوں۔

۱۳۸- محالات تعلقہ داری و ملکیت ادنیٰ وغیرہ کا بٹوارہ۔

۱۳۹- شمول ان محالات کا جو ایک ہی موضع کے جزو ہوں۔

۱۴۰- محالات معافی مالگاری کا بٹوارہ اور شمول۔

باب

تحصیل مالگذاری اراضی

۱۴۱- مجال پر سب سے پہلا مواعظہ مالگذاری کا ہونا۔

۱۴۲- اداسے مالگذاری کی ذمہ داری۔

۱۴۳- قواعد دربارہ اداسے مالگذاری اور بقایا کے اور دربارہ باقی داران کے۔

سود نہیں لیا جائے گا۔

۱۴۴- بوساطت لمبرداران ادا کیا جانا۔

۱۴۵- حساب مصدقہ باقی ہونے کے شہادت ہوگا۔

۱۴۶- ضوابط وصولیابی بقایا سے مالگذاری۔

۱۴۷- دستک و اطلاع نامہ بغرض حاضری۔

- ۱۴۸- گرفتاری و حراست -
- ۱۴۹- قرقی و نیلام مال منقولہ -
- ۱۵۰- قرقی اراضی -
- ۱۵۱- مستم کے اختیارات و ذمہ داریاں -
- ۱۵۲- باقیدار کے حصہ کا انتظام -
- ۱۵۳- بند و بست کب فسخ کیا جاسکتا ہے -
- ۱۵۴- بند و بست کی منسوخی کے زمانہ میں انتظام -
- ۱۵۵- قرقی یا بند و بست کے افساخ کا ایشتمار -
- ۱۵۶- جو زمینیں ایشتمار کے بعد بطور پیش بندی تاریخ مقررہ پہلے باقیدار کو ادا کیا جائیگا اس سے ادا کرنے والا ہری لڈ ہوگا -
- ۱۵۷- وصولیابی اُس زرباقی کی جو مستاجر کے ذمہ واجب الوصول ہو -
- ۱۵۸- حصہ داران کی مشترک ذمہ داری نسبت مالگذاری کے جب تک بند و بست فسخ رہے ملتوی ہوگی -
- ۱۵۹- بند و بست بعد منتفی ہو اُس تک جسکے لیے ارضی ٹھیکہ ستاجری ہوگی ہو یا اتہام خاص میں رکھی گئی ہو -
- ۱۶۰- باقیدار کے رقبہ خاص یا پٹی یا محال کا نیلام -
- ۱۶۱- اراضی تمام بارون (ذمہ داریوں) سے برسی نیلام کی جائے گی -
- ۱۶۲- اختیار واسطے عمل لانے کا ردائی کے نسبت حقوق قیدار کے علاوہ اس جائداد کے جسکی بابت مالگذاری باقی ہوگی چھوڑ دینے سے -
- ۱۶۳- ایشتمار نیلام -
- ۱۶۴- نیلام کس وقت اور کون عمل میں لائے گا -
- ۱۶۵- نیلام شدہ جائداد کے واسطے بولی بولنے یا اُسکے حاصل کرنے کی ممانعت -
- ۱۶۶- نیلام کب موقوف کیا جاسکتا ہے -
- ۱۶۷- خریدار کا زراعت جمع کرنا -
- در صورت نہ جمع کرنے زراعت کے اراضی کا از سر نو نیلام کیا جانا -
- ۱۶۸- زر نیلام کب ادا کیا جائیگا -
- زر نیلام کے ادا نہ کرنے کا اثر -
- ۱۶۹- ذمہ داری خریدار کی بابت اُس نقصان کے جو بار دیگر نیلام کرنے سے ہو -

- ۱۷۰- اشتہار قبل نیلام ثانی۔
- ۱۷۱- نیلام کی اطلاع کشن کو کیجائے گی۔
- ۱۷۲- بقا یا وغیرہ داخل کرنے پر نسوخی نیلام کی درخواست۔
- ۱۷۳- درخواست بغرض نسوخی نیلام برنبے بیضا بٹگی وغیرہ۔
- ۱۷۴- نیلام کی منظوری یا نسوخی کا حکم۔
- ۱۷۵- ممنوع السماعت ہونا ایسے دعاوی کا جو بیضا بٹگی یا غلطی پر مبنی ہوں۔
- ۱۷۶- جب نیلام فسخ کیا جائے تو زرمن نیلام کا واپس کیا جانا۔
- ۱۷۷- خریدار نیلام کو قبضہ کا دلایا جانا۔
- ساریٹیفکٹ خریداری۔
- ۱۷۸- خریدار مندرجہ ساریٹیفکٹ کے مقابلہ میں ناش کا ممنوع السماعت ہونا۔
- ۱۷۹- زرمن نیلام کا صرف کیا جانا۔
- ۱۸۰- بجز حکم عدالت کے زر فاضلہ داینون کو ادا کیا جائیگا اور نہ گونٹ اسکو رکھیگی۔
- ۱۸۱- خریدار کی ذمہ داری مالگذاری کی نسبت۔
- ۱۸۲- حصہ داروں کا حق شفع۔
- ۱۸۳- جس پر سے انکار ہو اسکا پروفیسٹ یعنی اعتراض تحریری کے ساتھ ادا کیا جانا اور اسکی صورتی کیلئے نالش۔
- ۱۸۴- وصول کیا جانا اس بقا یا رکا جو حصہ داران سے یافتی ہو اور کسی لبر دانے ادا کر دی ہو۔
- ۱۸۵- مالک ادنیٰ کا لگان مثل مالگذاری قابل وصول ہوگا۔
- ۱۸۶- اس اراضی کا لگان کسی مقرود وغیرہ کے مالک کے قبضہ میں بطور سامی ساقط الملکیت ہو کلکٹر مقرر کریگا۔
- ۱۸۷- لگان اس اراضی کا جس پر وہ میں لگانے کا بحیثیت نامی ساقط الملکیت قبضہ ہو۔
- ۱۸۸- احکام اس بقا یا سے متعلق ہونگے جو ایکٹ کی تبادلاً نفاذ کے وقت واجیل وصول ہو۔

باب ۹

ضابطہ عدالتہاے مال اور عمدہ داران مال کیوسط

- ۱۸۹- عدالت کے اجلاس کا مقام۔
- ۱۹۰- اراضی پر داخل ہونے اور اسکی پیمائش کرنے کا اختیار۔

- ۱۹۱- بورڈ یا کمشنر کا اختیار دربارہ انتقال مقدمات۔
- ۱۹۲- ماتحتوں کے پاس اور ماتحتوں کے پاس سے مقدمات کے منتقل کر دینے کا اختیار۔
- ۱۹۳- ادائے شہادت اور دستاویزوں کے پیش کرنے کے واسطے اشخاص کو طلب کرینے کا اختیار۔
- ۱۹۴- ضابطہ در صورت عدم تعمیل حکم سمن کے۔
- ۱۹۵- سمن تحریری مع دستخط و نہر کے ہونا چاہیے۔
- سمن کی تعمیل کا طریقہ۔
- تعمیل سوائے ضلع اجراء کے اور ضلع میں۔
- ۱۹۶- اطلاع ناموں کی تعمیل کا طریقہ۔
- ۱۹۷- طریقہ اجراء اشتہارات۔
- ۱۹۸- اطلاع نامہ اور اشتہار بوجہ غلطی کے باطل نہ ہوں گے۔
- ۱۹۹- ضابطہ عمل گواہوں کے حاضر کرنے کے واسطے۔
- ۲۰۰- سماعت بہ عدم موجودگی فریق کے اور حکم کا یکطرفہ یا بعزت عدم پیروی کے صادر کیا جانا۔
- ۲۰۱- بعض احکام کے خلاف اپیل دائر نہوسکے گی۔
- سماعت بار دیگر برطبق ثبوت اس امر کے کہ غیر حاضری کی وجہ معقول تھی بلا طلب کرنے فریق مخالف کے حکم تبدیل نہ کیا جائے گا۔
- ۲۰۲- تصحیح غلطی یا لفظ متروکہ کی۔
- ۲۰۳- ثالثوں کو نزاعات سپرد کرنے کا اختیار۔
- ۲۰۴- ضابطہ ان مقدمات میں جو ثالثی کے واسطے سپرد کیے جائیں۔
- ۲۰۵- درخواست بغرض تنسیخ فیصلہ ثالثی۔
- ۲۰۶- تجویز مطابق فیصلہ ثالثی کے ہوگی۔
- ۲۰۷- اپیل کی اور عدالت دیوانی میں ثالثی دائر کرنے کی مانعت۔
- ۲۰۸- وصول کیا جانا جرمانہ جات و خرچہ کا۔
- ۲۰۹- مال غیر منقولہ کے قبضہ کا دیا جانا۔

اپیل و استصواب و نگرانی

۲۱۰- عدالتین خمین اپیل رجوع کے حساب سے ہیں۔

۲۱۱- اپیل ہائے اول۔

۲۱۲- اپیل ہائے ثانی۔

۲۱۳-	اپیل ہائے سوم -
۲۱۴-	اپیل کی حد سماعت -
۲۱۵-	اپیل بنا راضی حکم مشورہ منظوری اپیل -
۲۱۶-	عدالت اپیل کے اختیارات -
۲۱۷-	عدالت ماتحت کے حکم کا اجراء ملتوی کرنے کا اختیار -
۲۱۸-	اختیار کشنہ وغیرہ کا نسبت طلب کرنے متلون اور کارروائیوں کے اور بغرض مستصواب بورڈ کی خدمت میں ارسال کرنے کے -
۲۱۹-	بورڈ کا اختیار نسبت اس امر کے کہ عمدہ داران ماتحت کی مثلین طلب کرے اور ان کے احکام کی نگرانی کرے -
۲۲۰-	بورڈ کا اختیار نسبت نظر ثانی کرنے اور تبدیل کرنے اپنے احکام اور ڈگریوں کے ممبروں کو اختیار نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے احکام تبدیل کریں -

باب ۱۱
احکام متفرق
(الف) اختیارات

۲۲۱-	اختیارات کا تفویض کرنا -
۲۲۲-	اختیارات ایسے عمدہ داروں کے جو دوسرے ضلع کو منتقل کیے جائیں -
۲۲۳-	کلکٹر کے اختیارات کا اسسٹنٹ کلکٹر کو تفویض کیا جاتا -
۲۲۴-	تحصیلداران اور نائب تحصیلداران کو اختیارات کا عطا کیا جاتا -
۲۲۵-	اسسٹنٹ کلکٹر کے تمام اختیارات کلکٹر کو حاصل ہوں گے -
۲۲۶-	مہتمان بند و نسبت کو کلکٹر اور اسسٹنٹ کلکٹر کے اختیارات کا تفویض کیا جاتا -
۲۲۷-	اسسٹنٹ کلکٹر مہتمم حصہ ضلع کے اختیارات -
۲۲۸-	اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے جو مہتمم حصہ ضلع نہو -
۲۲۹-	اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر ان درجہ دوم کے -
۲۳۰-	اختیارات اسسٹنٹ مہتمان ترتیب کا غذا کے -
۲۳۱-	خاص اختیارات اسسٹنٹ مہتمم بند و نسبت کے -
۲۳۲-	اسسٹنٹ مہتمان بند و نسبت کے اختیارات -
	(ب) اختیارات عدالت ہائے دیوانی -
۲۳۳-	امور جو عدالت ہائے دیوانی کی سماعت سے مستثنیٰ کیے گئے ہیں -
	(ج) اختیار قواعد مرتب کرنے کا -
۲۳۴-	بورڈ کا اختیار نسبت مرتب کرنے قواعد کے -

نمبر ۳۳ بابت ۱۹۰۱ ع

ایکٹ بغرض اجتماع و ترسیم قانون متعلقہ مالگزاری اراضی اور اختیار عمدہ واران مال کے ممالک مغربی و شمالی داودہ میں

ہر گاہ اجتماع و ترسیم کرنا اس قانون کا جو ممالک مغربی و شمالی داودہ میں درباب مالگزاری اراضی اور اختیار عمدہ واران مال کے ہے قرین صحت ہے۔ لہذا اس تحریر کے رد سے حسب ذیل احکام قانونی صادر کیے جاتے ہیں۔

باب

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱- (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ مالگزاری اراضی ممالک مغربی و شمالی داودہ ۱۹۰۱ ع موسوم کیا جاوے۔

مستند نام و دفعہ
نفاذ و آغاز

(۲) یہ ایکٹ ابتدائاً اس تمام قلم سے متعلق ہے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب نصرت گورنمنٹ مسالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر بہادر ملک داودہ کے ہو۔ بہ استثناء ان رقبہ جات کے جنکی تصریح ضمیمہ اول میں کی گئی ہے۔

لیکن یہ پابندی احکام قانون بنگال نمبر ۱۹۰۲ ع کو کل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ پندرہ اشتمال مندرجہ گزٹ کل یا کسی جزو ایکٹ ہذا کو بجز ان رقبہ جات کے جو اس طرح مستثنیٰ کیے گئے ہیں کل یا کسی سے متعلق کرے۔

(۳) یہ ایکٹ بتاریخ یکم جنوری ۱۹۰۲ ع نافذ العمل ہوگا۔
دفعہ ۱۶۲ قوانین بال ایکٹ ہاے مندرجہ ضمیمہ دوم اس حد تک منسوخ کیے جاتے ہیں جسکی تصریح ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم میں کی گئی ہے۔

تصحیح

۱۹۰۱-۱-۱۳۳	۱۹۰۱-۱-۱۳۳
۱۹۰۱-۱-۱۳۳	۱۹۰۱-۱-۱۳۳

(۲) جب یہ ایکٹ یا اسکا کوئی جزو کسی ایسے رقبہ جات سے متعلق کیا جائے گا جو نمبر اول میں مستثنیٰ کر دیے گئے ہیں تو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کا جو رقبہ مذکور میں نافذ ہو اس قدر جزو از رو سے ایکٹ ہذا منسوخ ہو جائیگا جو اس ایکٹ کے یا اسکے اس جزو کے جو اس طرح متعلق کیا جائے جیسی کہ صورت ہو۔ خلاف ہو۔

(۳) اس ایکٹ کے رو سے کسی قانون یا ایکٹ کی منسوخی کی وجہ سے کوئی ایسا طریقہ عمل جائز نہ ہو جائیگا جو قانون یا ایکٹ مذکور کے نفاذ سے عین پہلے ناجائز تھا۔ اور اسکی وجہ سے کوئی ایسا حق یا رعایت یا امر یا شیئہ از سر نو قائم یا پیدا نہ ہوگا یا نہ ہوگی جو بوقت آغاز ایکٹ ہذا نافذ یا موجود نہ ہو

تعمیرات

دفعہ ۳۔ (۱) قوانین یا ایکٹ ہاے منسوخ شدہ از رو سے ایکٹ ہذا میں سے کسی کے مطابق جو جو قواعد مرتب ہوئے ہوں اور تقررات اور تفصیلات اور ہدایات اور اصلاحات کیے گئے ہوں اور اشتقاقات اور اعلانات اور احکام جاری کیے گئے ہوں اور اقتدار استاذ اختیار عطا کیے گئے ہوں اور ٹھیکے دیے گئے ہوں اور کاغذات حقوق اور اور کاغذات طیار کیے گئے ہوں اور حقوق حاصل ہوئے ہوں اور زر مہ دار یا ن عاید ہوئی ہوں اور لگان معین کیے گئے ہوں اور مقامات اور اوقات مقرر کیے گئے ہوں اور اور چیزیں کی گئی ہوں جہاں تک ہو سکے ایسے سمجھے جائیں گے کہ وہ فرداً فرداً اس ایکٹ کے مطابق مرتب ہوئے اور کیے گئے اور جاری اور عطا کیے گئے اور دیے گئے اور طیار کیے گئے اور حاصل ہوئے اور عائد ہوئیں اور معین کیے گئے اور مقرر کیے گئے اور کی گئیں۔

(۲) ہر ایسے قانون یا ایکٹ یا دستاویز کی صہ میں کسی ایسے قانون یا ایکٹ کا حوالہ ہو جو ایکٹ کے رو سے منسوخ کیا گیا ہے یہ تعبیر کی جائیگی کہ اس میں اس ایکٹ کا ایسے جزو متعلقہ کا حوالہ ہے۔

دفعہ ۴۔ ایکٹ ہذا میں اگر کوئی امر از رو سے مضمون یا سیاق عبارت کے متناقض ہو تو۔

تعمیرات

(۱) "بورڈ" سے مراد بورڈ مال ہے۔

<p>یہ مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے۔ دیکھو دفعہ ۳۔ قانون شہادت۔</p>	<p>۱۔ مالک مغربی دشتالی - ۲ ۲۔ دستاویز سے مراد ہر مضمون ہے جو کسی شیئہ پر پڑے حروف یا اعداد یا علامات یا ان وسائل میں سے کسی سے زیادہ سیلون کے ذریعہ سے جنکا اس مضمون کے قلمبند کرنے کے</p>
---	--

(۲) "بار" سے مراد ایسا مواخذہ نسبت اراضی یا دعویٰ بمقابلہ اراضی ہے جو سوا ہرہ خانگی سے پیدا ہو۔

(۳) "لمبر دار" سے ایسا حصہ دار محال مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کل یا بعض حصہ داران محال مذکور کا قائم مقام مقرر کیا جاوے۔

(۴) "محال" سے مراد۔

(الف) ہر رقبہ مقامی ہے جس پر اس مالگزاری اراضی کے اقرار نامہ جداگانہ کے بموجب قبضہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ۔

(۱) اگر رقبہ مذکور ایک ہی گاؤں یا جزو کسی گاؤں کا ہو تو اس گاؤں یا جزو کے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہوں۔

(۲) اگر اس رقبہ میں دو یا زیادہ گاؤں یا گاؤں کے جزو ہوں تو یا تو کل رقبہ کے واسطے یا ہر موضع یا جزو موضع کے واسطے جو رقبہ مذکور میں داخل ہو علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہوں۔ اور

(ب) ہر رقبہ معافی مالگزاری ہے جس کے واسطے علیحدہ کاغذات حقوق مرتب کیے گئے ہوں۔ اور

(ج) ان اغراض کے لیے جو لوکل گورنمنٹ تجویز کرے۔ ہر عطیہ اراضی کا ہے جو اس سے پہلے یا آئندہ بموجب قواعد اراضی افتادہ کے دیا جائے اور (د) ہر ایسا دیگر رقبہ مقامی ہے جسکو لوکل گورنمنٹ بذریعہ حکم عام یا خاص کے محال قرار دے۔

(۵) "نابالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جو بموجب دفعہ ۳۔ ایکٹ سن بلوغ محرمیہ ہند ۱۹۰۷ء میں بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔

جائیگا۔ لیکن اگر نابالغ کو رٹ آف وارڈس کی نگرانی میں ہے یا اسکی بابت دلی مقرر کیے جانے کا حکم عدالت مجاز سے ہو چکا ہے تو وہ ایسی بریں کے طور سے سولنے پر نابالغ ہوگا اور نظیر سے یہ ظنی ہوا ہے کہ حکم ہر جائے اور رٹ آف وارڈس دلی جانے بموجب ایسی بریں بلوغ کے لیے مزور ہیں۔

لے جس میں ایکٹ کا یہ ہے کہ نکاح۔ مہر مطلق و غیرت بارسم درواج مذہبی کے متعلق ہر شخص ہندو یا مسلمان ہو اسے مذہب کے مطابق نابالغ اور نابالغ سمجھی جائیگا۔ اور اس کے لیے وہ اتھارہ برس پورے ہونے پر نابالغ سمجھا

(۶) "گلان" اور "اسامی" زمینیت سے وہ ہی مراد ہوگی جو اسٹے ایکٹ قبضہ اراضی مالگزارسی شمالی و شمالی ۱۹۰۶ء یا ایکٹ گلان ملک اوحدہ ۱۸۸۶ء میں جیسی کہ صورت ہو مراد ہے۔

(۷) "مالگزارسی" سے مالگزارسی اراضی مراد ہے۔

(۸) "عدالت مال" سے سب حکام سندر جنرل یا انجین سے کوئی (یعنی) بورڈ اور اسکے تمام ممبر اور صاحبان کمنشنر اور ایڈیشنل کمنشنر اور کلکٹر اور اسٹنٹ کلکٹر اور مہتمان بند و بست اور اسٹنٹ مہتمان بند و بست اور مہتمان ترتیب کاغذات اور اسٹنٹ مہتمان ترتیب کاغذات اور تحصیلدار مراد ہیں۔

(۹) "عمدہ دار مال" سے ہر ایسا عمدہ دار مراد ہے جو اس ایکٹ کے بموجب کاغذات مالگزارسی کے قائم رکھنے میں یا مالگزارسی اراضی کے کام میں مامور ہو۔

(۱۰) "معانی مالگزارسی" سے جب یہ الفاظ اراضی سے متعلق ہوں وہ اراضی مراد ہے جسکی مالگزارسی کا یا جزوہ و اگر اشت کی گئی ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہے یا منقطع کرالی گئی ہو یا عطا کی گئی ہے۔

(۱۱) "بند و بست" سے مراد بند و بست مالگزارسی اراضی ہے۔

(۱۲) "سیر" سے مراد مالگزارسی شمالی و شمالی میں۔

(الف) ایسی اراضی سے جو اخیر کے کاغذات حقوق میں جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا میں ہوئے ہوں بطور سیر درج کی گئی ہو اور اس وقت سے برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو یا جو اگر غلطی یا ترک نہ ہوتا تو برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آتی۔ یا

(ب) ایسی اراضی ہے جسکو ایکٹ ہذا کے آغاز سے عین پہلے بارہ برس تک

لے ایکٹ نمبر ۱۹-۱۸۸۳ء دفعہ ۳- (۵) فقط اراضی سیر سے مراد۔

دالفت وہ اراضی ہے جو اس ضلع کے پچھلے بند و بست میں کوئی سیر نہ واقع ہو بطور سیر قبضہ کی گئی ہو اور اس وقت سے برابر ایسی ہی درج ہوتی چلی آئی ہو۔

(ب) یا وہ اراضی ہے جسکو ایکٹ ہذا کے آغاز سے عین پہلے بارہ برس تک

یا بذریعہ اپنے ملازموں یا مزدوروں کے برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہا ہو یا۔

(ج) وہ اراضی ہے جو از رو سے رواج دیرینہ بطور خاص حق مقبوضہ کسی شریک کے تسلیم کی گئی ہو اور درجیان شرکاء کے منافع یا اخراجات کی تقسیم میں اسی طور پر مشغول رہتی رہی ہو۔

برابر خود مالک اپنے مویشی وغیرہ سے یا اپنے نوکروں کے ذریعہ سے
یا مزدوروں کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو۔ یا
(ج) وہ اراضی ہے جو از رو سے رواج و عہد بطور خاص جوت کسی حصہ دار
کے قبلم کی گئی ہو اور حصہ داروں میں منسافع یا اخراجات کی
تقسیم میں اسکی نسبت اسی طور پر عمل ہوتا رہا ہو۔
مگر شرط یہ ہے کہ جو اراضی حسب فقرات تختی (الف) یا (ب) یا (ج) سیر ہو وہ اسوقت
سیر نہ ہے گی جب وہ اراضی مقبوضہ آسامی ساقط الملکیت ہو جائے۔
یہی شرط ہے کہ اگر آسامی ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس اراضی میں جو اس کے قبضہ
میں بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کر لے تو اراضی متذکرہ
شرط اول پھر اسکی سیر ہو جائے گی۔
(۱۳) "سیر" سے مراد ملک اودھ میں ہے۔

(الف) ایسی اراضی ہے جسکی نسبت ایکٹ نگان ملک اودھ ۱۸۶۶ء کے صادر
ہونے سے عین پہلے سات برس سے مالک یا مالک ادنی کے منافع اور
اخراجات کی تقسیم میں برابر بطور سیر کے عمل ہوتا رہا ہو۔
(ب) ایسی اراضی ہے جسکو ایکٹ مذکور کے صادر ہونے سے عین پہلے
سات برس سے برابر مالک یا مالک ادنی خود یا اپنے نوکروں کے ذریعہ
سے یا مزدوروں کے ذریعہ سے کاشت کرتا رہا ہو۔
مگر شرط یہ ہے کہ جو اراضی بوقت اخیر بند و بست قبل صدور ایکٹ نگان ملک اودھ

سیر کے سمجھی گئی ہو۔ (پ) اراضی جو سات سال عین ناقبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے برابر مالکون یا ادنی مالکون کے جوت میں بڑا یا ملازمنوں یا مزدوروں کے ذریعہ سے رہی ہو۔ (۲) جو اراضی کہ بند و بست میں سیر سمجھی گئی ہو اور تب سے بلکہ سیر سمجھی جی آتی ہو جس تک خلاف ثبوت ہو ایسی اراضی کی نسبت قبضہ کیا جائیگا کہ وہ فقرہ (الف) دفعہ ۱۱، میں داخل ہے۔	۱۷ ایکٹ ۲۲ ۱۸۶۶ء دفعہ ۶۷ :- (۱) دفعات ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ سے جو ۳۸۵ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ سے جو حقوق آسامیان کے حق میں پیدا ہوتے ہیں وہ فصل ذیل اراضیات میں پیدا ہونے گئے۔ یعنی :- (الف) وہ اراضی جو سات سال عین ناقبل نافذ ہونے اس ایکٹ کے مالکون یا ادنی مالکون کے منافع اور اخراجات کے تقسیم میں بطور
--	---

۱۸۶۶ء کے بطور سیر قبلیہ کی گئی ہو اور اس وقت سے برابر ایسی ہی راج ہوئی جی
آئی ہو اسکی نسبت یہ قیاس کر لینا لازم ہے کہ وہ اُس قسم کی اراضی ہے جسکا ذکر
فقہ تختی (الف) میں ہے تا وقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہ ہو۔

یہ بھی شرط ہے کہ جو اراضی حسب فقرات تختی (الف) یا (ب) سیر ہو وہ اس وقت سیر نہ کی
جب وہ اراضی مقبوضہ آسامی (رعیت) ساقط الملکیت ہو جائے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ اگر آسامی (رعیت) ساقط الملکیت اپنا حق ملکیت اُس اراضی میں جو اسکے
قبضہ میں جراثیم آسامی (رعیت) ساقط الملکیت کے تھی پھر حاصل کرے تو اراضی متاثر
شرط دوم پھر اسکی سیر ہو جائے گی۔

(۱۴) "تعلقہ" یا "محال تعلقہ داری" سے ایسا علاقہ موقوفہ اودھ مراد ہے جس سے
ایکٹ علاقہ جات ملک اودھ ۱۸۶۹ء کے احکام متعلق ہوں۔ اور
"تعلقہ رار" سے ایسے علاقہ کا مالک مراد ہے۔

نمبر ۱۸۶۹

(۱۵) "مالک ادنیٰ" سے مراد اودھ میں ایسا شخص ہے
جو اراضی میں حق قابل وراثت اور قابل انتقال رکھتا
ہو اور جو اُس اراضی کی بابت لگان ادا کرنے کا
ذمہ دار ہو یا اگر کوئی عہد الٹی فیصلہ یا معاہدہ نہ
ہوتا تو ذمہ دار ہوتا۔

باب

تقررات اور علاقہ اختیار

دفعہ ۵۔ ضبط دنگرانی تمام امور متعلقہ بالذاری اراضی کی ممالک مغربی و شمالی داودہ میں
بورڈ کو بیابندی حکام کوکل گورنمنٹ کے مفوض ہے۔

دفعہ ۶۔ لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حضور سے پہلے
منظوری حاصل کر کے ممبران بورڈ کو مقرر کرے گی اور انکو علیحدہ کر سکتی ہے۔

ضبط دنگرانی
محکمات
نائب و علی
حاکم
تقررات علیحدگی
ممبران بورڈ کی

۱۸۶۹ء مغربی و شمالی - ۴ - اودھ - ۳
۱۸۶۹ء مغربی و شمالی - ۵ -

دفعہ ۷۔ (۱) پچا بندی ایسے قواعد یا احکام کے جو لوکل گورنمنٹ وقتاً فوقتاً مقرر یا جاری کرے بورڈ کو جائز ہے کہ اپنے ممبروں کے درمیان اپنے کام کو اس طرح تقسیم کرے اور اپنے علاقہ اختیار کی ایسی تقسیم کرے جیسا کہ بورڈ کو مناسب معلوم ہو۔

(۲) تمام احکام یا ڈگریاں جو کوئی ممبر بورڈ مطابق اس تقسیم کار یا تقسیم علاقہ اختیار کے صادر کرے احکام یا ڈگریاں (جیسی کہ صورت ہو) بورڈ کی منظور ہوگی۔

دفعہ ۸۔ جو ڈگری یا حکم مصدرہ کار ردا فی عدالتی زیر لفظ بورڈ و برطبق اپیل یا برطبق استصواب بموجب دفعہ ۲۱۸ یا بطور نگرانی بموجب دفعہ ۲۱۹ آئے اسکی تبدیل یا نسخہ بدون اتفاق رائے دو ممبران بورڈ کے نہ ہوگی۔

دفعہ ۹۔ جب ممبران بورڈ اپنے امور غیر متعلقہ کار عدالتی میں کسی حکم کے صادر کرنے کی نسبت مختلف رائے ہوں اور دونوں جانب راساوی ہو تو جس امر میں کسی سنج پر اختلاف واقع ہو وہ انفصال کے لیے لوکل گورنمنٹ کے حضور میں بھیجا جائیگا۔

دفعہ ۱۰۔ باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا میں مندرج ہے لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی ممبر بورڈ کو اس امر کا مجاز کرے کہ خواہ عموماً خواہ کسی مقام خاص کی نسبت کل یا کوئی فرض اور اختیار سبجکٹ آن فریض اور اختیارات کے جو بورڈ پر عاید اور اسکو عطا کیے گئے ہیں انجام دے یا عمل میں لائے۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ منظورسی یا قبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کو نسل کے نئی قسمتیں یا اضلاع قائم کرے یا موجودہ قسمتون یا ضلعون کو موافقت کرے۔

(۲) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی قسمت یا ضلع یا تحصیل کی حدود کو بدل دے اور جائز ہے کہ نئی تحصیلیں قائم کرے یا موجودہ تحصیلوں کو موافقت کرے اور جائز ہے کہ کسی ضلع کو حصص ضلع میں تقسیم کرے اور جائز ہے کہ حصص ضلع کی حدود کو بدل دے۔

(۳) پچا بندی احکام لوکل گورنمنٹ کے جو حسب دفعہ سہمی (۲) صادر ہوں کل تحصیلیں

کام کے
تقسیم
اختیار

حکم عدالتی
کی تبدیل
یا نسخہ

اختلاف رائے
کی صورت میں
لوکل گورنمنٹ
سے منظور

ممبر بورڈ کو
بورڈ سے اختیار
عمل میں لانے
کی اجازت
دینے کا اختیار

قسمتون اور
ضلعون اور
تحصیلوں اور
حصص ضلع کے
مقرر کرنے
اور بدلنے
اور موافقت
کرنے کا اختیار

۱۰۔ اودھ ۳	۶۔ اودھ ۳
۱۲۔ اودھ ۴ (ب)	۷۔ اودھ ۳
	۸۔ اودھ ۳

حصص اضلاع سبھی جائین گی۔

دفعہ ۱۲۔ لوکل گورنمنٹ ہر قسمت میں ایک کمشنر مقرر کرے گی اور وہ کمشنر اپنی قسمت کے اندر وہ اختیارات عمل میں لائے گا اور ان فراہض کو انجام دیکھا جائے گا ایکٹ نیا یا کسی اور قانون مجرب وقت کے رد سے کمشنر کو عطا اور اسپر عاید ہونے ہوں اور وہ پھانسی ضبط و ٹرانسپورٹ کے اپنی قسمت کے تمام عمدہ داران مال پر حکومت رکھے گا۔

دفعہ ۱۳۔ (۱) جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری پیشتر حاصل کر کے کسی قسمت میں یا دو یا زیادہ مشترک قسمتون میں ایک ایڈیشنل کمشنر مقرر کرے۔

(۲) ایڈیشنل کمشنر اس مدت تک اپنے عمدہ پر قائم رہے گا جب تک لوکل گورنمنٹ کی مرضی ہو۔

(۳) ایڈیشنل کمشنر کمشنر کے ایسے اختیارات اور ایسے فراہض اور ایسے مفد ہا یا اقسام مفدمات میں جنکی لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے یا در صورت نہ ہونے احکام لوکل گورنمنٹ کے کمشنر متعلقہ ہدایت کرے عمل میں لائے گا اور انجام دے گا۔

(۴) یہ ایکٹ اور دو سہ قانون نافذ الوقت جو کمشنر سے متعلق ہو ایڈیشنل کمشنر سے جبکہ مشارالیه بہر جب دفعہ تختی (۳) کوئی اختیارات عمل میں لانا ہو یا کوئی مفدمات انجام دیتا ہو اس طرح متعلق ہوگا کہ گویا وہ کمشنر قسمت ہے۔

دفعہ ۱۴۔ لوکل گورنمنٹ ہر ضلع میں ایک عمدہ دار مقرر کرے گی جو اس ضلع کا کلکٹر ہوگا اور وہ اپنے تمام ضلع میں وہ تمام اختیارات عمل میں لائے گا اور ان تمام فراہض کو انجام دے گا جو ایکٹ نیا یا کسی اور قانون مجرب وقت کے رد سے کلکٹر کو عطا یا اسپر عاید ہونے ہوں۔

دفعہ ۱۵۔ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع کے واسطے اتنے اور اشخاص جو اسکی دانست میں مناسب ہوں اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا درجہ دوم کے مقرر کرے۔

کمشنر
قسمتایڈیشنل
کمشنر
کافر
اس کے
اختیارات
اور فراہضکلکٹر
ضلع

قسمت

۱۱۔ مالک مغربی و شمالی - اودھہ - ۴
۱۲۔ مالک مغربی و شمالی - اودھہ - ۴

۱۱۔ مالک مغربی و شمالی - اودھہ - ۴
۱۲۔ مالک مغربی و شمالی - اودھہ - ۴

(۲) تمام ایسے اسٹنٹ کلکٹر اور ضلع کے تمام دیگر عمدہ داران مال ماتحت کلکٹر کے ہوں گے۔

دفعہ ۱۶۔ لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی عمدہ دار کو جو بموجب دفعہ ۱۲ یا ۱۳ اسٹنٹ علیحدہ کیا جائے وہ داران کا

دفعہ ۱۷۔ لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ہر ضلع میں اس قدر اشخاص کو جس قدر وہ مناسب سمجھے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار مقرر کرے اور لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ ایسے عمدہ داروں کو یا انہیں سے کسی کو مٹل یا علیحدہ کرے یا انہیں مقرر یا مٹل یا علیحدہ کرنے کی نسبت اپنے اختیار کو بجا بندی ایسے قواعد کے جو لوکل گورنمنٹ مقرر کرے (اور حاکم کو سپرد کرے۔

دفعہ ۱۸۔ (۱) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کو ایک زیادہ حصہ ضلع کا اہتمام سپرد کرے اور جائز ہے کہ اسکو اس سے علیحدہ کرے۔

(۲) ایسا اسٹنٹ کلکٹر اسٹنٹ کلکٹر ہتھ حصہ ضلع کہلائیگا اور بیابندی ضبط رنگرن کلکٹر کے ان تمام اختیارات کو عمل میں لائیگا اور ان تمام فرائض کو انجام دے گا جو ایکٹ ہڈیا کی اور قانون مجریہ وقت کے رد سے اسکو عطا اور سپر عاید ہوئے ہوں۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ اپنے اختیارات حسب ذیل ہڈیا کلکٹر ضلع کو سپرد کرے اور جائز ہے کہ ایسی سپردگی کو منسوخ کر دے۔

دفعہ ۱۹۔ ہماہندی عام ضبط دنگرنی کلکٹر کے حصہ ضلع کا ہر عمدہ دار مال اسٹنٹ کلکٹر ہتھ حصہ ضلع کا دارا کوئی ہو) ماتحت ہوگا۔ (مہاراجہ مغربی و شمالی - ۱۶ اودوہ - ۶)

دفعہ ۲۰۔ اگر کلکٹر فوت ہو جائے یا اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں ہے تو جو عہدہ بطور چند روزہ ضلع کے اور مالی کا انتظام بہ حیثیت اعلیٰ حاکم عامل کے کرے وہ تا وقتیکہ کلکٹر متوفی یا ناقابل کی جگہ کوئی شخص لوکل گورنمنٹ کے حضور سے مقرر ہو اور اپنے اس عہدہ کا اہتمام لے حسب ایکٹ ہڈیا کلکٹر متصور ہوگا۔

مٹل علیحدہ داران مال

۳۱ مہاراجہ مغربی و شمالی - ۱۵ اودوہ - ۷
۳۱ مہاراجہ مغربی و شمالی - ۲۰ اودوہ - ۱۱

۳۱ اودوہ - ۵
۳۱ جدید ہے -

باب

قائم رکھا جانا نقشہ جات اور کاغذات کا

(الف) قانون گویان و پٹواریان

دفعہ ۲۱۔ کلکٹر کو منظور کی جانے والی بورڈ کے جائزہ کے لیے ضلع کے محلات کو پٹواریوں کے حلقوں میں تقسیم کرے اور اسے جائزہ کے وقتاً فوقتاً اُن حلقوں کی تعداد اور حدود کو بدلتا رہے۔

پٹواریوں کے حلقوں کے نام کو بدلنا اور تبدیل کرنے اختیار ہے۔

لیکن کوئی ایسی تقسیم یا تبدیلی بدون اسکے اور اس وقت تک قطعی نہ ہوگی جب تک کہ اسکی منظوری بورڈ کے حضور سے نہ ہو جائے۔

دفعہ ۲۲۔ پٹواریوں کی تنخواہیں وقتاً فوقتاً کلکٹر سے پابندی احکام بورڈ کے مقرر کرتا رہے گا۔

پٹواریوں کی تنخواہیں

دفعہ ۲۳۔ (۱) کلکٹر اس طور پر جیسا کہ بعد ازین ایکٹ ہذا میں حکم ہے ہر حلقہ کے لیے ایک پٹواری مقرر کرے گا اور کلکٹر کو جائزہ ہے کہ باوجود کسی امر کے جو ایکٹ ہذا میں بعد ازین درج ہے پٹواریوں کی علیحدگی یا سو فونی کا پابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۴ مرتب کیے گئے ہوں حکم صادر کرے۔

تقریباً ایک پٹواری

(۲) جائزہ ہے کہ کلکٹر کسی پٹواری کو ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ میں صرف مصلحتاً ذیل صورتوں میں تبدیل کرے۔

(الف) بہ تعلق انتظام رو و بدل حلقہ جات کے جو حسب دفعہ ۲۱ کیا جائے۔

(ب) بہ رضامندی اُن اشخاص کے جنکو اس حلقہ میں زمینیں کہ پٹواری تبدیل کیا جائے نامزدگی کا حق حسب دفعہ ۲۴ (۱) حاصل ہو۔

دفعہ ۲۴۔ (۱) جب کسی حلقہ میں پٹواری نہ ہو تو لازم ہے کہ لمبرداران یا اگر کوئی لمبردار نہ ہو

خالی زمینیں پٹواریوں کے لئے اور تو کیا جائے

تو مالکان حلقہ مذکور یا اُن کے قائم مقامان حقیقت کسی شخص کو بطور پٹواری حلقہ مذکور کے نامزد کریں اور پٹواری

۳۷ نمبر شمالی و شمالی - ۲۴ ایکٹ - ۹ - ۱۹۵۷ء دفعہ ۲۱ - ۲۳
۳۸ نمبر شمالی - ۲۵ - ۲۸ ایکٹ - ۹ - ۱۹۵۷ء

۳۷ نمبر مغربی و شمالی - ۲۴ ایکٹ - ۹ - ۱۹۵۷ء
۳۸ نمبر مغربی و شمالی - ۲۵ - ۲۸ ایکٹ - ۹ - ۱۹۵۷ء

احکام و خدمات سختی (۵) و (۶) وہ شخص (پٹواری) مقرر کیا جائیگا۔

(۲) در صورتیکہ شخص نامزد شدہ کی نسبت اختلاف رائے ہو تو کلکٹر کو لازم ہو کر راج شخص بمقام کو لا کر گچہ ہو دریافت کرے اور پابندی حکام متذکرہ بالا اس شخص کو مقرر کرے جو راج کے مطابق نامزد ہو ہو۔
(۳) اگر کوئی ایسا راج دریافت نہ ہو سکے تو کلکٹر کو لازم ہو گا کہ کسی بلایق شخص کو پٹواری مقرر کرے خواہ ایسا شخص نامزد کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔

(۴) اگر کوئی علاقہ زیر انتظام خاص سرکار ہو یا مالک علاقہ تحت اہتمام کورٹ آف وارڈس ہو تو کلکٹر جبکہ زیر اہتمام علاقہ ہو در باب نامزد کرنے پٹواری کے حسب دفعہ ہذا مالک علاقہ سمجھا جائیگا۔

(۵) اگر کوئی اشخاص جن سے نامزد کرنا پٹواری کا متعلق ہو پٹواری کی جگہ دوسرے شخص کو خلوص عمدہ کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر نامزد کرنے میں غفلت کریں تو کلکٹر بذریعہ اطلاع نامہ (نوٹس) کے انکو نامزدگی کرنے کے واسطے ایما کرے گا اور اگر اس ملاح نامہ کے پہنچنے کی تاریخ سے پندرہ روز کے اندر وہ نامزد نہ کریں تو کلکٹر خود تقرر عمل میں لائے گا۔

(۶) اگر وہ اشخاص جن سے نامزد کرنا متعلق ہو پٹواری کے نامزد کرنے میں راج شخص بمقام کی رعایت نہ کریں یا کسی ایسے شخص کو نامزد کریں جو پٹواری کی خدمات کے انفرام کے قابل نہ ہو یا کلکٹر کی رائے میں ایسی خدمات کے انفرام کے لایق نہ ہو تو کلکٹر اس شخص کا تقرر نام منظور کرے گا اور اگر کوئی شخص لایق پندرہ روز کے اندر اس نامہ نامہ نظوری کی اطلاع دہی کی تاریخ سے نامزد نہ کیا جائے تو وہ خود کسی شخص کو خالی عمدہ پر مقرر کر دے گا۔

قانونی
مقررین

دفعہ ۲۵۔ پابندی ان قواعد کے جو بموجب دفعہ ۲۳ بنائے جائیں ہر ضلع میں ایک یا زیادہ قانون نویسوں کی بطور مناسب نگرانی اور مرتب رکھنے اور اصلاح کے واسطے اور ایسی دیگر خدمات کے واسطے جو بورڈ وقتاً فوقتاً تجویز کرے مقرر کیے جاسکتے ہیں۔

تعداد
مقررین

دفعہ ۲۶۔ قانون نویسوں کی تنخواہ وقتاً فوقتاً بورڈ حسب احکام لوکل گورنمنٹ مقرر کرتا رہے گا۔
دفعہ ۲۷۔ ہر قانون نویس اور ہر شخص جو بطور چند روزہ ایسے کسی عمدہ دار کی خدمات کے انجام دینے کے لیے مقرر کیا جائے از روئے معنی قرار دادہ مجموعہ تعزیرات منہند کے لازم کر کے

قانون نویسوں
اور ہر شخص
کو بطور چند
روزہ ایسے
کسی عمدہ دار
کی خدمات کے
انجام دینے
کے لیے مقرر
کیا جائے

۳۳ مالک مغربی و شمالی - ۳۳	۳۴ مالک مغربی و شمالی - ۳۴
۳۵ مالک مغربی و شمالی - ۳۵ ایکٹ ۹	دفعہ ۱۷

سبھا جائیگا اور تمام ریکرڈ (امثلہ اور رجسٹر وغیرہ) اور کاغذات سرکاری جو کوئی ایسا عمدہ دار مرتب رکھے کاغذات اور مال سرکار سمجھے جائیں گے۔

(ب) نقشہ جات

دفعہ ۲۸۔ کلکٹر بموجب اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۴ مرتب کیے گئے ہوں اپنے ضلع کے ہر موضع کا ایک ایک نقشہ اور خسروہ قایم رکھے گا اور ہر سال یا سال بھر سے زیادہ کی ایسی عمارت کے بعد جو بورڈ مقرر کرے اُن نقشوں اور خسروں میں وہ تمام تبدیلیاں جو ہر موضع یا محال عہدت کی حدود میں ہوئی ہوں درج کرانے گا اور اگر ایسے نقشہ یا خسروہ میں غلطیوں کا ہونا ظاہر کیا جائے تو انکی تصحیح کرا دے گا۔

قائم رکھنا
نقشہ اور خسروہ

دفعہ ۲۹۔ مواضع یا محالات یا کھیتوں کے تمام مالکان کو لازم ہے کہ جو مستقل نشانات حد بندی کے انہر بطریق جائز قایم کیے گئے ہوں انکو اپنے طرف سے قایم اور مرمت سے درست رکھیں اور جائز ہے کہ کلکٹر کسی وقت ایسے مالکان کو یہ حکم دے کہ۔

زمرہ مالک
کانت قایم
رکھنا
حد بندی کے

(الف) اُن مواضع یا محالات یا کھیتوں پر مناسب نشانات حد بندی کے قایم کریں۔

(ب) جو نشانات حد بندی یا بطریق جائز قایم کیے گئے ہوں اُن سب کی ایسی شکل میں اور ایسے مصالح سے جو کلکٹر تجویز کرے مرمت یا تجدید کریں۔

اگر تاریخ اطلاع وہی سے ۳۰ دن کے اندر ایسے حکم کی تعمیل نہ کی جائے تو کلکٹر کو لازم ہے کہ اُن نشانات حد بندی کو قایم کرانے یا انکی مرمت یا تجدید کرانے اور اُن مالکان سے جنکو تعلق ہو ایسے حساب سدی سے جرثالیہ کی دہشت میں مناسب ہو جو کچھ صرف ہوا ہو اسکو وصول کئے۔
تشریح۔ اس دفعہ اور دفعہ مابعد میں لفظ "مالکان" میں مالکان اور فی اور ٹھیکہ داران اور رہنماں اور دیگر اشخاص قاضی اراضی متعلقہ بھی داخل ہیں۔

دفعہ ۳۰۔ جائز ہے کہ کلکٹر اُس شخص کو جسکی نسبت کسی نشان حد بندی یا نشان پیمائش کے عہد اٹھانے یا دور کرنے یا فرض ہو سجانے کا مجرم مشارالیه کے اجلاس میں ثابت ہوا اسکو دہ پلا کرنے کا حکم دے جو ہر نشانے ہوئے یا دور کیے ہوئے یا فرض ہو سجانے ہوئے نشان کی بابت

نشانات حد بندی
فرض ہو سجانے
یا دور کرنے
کی بابت

۱۳۲ و ۱۳۳ - ۱۳۱	۱۳۲ و ۱۳۳ - ۱۳۱
۱۰۵ و ۱۰۴	۱۳۳ و ۱۳۱ - ۱۳۲

پچاس روپہ سے زیادہ نہ ہو اور جو نشان کے پھر قائم کرنے اور اس منبر کے الغام دینے کے واسطے ضروری ہو جو باعث ثبوت حسب مہم ہوا ہو۔ جب اس روپہ کا وصول کیا جاتا ممکن نہ ہو یا اگر مہم کا پتہ چل نہ سکے تو کلکٹر ایسے نشان کو پھر قائم کر دے گا اور اسکا خرچ ہم سرحد مواضع یا محلات یا کھیتوں کے ایسے مالکان سے وصول کرے گا جسے وہ مناسب سمجھے۔

(ج) رجسٹر

دفعہ ۳۱۔ کلکٹر فرسٹ ہاے ذیل طیار کرے گا اور قائم رکھے گا۔

محکمہ مالگزارى
مہتمم مالگزارى
کے رجسٹر

(الف) ایک فرسٹ تمام محلات مالگزارى کی جس میں ہر محال کی مالگزارى مشخصہ اور لبر دام یادگیر شخص کی جسکی معرفت وہ قابل ادا قرار دی جائے تصریح ہو۔

(ب) ایک فرسٹ تمام محلات مالگزارى کی جس میں اس سند کی اور ان شرائط کی تصریح ہو جن کے بموجب وہ محلات ادا سے مالگزارى سے بری کیے گئے ہوں۔

دفعہ ۳۲۔ ہر محال کے لیے جدا جدا کاغذات حقوق ہونگے یا اگر ایک محال دو کاغذات سے زیادہ مواضع یا حصص مواضع پر مشتمل ہو تو جائز ہے کہ ہر ایسے موضع یا حصہ کے لیے جدا جدا کاغذات حقوق طیار کیے جائیں۔

کاغذات حقوق میں رجسٹر ہاے ذیل شامل ہونگے۔

(الف) رجسٹر محال کے جملہ مالکان کا مشمول مالکان خاص خاص قبہ جات اراضی کے جس میں ہر ایک مالک کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

(ب) اودھ میں ان تمام محلات یا کھیتوں کے لیے جزی ایسے بند ذبست شکلی (سختہ دارى) کے بموجب یا ایسے قابل درامت و ناقابل انتقال ٹھیکہ کے بموجب قبضہ ہو جس میں لگان واجب الادا مستم بند ذبست یا کسی اور حاکم مجاز سے مقرر کر دیا ہو ایک جہت تمام حصہ داران ملکیت اور فی یا شریک ٹھیکہ داران کا جس میں ہر ایک حصہ دار یا شریک ٹھیکہ کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

۵۶-۵۳

۵۶-۵۱ اودھ
۵۶-۵۲ مالک مغربى و شمالى ۹۴

(ج) اودھ میں ایک رجسٹر مجال کے تمام دیگر مالکان ادنیٰ کا اور تمام دیگر ٹھیکہ داران کا جنکا لگان مہتمم بند و بست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کر دیا ہو جس میں ہر ایک کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

(د) ایک رجسٹر جملہ شیخا مرقا بلضی اراضی معانی مالگزارسی کا جس میں ہر ایک کے حق کی نوعیت اور مقدار کی تصریح ہو۔

(ہ) ایک رجسٹر ان تمام اشخاص کا جو اراضی کی کاشت کرتے ہوں یا اور بیج اس پر قابض ہوں جس میں اس وقت محکمہ دفعہ ۵۵ کے تصریح ہو۔

جب تک کہ جدید کاغذات حقوق حسب دفعہ ۳۳ مرتب نہ ہوں اس وقت تک موجودہ کاغذات حقوق کاغذات حقوق مقررہ حسب دفعہ ۵۵ ہونگے۔

تصریح - دفعہ ۵۵ میں الفاظ "مالک" اور "مالک ادنیٰ" میں وہ شخص بھی داخل ہے جو حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنیٰ پر رسن یا ٹھیکہ کے بموجب قابض ہو۔

دفعہ ۳۳-۱) کلکٹر کاغذات حقوق قائم رکھے گا اور اس غرض کے لیے ہر سال یا سال بھر سے زیادہ کی ہر پوزی میں ایک دفعہ جو بورڈ مقرر کرے ایک تصحیح شدہ سلسلہ رجسٹر سے متذکرہ دفعہ ۳۳ کا تیار کرتا رہے گا۔

جو رجسٹر اس طور پر تیار کیے جائیں وہ رجسٹر سے سالانہ کسلائیں گے۔

(۲) کلکٹر تمام تبدیلیات کو جو وقوع میں آئیں اور ہر معاملہ کو جو حقوق یا مرفوع غلطیوں سے پر موثر ہو سالانہ رجسٹر دن میں درج کرانے گا۔

اور انہیں ان غلطیوں کی صحت کرے گا جنکا کاغذات حقوق میں یا کسی سالانہ رجسٹر میں سابق میں واقع ہونا ثابت ہو۔

(۳) کوئی ایسی تبدیلی یا معاملہ جو ان رجسٹر دن پر موثر ہو جو حسب فقرہ جات (الف)

لغایت (د) دفعہ ۳۳ مقرر کیے گئے ہیں بغیر حکم کلکٹر یا جیسا کہ بعد ازین ایکٹ میں مندرجہ حکم

تخصیلا دار کاغذات میں مندرج کیا جائیگا۔

دراشت یا
انتقال قبضہ
کی اطلاع

واقعہ ۳۴- (۱) جو شخص کسی محال یا جزو محال کے یا اسکے منافع کے یا اسکے اندر کے کسی خاص قبضہ کے کسی حق ملکیت پر یا دیگر حق پر جبکہ جسٹس اسے محکومہ فقہہ جات (الف) غایت (و) واقعہ ۳۲ میں مندرج ہونا ضروری ہے از روے دراشت یا انتقال قبضہ ہوا سکولازم ہے کہ دراشت یا انتقال مذکور کی اس تخصیص کے تخصیلا دار کو اطلاع دے جس میں کہ وہ محال یا اہکا کوئی جزو واقع ہو۔

(۲) دراشت کی حالت میں یا ایسے انتقال کی حالت میں جو رہن یا ٹھیکہ کے سوا اور کسی ذریعہ سے ہو اطلاع فوراً اسکے وقوع کے بعد روینی لازم ہوگی۔

(۳) رہن یا ٹھیکہ کی صورت میں اطلاع فوراً اسکے بعد روینی لازم ہوگی جبکہ مرثین یا ٹھیکہ دار اسکے بموجب قبضہ حاصل کرے۔

(۴) اگر وہ شخص جو اس بیچ پر دراشت پائے یا کسی اور بیچ سے قبضہ حاصل کرے سبیل بیچ یا اور بیچ سے ناقابل ہو تو جو دلی یا اور شخص اسکی جائیداد کا اہتمام کرتا ہر وہ اطلاع محکومہ واقعہ ہذا کرے گا۔

(۵) کوئی عدالت مال ایسی نالاش یا درخواست کی جو اس شخص کی طرف سے ہو جسکو اسطور پر دراشت ملی ہو یا جس نے کسی اور بیچ پر قبضہ حاصل کیا ہو اسوقت تک عدالت نہ کرے گی جب تک کہ ایسا شخص اطلاع محکومہ واقعہ ہذا نہ دے چکا ہو۔

معاذ اللہ
اطلاع دینے
کے لئے
صورت میں

واقعہ ۳۵- تخصیلا دار کو ایسی اطلاع کے سپرد نہ کرنے پر یا کسی اور ذریعہ سے ان امور سے آگاہ ہونے پر لازم ہے کہ جو تحقیقات ضروری معلوم ہو عمل میں لائے اور غیر نزاعی صورتوں میں اگر معلوم ہو کہ دراشت یا انتقال وقوع میں آچکا ہے تو اسکو سالانہ جریدہ میں مندرج کرے۔

میں کر لی جائیں اگر یہ اشخاص متعلقہ اس اطلاع کے دینے سے قاصر نہ ہوں جس کی نسبت حکم ہے

ملک مالک مغربی و شمالی - ۹۰ اودھ - ۵۸
ٹیلیگراف کمپنی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی -
"ہم نے یہ حکم درج کر دیا ہے کہ ضروری تصحیحات زمینداروں

اگر وراثت یا انتقال کی نسبت نزاع ہو تو تحصیلدار مقدمہ کو استصواباً بجنوری کلکٹر بھیجے گا اور شارالہ نزاع کو بموجب احکام دفعہ ۲۰ طے کر کے مقدمہ کو فیصلہ کر دے گا۔

دفعہ ۳۴ (۱) جب کوئی حق ذخیلکاری (قبضہ داری) کسی آسامی ساقط الملکیت کا حسب احکام دفعہ ۱- ایک قبضہ اراضی متعلقہ مالک مغربی و شمالی سلسلہ ۶ یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک او دفعہ ۱۹۱۵ء جیسی کہ صورت ہو پیدا ہوا ہو تو کلکٹر اٹار کارروائی و اخراج حسب دفعہ ۳۵ مین بطور علیہ کارروائی کے گرانسین زیادہ آسانی ہو۔ ایک حکم صادر کرے گا جس میں اس اراضی کی تصریح ہوگی جس میں ایسا حق ذخیلکاری (قبضہ داری) حاصل ہوا ہے اور وہ لگان جو اس اراضی کی بابت حسب احکام دفعات مذکورہ واجب الادا ہو مقرر کرے گا۔

(۲) جو لگان اس طور پر مقرر کیا جائیگا وہ پیا پندی و حکام قانون میعاد جماعت متعلقہ بقایا لگان اس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب کہ قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوا اور بحیثیت ہاے محکومہ دفعہ ۲۱- ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ مالک مغربی و شمالی سلسلہ ۶ یا دفعہ ۳۵- (ب) ایکٹ لگان ملک او دفعہ ۱۹۱۶ء کے۔ یہ لگان دس سال تک کی مدت یا قابل اضافہ بنا تخفیف کے نہ ہوگا اللہ حکم متم بند و نسبت حسب دفعہ ۸- ایکٹ ہذا

(۳) اگر ایسی صورت ہو جس میں بحالت دیگر تحصیلدار کو اختیار عمارت کرنے حکم اخراج اس کا موجب دفعہ ۳۵- حاصل ہوتا تو وہ مقدمہ کو بطور استصواب بجنوری کلکٹر بھیج دے گا۔

(۴) اگر کسی وجہ سے حکم زمین اراضی کی تصریح کی جاوے اور لگان واجب الادا مقرر کیا جائے حسب دفعہ تہتی (۱) صادر ہوا ہو تو جائز ہے کہ زمیندار یا آسامی یا کوئی حصہ دار جو براہ راست اس معاملہ سے تعلق رکھتا ہو کسی وقت دراثاے زمانہ قبضہ بہ حیثیت آسامی ساقط الملکیت ایسے حکم کے اجراء کی درخواست دے۔

دفعہ ۳۷- (۱) اوکل گورنمنٹ کو جاننا ہے کہ زمیندار مین و اخراج کیے جانے کی بابت رسوم مناسب مقرر کرے۔

دفعہ ۳۷ کے تحت مقرر کیے گئے احکامات

۱- ایکٹ زمیندار کی رپورٹ اس کے متعلق یہ تہتی ہے۔
 ۲- اگر ایسی ہی وجہ سے جو دفعہ ۳۳ کے تحت مقرر ہے فقو کی نسبت
 دفعہ کی کوئی زمین اس طرح مقرر ہوگی
 سے کہ کارروائی و اخراج قبل ختم ہونے کا روائی نسبت حقوق قبضہ
 حیثیت آسامی ساقط الملکیت کے مین زمیندار کو سستی پر ختم ہو سکے
 ۱۹۱۶ء شمالی ۹۶ ۱۱۵۱-۲۰

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رسوم واسطے داخلہ راج واحد کے ایک سو روپے سے زیادہ نہ ہوگی
(۲) رسوم مذکور اس شخص سے لیا جائیگی جسکے حق میں داخلہ راج کیا جائے اور وہ اس
طور پر خرچ کی جائے گی جو لوکل گورنمنٹ مناسب سمجھے۔

اطلاع دینے میں
تغفلت کرنے
کی حالت میں
جوانہ

دفعہ ۸- جو شخص اطلاع محکومہ دفعہ ۳۲ رہن یا ٹھیکہ کے بموجب قبضہ حاصل کرنے
کی تاریخ سے یا در اثنا میں یا دیگر انتقال کے وقوع میں آنے کی تاریخ سے تین مہینے کے اندر نہ
ہو سے وہ مستوجب جرمانہ کا ہوگا جو اس رسوم کی تعداد کے پانچ گونے سے زیادہ نہ ہوگا جو
حسب دفعہ ۳۲ در صورت دینے اطلاع کے واجب الوصول ہوتی یا جس صورت میں کوئی
رسوم واجب الوصول نہ ہو اس تعداد سے زیادہ نہ ہوگا جو پورے تین ہزار روپے کا ہو
دفعہ ۹- تمام انتقال اور تبدیلیات جو حقوق متعلقہ اراضی پر مؤثر ہوں جو جن کے
جنگل ذکر دفعہ ۳۲ میں ہوں اسے ان قواعد کے بموجب کاغذات میں درج کیے جائیں گے جو حسب
دفعہ ۲۲ مرتب کیے جائیں۔

سے متعلق
کے دیگر
متعلقہ اراضی
کے انتقال
کا درج کاغذات
کیا جائے

(۲) کوئی تقسیم ایسی جو ت کی جو ڈو یا زیادہ آسامیوں کی مقبوضہ ہو اور کوئی تقسیم ایسے مکان
کی جو اسکی بابت قابل ادا ہو درج کاغذات نہ کی جائے گی جب تک کہ زمیندار اور تمام آسامیوں
کی جنگل کو تعلق ہے رضامندی کی تصدیق کسی عدالت مال یا قانونگو کے رد پر نہ ہو جائے۔

(۳) تمام صورت ہائے نزاعی کی نسبت تحقیقات کو رپورٹ کی جائے گی
اور تحقیقات ایسی تحقیقات جو ضروری معلوم ہو عمل میں لائے گا اور اپنی کارروائی کے کاغذات
کلنر کے حضور میں بھیجے گا اور کلنر ایسی تحقیقات فریڈ کے جو ضروری ہو حکم بنا بندی احکام مندرجہ
ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی سلسلہ ۱۹۰۶ یا ایکٹ لگان ملک اودھوہ ۱۸۹۶ جیسی کہ
صورت ہو صادر کرے گا اور اگر ضرورت ہو تو سالانہ رجسٹر کی ترمیم کرائے گا
دفعہ ۴۰- (۱) رجسٹر اس سالانہ کے اندراجات کے متعلق تمام تنازعات کا تفسیر قبضہ بنا اور کیا جائیگا

تفسیر قبضہ
کا جو ضروری
سالانہ تنازعات
کی بابت چون

ملکہ مالک مغربی و شمالی - ۱۰۰ - اودھوہ - ۴	تدرج کاغذات نہ ہونا چاہیے - دیکھو دفعہ ۳۲ - قبضہ اراضی
ملکہ مالک مغربی و شمالی - ۱۱۲ - اودھوہ - ۶۶	ملکہ قبضہ کا لفظ صراحتہ لکھ گیا تو اب وہ فصلہ غرضی
ملکہ جد ہے - ایکٹ قبضہ اراضی میں اسکے	ہو گئے جو ایکٹ ہے سابق میں اس لفظ کے فرمایا
متعلق شرح احکام ہیں کہ قبضہ بمقابلہ زمیندار کا اہم ہے	نہ ہونے سے ضروری سمجھے جاتے تھے - مثلاً -
میان پر صرف اتنا ہی لکھنا کافی تھا کہ جب وہ ناجائز ہو	بھیکہ سنگھ نام کا دھوہ - کلنر بمبر فرجہ ۲۳ - ۱۳

(الف) اول صورت میں سرسری تحقیقات سے یہ دریافت کرے کہ قبضہ سے زیادہ مستحق جائیداد متعلقہ کون شخص ہے اور شخص مذکور کو قبضہ و لادے۔

(ب) دوسری صورت میں جو شخص اس طور پر بی دخل کیا گیا ہو اسکو قبضہ و لادے۔ اور بعد اُسکے مطابق حدود قائم کرے۔

دفعہ ۴۳- (۱) جس صورت میں کہ نزاع کسی آسامی کی قسم یا حق قبضہ کے بارہ میں ہو تو کلکٹر موافق اصول مندرجہ ایکٹ قبضہ اراضی متعلقہ مالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۶ء یا ایکٹ لگان ملک ادوہ سنہ ۱۹۰۶ء کے۔ جیسی کہ صورت ہو۔ فیصلہ کرے گا۔

آسامی کی قسم کا تجویز کرنا

(۲) تنازعات حسب دفعہ ہذا کی تجویز کرنے میں کلکٹر وہ ضابطہ کارروائی عمل میں لائے گا جو اسی قسم کے مقدمات کی تجویز کے لیے ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۶ء کے بموجب یا نائشات کی تجویز کے لیے ایکٹ لگان ملک ادوہ سنہ ۱۹۰۶ء کے بموجب۔ جیسی کہ صورت ہو۔ مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۴۳- جس صورت میں کہ نزاع اُس لگان کی نسبت ہو کسی آسامی سے واجب الادا ہے تو کلکٹر اُس نزاع کو فیصلہ نہیں کرے گا بلکہ اُس سال کی بابت جس سے رجسٹر سالانہ متعلق ہو اُس قدر لگان بطور لگان واجب الادا درج کرے گا جس قدر سال گذشتہ کی بابت لگان واجب الادا تھا۔ جو اسکے کہ اُس لگان میں کسی ایسے حکم یا معاہدہ کے بموجب اضافہ یا تخفیف کی گئی ہو جو حسب ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۶ء یا ایکٹ لگان ملک ادوہ سنہ ۱۹۰۶ء کے ہو۔

ضابطہ کارروائی جس میں متین لگان و جب لادگی نسبت نزاع ہو

” صرف تنازعات متعلقہ حدود کی صورت میں جبکہ حکم غالباً مفید اور ضروری ہوگا اور ایسی ہی صورتوں کے واسطے ہم نے اسکو قائم رکھا ہے۔“
” متعلق احکام دفعہ ۴۴ اس امر کے بھی درج کرنے کی ضرورت ہے کہ جو حکم قبضہ کی نسبت لہذا تحقیقات سرسری کے صادر کیا جائے وہ ایسا حکم نہیں ہے جسکی با بندی عدالت یا سال پر فریقین کے درمیان حق تنازعہ فیہ کی نسبت نزاع کی باقاعدہ تجویز میں واجب ہوگی۔ مثلاً ایسا سرسری حکم جسے دوست ایک آسامی خلد آن دو آسامیوں کے بٹکے یا ہم نزاع ہو قابض قرار دیا گیا ہو یا انہیں سے ایک کو

قبضہ دیا گیا ہو یا ان سے اس امر کا نہ ہونا چاہیے کہ دو سر فریق درج ذیل فرض شمالی قبضہ کے زمیندار کے مقابلہ اخل کرے دفعہ ۴۴ کے صحیح معنی سمجھ لیے جانے کے لیے شاید حکم مذکور راجح نہ سمجھا جاتا مگر ہماری رہ میں اس امر کا بالکل صاف کو دینا بہت مناسب ہے۔
۱۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی:-
” چونکہ جو فیصلہ اس دفعہ کے بموجب صادر ہوئے انکی با بندی اسکل نسبت اسے مال پر واجب ہوگی لہذا ہم نے انکی نوعت متنازکی پر جنہیں یہ حکم درج ہے کہ مقدمات کی تجویز میں اسی ضابطہ کے مطابق عمل کیا جائے جسکے مطابق اسی قسم کے مقدمات حسب ایکٹ لگان میں عمل کیا جاتا ہے۔“

جیسی کہ صورت ہو۔

دفعہ ۳۴ - لازم ہے کہ ان تمام اندراجات کی نسبت جو سالانہ جبر و نون میں حسب نسبت
(۳) دفعہ ۳۳ کیے جائیں یہ قیاس کر لیا جائے کہ وہ صحیح ہیں تا وقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے
اور یہ پابندی احکام دفعہ ستمی (۳) دفعہ ۲۴ تمام فیصلہ جات مصدرہ حسب دفعات ہم ۱۴ و ۱۵ و ۱۶
کی پابندی نسبت امر و تنازعہ کے جملہ عدالت ہائے مال پر واجب ہوگی۔ لیکن کوئی ایسا
اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے اس حق پر مؤثر نہ ہوگا کہ وہ اراضی میں اس شخص کا عدالت دیوانی میں
دعوئی اور محکمہ ثابت کرے جس کا جبر ہائے سقرہ حسب فقرات (الف) لغایت (د) دفعہ ۳۳ -
میں درج کیا جانا ضروری ہے۔

قیاس
نسبت
کے
مال
کا
جبر
نوع
کام
پابندی

دفعہ ۳۵ - اگر در اثنا سے یہ عادیہ نسبت کسی محال یا حصہ محال میں لمبردار کا عہدہ خالی
ہو یا اگر کسی وقت کلکٹر یہ فیصلہ کرے کہ ایک یا زیادہ لمبردار ان اشخاص کے جانے چاہئیں۔ تو شاہ
کو لازم ہوگا کہ ایک اشہار بدین ایما و جاری کرے کہ حصہ دار لوگ جنکو کہ تعلق ہو ایک لمبردار نامزد
کریں اور پابندی ان قواعد کے جو حسب دفعہ ۳۴ مرتب کیے جائیں ایسا نامزد شدہ شخص
مقرر کر دیا جائیگا۔

تقریر

(۲) اگر اجازت سے اشہار بد کو سے ایک مہینہ کے اندر کوئی شخص نامزد نہ کیا جائے
اگر شخص نامزد شدہ کو قابلیت حاصل نہ ہو یا وہ کام کرنے سے انکار کرے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ محال
یا حصہ محال متعلقہ کو قرق کر لے اور اسکو انتظام خاص ہو کر مین اس وقت تک رکھے جب تک کہ کسی قابل
نامزد شدہ شخص کا تقریر عمل میں نہ آئے۔

ایسے قرق شدہ محال یا حصہ محال کے ذریعہ حاصل شدہ زمین سے مالگزارى اور مصارف انتظام
اور کوئی ایسے اخراجات جو اس محال یا حصہ محال پر عاید کیے جاسکتے ہیں ادا کیے جائیں گے
اور جو کچھ زرفاضل ہو وہ باہم حصہ داران مندرجہ کاغذات کے بعد رسیدی ان اوقات پر

پر جو موجب حکم کلکٹر یا تحصیلدار کے کیے جاتے ہیں محدود
کر دیا ہے۔ اس عارض کے رفع کرنے کی غرض سے اس دفعہ
کے بچھے حصہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عدالت دیوانی کو ایسے
مقدورات کی نسبت اختیار سماعت دیا گیا ہے جو صرف قابل تجویز
عدالت ہائے مال کے ہیں ہم نے اس دفعہ کی عبارت کو بدلنا باہر

نہ سیکلٹ کلکٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی۔
اس دفعہ کے بموجب جیسی کہ وہ تحریر تھی اس سلاچھندری
کی صورت کی نسبت جو تجویزی مرتب رکھا ہے ایک ایسا قیاس
کیا جاسکتا تھا جو بنا سبب نہ ہو تا اور جبکا اثر صرفت رہا ان سبب
تھا۔ ایسے ہم نے اس قیاس کو جبر ہائے مالگزارى اندراج

جنہیں کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے تقسیم کر دیا جائیگا۔

(یہ دفعہ جدید ہے)

وزیر اعلیٰ کی اطلاع دینے کی ضرورت ہے

دفعہ ۴۴۔ ایسے ہر شخص کو۔ جس کے حقوق یا مرفق یا ذمہ داریوں کی نسبت کسی ایکٹ یا قانون نافذ الوقت یا کسی ایسے قاعدہ کے رو سے جو کسی ایسے ایکٹ یا قانون کے بموجب مرتب ہوا ہو یہ حکم ہے کہ انکو کسی سرکاری رجسٹر میں قانونگو یا پٹواری درج کرے۔ لازم ہوگا کہ طبق درخواست قانونگو یا پٹواری کے یا کسی عمدہ دار مال کے جو رجسٹرڈ ہو کر مرتب کرتا ہو ایسی عمل اطلاع دے جو رجسٹرڈ کو کے صحیح صحیح مرتب ہونے کے لیے ضروری ہو۔

کاغذات معائنہ

دفعہ ۴۷۔ تمام نقشہ جات و ضلع جات و رجسٹر اسے مرتبہ حسب ایکٹ ہذا کو ان اوقات میں ادر آن شرائط ادا سے رسوم یا دیگر شرائط پر جو لوکل گورنمنٹ وقتاً فوقتاً مقرر کرتی رہے لوگ مسائنڈ کر سکیں گے۔

باب

نظرتانی نقشہ جات و کاغذات کی

اشتہار کاغذات

دفعہ ۴۸۔ اگر لوکل گورنمنٹ کو کسی ضلع یا دیگر رقبہ بقامی میں کاغذات کی نظرتانی عام یا جزوی یا پیمائش ثانی یا دونوں کا کیا جانا مناسب معلوم ہو تو وہ ایک اشتہار اس مضمون کا منتشر کرے گی۔

اشتہار

اور ہر ایسے رقبہ بقامی کی نسبت اس اشتہار کی تاریخ سے ایسے دوسرے اشتہار کے جاری ہونے کی تاریخ تک جس میں اس کا ردوائی کے ختم ہونے کا اعلان کیا جائے۔ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ زیکار ردوائی ترتیب کاغذات باکار پیمائش یا دونوں کے ہے۔ جیسی کہ صورت ہو۔

مستمان ترتیب کاغذات

دفعہ ۴۹۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ ایک عمدہ دار جو بعد ازین تمام مرتبہ کاغذات موسوم ہے کارردوائی ترتیب کاغذات یا پیمائش یا دونوں کے اہتمام پر۔ جیسی کہ صورت ہو۔

۱۹۔ ایکٹ قانون گوبان دچوار بان نمبر ۶۱۲۵۹۔	۳۷۔ اودھ۔ ۱۴۔
۱۰۶۔ اودھ۔ ۶۷۔	
۱۰۶۔ اودھ۔ ۶۷۔	
۱۰۶۔ اودھ۔ ۶۷۔	

کسی رقبہ مقامی میں اور اس قدر اس سٹنٹ مہمان ترتیب کاغذات جس قدر گورنمنٹ کو مناسب معلوم ہوں مقرر کرے اور ایسے عمدہ داران تمام اختیارات کو جو انکو حسب ایکٹ ہذا عطا کیے گئے ہیں اس وقت تک عمل میں لائیں گے جب تک کہ وہ رقبہ مقامی زیر کارروائی ترتیب کاغذات یا کارپمیشن - جیسی کہ صورت ہو رہے

دفعہ ۵۰ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی پمیشن ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات کو اختیار ہے کہ بذریعہ اجراء اشتہار موانع اور محالات اور کھیتوں کے تمام مالکان کو ہدایت کرے کہ ایسے نشانات حد بندی جو عمدہ دارند کو رکھی دانست میں موانع یا محالوں یا کھیتوں کی حدود کے تعین کے لیے ضروری ہوں پندرہ روز کے اندر قائم کریں - اور اگر مدت مقررہ اشتہار کے اندر وہ تمیل اس امر کی نہ کریں تو مشارکیہ کو اختیار ہے کہ خود اس طور کے نشانات حد بندی قائم کرادے اور کلکٹر مالکان اراضی سے اس حد بندی کے قائم کرنے کا خرچہ وصول کرے گا۔

تشریح - اس دفعہ میں لفظ "مالکان" میں مالکان ادنیٰ اور ٹھیکہ داران اور ہر تنہا اور دیگر اشخاص قاضی اراضی متعلقہ بھی داخل ہیں۔

دفعہ ۵۱ - جب بابت کسی حد کے تنازعہ ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اس نزاع کا تصفیہ اس طریقہ سے کرے گا جو دفعہ ۴۱ میں مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۵۲ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی پمیشن ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اس رقبہ مقامی کے ہر موضع کے لیے ایک نقشہ اور ایک ضلعہ طیار کرے گا جسکو بعد ازاں کلکٹر حسب محکمہ دفعہ ۲۹ بجائے نقشہ و ضلعہ موجودہ سابق کے قائم رکھے گا۔

دفعہ ۵۳ - جب کوئی رقبہ مقامی زیر کارروائی ترتیب کاغذات ہو تو مہتمم ترتیب کاغذات اس رقبہ مقامی کے ہر محال کے لیے کاغذات مرتب کرے گا جنہیں رجسٹر اسے لٹڈ کو دفعہ ۳۲ یا انہیں سے ایسے رجسٹر ہونے کی نسبت لٹڈ گورنمنٹ ہدایت کرے اور کلکٹر بعد ازاں بجائے ان کاغذات یا جزو کاغذات کے جو پہلے سے قائم ہوں کاغذات یا جزو کاغذات

مہتمم ترتیب کاغذات کے اختیار ہے کہ ایسے نشانات حد بندی جو عمدہ دارند کو رکھی دانست میں موانع یا محالوں یا کھیتوں کی حدود کے تعین کے لیے ضروری ہوں پندرہ روز کے اندر قائم کریں - اور اگر مدت مقررہ اشتہار کے اندر وہ تمیل اس امر کی نہ کریں تو مشارکیہ کو اختیار ہے کہ خود اس طور کے نشانات حد بندی قائم کرادے اور کلکٹر مالکان اراضی سے اس حد بندی کے قائم کرنے کا خرچہ وصول کرے گا۔

تصفیہ نزاع

کاغذات کا وقت پمیشن نامی پمیشن کا

بجائے نقشہ و ضلعہ موجودہ سابق کے

دیج کوڑی ہے جو پچھلے باب کی دفعہ ۲۹ میں جوای مضمون کی ہے درج ہے " ۵۳ مالگذاری و شمالی - ۶۲

لصالح مغربی و شمالی - ۴۰ سٹیٹس کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "آسانی اور توجیح کی غرض سے ہم نے اس دفعہ میں تشریح

مرتبہ حال کو حسب دفعہ ۳۳ - مرتب رکھے گا۔

دفعہ ۵۴ - کاغذات حقوق کے تمام غیر نزاعی اندراجات کی تصدیق فریقین متعلق کو کرنی لازم ہے اور مستم ترتیب کاغذات کو لازم ہے کہ ایسے کل نزاعات متعلقہ اندراجات مذکور کو جنکا فیصل کرنا وہ خود اپنے طور سے یا برطبق درخواست کسی فریق متعلق کے اختیار کرے مطابق احکام دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ کے طے کرے۔

تصدیق اندراجات
دفعہ ۵۴

دفعہ ۵۵ - اس رٹیشن جو حسب نقرہ (۵) دفعہ ۳۲ - ان اشخاص کے واسطے تقریباً کیا گیا ہے جو اراضی کی کاشت کرتے ہوں یا اور بیج سے اسپر قابل ہوں ہر ایک آسامی کی نسبت امور ذیل کی تصریح لکھی جائیگی۔

امور متعلقہ
تقریباً
آسامیوں
درجہ اول
درجہ اول
درجہ اول

(الف) آسامی رعیت کے حق قبضہ اراضی کی تو قسم جو بموجب ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی ۱۹۰۰ء ایکٹ لگان ملک دفعہ ۱۹۰۰ء جس کی صورت میں تجویز کی گئی ہو۔
(ب) لگان جو آسامی رعیت سے قابل ادا ہو۔

(ج) مالک مغربی و شمالی میں اگر آسامی خیر حق وارد خیکاری ہو تو تعداد ان پورے سالوں کی زمین وہ اس اراضی پر قابل ہر چکا ہے جو صورت اس کے قبضہ میں ہو۔ اور پیمانہ ان قاعدوں کے جو بلورڈ حسب دفعہ ۳۴ مرتب کرے۔

(د) ہر ایک دیگر شرط حق قبضہ (اراضی) کی خواہ وہ پٹہ تحریری میں داخل ہو یا نہ ہو۔ رجسٹرڈ زمین تصریح ایسے مالکان یا مالکان ادنیٰ کی بھی (اگر کوئی ہوں) ہوگی جنکے قبضہ میں اراضی بطور سیر کے ہو یا جو ایسی اراضی کو جو سیر نہ ہو بطور آسامیوں کے زمین بلکہ اور طور پر کاشت کرتے ہوں اور اراضی آخر الذکر کی نسبت یہ درج ہوگا کہ کتنے پورے سالوں تک ان لوگوں نے اسکی اس طرح پر کاشت کی ہے۔

تصریح دفعہ ہذا کی اغراض پر دو سال کے لیے رجسٹر تب کیا جائے بطور پورے سال کے سمجھا جائے گا۔

کدی ہے۔ ہم نے وہ حکم خارج کر دیا ہے جو ملک کے رعایا سے قانونی کی صورت میں برسون کی تعداد میں کرنے کی نسبت تھا ایسے اندراج کی صورت نہیں ہو اور فی حقیقت بلاندرج میں ایسے زمین کیا جائے جو پائل ہو یا جو

لے مالک مغربی و شمالی - ۶۸
بلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-
"الفاظ پورے سال" کی تفسیر میں جو وقت ہوتی ہے کہ
رض کرنے کی غرض سے ہم نے ایک فرد کی تصریح فرماتے

مالک مغربی و شمالی میں آن لائن ایک دفعہ کی جائیداد کے بارے میں ہون

دفعہ ۵۶۔ مالک مغربی و شمالی میں جو ابواب آسامیوں سے بابت داخل اراضی کے واجب الادا ہوں اور جو ایسے لگان کی نوعیت کے ہوں جو علاوہ لگان آسامیان کے واجب الادا ہو یا جن کے عوض میں حقوق ملکیت حسب دفعہ ۸، فقرہ (ب) دیے جاسکتے ہیں ان سب کو جن ناموں سے کہ وہ مشہور ہیں مستم ترتیب کاغذات درج کر دے گا۔ اور کوئی ابواب جو اس طرح درج نہ کیے گئے ہوں کسی عدالت دیوانی یا مال میں قابل وصول نہ ہونگے

یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق بیانی (یا وزن کشی) داخل منافع حال ہو اور اسکی نسبت کوئی اندراج کاغذی نہ ہو جب بھی زمیندار اسکو پاسکتا ہے۔ (۵) مالکان و دیگر حقوق سے جو زمیندار کو رقم پیشہم و خوراک کی مطابق اندراج واجب العرض کے ذریعہ اوصول ہو وہ قابل نوکری ہو اور اس سے مدد کیلئے تینیں ضمیمہ دویم ایکٹ سماعت ۵۱ ششہ کی تشریح اور سیداد بارہ سال کی متعلق ہوگی برات علی بنام سراج (دیپٹی نوٹس الہ آباد صفحہ ۸) لیکن اس میں اس امر کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے کہ اندراج گورنمنٹ کی منظوری سے ہوا تھا یا نہیں۔

(۶) تاش رقم وزن کشی کی اگر حسب دفعہ ۶۶۔ مندرج نہیں ہوئی ہو تو اسکے دلائے کی تاش عدالت مال میں نہوگی۔ کاو بنام چھوٹے (فیصلہ بورڈ ۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء)۔

(۷) پریوی کونسل سے بمقدمہ دھاری سنگھ بنام چوہن مہتو (انڈین لارپورٹ ۷ اگلکتہ صفحہ ۳۱) لفظ ابواب کی تشریح چھٹی ہے اور لگان سے اس کا فرق دکھا یا گیا ہے۔

(۸) بمقدمہ ہا پیر بنام شیو دیپل (دیپٹی نوٹس صفحہ ۳۲) یہ تجویز ہوئی کہ کاشتکار ایک جزو پیداوار اراضی بارع کا اپنے زمیندار کو دے تو یہ از قسم لگان ہے ابواب نہیں ہے۔ اور یہی فیصلہ بورڈ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء پنڈت بدری پرشاد بنام بھیم سنگھ میں بھی تجویز ہوئی ہے۔

(۹) وہ ابواب موقع جو عام نہ ہو اور جسکو لوکل گورنمنٹ نے منظور کیا ہو۔ دفعہ ۶۶ کے مطابق عدالت دیوانی سے بھی نہیں دلائی جاسکتی ہے۔ لالہ بنام ہیر سنگھ (انڈین لارپورٹ جلد ۲۰، الہ آباد صفحہ ۲۹)

مالک مغربی و شمالی۔ ۶۶ جزو (۱) اور باقی جزا کے لیے دیکھو دفعہ ۸۶ ایکٹ ہذا۔

اس بحث پر جو نظائر پیش ہوئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) مدعی نے بطور زمیندار کے نصف پیداوار حق کی بابت اپنا استقرار حق عدالت دیوانی سے جمایا اور اپنے حق کو درج مندرجہ واجب العرض پر مبنی کیا۔ تجویز ہوئی کہ ایسا دعویٰ نہ تو لگان کا دعویٰ ہو اور نہ ہرجہ کا دعویٰ ہے بلکہ حسب دفعہ ۶۶ کے دعویٰ ابواب ہے اور جبکہ رواج مظہرہ مدعی اس طرح مندرج نہیں ہوا جس طرح قانون کی رو سے ہونا چاہیے تو بحیثیت دعویٰ ابواب کے لایق سماعت نہیں ہے۔ الما کہ رای بنام رام سرن سنگھ (دیپٹی نوٹس الہ آباد صفحہ ۱۱) (۲) لیکن بمقدمہ ہلکوٹی پر شاد بنام جادہر (دیپٹی نوٹس الہ آباد صفحہ ۲۰۵) میں یہ تجویز ہوئی کہ قیمت درختان میوہ میں زمیندار ایک چارم کا دعویٰ بر بنادر رواج دیر کے رجوع کرے تو اسکی بابت پنشنوری گورنمنٹ اندراج ہونا ضرور نہیں ہوا اس لیے کہ داخل ابواب نہیں ہے۔ (۳) بمقدمہ امیر حسن وغیرہ بنام گوہنڈا دیپٹی نوٹس الہ آباد صفحہ ۷۷) یہ تجویز بھی لکھا گیا ہے استعمال اراضی آبادی کے جو کچھ زمیندار کو آسامی سے ملے وہ ان میں سے زمیندار کو آسامی سے ملے لگان کے داخل لگان ہے۔ (۴) پریوی سنگھ وغیرہ بنام مہنی سنگھ (دیپٹی نوٹس الہ آباد صفحہ ۹۹) کہ دیکھنے سے

قیاسیت
صحت
اندراجات
کے

دفعہ ۵۷ - لازم ہے کہ ان تمام اندراجات کی نسبت جو کاغذات حقوق مرتبہ حسب احکام باب ہذا میں کیے جائیں یہ قیاس کر لیا جائے کہ وہ صحیح ہیں تا وقتیکہ اسکے خلاف متنبہ نہ کیا جائے۔ اور پابندی احکام دفعہ ہجرتی (۳) دفعہ ۴۴ کے تمام ایسے فیصلد جات کی پابندی حسب باب ہذا صورت اسے نزاعی میں صادر ہونے نسبت ان امور کے جبکی بابت وہ نزاعات ہوں اس عدالت ہائے عالیہ پر واجب ہوگی۔ لیکن کوئی ایسا اندراج یا فیصلہ کسی شخص کے اس حق پر پورے

لیکن اگر خان بنام شیورٹن (انڈین لاپورٹ جلد اولہ (۱) آباد مصحح ۳۲) میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ گوبند دلی بندوبست کے ابواب کو حکام مال نہیں دلا سکتے لیکن قانون میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو عدالت دیوانی میں تلاش استقرار حق کا مانع ہو۔
(۱۰) درگا پر شاہ و بنام راجہ شیوراج سنگھ میں ہائی کورٹ آباد نے ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو یہ تجویز کیا تھا کہ جب تک بندوبست میں ابواب تسلیم نکلے جاویں کوئی عدالت مال اسکی سماعت نہیں کر سکتی اور اسی کے قریب پر لٹا فیصلہ صدر دیوانی عدالت اگرہ جون ۱۹۳۱ء کا بقدر مسماۃ بارتی بنام گور پر شاہ ہے۔

خلاصہ سرکلر بورڈ مال مرتبہ ۱۹۲۹ء
مد - نمبر - مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء
ابواب حسب دفعہ ۶۶ - ایکٹ ۱۹۳۳ء
ابواب جنگل تجویز ضرور ہوتی ہیں قسم کے ہیں۔
(۱) وہ ابواب جو اسیوں پر بابت کوئل

اراضی واجب الادا ہوں اور شخص مالگناری میں محسوب کی گئی ہوں۔
(۲) وہ ابواب جو اسیوں پر بابت دھن راضی واجب الادا ہوں اور شخص مالگناری میں محسوب نہ کیے گئے ہوں۔

(۳) جملہ دیگر ابواب جو گاؤں کے رواج کے موافق اسیوں یا اور لوگوں سے لیے جاتے ہوں۔
جملہ ابواب جو مداول میں داخل ہو لگان میں شامل کر دینے چاہیے۔

دوسری صورت میں یعنی نسبت ان ابواب کے جو اسیوں پر بابت دھن راضی کے

واجب الادا ہوں اور شخص مالگناری میں محسوب کیے گئے ہوں صاحبان بورڈ کا پیشنا ہے کہ ایسے ابواب تو مال کاغذات میں درج نہ ہونے چاہئیں اگر کمین ہو گئے ہوں تو خارج کر دیئے جائیں جو بندوبست بالفعل جاری ہیں ان میں صاحبان متمم بندوبست کو احتیاط کرنی چاہیے کہ مشارک الیم ابواب کو کس طرح سے جزو لگان قرار دیئے ہیں بالعموم وہ ابواب جو بطور ایک شرح سین کے لگان پر یاد دیگر بنا و خاص پر محسوب ہوئے ہوں جزو لگان متصور نہ ہونے مثلاً اگر میسلم ہو کہ کوئی اسامی ابوالگان کے ساتھ ایک آرتہ روپیہ یا ایک سیرنی من بطور خرچ کے برابر ادا کرتا رہا ہے تو یہ ابواب واجب التسلیم ہو گا اور جزو لگان قرار پائے گا اگر ابواب میں بھوسہ کی انگٹھ یا ان یا اپنے دیگرہ داخل ہوں تو وہ نہ جزو لگان متصور ہونی چاہئیں اور نہ قلمبند ہونے چاہئیں۔

تیسری صورت کے متعلق واضح ہو کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری نہیں ہے اسلئے ان کا اندراج کاغذات میں نہ ہونا چاہیے۔ لیکن ملحوظ رہے کہ رٹم سار جھیل تالاب چراگاہ پوٹے ہذا سے جنگل کی آمدنی جدا چیز ہے۔
سٹاک مغربی و شمالی - ۹۱ اور دفعہ ۱۷

سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی۔
"یہ امر واضح کرنے کی غرض سے کہ جس قیاس کے لیے جملے کا اس دفعہ میں حکم ہے وہ صرف ایسے کاغذات کی بنا پر کیا جاسکتا ہے جو ان طریقوں کے مطابق لیا جکے گئے ہیں جنگلی نسبت اس باب میں بجز زمینان صحت حکم سے ہم نے الفاظ "مرتبہ حسب احکام باب ہذا" داخل کر دیئے ہیں ہم نے اور ترمیمات بھی مطابق ان ترمیمات کے کر دی ہیں جو دفعہ ۱۷ میں کی گئی ہیں۔"

نہ ہر گاہ کہ وہ اراضی کی نسبت ایسے استحقاق کا عدالت دیوانی میں دعویٰ اور اسکو ثابت کرے جسکا رجسٹر مقررہ حسب فقرات لالف تا خابت (د) دفعہ ۳۲ میں درج کیا جانا ضروری ہے۔

دفعہ ۹۱ ایکٹ ۱۹ کے متعلق حسب ذیل فیصلے ہیں۔
(۱) بورڈ سے تجویز ہوئی کہ مسل بند و بست کتنی ہی احتیاط سے مرتب اور صدق ہو مگر یہ ایسا طول طویل کام ہے کہ غلطیاں واقع ہو سکتی ہیں لہذا اسکی پابندی تصدیق کرنی چاہئے پر بھی نہیں آکر ایک فریق اس کے نسبت عذر کر سکتے ہیں اور ہمنشا وہ فعلیہ ایکٹ ۱۹ کے اندر راج بند و بست اس وقت تک صحیح تصور ہوگا جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے لیکن اگر اندراج بند و بست کسی حکم یا فیصلہ حاکم بند و بست کے مطابق عمل میں آیا ہو تو وہ فریق جس سے وہ متعلق ہو اس کے پابند ہونگے فیصلہ لیگل ریمرس جلد ۱ صفحہ ۲۵ مسماۃ جے منی بنام موسیٰ رام۔

(۲) جو امور کہ کاغذات بند و بست اور جمعندی موضع میں برنسبت واقعات کاشت کے مندرج ہوں وہ نہایت مضبوط قسم کی شہادت رو ہو سکتے ہیں کاغذات آپاشی کو اندراج بند و بست پر ترجیح نہیں ہے لیگل ریمرس جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ مسماۃ یاد رام بنام چھو پو۔

(۳) ایک مقدمہ دفعہ ۳۱۔ ایکٹ لگان میں کاشتکار نے اندراج بند و بست پر جب میں وہ دخیلکار لکھا گیا تھا استدلال کیا اور یہ بیان کیا کہ برصا مندی مختار قام زمیندار کے وہ بند و بست میں دخیلکار لکھا گیا ہے بورڈ سے تجویز ہوئی کہ مسل میں کوئی ثبوت معاذرہ یا برصا مندی زمیندار یا دستخط مختار قام زمیندار مذکورہ کا نہیں ہے کہ جسکی تصدیق ٹیٹی کلکٹر بند و بست نے کی ہو بلا ثبوت امور مذکورہ بالا کے جسقدر کہ مسل میں موجود مقدمہ ہونا تمام ہے فیصلہ بورڈ ۱۹ مسماۃ مورخہ ۱۵۔ فروری ۱۹۱۶ء۔ شیخ سبحان بنام دوار گائیواری۔

(۴) بورڈ سے تجویز ہوئی کہ کوئی اندراج کاغذات بند و بست باوجودیکہ فریقین متعلقہ سے تصدیق کیا ہو حسب دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ۱۹۔ مسماۃ نواعی ہو کر ثابت کیا جاسکتا ہے جبکہ وہ اندراج عدالتہ بحال

نہ رہ چکا ہو فیصلہ بورڈ مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء چھون لال بنام مسماۃ چھو رانی۔

(۵) اسپیر سنگھ دھور لیٹ تیوار می زمینداران نے حکم بند و بست میں تنازعہ کیا کہ رام کرن کاشکار وغیرہ دخیلکار لکھا جاوے تاریخ ۹۔ ستمبر ۱۹۱۶ء کو بخاخری اسپیر سنگھ حصہ دار ۱۲ ٹیٹی کلکٹر بند و بست نے حکم لکھا کہ حسب برصا مندی زمیندار کے رام کرن بطور کاشتکار دخیلکار کے درج کیا جاوے بعد اس کے صرف گھور لیٹ تیوار می حصہ دار ۳۲ آئے نہ صحت مسل بند و بست کی درخواست دی اور ٹیٹی کلکٹر موصوف نے حکم ۱۵۔ جون ۱۹۱۵ء مہاتمی کی کہ اسامی بطور غیر دخیلکار کے درج کیا جاوے۔ ۱۹۱۶ء

میں ہر دو زمینداران نے اسامی مذکور پر اطلاع نامہ بید علی بموجب دفعہ ۳۱ جاری کیا اور اسامی نے بموجب دفعہ ۳۱۔ ایکٹ لگان کے عذر داری کی اور حکم بند و بست مورخہ ۹۔ ستمبر ۱۹۱۶ء پر استدلال کیا اور زمینداران نے حکم بند و بست مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۱۵ء پیش کیا اسسٹنٹ کلکٹر نے مطابق حکم بند و بست مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۱۵ء اور عدالت اپیل ماتحت نے مطابق حکم بند و بست مورخہ ۹۔ ستمبر ۱۹۱۶ء کے فیصلہ کیا

بورڈ سے تجویز ہوئی کہ ہر دو فیصلے کی کارروائی میں نقص عظیم ہے لہذا اسپر کچھ لحاظ نہیں کیا سکتا اور چونکہ اندراج مسل بند و بست حسب شرائط دفعہ ۹۱۔ ایکٹ ۱۹ مسماۃ ہے اس لیے اسکی نتیجہ و تجویز زمیندار ہو سکتی ہے و ہمنسوخ فیصلے عدالت ماتحت مقدمہ رانہ اولی میں واسطے تجویز زیدادی واپس بھیجا گیا فیصلہ بورڈ ۵۔ جون ۱۹۱۶ء رام کرن سنگھ بنام گھور لیٹ تیوار می۔

باب ۵ بند و نسبت مالگذاری

دفعہ ۵۸ - (۱) تمام اراضی خواہ وہ کسی کام میں لائی جائے اور خواہ وہ تشخیص مالگذاری کہیں واقع ہو ذمہ دار ادا سے مالگذاری سرکار سے سوائے ایسی اراضی کے جو بموجب خاص عطیہ یا معاہدہ گورنمنٹ کے یا بموجب احکام کسی قانون نافذ الوقت کے ایسی ذمہ داری سے کلا مستثنیٰ کر دی گئی ہو۔

(۲) جائز ہے کہ اراضی پر مالگذاری تشخیص کی جائے باوجودیکہ وہ مالگذاری بوجہ اسکے کہ عطا کی گئی ہو یا اولداشت کی گئی ہو یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہو یا منقطع کرالی گئی ہو گورنمنٹ کو واجب الادا نہ ہو۔

(۳) کوئی اراضی کسی مدت قبضہ کی وجہ سے یا سوجہ سے کہ اسکے مالک نے اسکو عطا کر دیا ہو ادا سے مالگذاری کی ذمہ داری سے بھی نہ ہوگی۔

دفعہ ۵۹ - جب تک لوکل گورنمنٹ کی رائے میں کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی قابل بند و نسبت کا بند و نسبت کیا جائے سبب ہو تو وہ ایک اشتہار اس مضمون کا مشترک کرے گی۔ اور ہر ایسا رقبہ مقامی اس اشتہار کی تاریخ سے دوسرے اشتہار کے صادر ہونے کی تاریخ تک جب تک رقبہ مذکور کے کار بند و نسبت کے ختم ہونے کا اعلان کیا جائے زیر بند و نسبت سمجھا جائے گا۔

دفعہ ۶۰ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ایک عمدہ دار جو بعد ازین مہتمم بند و نسبت کے نام سے موسوم ہے باہتمام بند و نسبت کسی ضلع یا دیگر رقبہ مقامی کے مع اُس قدر اسٹنٹ مہتممان بند و نسبت کے جو گورنمنٹ موصوف مناسب سمجھے مقرر کرے۔

اور وہ عمدہ دار اپنے ایسے تقرر کی حالت میں ان اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا آنکھ لکھے ہیں

مقرر کیا جاتا
مہتممان بند و نسبت
کا اختیار

جب تک ختم
ہونے کا اشتہار
نہیا جائے
مہتممان بند و نسبت
سمجھا جائے گا

۱۸ - ۵۵ مالک مغربی و شمالی - ۳۷ - اردو	۱۷ پنجاب - ۳۸ (۱)
۱۹ - ۵۵ مالک مغربی و شمالی - ۳۸ - اردو	۱۸ پنجاب - ۳۸ (۲)
	۱۹ اردو - ۳۸ (۱)
	۲۰ مالک مغربی و شمالی - ۳۸ (۱) - ۱۲

کیے گئے ہیں اسوقت تک عمل میں لائیں گے جب تک کہ وہ رقبہ مقامی زیر بند و بست رہے۔
 دفعہ ۶۱۔ جب کوئی رقبہ مقامی زیر بند و بست ہو تو جائز ہے کہ نقشہ جات اور خسرہ
 جات کے مرتب رکھنے اور سالانہ رجسٹرین کے شیڈول کرنے کا فرض منصبی گلگت سے مستم بند و بست
 کو بموجب احکام بورڈ منتقل کر دیا جائے اور اس صورت میں مستم بند و بست وہ تمام اختیارات
 عمل میں لائے گا جو حسب باب ۳۳ گلگت شہر کو ملتا کیے گئے ہیں۔

گلگت کے زائیں
 کا مستم بند و بست
 کو منتقل
 کیا جاتا

دفعہ ۶۲۔ لوکل گورنمنٹ کو لازم ہے کہ بموجب ان عام اصول کے جو جناب نواب
 گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل نے منظور فرمائے ہوں مالگزارى تشخیص کرنے میں مستم بند و بست
 کی ہدایت کے لیے قواعد مرتب کرے۔

گورنر شہر
 نقشہ
 نسبت
 جاری کوئی

دفعہ ۶۳۔ مستم بند و بست بموجب ان قواعد کے جو حسب دفعہ ۶۲ مرتب کیے جائیں
 مکان کی شرح اور رجسٹریشن
 کی شرحیں
 مالگزارى
 کرے گا اور ایسی منظوری کے موصول ہونے پر اپنی تجاویز تشخیص کی نسبت مرتب کرے گا اور
 انکی رپورٹ بغرض صدر حکم بورڈ کے ارسال کرے گا۔

دفعہ ۶۴۔ ایسی تجاویز کے متعلق بورڈ کے احکام موصول ہونے کے بعد اور پیاہند
 احکام مذکور کے مستم بند و بست کو لازم ہے کہ ہر محال کی جمع شخصہ کا اس شخص سے اعلان کرے
 جسکے ساتھ اس محال کا بند و بست عمل میں آنے والا ہو۔

مکان کی شرح
 اور رجسٹریشن
 کی شرحیں
 مالگزارى

جمع شخصہ کا
 اعلان

اگر کسی محال میں دو یا زیادہ مواضع یا حصص مواضع شامل ہوں تو مستم بند و بست ہر ایک
 مواضع یا حصہ موضع کی جمع شخصہ کا اور نیز پورے محال کی مجموعی جمع شخصہ کا اعلان کرے گا۔
 اعلان مذکور اسوقت اور اس مقام پر کیا جائے گا جسکو مستم بند و بست
 مشتمل کرے گا۔

دفعہ ۶۵۔ (۱) پیاہندی احکام دفعہ ۶۵، بند و بست اس طور پر کیا جائیگا۔
 (الف) محال تعلقدارى کی صورت میں تعلقدار کے ساتھ۔
 (ب) دیگر محال کی صورت میں مالک محال کے ساتھ یا اگر دو یا زیادہ مالک ہوں تو لبر وارڈن کے

کسی ساتھ
 بند و بست کیا
 جائیگا

<p>۲۹ اردھ - ۱۵۴ مالگزارى مغربى و شمالى - ۱۵۴</p>	<p>۳۹ مالگزارى مغربى و شمالى - ۱۵۴</p>
--	--

ساتھ الاٹس صورت میں کہ مستمبند و بست بوجہ خاص یہ قرار دے کہ جو یا مکان کے ساتھ بند و بست کیا جانا چاہیے۔

(۲) اگر کوئی تعلق دار یا دیگر مالک جس کے ساتھ سب حالت دیگر بند و بست کیا جاتا۔

(الف) اپنے محال یا حصہ کا قبضہ کسی مرتہن کو دے چکا ہو تو بند و بست ایسے مرتہن کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

(ب) محنون یا نابالغ ہر یا اور ایسا شخص ہو جو قابل معاہدہ کرنے کے نہ ہو تو اس کی طرف سے بند و بست اسکے قائم مقام قانونی کے ساتھ کیا جائیگا۔

جس میں شخص کا اعلان کیا جائے اور رضامند ہونے کا اثر

دفعہ ۶۶۔ اگر وہ اشخاص جو اپنے ساتھ بند و بست کرانے کا استحقاق رکھتے ہیں اس مجمع شخصہ پر جبکہ اس طور پر اعلان کیا گیا ہے راضی ہوں تو وہ اور وہ اشخاص جتنے وہ قائم مقام ہوں اس جمع کے ادا کرنے کے مستوجب ہوں گے۔

(الف) اگر بند و بست سابق کی میعاد منقضی نہیں ہوئی ہے تو اس تاریخ سے جبکہ یہ میعاد منقضی ہو۔

(ب) اگر میعاد مذکور منقضی ہو گئی ہو تو اس رضامندی کی تاریخ یا اس تاریخ تا بعد سے جو بورڈ قرار دے۔

جو شخص کا تقسیم کیا جائے

اور ان محالات میں جنہیں اراضی یا حصہ اراضی چند اشخاص کے قبضہ جداگانہ میں ہو مستمبند و بست کو لازم ہے کہ اس مجمع شخصہ کو اس اراضی پر جو اس منج سے قبضہ میں ہو تقسیم کر دے۔

صورت میں مابین اسی وقت اور جو تاریخ کے متعلق اطلاع کا نام لیا جائے

دفعہ ۶۷۔ جس محال میں حسب رواج مقررہ اراضی یا تعداد مالگذاری جو ذرا ہر حصہ دار کے واجب الادا ہو بہ اوقات معین از سر نو تقسیم یا تجویز ہوا کرتی ہو مستمبند و بست کو جائز ہے کہ حصہ داروں کی درخواست پر اسی رواج مقررہ کے موافق اسی طور پر از سر نو تقسیم یا تجویز کرادے۔

خارج کیا جاتا ہے اور اس وقت سے رضامند ہونے سے کیا کرے

دفعہ ۶۸۔ اگر وہ شخص جس کے ساتھ بند و بست ہونا چاہیے مجمع اعلان کردہ مستمبند و بست

۱۷ ممالک مغربی و شمالی ۱۷۴ - اودھ ۱۷۵	۱۷ ممالک مغربی و شمالی - ۱۷۶
دفعہ ۱۷۸ پر یہ فیصلہ ہیں۔	۱۷ ممالک مغربی و شمالی - ۱۷۷

کے منظور کرنے سے ۳۰ دن کے اندر اس تاریخ سے کہ ستم بند و بست نے حسب دفعہ ۴۴ اس
 جمع کا اعلان کیا ہوا نکار کر سے یا (عرصہ مذکور کے اندر) اسکے منظور کرنے میں قاصر رہے
 تو ستم بند و بست کو لازم ہے کہ اسکی رپورٹ سرفت کٹنے کے بورڈ کی خدمت میں بھیجے۔
 اور بورڈ کو یہ حکم صادر کرنے کا اختیار ہے کہ جس شخص نے اس منج پر انکار کیا ہو یا جو اس
 طرح قاصر رہا ہو وہ اس مدت تک جو بورڈ مناسب تصور کرے اور حکم مذکور کی تاریخ سے
 پندرہ سال سے زیادہ نہ ہو بند و بست سے خارج کیا جائے۔

اور کلکتہ کو اختیار ہے کہ بورڈ کی منظوری پہلے حاصل کر کے محال کو اس عرصہ تک
 یا اسکے کسی جز تک یا قومی استاجری پر دسے یا زیر انتظام خاص سرکار بطور عام تحصیل اسکے اور کلکتہ کو لازم ہو کہ اس
 شخص کو جو اس طرح بند و بست سے خارج کیا جائے سالانہ حق مالکانہ جبکا وہ حسب دفعہ
 ۴۷ مستحق ہوا داکرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر محال محال تعلقداری ہو تو تعلقدار اپنے کل محال کے بند و بست
 سے بلا حصول منظوری یا قبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر بہ اجلاس کونسل یا محال مذکور
 کسی حصہ کے بند و بست سے بلا منظوری لوکل گورنمنٹ خارج نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۴۹۔ اگر تعلقدار اپنے تعلقہ کے کسی جزو کے بند و بست سے حسب دفعہ
 ۴۸ خارج کیا جائے اور اگر ایسا جزو مقبوضہ کسی مالک ادنیٰ کا بطور بند و بست نسکی رہنے والی
 ہو تو اس مالک ادنیٰ سے پابندی ان شرائط کے جنکی نسبت بورڈ دہر صورت میں
 ہدایت کرے اس جزو کی استاجری قبول کرنے کے لیے کہا جائیگا۔

دفعہ ۵۰۔ اگر ایسا مالک ادنیٰ جمع مخصوصہ قبول کرے تو وہ تعلقدار جو اس طرح
 خارج کیا گیا ہو جزو مذکور کے منافع سے اسقدر حق مالکانہ پانے کا مستحق ہوگا جو بورڈ مقرر کرے

استاجری
 قبول کرنے
 کے وقت
 مالک ادنیٰ
 سے کہنا
 تعلقدار
 تعلقہ از
 بند و بست
 کا حق مالکانہ

سے کوئی حق مخالف استحقاق اصل قابض کے بعد اختتام
 بند و بست حاصل نہیں ہوتا اصل قابض کو اختیار دہر
 بند و بست کا ہے ہائی کورٹ الہ آباد یکم دسمبر ۱۹۱۸ء
 محمد عطاء اللہ بنام محمد محمد اللہ -
 ۱۵ اودھ - ۳۲ -
 ۱۵ اودھ - ۳۳ -
 ۱۵ اودھ - ۳۴ -

(۱) حاکم بند و بست نے اگر حق مالکانہ دلانا
 تجویز نہیں کیا تو حق مذکور عدالت دیوانی سے نہیں
 لے سکتا صدر دیوانی عدالت اگر مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۱۸ء
 گلاب سنگھ بنام ٹھکوری صاحبہ -
 (۲) جبکہ اراضی منقبطہ کے اداس مالکدار اسکی
 اصلی قابض نے انکار کیا ہو اور بند و بست انھیں اراضی کا
 کسی غیر شخص کے ساتھ ہوا ہو تو تجویز ہونی کہ ایسے بند و بست

لیکن مقدار اس مالکانہ کی اس حصہ نکاسی خام سے۔ اگر کچھ ہو۔ زائد نہ ہوگی جسکے پائے
وہ تعلقدار در صورت قبول کرنے جمع کے مستحق ہوتا۔

اور صورتوں میں وہ تعلقدار جو اس طرح برخارج کی گئی ہو (بہا بندی
حکام بورڈ) جزو مذکور کے منافع سے اس قدر حق مالکانہ پانے کا مستحق ہوگا جسکی مقدار جمع مجوزہ کی مقدار
پر پانچ روپیہ فی صدی سے کم اور پندرہ روپیہ فی صدی سے زیادہ نہ ہوگی۔

خارج کے چوتھے
مالک سے
بندوبست
قبول کرنے
کے لیے ہونا

دفعہ ۱۷۔ جب میعادِ عینہ دفعہ ۶۸ منقضی ہو جائے تو کلکٹر اس شخص سے جو اس وقت
مستحق بندوبست کا ہو اس رقبہ مقامی کی باقی ماندہ میعاد بندوبست کے لیے جس میں کہ محال متعلقہ
واقع ہو اس جمع پر جسکی نسبت بورڈ ہدایت کرے محال کے بندوبست کے منظور کرنے کے لیے
کے گا۔ اگر وہ شخص اس کے منظور کرنے سے انکار کرے تو جائز ہے کہ منظورسی بورڈ اور بیانیہ
حکام دفعہ ۶۸ کے جس حد تک کہ وہ احکام متعلق ہوں وہ شخص بندوبست سے اس قدریت
کے لیے جسکی بورڈ ہدایت کرے اور جو اس رقبہ مقامی کی باقی ماندہ میعاد بندوبست سے
زیادہ نہ ہو خارج کر دیا جائے۔

ضابطہ عمل
اس صورت
میں جب
چند مالکانہ
میں سے
قبول جمع
کرنے سے
انتہا کر رہے

دفعہ ۱۸۔ اگر کسی ایسے محال میں جسکی ارہنی یا کسی اراضی کا کوئی حصہ چند اشخاص کے
قبضہ خدگانہ میں ہو اور جسکی نسبت مستم بندوبست نے یہ تجویز کر لیا ہو کہ جملہ مالکان کے ساتھ
سب دفعہ ۶۹ بندوبست کیا جائے کوئی حصہ دار اس تاریخ سے جبکہ مستم بندوبست نے
سب دفعہ ۶۸ اعلان کیا ہو تین دن کے اندر اس جمع کے منظور کرنے سے
جسکا اس طرح اعلان کیا گیا ہو انکار کرے یا قاصر رہے تو مستم بندوبست کو جائز ہوگا کہ اس شخص
کے حصہ کو جو اس جمع پر انکار کرے یا قاصر رہے ایسی میعاد کے لیے جو پندرہ سال سے زیادہ
نہ ہو محال کے کل حصہ داران باقی ماندہ کے نام یا انہیں سے کسی کے نام منتقل کر دے جو
اس انتقال کے قبول کرنے پر رضامند ہوں یا ہو۔ اور وہ حصہ داران جو انتقال کو قبول کریں

بندوبست کو جائز ہوگا کہ... منتقل کرنے کا نام کر دے ہوں
یہ ضروری ہو کہ یا تو یہ تبدیلی کجا اور نہ یہ حکم درج کیا جائے کہ یہ حالت
میں کہ مستم بندوبست مناسب سمجھے اس مدت میں اضافہ کر دے
جس کے اندر جمع قبول کیا سکتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جا
تو اکثر ایسی صورتیں پیدا ہونگی جنہیں صریح مستحق ہوں گی

۱) دفعہ ۶۸ مالک مغربی و شمالی - ۱۹۰۶ (۱)
اس کے متعلق سلیٹ کیٹیگی کی رپورٹ
یہ ہے
یعنی اس دفعہ میں بجائے الفاظ "تو مستم
بندوبست... منتقل کر دے گا" کے الفاظ "تو مستم

اُس مالک کو کوئی سالانہ حق مالکانہ جب تک کہ وہ حسب دفعہ ۴۱ سے مستحق ہے ادا کریں گے۔

اگر کوئی حصہ دار ایسے انتقال کو قبول نہ کرے تو تمام محال کی نسبت حسب دفعہ ۴۱ اس طرح عمل کیا جائیگا کہ گویا کل حصہ دار جمع کے قبول کرنے سے انکار کر چکے ہیں یا قاصر ہیں۔

دفعہ ۴۲۔ جب یہاں میں حسب دفعہ ۲، منقذی ہو جائے تو اگر وہ حصہ دار جبکہ حصہ منتقل کیا گیا ہے اس وقت جمع اعلان کردہ مہتمم بندوبست کو قبول کرے تو کل طور پر اُس حصہ دار کو اُس کے حصہ دار کا قبضہ کر دے گا۔

اگر ایسا حصہ دار اس طور پر قبول نہ کرے تو باقی ماندہ سبب و بندوبست محال مذکور کے لیے انتقال برقرار رکھا جائیگا۔

دفعہ ۴۳۔ جو مالک حسب دفعہ ۶۸ بندوبست سے خارج کیا گیا ہو یا جبکہ حصہ حسب دفعہ ۴۲۔ منتقل کیا گیا ہو وہ ایسے اخراج یا انتقال کے زمانہ میں مستحق ہو گا کہ۔

(الف) اگر اسکے پاس ایسی اراضی نہ ہو جس پر اسکو اپنے حقوق ملکیت کے انتقال پر بطور اساسی ساقط الملکیت کے حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۴، (الف) ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۹۰۲ء جیسی کہ صورت ہو قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہوتا تو وہ سالانہ حق مالکانہ جسکی تعداد مالگزارسی مخصوصہ محال یا حصہ متعلقہ کے فی صد بانج سے کم اور فی صد پندرہ سے زیادہ نہ ہو پاتا رہے۔ یا

(ب) اگر اسکے پاس ایسی اراضی ہو تو اسپر یا اولیٰ ہے ایسے لگان کے قبضہ سے جو مہتمم بندوبست بہ برطالبت احکام دفعہ ۱۸ ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی

مس
حصہ دار کا
حصہ منتقل
کیا گیا ہے
اس لیے
حصہ لینے
کے لیے
کھتا

حق مالکانہ
بر بندوبست
سے خارج
کے ہونے
مالک یا
مالک
اور
حصہ منتقل
کیا گیا ہے
یا
جائے

<p>بندوبست سے خارج رہیں بطور اساسی ان ساقط الملکیت سمجھ جائینگے</p> <p>۴۳۔ (۳)۔ اس فقرہ کا یہ منشا ہے کہ جو رعایت لگان کی ہر روپے میں چار آنہ کی اساسی ساقط الملکیت کے ساتھ کی جاتی ہے وہ بطور جزا اُس حق مالکانہ کے محسوب کیا جائے گی</p>	<p>۱۔ دفعات پچائش و ۵۱ مالک مغربی و شمالی و ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ اودھ۔</p> <p>سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق حسب ذیل ہے</p> <p>۴۴۔ (۱) ہم نے ضروری الفاظ بضر تو ضیح اس امر کے داخل کر دیے ہیں کہ خارج شدہ مالکان اُس حصہ کے بندوبست</p>
--	--

صفحہ ۷۴ یا دفعہ ۷۴ (الف) ایکٹ لگان ملک اوورہ ۱۸۵۷ء جیسی کہ صورت ہونے پر مقرر کرے اور اگر ایک ٹنٹ اس لگان کا جو اس طرح مقرر کیا جائے محال یا حتمی تعلقہ کی مالگزاری کے فیصلہ بند رہے کہ جو تو اس قدر رسالہ حق مالکانہ پاتا رہے کہ اگر وہ ایک ٹنٹ مذکورہ بالا میں جوڑ دیا جائے تو ایسی مالگزاری کرنی صد پانچ سے کم اور فی صد پندرہ سے زیادہ نہ ہو۔

مالک مغربی و شمالی
میں اختلاف حکم
ہوئے کہ جو مختلف
فرق علیحدہ اور
مختلف حقوق
رکھتے ہوں ان
سے کسکے ساتھ
بندوبست کیا جا
اور اس میں تقسیم
یہ دفعہ مطابق ۵۲ مالک مغربی و شمالی
کا طریقہ مقرر
ہوئے گا اختیار

دفعہ ۷۵۔ مالک مغربی و شمالی میں جب چند اشخاص کسی محال میں حقوق ملکیت جراگانہ قابل وراثت اور قابل انتقال رکھتے ہوں اور وہ حقوق اقسام جداگانہ کے ہوں تو ہر قسم بندوبست کو لازم ہوگا کہ حسب قواعد جو پیشرو (امور مفصلہ ذیل) تجویز کرے۔

(الف) یہ کہ ان اشخاص میں سے کس کے ساتھ معاہدہ اداسے مالگزاری کا کیا جائے مگر یہ بات اس طور پر ہونی چاہیے کہ دیگر اشخاص کے حقوق کے حفظ کے لیے انتظام فرار و اسی عمل میں آئے۔ اور

(ب) یہ کہ جو چند اشخاص حقوق مندرکہ بالا جداگانہ رکھتے ہوں ان میں محال کا منافع خالص تا میں علا بندوبست کس طریقہ سے اور کس حساب سے منقسم کیا جائے۔

اختیار نسبت
اس میں کہ ایسے
محال کے مالکوں کی
طرف سے جو یہ
۷۵ کے ذیل میں
آسکتا ہو مالک
اور اس سے بندوبست
کے حکم کے تحت
کیا جائے

دفعہ ۷۶۔ (۱) اگر کسی ایسے محال میں جس سے احکام دفعہ ۷۵ تعلق رکھتے ہوں حقیقت یا ملکیت جداگانہ کے باہم تعلق حقیقت اعلیٰ اور حقیقت ادنیٰ کا ہوا اور بندوبست اس فریق کے ساتھ کیا جائے جو حقیقت اعلیٰ رکھتا ہے تو ہر قسم بندوبست کو جائز ہے کہ مالک اعلیٰ کی طرف سے بندوبست کسی (بجنتہ داری) مالک ادنیٰ کے ساتھ کرے اور اس بندوبست کے رو سے اس مالک ادنیٰ کو لازم ہوگا کہ اس محال کی بابت حق قدر مطالبہ سرکاری ہو مع اس حصہ منافع محال کے جو سب دفعہ ۷۵ مالک اعلیٰ کے واسطے قرار پایا ہو مالک اعلیٰ کو ادا کیا کرے۔

۷۶۔ (۱) بعد اختتام معاہدہ بندوبست زمین اس وقت تک کہ مجمع متنازعہ ایک ساتھ بندوبست کیا جائے کہ وہ لگاتار اس وقت تک کہ حقوق ملکیت کو حق معاہدہ لان میں نہ بیا دینے بندوبست تک چھوڑی ہوگی۔

(۲) بندوبست ان اشخاص کے ساتھ ہونا چاہیے جو اعلیٰ مالکوں کے رہے نہ کہ انکا پانچواں حصہ ساتھ لیکن ہر قسم علیہ منقولہ منت جگہوں اس بنام ہمارے۔

جس کا مالک خلیج شدہ مستحق ہے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیے اور مختصر طور سے اس تحریر کو یاد کیا ہو کہ ۵۶ رعایت آسامی مذکورہ کے ساتھ یہ لفظ اور ایک ٹنٹ لگان مقررہ کے تحریر کر دی گئی ہے۔ (اس طرح سے) محسوب کیے گئے ایک ہی حصہ ہر طرفہ کی اور ان کے تالیف سالانہ کے ساتھ اس کے حصے دینے کے ایک خاص نوعیت کا ہونا لازم آتا جو صورت تعیین رہی۔

مالک ادنی کا خارج کیا جائے

(۲) اگر مالک ادنی ایسے بند و بہت شکلی (مختہ داری) کو منظور کرے ایسے انکار کرے تو محال میباد بند و بہت مالک اعلیٰ کو دی جا جائے گا اور مالک ادنی اس اراضی کو اگر کچھ ہو جسکی کاشت وہ خود بتا بیخ انکار کرتا ہو بطور اسامی ساقط الملکیت کے اس شرح لگان پر جو بہتیم بند و بہت بمطابق احکام دفعہ ۱۰- ایکٹ قبضہ اراضی مسالک مغربی و شمالی سال ۱۹۱۶ مقرر کرے اپنے قبضہ میں رکھے گا۔

(۳) اگر ایک ٹلٹ اس لگان کا جو اس طرح مقرر کیا جائے اس زمین سے زمیندار کے قبضہ بندہ کم ہو جو حسب دفعہ ۵۷ مالک ادنی کے لیے مقرر کیا جائے تو مالک اعلیٰ اس قدر سالانہ حق مالکانہ مالک ادنی کو ادا کرے گا کہ جو اگر ایک ٹلٹ متہ کرہ بالامین جوڑو یا جاد سے تو ایسے زمیندار کے فے صد پانچ سے کم اور فے صد چنرہ سے زیادہ نہ ہو۔

(۴) اگر مالک ادنی ایسے انکار کرنے کی تاریخ پوکھی اراضی کو کاشت نہ کرتا ہو تو مالک اعلیٰ اسکو اس قدر سالانہ حق مالکانہ ادا کرے گا جسکی نسبت پورہ ڈھایت کرے اور جو اس زمیندار کے فے صد پانچ سے کم اور فے صد چنرہ سے زیادہ نہ ہو جو اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

یہ دفعہ مطابق ۵۴ مالک مغربی و شمالی ہے۔

دفعہ ۵۷۔ اگر ایسے محال کا بند و بہت مالک ادنی کے ساتھ کیا جائے تو جو رقم اسکو ادا کرنی چاہیے اسکو مستم بند و بہت ایسی تعداد میں مقرر کر لگا جو ایسے محال کی جمع مشغفہ اور نیز اس حصہ منافع کے مساوی ہو جو مالک اعلیٰ کے واسطے تجویز کیا جائے اور اس صورت میں حصہ مالک اعلیٰ کا بطور مالکداری کے وصول کیا جائے گا اور کل اسکو اسکا حصہ

تخصیص مالک ادنی پر جیسے بند و بہت اس کے ساتھ کیا جائے

یہ دفعہ مطابق ۵۵ مالک مغربی و شمالی ہے۔

دفعہ ۵۸۔ اگر مالک مغربی و شمالی میں کسی محال میں ایسے اشخاص ہوں جو اس محال میں قابض ایسے حقوق ملکیت کے ہوں جو اس قسم کے نہ ہوں کہ ان کے قابض کو اسوقت بند و بہت کا حاصل ہو تو مستم بند و بہت کو چاہئے کہ ایسا انتظام کرے کہ ان اشخاص کے حقوق موجودہ ملک کے بل مساوی کے قبضہ کا محفوظ آنے کے واسطے ہو جاوے۔

یہ امر اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ

مالک مغربی و شمالی اختیار ایسے اشخاص کے نفع کو واسطے انتظام کرے گا جو ایسے حقوق رکھتے ہوں جن کے اس محال کے بند و بہت حاصل نہ ہو

لہذا سلیکٹ گیشی کی رپورٹ اسپرہ جو جو اس دفعہ میں ہی تبدیل کر دی ہو جو جو دفعہ ۵۷ کی دفعہ ۵۷ میں کی ہو

(الف) مالکوں کی طرف سے اُن اشخاص کے ساتھ باہت کسی ایسی اراضیات کے جو فی الواقع اُن کے قبضہ میں ہوں مندرجہ ذیل کی بنیاد پر۔ یا
 (ب) اُن محالات میں جن کا قبضہ بطور جائیداد غیر منقسمہ مشترکہ کے ہوا جس حال میں کہ وہ حقوق یہ حقوق ہوں کہ اسامیوں سے کسی قدر روپیہ یا حصہ پیداوار زراعت کا لیا جاتا ہو اُس کے عوض میں محال کے کسی حصہ میں جبکہ منافع مستقیم مندرجہ ذیل کی راسے میں مساوی اُس روپیہ یا حصہ پیداوار کے ہوتی ملکیت اُن کو دیا جائے۔ یا

(ج) ایسے اور کسی طور پر جس سے اشخاص مندرجہ فقرہ اول دفعہ ہذا کے حقوق موجودہ یا اُن کے بدلے مساوی کا تمتع حاصل رہے۔ یہ دفعہ مطابق ۷۹ ستمبر ۱۹۱۷ء

اودھ میں
مقرر کرنا لگان
یا فتنی ڈنگس

دفعہ ۷۹۔ اودھ میں محال کی حج مشرف کے اعلان کرنے کے بعد مستقیم مندرجہ ذیل طبقہ بابت احکام کی بنیاد پر مندرجہ ذیل اشخاص کے حقوق متعلق ہوگی اور یہاں بندہ کسی (بجنتہ داری) ملک اودھ ۱۹۱۷ء جہاں تک کہ احکام مذکور متعلق ہوگا جو محال کے تمام مالکان اور ان کو خواہ اُن کے حق مندرجہ ذیل کی (بجنتہ داری) ہوا ہو یا نہ ہو اور تمام اُن اشخاص کو جن کے پاس ٹھیکہ جات قابل و ناقابل انتقال ہوں اور جو بموجب فیصلہ عدالتی کے اراضی پر قابض ہوں ادا کرنا ہوگا۔

جب لگان حسب مندرجہ بالا مقرر کر دیا جائے تو حصہ داروں کو اختیار ہے کہ اس امر کا اقرار کریں کہ اُن میں سے ایک شخص بطور اُن کے قائم مقام کے لگان ادا کیا کرے گا اور مستقیم مندرجہ ذیل ایسے اقرار کو قلعین کرے گا لیکن اس قسم کا کوئی اقرار اُس ذمہ داری پر جو تمام حصہ داران پر پڑا ہے اُن کے دریا لفظ اُن لگان کی بابت ہے سو اثر نہ ہوگا۔

کوئی امر مندرجہ دفعہ ہذا اُس (سامی) رعیت کے لگان واجب الادا سے متعلق نہ ہوگا جبکہ حسب احکام ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۹۱۷ء حق دخلکاری (قبضہ داری) حاصل ہو۔

۱۔ یہ دفعہ قریباً اودھ مالگذاری ایکٹ کی دفعہ ۳۳ سے متعلق ہے۔ یہ دفعہ بندہ ہاں تک نام سہ ماہی خاتمہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو بورڈ مال سے منظور ہوئی کہ جو لگان دفعہ ۳۳ کی رو سے مقرر کیا جائے اس کا اضافہ دفعہ ۳۳ کی رو سے نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی منظور ہوئی کہ اگر کسی بندہ بابت گزشتہ میں لفظ قبضہ داری جو مندرجہ ذیل سے دخلکاری ملو نہیں ہے

صفحہ ۸۰۔ مالک مغربی و شمالی زمین جو اراضی افتادہ از رد سے تجویز عدالتی کسی محال کے جزو قرار نہ دی گئی ہو اور نہ بروقت کسی بند نسبت سابق کے کسی محال کی حدود کے اندر داخل کی گئی ہو اسکی نشان بندی مستعمل نسبت کو کرنی لازم ہے۔ اور شارالید کو لازم ہے کہ ایک روپکار کچھ زمین یہ قرار دے کہ اراضی مذکور ملکیت سرکار ہے اور اسی مضبوطی ایک شمار جاری کرے اور زمین پیاپیا کرے کہ وہ کل شاخص جو اس اراضی پر کرنی دعویٰ رکھتے ہوں۔ بتاریخ شمار سے تین مہینہ کے اندر اپنا دعویٰ پیش کریں۔

خداوند علی مغربی
و شمالی زمین
ارضی مالک و کثرت
برسابق کے بند نسبت
میں کسی محال
میں داخل
نہ کی گئی ہو

صفحہ ۸۱۔ یہ شمار مستعمل دفعہ ۱۔ ایکٹ ۳۴۔ مہرہ ۱۹۱۶ء کے (ایکٹ مغربی) انضباط قواعد واسطے تصدیق و عادی اراضی افتادہ و اسکے اس اراضی کی نسبت عمل کیے جائے گا شمار سمجھا جائیگا۔ اور جو شخص دعویٰ اس اراضی پر رکھتا ہو اسکو اسی ایکٹ کے احکام کے مطابق کاروائی کرنی چاہیے اور ایسے و عادی کے فیصل کرنے میں مستعمل نسبت کو اس ایکٹ کے بموجب کلکٹر کے اختیارات حاصل ہونگے۔ (۱۳) سٹیٹوٹ قانونی کاروبار دیکھو

یہ شمار مستعمل
۳۳ ایکٹ
مہرہ ۱۹۱۶ء
سمجھا جائیگا۔

صفحہ ۸۲۔ اگر کسی افتادہ اراضی کے حق ملکیت کی بابت کوئی شک ہو گیا ہے یا کسی نسبت یہ تجویز ہو کہ وہ ملکیت سرکار ہے لیکن مالک محال یہ تسلیم نہ کرے کہ اسکو وہ ہوتے ہو تو کسی کی جوائی یا اغراض زراعت کے لیے مستعمل کرے اس سے مستعمل نسبت کو جائز ہے کہ اس اراضی افتادہ میں سے حصہ کرے کہ مشارکین اس اغراض کے لیے ہر ذریعہ سمجھے اس محال کے متعلق کر دے اور باقی اراضی کی نشان بندی کرے اسکو ملکیت سرکار قرار دے۔

خداوند علی نسبت
ایسی اراضی افتادہ
کے جسکی نسبت
کسی کا دعویٰ
نہ ہو یا جو
کی ملکیت تجویز
کی جائے

صفحہ ۸۳۔ اگر دعویٰ وار حسب حکم ایکٹ ۳۴۔ مہرہ ۱۹۱۶ء کے اس اراضی افتادہ کے کل یا جزو کی نسبت دعویٰ حاصل کرے تو مستعمل نسبت کو لازم ہوگا کہ جس اراضی کی بابت اس طرح پر استحقاق ثابت کیا جائے کہ اسکو نسبت حسب احکام باب ہذا عمل میں لائے۔

بند نسبت کسی
ارضی افتادہ کا
جو دعویٰ وار کی
ملکیت تجویز کی
جائے

صفحہ ۸۴۔ راجن علاقہ میں ایک سے زیادہ مالکان ہون ان میں مستعمل نسبت

انتظام سپر
حصہ دار فرمائند

۱۔ مطابق مالک مغربی و شمالی ۶۱	۵۔ مطابق مالک مغربی و شمالی ۵۸
۲۔ مطابق مالک مغربی و شمالی ۶۵	۶۔ مطابق مالک مغربی و شمالی ۵۹
۳۔ دفعہ ۵ پر حسب ذیل فیصلے قابل از غلط ہیں:	۷۔ مطابق مالک مغربی و شمالی ۶۰

ہوئی طلبند
کیا جانا چاہیے

اس انتظام کو قلمبند کر سے گا جس پر لہذا باب امور مفصلہ ذیل کے امتخاص متعلقہ راضی ہوئے ہوں
 (الف) درباب تقسیم سناغ کے جو جوہر مالکان کے وسائل مشترک سے پیدا ہوتے ہوں۔
 (ب) درباب نوعیت و تقسیم حصہ رسدی اخراجات ریم کے۔
 (ج) جس صورت میں کہ محال پر یا سٹی پر یا محال کے اور حصہ ذیلی بر قبضہ مالکان بلا مشروط
 کا ہو تو درباب اس طریقہ کے بموجب حصہ داران اپنا اپنا حصہ اس مالگذاری کا ادا
 کریں گے جو منقسم بندوبست نے اس محال پر مقرر کی ہو یا اس سٹی یا حصہ ملی
 پر تقسیم کر کے قائم کی ہو
 (د) درباب اس طریقہ کے جس کے بموجب لمبردار یا حصہ دار کا شکار دن سے تحصیل کریں گے

<p>۱۔ لمبردار اور حصہ داروں کے سناغ کا کوئی حصہ والا لیکن انکا امانت دار نہیں ہو اور اسلئے وہ بقا بل حصہ داروں کے اپنا قبضہ و مفاد ثابت کرنے سے منج نہیں ہوا ان میں لارپورٹ آف آباد جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ پر طوطا رام بنام برکشن ویکلی نوٹس آف آباد صفحہ ۱۰۰ الم نرائن بنام مادھو۔ ۲۔ جہاں کو کلکٹر ضلع اپنے حکم سے کسی کو لمبردار مقرر کر دے ایسا لمبردار بندوبست میں مقرر ہونے لمبردار کی طرح اسامیان سے لگان وصول نہیں کر سکتا اور نہ بجالت نہ ہونے کسی انتظام مند رجہ بندوبست حسب دفعہ ۱۰ کے یا رواج مقامی یا معاہدہ خاص کے کوئی حصہ دار اس امر کا جواز ہے کہ لگان کن محال کی بابت کسی اسامی سے تنہا وصول کرے۔ (انڈین لارپورٹ آف آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۱) پارچی بنام چتاوار۔</p>	<p>مفصل بیان ابواب کا زیر دفعہ ۵۶ صفحات ۲۴ و اس کتاب بنا بین درج ہے ۵۔ دستور دیہی جس کا مذکورہ میں لکھتے ہیں اس سے واجب العرض کہتے ہیں پہلے اسکا نام ایڈریس ٹرینشن پیپر تھا اب دستور دیہی اور ضمیمہ کھیوٹ سے بھی موسوم ہونے لگا ہے شرط شقیہ بھی اسی کا بند میں لکھی جاتی ہے گور کھیوٹ و بست کی نسبت سرکار بلوچ سے یہ حکم دیا کہ گاؤں مسلمانوں کے قبضے میں تو جو حصہ دار رواج شقیہ چاہیں اور ثابت بھی کریں تو اندراج کیا جائیگا اس سرکلور کا پتہ سادھو ساہو جتا رام بنام (انڈین لارپورٹ جلد ۱۷ آف آباد صفحہ ۱۱۱) میں درج ہے اندراج بندوبست کا پہلے تو معاہدے کے حکم میں تھا لیکن اب صرف رواج رگیٹا فیصلہ مقدمہ سادھو ساہو مذکورہ بالا پڑھنا چاہیے۔ فیصلہ مذکور سے یہ بھی ظاہر ہے کہ لارپورٹ رواج کے ایسا اندراج بندوبست کے ختم ہو جانے کے بعد بھی بکار آدر رہتا ہے۔ اگر تقسیم عمل میں آئے اور جہاں واجب العرض نہ بنے تو سابق واجب العرض کی وقعت کیا ہوگی اس کے متعلق و تقسیم بنام کالکا سنگھ ویکلی نوٹس آف آباد ۱۹۹ صفحہ ۱۱۱ میں بخوبی بحث کی گئی جو دعوی واجب العرض پر نہیں ہو اس کے لیے الفاظ واجب العرض قابل لحاظ ہوتے ہیں مثال کے طور پر</p>
<p>۳۔ اسامی سے جو حصہ رسدی پیداوار کا لئے وہ لگان ہے تاکہ ابواب مہا پر بنام کھیوٹ ویل ویکلی نوٹس آف آباد ۱۹۱۵ صفحہ ۱۱۱ لیکن بقدرہ بلا کور اسے بنام رام سرن ویکلی نوٹس آف آباد ۱۹۱۵ صفحہ ۱۱۱۔ یہ طے پایا کہ زمیندار کا حصہ واسطے استقرار حق نصف پیداوار راج برتا رواج رجوع ہو تو یہ دعوی لگان کا نہیں ہے بلکہ ابواب کا ہے۔</p>	<p>۳۔ اسامی سے جو حصہ رسدی پیداوار کا لئے وہ لگان ہے تاکہ ابواب مہا پر بنام کھیوٹ ویل ویکلی نوٹس آف آباد ۱۹۱۵ صفحہ ۱۱۱ لیکن بقدرہ بلا کور اسے بنام رام سرن ویکلی نوٹس آف آباد ۱۹۱۵ صفحہ ۱۱۱۔ یہ طے پایا کہ زمیندار کا حصہ واسطے استقرار حق نصف پیداوار راج برتا رواج رجوع ہو تو یہ دعوی لگان کا نہیں ہے بلکہ ابواب کا ہے۔</p>

تصفیہ
تزامات

(۱۲) اگر کسی انتظام پر رضا مندی نہ ہوئی ہو تو مستعمل بندوبست اُن تمام التزامات کو جو امور متذکرہ بالا میں سے کسی کے متعلق ہوں مطابق موجودہ رواج دیہہ کے فیصل کرے گا اور اسی کے بموجب کاغذات حقوق مرتب کرے گا۔

(۱۳) مستعمل بندوبست اُس موجودہ رواج دیہہ کو بھی دریافت کر کے تسلیم کرے گا جو کسی دیگر امر کی نسبت ہو اور جبکہ تسلیم کرنے کی اُسکو بموجب قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

(۱۴) تمام ان ذراجات کی نسبت جو حسب دفعہ ۱۲ کاغذات حقوق میں کیے جائیں صحت کا قیاس کرنا لازم ہوگا تا وقتیکہ اُسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے۔

دفعہ ۸۵۔ مستعمل بندوبست کو لازم ہے کہ پابندی اُن قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

رویہ کی
تسلیم کیا
جانا

پابندی
صحت
کا قیاس

انتظامات
کا قیاس اور
تسلیم
کیا جانا

۲۔ واجب العوض کی پابندی اُس حصہ دار پر بھی ہے جس نے اپنا دستخط واجب العوض پر نہ کیا ہو۔

۳۔ خرید واجب العوض اُس شخص کا انجام ہے جس نے اس پر دستخط کیا ہے۔

(۱) شرط واجب العوض جن سے دعوہ شہادت یا شہادتی کے احکام وراثت کی تبدیلی لازم آتی ہو نافذ نہ ہوں گے۔ باقی کو رٹ الہ آباد اور جوں شہادتی مسماہ روپی بنام لکھو رام۔

(۲) مالش میں جو لہدار عوامی شہادت کی جا نہیں ہے وہ دایہ ہوئی تھی یہ جواب پیش ہوا کہ کاشتکار نے لگان ایک حصہ دار کو ادا کر دیا ہے۔ واضح ہوتا ہے کہ غشا واجب العوض یہ ہے کہ لگان کی تحصیل لہدار کرے تجویز ہوئی کہ ایک ۱۲ اکر لگان کے نافذ کرنے میں واضعان قانون کا مشنا یہ تھا کہ محال مشترکہ میں صرف لہدار کو لگان ادا کیا جائے اس لیے اگر اسامی نے کسی لگان ادا کر دیا تو وہ اپنی ذمہ داری ہے جو بقابلہ لہدار کے ہے سبکدوش نہیں ہو گا لہذا تمام لگان بخشش و یکلی نوٹس شدہ صفحہ ۳۔

دیکھو گیان علی بنام مہین دا انڈین لاپورٹ (۱۹۰۶) ص ۱۰۰

۱۔ واجب العوض میں زمین کی تعداد بھی مندرج ہوگی ہو تو اُسکو مقدمات شہادتی میں قابل پابندی سمجھنا چاہیے کہ بخشش خان بنام لہاری بی بی (انڈین لاپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ ص ۱۰۰)

۲۔ اس فقرہ نے اور نیز شروع دفعہ میں اس تحریر سے کہ احکام دفعہ ۱۲ کے مطابق صرف اُس حصہ دار میں امر راج ہوگا جب ایک سے زیادہ حصہ دار ہوں اُن میں سے بے نیاز کر دیا جیسا کہ حاصل ہے۔

۳۔ جو حصہ دار سے بندوبست کی وقت دیر واجب العوض ہو سکے گا یا نہ ہوتا فریقین پر لازم ہے۔

۴۔ رعیت شرعیہ واجب العوض کی پابندی نہیں ہے۔

۵۔ جو اراضی کا دستخط واجب العوض ہوتا ہے وہ بھی حکم نہیں رکھتا اُسکی تردید شہادت سے کیا جاسکتی ہے۔

۶۔ جو زمین سے اپنے دستخط سے لکھ دیا کہ اُس کو اختیار اضافہ نہیں ہے تو وہ ایسی تحریر کا جیسا کہ دیوانی سے منسوخ نہیں ہوتا ہے۔

۷۔ تحریر واجب العوض تجویز نہیں ہے بلکہ شہادت ہے اور نہ عدالت دیوانی سے اس کا منسوخ کرنا اس فریق کے لیے جو اُس سے ناراض ہو فرد۔

۵۔ دفعہ ۱۲ اور دفعہ عین ماقبل دفعہ ۱۲ کے قائل ہونے پر ۲۵ ایکٹ ۱۹ کے قائل ہونے پر ایسے جو کچھ دفعہ عین ماقبل دفعہ ۱۲ کے پیچھے لکھا گیا ہے اُسے

(۱) لغتاً تعداد ہاے اقساط زرنگان اور انکے ادا کرنے کی تاریخ ہاے حدینہ۔ اور
رہنہ (۲) تاریخین واسطے ادا سے کسی ایسی رقم کے جو مالکان اونی سے مالکان اعمالی
کو بموجب دفعہ ۵۵ واجب الادا ہو۔ اور

(ج) وہ تاریخین جن پر زر منافع لمبر داروں کے درمیان تقسیم کیا جائیگا۔ اور
(د) کوئی اور امر جسکے مقرر کردینے اور قلمبند کرنے کے لیے از دوسے قواعد مذکور
اسکو ہدایت ہو۔

ابواب کا قلمبند
کیا جاتا

دفعہ ۵۶۔ (۱) ان ابواب کے سواے جنکا دفعہ ۵۶ میں حوالہ دیا گیا ہے
باقی کل ابواب کی جو حسب رواج دیہ وصول کیے جاتے ہوں بشرطیکہ انکی بابت منظور سی رکن
گورنمنٹ کی بطور عام یا خاص ہو چکی ہو متم بند نسبت ایک فہرست قلمبند کرے گا اور کوئی ابواب
جو اس طور پر قلمبند نہ کیے گئے ہوں کسی عداوت دیوانی یا مال میں قابل وصول نہ ہونگے۔
اور در اثنا سے یہ عداوت بند نسبت فہرست مذکور میں ترسیم یا اضافہ
نہ کیا جائے گا۔

شرائط نسبت
تعمیر کے

(۲) کوکل گورنمنٹ کو جائز ہو کہ وقتاً فوقتاً کسی ایسے ابواب کی تحصیل کے لیے جو سطح منظور کیے گئے ہوں
وہ شرائط جو مناسب جانے درباب صفائی یا پولیس اور عمارت متعلقہ دیہ یا بازار یا میلہ کے حصہ
یا جسکی بابت وہ ابواب لیے جاتے ہوں مقرر کرتی رہے۔

(۳) جناب فواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہے کہ شبہ کی صورت
میں یہ اعلان کریں کہ حسب مراد اس دفعہ کے کہاٹے ابواب سمجھی جائے گی۔

(۴) یہ دفعہ او دھ سے متعلق نہ ہوگی الا اُس صورت میں اور اُس وقت جسکے نسبت
تقریباً بند نسبت ایک فہرست ابواب حسب تذکرہ بالا متم بند نسبت اٹس طریقہ سے
سوائے جو اس دفعہ میں مقرر کیا گیا ہے قلمبند کر چکا ہو۔

دفعہ ۵۸۔ (۱) زمیندار یا آسامی (رعیت) ساقط الملکیت یا آسامی (رعیت) و خلیکار قبضہ دار کی

مقرر کیا جاتا
معاہدات
معاہدات کی
دفعہ ۵۹

اسکے ساتھ پڑھنا چاہیے۔
۵۹۔ دفعہ ۶۰ مالک مغربی و شمالی کا ایک جزو دفعہ
ایکٹ پارٹین شامل ہوا اور دوسرے جزو سے
یہ دفعہ نہیں ہو۔ دفعہ ۶۱ مذکور کے متعلق جتنی باتیں قابل
تذکرہ تھیں وہ حسب دفعہ ۵۶ کے تحت میں ذکر کر دی گئی
ہیں اسکے متعلق انکو بھی پڑھ لینا چاہیے۔
۶۰۔ یہ دفعہ بجائے مالک مغربی و شمالی کے
ہو دفعہ مذکور بہت ناقتنا تھا۔ اس دفعہ میں پورے دفعہ

درخواست پر مستم بند و نسبت کو لازم ہے اور نیز خود اپنی تحریک سے اختیار کر کے ایسے آسامیوں کا لگان واجب الادا خواہ بطور اضافہ یا تخفیف یا اور فور پر تجویز اور مقرر کرے۔

(۲) ایسے لگانوں کے مقرر کرنے میں مستم بند و نسبت اور ذیل پر لحاظ کرے گا۔

(الف) در صورت آسامیان سابقہ ملکیت کے حکام دفعہ ۱۰۔ ایکٹ قبضہ آرائی

مسالک مغربی و شمالی سن ۱۹۱۴ء یا دفعہ ۱۰۔ (الف) ایکٹ لگان ملک اوچھڑ ۱۹۱۴ء کا۔ جیسی کہ صورت ہو۔

(ب) در صورت آسامیان و خلیکار کے۔

(اول) ان کا ایکٹ قبضہ آرائی مسالک مغربی و شمالی سن ۱۹۱۴ء یا ایکٹ لگان

ملک اوچھڑ ۱۹۱۴ء کا جیسی کہ صورت ہو۔ جو ایسے لگان کے اضافہ یا تخفیف سے متعلق ہیں۔ یا

(دوم) منظورہ یا قبل لوکل گورنمنٹ کے لگان کی ان شرحوں کا جو پور ڈسٹرکٹ

بوقت صدور احکام رپورٹ میں سب دفعہ ۱۳ پر دی گئی ہیں قسم اور اسی طرح

کے نواید کی اراضی کے لیے منظور کی ہوں جو اس حلقہ میں جو زمین آسامی

سحقہ کی جوت واقع ہے بالگان کی ان خاص شرحوں کا۔ اگر کوئی ہوں جو

دفعہ ۱۰ بمقتضی نقل کر دی جاتی ہے۔
ایں دونوں کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
اس میں زمین کے درجہ بندی کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۰۔ جب کوئی زمیندار واسطہ اضافہ نہیں
کرتا ہے تو اس کے لیے اس کی کوئی آسامی و خلیکار
پیشتر سے ادا کرتی رہی ہو۔

یا کوئی آسامی و خلیکار واسطہ تخفیف اس لگان کے
درخواست کرے جو کہ وہ پیشتر سے ادا کرتی رہی ہو۔
یا جو لگان کسی آسامی و خلیکار کو ادا کرنا پڑے
اس کے بابت تنازعہ ہو۔

تو مقدمہ دار بند و نسبت لگان اس شرح میں
کو منظور کرے گا جو صاحبان پور ڈسٹرکٹ نے اسی قسم
اور اسی طرح کے نواید کی اراضی کے لیے اسی حلقہ یا
تیسری میں جہاں کہ اس آسامی کی اراضی واقع ہے

بعض تشخیص منظور کی ہو یا سابق اس شرح
لگان کے مقرر کرے گا جو اسی قسم اور اسی طرح
کے نواید کی اراضی کے لیے اسی حلقہ یا تحصیل
میں درج ہو۔

جو اضافہ اس طرح ہوگا وہ زمیندار اور آسامی میں
واجب التعمیل ہوگا۔ لیکن اگر زمیندار مقدمہ لگان
میں مصالحت کر کے بند و نسبت کے اضافہ کو بیکار کرے
تو پھر وہ اس سے آئندہ چلکر قائم نہیں اٹھا سکتا فیصلہ
پور ڈسٹرکٹ کے لئے ہوگا۔

اسی طرح ایک قرار نامہ زمیندار اور آسامی میں
کو بھیجے گا۔ لگان نہ ہوگا عدالت میں یا تحت زمیندار
بند و نسبت کے مقرر ہوئے ہیں اس کا کیا نہیں کیا لیکن یا جو
قرار نامہ کی بندوبست پر قائم کی یا لگان اور آسامی میں
تو پھر وہ اس سے آئندہ چلکر قائم نہیں اٹھا سکتا فیصلہ
پور ڈسٹرکٹ کے لئے ہوگا۔

اس محال کی کشمیں مالگزارى کے لیے زمین کے ایسی جوت واقع ہے کام میں لائی گئی ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب یہ امر ثابت ہو کہ کسی رسم یا رواج مخصوص المقام کے مطابق۔ (الف) آسامیوں کے مکان واجب الادا کے تجویز کرنے میں ذات کا ملحوظ کیا جاتا ہے۔ یا

(ب) کسی قسم کے اشخاص اراضی پر پیشرو رعایتی مکان کے قابض ہیں۔ تو مکان بلحاظ ایسی رسم یا رواج کے مقرر کیا جائیگا جیسا کہ اسکی تعداد و مقدار معلوم ہو کہ کسی صورت میں جوت مذکور کی مالگزارى واجب الادا اور اسپر اسکے بین فیصلہ زائد کی میزان) سے کم ہو۔

دفعہ ۸۸۔ ان صورتوں میں زمین لگان پیشتر سے بذریعہ جنس یا قیمت تخمینہ کسی حصہ فضل کے ادا ہوتا رہا ہو یا ایسی شرح سے ادا ہوتا رہا ہو جو فضل کے ساتھ رہتی ہوں یا جزو ان طریقوں میں سے کسی طریقہ سے ادا ہوتا رہا ہو اور جزو ان میں سے کسی اور طریقہ یا طریقوں سے۔ تو اس مکان کو لگان زلفہ عینہ سے تبدیل کرنے کی درخواست زمیندار یا آسامی ساقط الملکیت یا آسامی دخیل کار یا او دھہ میں مالک ادنی یا ٹھیکہ دار جبکہ لگان مستم

اختیار تبدیل کرنے مکان جنس یا قیمت لگان کو دھار سے

فیصلہ بورڈ ۲۵ اپریل ۱۹۱۹ء ہوئی ہے کہ شرح رعایتی کے لیے دستور یا عملہ آمد مقامی پر لحاظ ہونا چاہیے محض قرابت مندی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ یعنی مثلاً اگر پرستہ مالگزارى کا اراضی کا وقت پر پانچ روپیہ ہوتا ہے تو لگان رعایتی کسی حالت میں چھ روپیہ سے کم نہوگی۔

۳۔ سلٹ کیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق حسب ذیل ہے۔
چم نے اس دفعہ میں اخیر کے الفاظ جو رعایا سے قانونی سے متعلق ہیں خارج کر دیئے ہیں۔ ہم اس راى سے جس کا اظہار اصرار کے ساتھ کیا گیا ہے اتفاق نہیں کرتے کہ یہ زمیندار اور غیر ضروری ہو کہ ایسی رعایا کو ان کے مالکان اراضی کی خواہش و خلائ لگان جنسی کو تبدیل کرنے کا استحقاق دیا جائے۔

اگر آسامی ثابت کرے کہ وہ لگان شرح مالگزارى پیش چھوڑ دینے کی حق ملکیت کے ادا کرتے ہیں تو وہ مستحق رعایتی لگان کے نہیں ہو سکتی۔ فیصلہ بلنگورٹ الہ آباد ۱۹۰۶ء کیسری بنام پت رام۔ اسی طرح معافیہ جس کے ساتھ بندوبست اراضی کا اس طرح ہو کہ وہ لگان متوسط زمیندار لیا کرے وہ اس قسم کی رعیت نہ ہو گا کہ اسپر امانہ لگان ہو سکے۔ فیصلہ بالی کورٹ الہ آباد ۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء کیسری پوری بنام کلن جان۔
۳۔ مقدمہ جھولود و لیب سنگھ۔ بنام زور آور۔ بورڈ مال نے بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۱۹ء تجویز کی کہ رعایتی لگان کے لیے رواج مخصوص المقام ثابت کرنا چاہیے۔
رواج خاندانی دیکھنا کہ آسامی بوسہ قرابت داری کے مستحق رعایت ہے۔ کافی نہیں ہے اور ایسی ہی تجویز مقدمہ دولت بنام جھولاسنگھ

بند و بست نے مقرر کیا ہے مستم بند و بست سے کر سکتا ہے۔

دفعہ ۸۹۔ ایسی درخواست کے موصول ہونے پر مستم بند و بست کو لازم ہے کہ اس معاملہ میں اسی نتیجہ پر عمل کرے کہ گویا درخواست حسب دفعہ ۸۷ گذری ہے اور جو رقم تبادلہ میں ادا کی جائیگی وہ مطابق احکام دفعہ مذکور کے جہاں تک کہ وہ متعلق ہو جو بڑے کر دے۔

مناظرے کی تبدیلگی کے موصول ہونے پر

مگر شرط یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہوگی کہ کسی مستم بند و بست کو یہ اختیار دے کہ جب مستم بند و بست کوئی درخواست اسکے روبرو کرے اور اس پر اعتراض کیا جائے تو اس وقت کو برتاو ایسی وجوہ کے جو شمار الیہ کو قلمبند کرنی جاہیں نا منظور کرے۔

دفعہ ۹۰۔ (۱) جائز ہے کہ درخواست اضافہ یا تخفیف لگان یا تبادلہ لگان کی مشترکہ بنام یا منجانب چند آسامیوں کے مستم بند و بست کے روبرو پیش کی جائے بشرطیکہ وہ سب آسامیان ایک ہی زمیندار کی آسامیان ہوں اور تمام جو تین جنگی نسبت ایسی درخواست پیش کی جائے ایک ہی محال میں واقع ہوں۔

شامل ہونا آسامیوں کی درخواست سے متعلقہ لگان میں

(۲) کسی ایسی حالت میں کوئی حکم جو کسی شخص کے حقوق پر موثر ہو صادر نہ کیا جائیگا الا اس حال میں کہ مستم بند و بست کو اطمینان اس امر کا ہو جائے کہ اس شخص کو موقع حاضر ہونے اور اسکے بیان کے سننے جانے کا حاصل تھا۔

(۳) اس حکم میں یہ تصریح کی جائے گی کہ ہر آسامی پر حکم مذکور کس قدر موثر ہوگا۔

دفعہ ۹۱۔ جو گان حکم مستم بند و بست حسب ایکٹ ہذا مقرر کیا گیا ہو وہ آسامی ساقط الملکیت کی صورت میں بیا بندگی احکام قانون میعاد ساعدت متعلقہ بقایا سے لگان اس تاریخ سے واجب الادا ہوگا جب سے کہ حق قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت پیدا ہوا ہو اور دیگر صورتوں میں اس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے واجب الادا ہوگا جو ایسے حکم کی تاریخ کے عین بعد ہو۔ الا اس صورت میں کہ بر بنا کسی وجہ کے جو قلمبند کی جائے گی مستم

کس تاریخ سے لگان واجب الادا ہوگا

ہم نے اس خط کی ترمیم بغرض راج کرنے اس حکم کے کردی ہوگا آسامی ساقط الملکیت کی صورت میں وہ لگان جو مقرر کیا جائے حق قبضہ بحیثیت آسامی ساقط الملکیت کے شروع ہونے کے وقت سے قابل الادا ہوگا

۱۔ مالک مغربی و شمالی۔ ۴

۲۔ مالک مغربی و شمالی۔ ۵

۳۔ سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس نوٹ کے متعلق ہے

مبذ و نسبت یہ حکم صادر کرنا مناسب سمجھے کہ نگران مستذکرہ بالا کسی تاریخ ماقبل سے واجب الادا ہوگا۔

دفعہ ۹۲ - متمم مبذ و نسبت کو لازم ہے کہ جو اراضیات مشروط بشرط یا کسی میعاد کے لیے اداسے مالگذاری سے برسی کی گئی ہوں ان سب کی تحقیقات کرے اور اگر شرائط میں کو معلوم ہو کہ ان شرائط سے خلاف درزی کی گئی یا وہ میعاد منقضی ہو گئی ہے تو ایسی اراضیات کی نسبت جمع تشخیص کرے۔

دفعہ ۹۳ - (۱) جو شخص ایسی اراضی کی معافی مالگذاری کا دعویٰ کرے جو کاغذات بطور معافی مالگذاری میں بطور معافی مالگذاری نہ لکھی گئی ہو اسے لازم ہے کہ اس اراضی پر بطور معافی مالگذاری قبضہ استحقاق رکھنے کے استحقاق کو ثابت کرے۔

(۲) اگر وہ اپنا استحقاق حسب اطمینان متمم مبذ و نسبت ثابت کر دے تو اس معاملہ کی رپورٹ لوکل گورنمنٹ کو بھیجی جائیگی اور لوکل گورنمنٹ کا حکم جو اس پر قطعی ہوگا۔

(۳) اگر استحقاق اس طرح ثابت نہ کیا جائے تو متمم مبذ و نسبت اس اراضی پر جمع تشخیص کرے گا اور اس شخص کے ساتھ جو فی الواقع قابض ہو بطور مالک کے مبذ و نسبت ثابت نہ ہوئی صورت میں شخص جمع کو بندہ کا کیا جانا

دفعہ ۹۴ - (۱) کوئی مبذ و نسبت حسب باب ہذا قطعی نہ ہو گا تا وقت کہ لوکل گورنمنٹ اسے منظور نہ کرے۔

(۲) لوکل گورنمنٹ کو لازم ہوگا کہ وقت منظوری مبذ و نسبت اسکی میعاد مقرر کر دے اور اسے منظور نہ کیا جائے گا۔

(۳) جائز ہے کہ اگر لوکل گورنمنٹ ایسا حکم دے تو تشخیص کی نظر ثانی کسی وقت قبل منظوری مبذ و نسبت کے کی جائے اور ایسی صورت میں تشخیص نظر ثانی شدہ کا اعلان کیا جائے گا اور احکام و مفات ۶۴ لغات ۷۹ (مشمول ہر دو) متعلق ہوں گے۔

متمم جس کے لیے اس کی نسبت کی نظر ثانی قبل منظوری

۷۵ مالک مغربی و شمالی - ۸۹
۷۶ مالک مغربی و شمالی - ۹۲
۸۳ لغات ۷۹ - ۲۷۵

۷۵ مالک مغربی و شمالی - ۸۶
۷۶ مالک مغربی و شمالی - ۸۶
۷۷ مالک مغربی و شمالی - ۸۸

دفعہ ۹۵۔ تمام اشخاص جنکے ساتھ اراضی کا بند و بست کیا گیا ہے اگر بعد ازاں
 سعاد مند و بست کے اس اراضی پر قباض رہیں تو جب تک کہ جدید بند و بست نہ کیا جائے
 اسی بند و بست کی شرائط پر قباض رہیں گے۔

از دفعہ ۹۵
 بند و بست
 منقذہ
 تا دفعہ ۹۶
 جو یہ کیا جائے

باب ۱

نظر ثانی تشخیص اور دیگر کارروائیات کی دوران سعاد مند و بست میں

دفعہ ۹۶۔ جب کسی محال یا قسم محالات کی سعاد مند و بست اس سعاد سے
 کم ہو جو اس رقبہ مقامی کے لیے مقرر کی گئی ہے جس میں وہ واقع ہیں اور سعاد منقذہ ہو جائے
 تو کلتر ایسے محالات کی تشخیص اور انکا بند و بست ان قواعد کے مطابق کرے گا جو حسب دفعہ

کم سعاد کے
 بند و بست

مرتبہ نہ ہوا ہو۔ رام جیون ساہو بنام رتولج سنگھ و کچی نوشی
 ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۱ کا بھی یہی مفہوم ہے۔
 لیکن موضع کی مکمل تقسیم ہو جائے یا ایک محال کا حصہ دو لوگوں
 محال میں حق شفعہ نافذ کر سکتا ہو یا نہیں یہ مسئلہ کیسے بحث طلب ہے۔
 پھر رام بنام میارم (انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۵ صفحہ ۱۵۸)
 میں پریمی و کسلی سنگھ برہوئی کے ایک محال کو حصہ دار کو دوسرے محال میں
 شفعہ کا حق برتاوا واجبہ لغرض سابق نہیں ہو سکتا بل بنام
 (انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۱ صفحہ ۴۴) میں لال بنام
 محمد احمد۔ و کچی نوشی ال آباد ۱۹۱۹ء صفحہ ۱۹ کا بھی یہی
 مضمون ہے۔ کوئی زمین دونوں محال میں مشترک ہو جب بھی
 یہاں اصول قائم رہیگا۔ پھر بنام سنگھ (انڈین لارپورٹ ال آباد
 صفحہ ۲۲) میں بنام کالا سنگھ و کچی نوشی ال آباد (صفحہ ۱۱) میں اتنا
 اور جو واجبہ لغرض میں کوئی مضمون اسلئے خلاف ہو تو اسکی پابندی ہوگی
 ۱۵۔ سسلکٹ کمیٹی کی رپورٹ اس دفعہ کے متعلق ہے
 ہم نے اس دفعہ کو باب ۶ میں۔ جس میں اس دفعہ کا
 درج ہونا زیادہ مناسب ہے۔ منتقل کر دیا ہے۔
 اور اس طور پر یعنی اس دفعہ کو دفعہ ۹۴ کے اثر سے
 نکال دیا ہے۔ یہ مقصود نہیں ہے کہ محالات دریا بار آمد
 وغیرہ میں کم معاد کے بند و بستوں کی تجدید کیواسطے
 نوکل کو رینٹ کی منظوری حاصل کی جائے

۱۹۱۔ دفعہ ۱۹۱ مالک مغربی و شمالی کے فقرہ اول
 کی جگہ پر یہ دفعہ قائم ہوئی ہے۔ فقرہ دوم دفعہ مذکور کا
 یہ تھا تمام مقدمات میں حقوق موجودہ مندرجہ کا عداست
 اس وقت نافذ رہیں گے کہ نئے کاغذات تیار کے جائیں
 اس نئے ایکٹ میں یہ فقرہ دویم قائم نہیں رہا
 اور اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہائی کورٹ ال آباد
 کے مفصلہ ذیل فیصلوں کا جو فقرہ دوم مذکور پر مبنی
 تھے اب کیا خشر ہوگا۔
 بمقدمہ نوکل سنگھ بنام مولال (انڈین لارپورٹ ال آباد
 جلد ۲ صفحہ ۷۲) یہ تجویز ہوئی کہ بعد بند و بست کو کوئی کاغذ
 محالات جدا گانہ میں مکمل تقسیم ہو جائے تو جو شرائط شفعہ کے
 واجبہ لغرض میں مندرج تھے وہ مجسہ قائم رہیں صرف اتنا فرق
 ہوگا کہ بجای موضع کو محال قائم ہو گا یعنی جس طرح حصہ داران
 موضع کو درمیان میں شفعہ جائز تھا اسطرح ہر محال کو حصہ دار
 یا ہم اس محال کے اندر حق شفعہ قائم رکھو کے دستخط ہوں گے
 یہی فیصلہ بنام مندر بنام اننت سنگھ (انڈین لارپورٹ ال آباد
 جلد ۹ صفحہ ۲۴) میں مانا گیا ہے۔ کنورٹ پر شاد سنگھ
 بنام ناہر سنگھ (انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵) میں بھی
 اتنی ہی پریمی کی گئی صرف اتنا اور بڑھا یا گیا کہ سابق واجبہ لغرض
 کی پابندی اسوقت ہوگی جب تقسیم کو ساتھ کوئی واجبہ لغرض جدید

۲۳۳ مرتب کیے جائیں۔

سی عہد دار کو
اختیارات
متم بند و بست
عطا کرنے کا
اختیار

دفعہ ۹۷۔ در اثنا سے بقا یا سے بند و بست ہر وقت لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ ان حدود کے اندر اور ان قبو کے ساتھ اور اس میعاد کے لیے جو گورنمنٹ موصوف مناسب سمجھے کسی عہدہ دار کو اختیارات مہتمم بند و بست حسب باب ۵ مفعول کرے۔ لیکن نہ اس فیج پر کہ مشارالہ کسی محال کی مالگزارسی میں مضاف کر سکے۔

سالانہ تحقیقات
نسب طلب
معافی مالگزارسی
کے

دفعہ ۹۸۔ کلکٹران تمام اراضیات کی بابت جہاد سے مالگزارسی سے مشورہ و مشورہ سے یا کسی میعاد کے لیے بری کی گئی ہوں سالانہ تحقیقات کیا کرے گا۔ اگر شرط مذکور کا نقص عمل میں آیا ہو تو مشارالہ اس مل کی رپورٹ صدر و حکم کے لیے کسٹرن کی خدمت میں بھیجے گا۔

اور اگر سبب و منقض ہو گئی ہو یا (جبکہ معافی حین حیات معافی دار ہو) اگر معافی دار فوت ہو گیا ہو تو مشارالہ اراضی کی جمع تشخیص کرے گا اور اپنی کارروائی کی رپورٹ کسٹرن کی خدمت میں منظور کر کے بھیجے گا۔

بند و بست
الہی اراضی کا
جو بوجہ دریا
برآمد کے
بڑھ جائے اور
نظر ثانی تشخیص
کی سبب رقبہ

دفعہ ۹۹۔ (۱) جب قدر اراضی بوجہ دریا برآمد کسی محال میں بڑھ جاوے جائز ہے اس کی تشخیص اور اس کا بند و بست کلکٹران قواعد کے بموجب کرے جو حسب دفعہ ۲۳۳ کے مرتب کیے جائیں۔

(۲) جب رقبہ قابل زراعت کسی محال کا بوجہ سیلاب (یا پانی کی کاٹ وغیرہ) بڑھ جائے تو کلکٹران کو جاننا ہے کہ ایسے محال کی صورت میں جب کا بند و بست استمراری ہو مالگزارسی ملٹو سی کرے اور ایسے محال کی صورت میں جب کا بند و بست استمراری نہ ہو تشخیص مالگزارسی کی نظر ثانی کرے۔

ادوہ میں
مالگزارسی
تعمیر دار کے
لگانہ و اسٹیٹ
کا مجموعہ کرنا

دفعہ ۱۰۰۔ جب ایسی تشخیص مالگزارسی یا نظر ثانی تشخیص کسی ایسی جوت واقع ادوہ کی

تہ = فقرہ جدیدی سبکدستی معنی ہے۔ یہ معنی ہر دفعہ
تعمیر کی ترمیم کر کے محالات بند و بست استمراری کی مالگزارسی دربارہ اسٹیٹ
حکم درج کر دیا ہے۔
۱۰۰ ادوہ۔ ۲۸

۱۔ مالگزارسی شمالی ۹۲۔ ادوہ۔ ۵۱۔
۲۔ مالگزارسی شمالی ۱۰۳۔ کے مطابق جو من و تافرن ہو
کاب اسٹیٹ کلکٹر کو اختیار تحقیقات نہیں ہو اور برنگی جگہ پر کسٹرن کے پاس
رپورٹ جائے گی۔

منبت کی جائے جس سے احکام دفعہ ۹۷ متعلق ہوں تو کلکٹر وہ مکان تجویز کرے گا جو مالک ادنی یا ٹھیکہ دار کے ذمہ حسب احکام دفعہ ۷۹ واجب الادا ہوگا۔

دفعہ ۱۰۱- جب مالگزارى اشخصہ اس اراضى کی جو مالک مغربى و شمالى میں مالک قسم ادنى کے قبضہ میں یا او دو میں ایسے شخص کے قبضہ میں ہو جس سے احکام دفعہ ۹۷ متعلق ہوں تخفیف کی گئی ہو یا جزر ملتوی یا معاف کی گئی ہو تو کلکٹر یا بندى ان قواعد کے جو حسب دفعہ ۲۳ مرتب کیے جائیں اس رقم میں جو ایسے مالک قسم ادنى یا ایسے شخص سے ایسی ادنى کی بابت واجب الادا ہو رسدی تخفیف یا التوار یا معافی کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۰۲- (۱) حسب وفات ۹۶ و ۹۸ و ۹۹- بند و سبت یا نظر ثانی تخفیف جمع کے عمل میں لانے کی غرض سے کلکٹر کو اختیارات مستعملہ سبت حاصل ہونگے۔

(۲) کوئی بند و سبت یا نظر ثانی شخصیں یا التوار سے مالگزارى جو حسب وفات مندرجہ بالا باب ہذا عمل میں آئے اس وقت تک قطعی نہ ہو گا جب تک کہ کٹشہر اسکو منظور نہ کرے۔

دفعہ ۱۰۳- اگر در اثنا سے بقا سے بند و سبت کسی عینہ حصہ محال کے سوا سے کسی اور رقبہ خاص کا قبضہ الگ نہ منتقل ہو گیا ہو تو کلکٹر حصہ رسدی مالگزارى جو اسکی بابت واجب الادا ہو گئی تجویز کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۰۴- لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ کے۔

(الف) احکام وفات ۸۸ لغایت ۹۷ کا مقدمات مبادلہ لگان میں کسی ضلع یا جزو ضلع سے جو زیر بند و سبت نہ ہو متعلق ہونا قرار دے۔

(ب) اعلان کرے کہ کن عمدہ داروں کو اختیار سماعت و تجویز درخواست اسے حسب دفعہ ۸۸ کا اس ضلع یا جزو ضلع میں حاصل ہے اور انکی ہدایت کے لیے قواعد منضبط کرے۔

(ج) کسی اشتہار کو جو حسب دفعہ ہذا پیشتر مشہور ہوا ہو ساقط الاثر قرار دے۔

جو فرض ہو کہ
ادنى یا مالک
ادنى یا مالک
جو اس میں
بازگاری
اسکی معافی

کلکٹر کو
مستعملہ سبت
مستعملہ سبت
مستعملہ سبت
مستعملہ سبت

القبضہ
فرض برود
اشخاص
بند و سبت
جو اس میں
بازگاری
تجویز کرے

بما شایع
بند و سبت
لگان مبادلہ
و اسامیان
کا ان دفعہ
میں شامل
جو نام لگان
متعلق ہوں

۱۰۴- ۱۰۵	۱۰۵- ۱۰۶
۱۰۶- ۱۰۷	۱۰۷- ۱۰۸
۱۰۸- ۱۰۹	۱۰۹- ۱۱۰
۱۱۰- ۱۱۱	۱۱۱- ۱۱۲
۱۱۲- ۱۱۳	۱۱۳- ۱۱۴
۱۱۴- ۱۱۵	۱۱۵- ۱۱۶
۱۱۶- ۱۱۷	۱۱۷- ۱۱۸
۱۱۸- ۱۱۹	۱۱۹- ۱۲۰
۱۲۰- ۱۲۱	۱۲۱- ۱۲۲
۱۲۲- ۱۲۳	۱۲۳- ۱۲۴
۱۲۴- ۱۲۵	۱۲۵- ۱۲۶
۱۲۶- ۱۲۷	۱۲۷- ۱۲۸
۱۲۸- ۱۲۹	۱۲۹- ۱۳۰
۱۳۰- ۱۳۱	۱۳۱- ۱۳۲
۱۳۲- ۱۳۳	۱۳۳- ۱۳۴
۱۳۴- ۱۳۵	۱۳۵- ۱۳۶
۱۳۶- ۱۳۷	۱۳۷- ۱۳۸
۱۳۸- ۱۳۹	۱۳۹- ۱۴۰
۱۴۰- ۱۴۱	۱۴۱- ۱۴۲
۱۴۲- ۱۴۳	۱۴۳- ۱۴۴
۱۴۴- ۱۴۵	۱۴۵- ۱۴۶
۱۴۶- ۱۴۷	۱۴۷- ۱۴۸
۱۴۸- ۱۴۹	۱۴۹- ۱۵۰

دفعہ ۱۰۵
کارروائیاں
جو مستقیم
کاغذات ہوں
بند و بست
روز و وقت
ختم ہونے
کا کارروائیاں
کے زیر جوڑ
ہوں

دفعہ ۱۰۵- جب کارروائی ترتیب کاغذات یا بند و بست بذریعہ اشتہار حسب دفعہ ۳۸ یا دفعہ ۵۹ ختم ہو جائے تو تمام درخواستیں اور کارروائیاں بند اس وقت مستقیم ترتیب کاغذات یا مستقیم بند و بست کے روز و زیر جوڑ ہوں کلکٹر کے حضور میں منتقل ہو جائیں گی اور ان کے انفصال کے لیے کلکٹر کو اختیارات مستقیم ترتیب کاغذات یا مستقیم بند و بست حاصل ہوں گے۔

باب

بٹوارہ و شمول محالات

دفعہ ۱۰۶- "بٹوارہ" سے مراد ہے کسی محال یا جزو محال کی تقسیم ایسے دو یا زیادہ بٹوارہ سے حصوں میں جنہیں سے ہر ایک ایک یا زیادہ حصوں پر مشتمل ہو۔

کیا مراد ہے

بٹوارہ غیر مکمل "میں" محال کے احصاء مختلف شدت کا اُس مالگزاری کے ذمہ دار ہوتے ہیں جو کل محال پر قبضہ کی جائے۔

"بٹوارہ مکمل" میں کل محال منقسم ہو جاتا ہے اور اُس کے مختلف حصے جدا گانہ محالات بن جاتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک حصہ بالانفرد اُس مالگزاری کا ذمہ دار ہوتا ہے جو اُس پر تقسیم سے مقرر ہو۔

جو ضابطہ عمل باب ۱۰۶ میں مقرر کیا گیا ہے اُسکی پابندی تمام بٹواروں میں عام اس سے کہ غیر مکمل ہوں یا مکمل ہوں کی جائیگی الا اُس صورت میں جس میں صراحتاً خلاف اسکے قرار دیا گیا ہو۔

بٹوارہ

دفعہ ۱۰۷- لازم ہے کہ درخواست بٹوارہ کے ساتھ ایک مصدقہ نقل سالانہ جریدہ

۱- بٹوارہ یعنی تقسیم مکمل یا مخفی بن کر زمین بٹ جائے اور اُس کے ساتھ مالگزار کی ذمہ داری بھی علیحدہ ہو جائے۔ یہ علیحدگی بے مرضی گورنمنٹ کے نظر سے کہ نہیں ہو سکتی اس لیے اس قسم کی تقسیم کے لیے ضرور ہے کہ باب ۱۰۶ کے احکام کی پیروی کی جائے باقی اور تمام قسموں کی تقسیم میں دوسرے طور پر بھی ہو سکتی ہیں

یعنی بٹوارہ نامکمل خانگی اور نامہ رجسٹری شدہ سے ہو سکتا ہے اور باب ۱۰۷ سے بھی ہو سکتا ہے ہندو خاندان مشترکہ کی تفریق باہمی اقرار نامہ سے ہو سکتی ہے اور عدالت ولوالاتی کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر تقسیم اس طرح کی جائے کہ مسلم محال حصوں میں بڑھیں جب بھی خانگی یا بٹ سے بٹوارہ ہو سکتا ہے

مالکان مقررہ حسب دفعہ ۳۳ کی پیش کی جائے اور جائز ہے کہ ایسی درخواست کو محال کے حصہ داران سدرجہ کاغذات میں سے ایک حصہ دار یا دو یا زیادہ حصہ دار مشترکہ پیش کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی حصہ کسی مرتب کے قبضہ میں ہو تو کوئی درخواست ثبوت اور اس یا مرتب میں سے کسی ایک کی جانب سے اس وقت تک شروع نہ ہوگی جب تک دونوں ایسی درخواست میں شریک نہ ہوں۔

دفعہ ۱۰۸۔ جب کوئی محال دو یا زیادہ ضلعوں میں واقع ہو تو در صورتیکہ اضلاع مذکور ایک ہی قسمت میں ہوں ثبوت ہنگام اضلاع کے اس ضلع میں عمل میں آئے گا جس کی نسبت ہدایت کرے یا در صورتیکہ وہ اضلاع مختلف قسمتوں میں واقع ہوں تو سب سے پہلے اس ضلع میں عمل میں آئے گا جس کی بورت ہدایت کرے۔

دفعہ ۱۰۹۔ اگر درخواست کے موصول ہونے پر یا کارروائی ثبوت کی کسی اور

ایسے محال کا ثبوت جو اضلاع میں واقع ہو
ثبوت کے مقررہ کرنا کا اختیار

(۱) بورڈ مال نے بیعتہ نگرانی تجویز کیا کہ راہن میں بیعتہ اگر تقسیم کی درخواست دے اور دوسرے حصہ داران محال اس تقسیم پر رضی ہوں تو کلکٹر درخواست تقسیم منظور کر سکتا ہے۔ جو ہری مل بنام حسیب اللہ خان و بھلی نوٹس آگسٹ ۱۹۰۳ء میں (۲)۔ بقدر غلام مولا بنام فراست النساء و بھلی نوٹس ستمبر ۱۹۰۳ء میں اور فیصلہ بورڈ ۲۲ فروری ۱۹۰۴ء میں طے پایا کہ کوئی ٹکڑا ارضی کسی محال کو متعلق ہو لیکن کسی کے لیے کوئی حقدار کاغذات حقوق مرتب ہوں تو وہ محال جدا کاغذات نہیں ہوگا اور ایسے ثبوت کے قاضی یہ درخواست دیکھتے ہیں کہ بیعتہ ثبوت کاغذات کاغذات ایک جدا کاغذات قرار پائے۔

(۳) الفاظ حصہ دار مندرجہ کمیٹ جو دفعہ ۱۰۸ میں ہے ان میں راہن مندرجہ کمیٹ اور مرتب مندرجہ کمیٹ بھی شامل ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۰۸ میں کل حصہ کے تقسیم کی درخواست ہو نا چاہیے سال کے جو حصہ بیعتہ مندرجہ کاغذات میں ناچاہیے کہ تمام بنام نکشہ و فیصلہ بورڈ ۲۲ فروری ۱۹۰۳ء میں۔

(۴) حاکم ثبوت پر عرض کرتے حالات از رو ثبوت قائم ہوں اور مالگداری کا پتہ جو ہے لگے اور مالگداری تعیین کر دے یا لگے جو اول لال بنام۔ چنانچہ فیصلہ بورڈ ۲۲ فروری ۱۹۰۳ء میں

مفصلہ ذیل فیصلے دیکھیے۔

(۱) اسمان و خیلکار باہم ارضی خیلکاری کی تقسیم عدالت دیوانی سے کر سکتے ہیں گو وہ تقسیم جانتے کہ زمیندار سے تعلق ہے کا عدم سمجھی جائیگی۔ محمد بخش بنام ماہ۔ دیکی نوٹس الہ آباد ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۲۔

(۲) ٹکڑا ارضی کی تقسیم کا دعویٰ دیوانی میں ہو سکتا ہے کیونکہ ایسی تقسیم ثبوت مکمل اور غیر مکمل دونوں سے جدا ایک چیز ہے۔ رام دیال بنام میگھ لال۔ دیکی نوٹس الہ آباد ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۵۔

(۳) بیوہ لالہ جو اپنے شوہر متوفی کی قائم مقامی سے کسی محال کے ایک حصہ پر جو اسکے شوہر جدا کاغذات مقبوضہ تھا قابض ہوئی اور اسکا نام لیلور حصہ دار محال کے درج ہوا تو وہ مثل اور حصہ داروں کے مستحق ہے کہ تقسیم مکمل ٹکڑا مال میں کر لے یہ حجت اولیٰ علیحدگی کے شاید وہ اپنا حصہ دوسرے کے ہاتھ منتقل کر دے کی تقسیم کو روک نہیں سکتی اگر وہ ایسا کرے گی تو وارثان دعویٰ اسکی روک تمام کر لین گے جو تانور بنام جین سکھ انڈین لار پور الہ آباد ستمبر ۱۹۰۳ء میں مالگ مغربی و شمالی دفعہ ۱۰۹ کے تحت یہ دفعہ سے مفصلہ ذیل فیصلے قابل رد ہیں

وقت پر قبل منظور می کوئی وجہ کافی ثبوت کے نام منظور کرنے یا موثوق رکھنے کی معلوم ہونہ کھلا
 کو اختیار ہے کہ خود اپنے طور سے یا اسٹیشن کلکٹر ثبوتہ کنندہ کی رپورٹ کی بنا پر ثبوتہ کو
 موثوق رکھے اور کارروائی ثبوتہ کے مسترد کیے جانے کا حکم صادر کرے۔

(۲) ثبوتہ مکمل کے ذریعہ سے کوئی محال نہ بنایا جائیگا جب تک ایسے محال کا قیام
 کم سے کم سوا یک نہ ہو یا اگر قیام سوا یک سے کم ہے تو جب تک کہ ایسے محال کی مالگذاری کم سے
 کم سو روپیہ نہ ہو اور اگر ثبوتہ مکمل کی درخواست کے رد سے ایسے محال کا بنانا لازم آتا ہو جو ان
 شرائط کے خلاف ہو تو درخواست مذکورہ منظور کی جائے گی۔

درخواست
 ثبوتہ
 کا

دفعہ ۱۱۰ - (۱) ثبوتہ کی درخواست موصول ہونے پر کلکٹر کو لازم ہے کہ اگر وہ
 درخواست باضابطہ ہو اور بادی النظر میں قابل اعتراض نہ ہو تو ایک اشتہار بدین اہماں جاری
 کرے کہ محال متعلقہ کے ایسے حصہ داران سدرجہ کاغذات جو درخواست ثبوتہ میں شریک
 نہ ہوئے ہوں مشارالہ کے حضور میں اصالتا یا بذریعہ ایجنٹ (مختار) مجاز بننا بلکہ ایسی تاریخ پر
 اجراء اشتہار کی تاریخ سے تیس دن سے کم یا ساٹھ دن سے زیادہ فاصلہ پڑ نہ ہو حاضر
 ہو کر ثبوتہ کی نسبت الٹا کوئی عذر ہون تو پیش کریں۔ لازم ہے کہ اگر ممکن ہو ایک ایک نفل
 اشتہار مذکور کی ہر حصہ دار کی ذات پر تعمیل کرائی جائے۔

(۲) کوئی حصہ دار سدرجہ کاغذات جو ابتدائی درخواست میں شریک نہ ہو اور ہر وقت
 قبل اس تاریخ کے جو اشتہار مجریہ حسب دفعہ مذکور میں مقرر کی جائے ثبوتہ کی درخواست
 کر سکتا ہے اور ایسی حالت میں اس حصہ دار کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ ابتدائی درخواست
 میں شریک تھا۔

<p>دفعہ ۱۱۱ - لغات ۱۱۵ مالک مغربی و شمالی کی جگہ پر دفعات ۱۱۰ - لغات ۱۱۴ - قائم ہوئی ہیں - ان دفعات میں رہتا گیا ہے کہ اگر دوران تقسیم میں بحث وقت و ملکیت پیدا ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے اسکے متعلق ہر وقت فیصلہ ہونے کی ذمہ داری ہے۔ وہ سب دیکھے جائیں۔ ۱۱۵ چلے سے سکرات اسکے بمقتول تھے۔</p>	<p>۱۱۵ - جزو جدید اور اس سے جو تعلق پیدا ہوا ہے کا علاج دفعہ ۱۱۹ میں کرنا گیا ہے کہ جو حصہ ہی تقسیم نامکمل کے ذریعہ سے علیہ ذریعہ ہے اگر حال تقسیم میں میں یہ تھا کہ اگر کلکٹر کے کچھ ہندو تھے ہیں۔ رپورٹ ہی جو تودہ تقسیم سے آگے تھے۔ یہ سب سب کے نام ہیں۔ فیصلہ ہو رہا ہے۔ چونکہ ۱۱۵ میں یہ بات کو اب اس فقرہ پر اور صاف کر دیا۔ ۱۱۵ مالک مغربی و شمالی - ۱۱۱</p>
--	--

مگر شرط یہ ہے کہ اس قسم کی ہر درخواست نامنظور کی جائے گی اگر اس سے ایسے مجال کا بنانا لازم آئے جسکی نسبت دفعہ تختی (۲) دفعہ ۱۰۹ میں ممانعت کی گئی ہے۔

دفعہ ۱۱۱- (۱) اگر اس تاریخ پر جو اس طرح مقرر کی جائے یا اسکے قبل کسی حصہ دار نے جہاز کا جائیداد الباعدر پیش ہو جو زمین کوئی ایسا نزاع بابت استحقاق ملکیت کے پیدا ہو جسکا تصفیہ کسی عدالت ذمی اختیار نے پہلے نہ کر دیا ہو تو کلکتہ کو اختیار ہے کہ۔

(الف) جب تک تصفیہ اس نزاع کا کسی عدالت مجاز سے نہ ہو سکے اس وقت تک (ب) کو منظور نہ کرے۔ یا

مذکورہ
استحقاق
کی نسبت
نزاع پیدا
ہو

بحرث حقیقت کا اسنے فیصلہ نہیں کیا تھا اور اسلئے جو کوئی اختیار اس فیصلہ کی اپیل سننے کا نہ تھا۔ تجویز ہوئی کہ کلکتہ کی کارروائی ۱۲ دسمبر ۱۸۶۱ء اور اسکی نشستہ ۶ ناقص اور بے ضابطہ تھی تاہم وہ دفعہ ۱۱۳ کے مطابق تھی اور اسلئے اپیل صحیح ضلع کے دہان ہو سکتا تھا جگیشہ بنام گھنشیام۔ دیگلی نوٹس نشستہ ۶ صحنہ ۱۳۰۔

(۲) جب کارروائی تیار نہ ہو تو اسکی ملکیت مابین فریقین پیش ہو کر طے ہو جائے تو پھر عدالت دیوانی میں درخواست اس بنیاد پر پیش کی جاسکتی کہ فیصلہ کلکتہ کا بعض باتوں میں بیضابطہ یا ناقص تھا۔ ہر قسم سے بنام مہراج سنگھ۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ ص ۲۹۴ ٹیسٹ بنام فیض حسین۔ دیگلی نوٹس نشستہ ۶ صحنہ ۲۰۔

(۳) اگر درخواست تیار نہ ہو تو اس بنیاد پر نامنظور ہو کر موضع ناقابل تقسیم تھا تو یہ فیصلہ عدالت دیوانی میں دعوی اثبات حق رجوع کرنے کا مانع نہ ہوگا اور دیوانی سے یہ تجویز ہو سکتی ہے کہ فریقین کا حق موضع میں یکساں ہے کیونکہ عدالت مال اس فیصلہ کرنے کی مجاز نہ تھی۔ جگت سنگھ بنام درجن لال۔ دیگلی نوٹس نشستہ ۶ صحنہ ۲۔

(۴) عدالت مال نے جو دفعہ ۱۱۳ اور ۱۱۳ کے مطابق عمل کرتی تھی اسکی کیفیت ملحق زمین فریقین کے حقوق کی نوعیت و درجہ کی اور یہ تجویز کیا کہ اسنے کسی طرح عمل میں آنے کی اس کارروائی کے ساتھ کرائی و قرضی مرتب نہیں ہوئی تجویز ہوئی کہ کارروائی عدالت دیوانی میں زیر بحث

سے سلیکٹ نہیں کی رپورٹ اسکے متعلق تھی۔ تاہم نے اس دفعہ کے مقدمہ (ب) کے احکام کی جو کسی قدر پیچیدگی تھی تجویز کر دی ہے۔ اب جیسا کہ فقہ مذکور بدل دیا گیا اسکے رو سے کلکتہ کو یہ تجویز کرنے کا اختیار ہوگا کہ کس فریق کو عدالت دیوانی میں رجوع کرنے کی ہدایت کرنی چاہیے اور اگر فریق نہ ہو تو بالمشورہ اس کے قاصر رہے تو وہ امر زامعی جو پیدا ہوا ہو فریق مذکور کے خلاف فیصلہ کر دیا جائیگا۔

مالک مغربی و شمالی ۱۱۱۱۔ اوردہ۔ ۴ کے مطابق یہ دفعہ ہے اور دفعہ ۱۱۱ سابق مطابق ہے ۱۱۰ کے اور ۱۱۳ سابق مطابق ہے ۱۰۹ کے اور ۱۱۵ سابق مطابق ہیں ۱۱۲ کے ذیل کے فیصلوں میں دفعات سابق کا حوالہ ہے جسے کے لئے دفعات حال سے مطابقت کر لینا چاہیے۔

(۲) غلام محمد نے اپنے حصہ کی بابت درخواست تیار نہیں کی۔ جان محمد نے مذکورہ کہ وہ مالک اور ناقص اس حصہ کا ہے کلکتہ نے ۱۲۔ دسمبر ۱۸۶۱ کو تحقیقات موسم کا حکم دیا عہدہ دار تحقیقات کنندہ نے رپورٹ کی کہ غلام محمد بے دخل تھا۔ ۱۱۔ اسی نشستہ ۶ کو کلکتہ نے حکم دیا کہ نام غلام محمد کا درجہ کا غفرت ہے اسلئے کارروائی کی جائے اور جان محمد عدالت دیوانی میں جائے۔ بطریق اپیل صحیح ضلع نے مقدمہ تجویز ثانی کے لئے واپس بھیجا۔ کلکتہ نے اپنا حکم قائم رکھا لیکن ابھی یہ تجویز کی کہ غلام محمد مالک اور ناقص ہے اور جہاز نامنظور کیا اس حکم کا اپیل جو انویہ حکم فیصلہ اسلئے سجال رہا۔ اپیل ثانی میں جان محمد نے یہ بیان کیا کہ فیصلہ کلکتہ مورخہ ۱۱۔ اسی نشستہ ۶ کا قابل اپیل تھا کیونکہ

(ب) کسی فریق مقدمہ کو زمین میں سے اندر عدالت دیوانی میں ایسے نزاع کے تصفیہ کے لیے نالاش رجوع کرنے کا حکم دے :-

(ج) اس عذر کے جواز اور عدم جواز کی تحقیقات میں مصروف ہو۔

(۲) جس حالت میں کہ کارروائی حسب فقہ (ب) ملتوی کر دی گئی ہو اور فریق مذکور ایسے حکم کی تعمیل میں قاصر رہے تو کلکٹر نزاع کا تصفیہ اسکے خلاف کر دے گا۔ اگر فریق مذکور نالاش رجوع کرے تو کلکٹر مقدمہ کو بموجب فیصلہ عدالت دیوانی کے فیصل کرے گا۔

(۳) اگر کلکٹر کی یہ رائے قرار پادے کہ اس عذر کے جواز یا عدم جواز کی تحقیقات کی جائے تو مشارالیه کو لازم ہے کہ اس ضابطہ کے مطابق عمل کرے جو نالاشات مرافعہ اولی کی تجویز کرنے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مقرر کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۱۲ - ان تمام ڈگریات کی نسبت جو دفعہ تختی (۳) دفعہ عین ماقبل کے مطابق صادر ہوں یہ سمجھا جائیگا کہ وہ عدالت دیوانی کی ڈگریاں مرافعہ اولی کی ہیں اور انکا اپیل عدالت جج ضلع یا عدالت ہائیکورٹ یا عدالت جو ڈیشل کمنشنر میں جیسی کہ صورت ہو۔ بموجب

کلکٹر کی ڈگریات مشق تختی عدالت دیوانی کے ہوتی

بال کا دفعہ ۱۱۲ کا فیصلہ سمجھا گیا اور عدالت دیوانی میں اسکے متعلق دوسری نالاش کی سماعت کرنے سے منوع قرار پائی امیر سنگھ بنام نعمتی برشاہ۔ دیکی نوٹس ۲۱۵۲ ص ۵۳۔
(۸) درخواست تقسیم از جانب رہن دار اس ضلع برینچس ہونی کہ رہن سہجیات ہوگی راہن نے عذر کیا لیکن اسکا عذر ٹھنسا نہیں کیا اور تقسیم عمل میں آئی اور امر نزعی اسکے خلاف فیصل ہووا عدالان نالاش نہری انفکاک رہن کی از جانب راہن رجوع ہونی فیصلہ مال بلخ تجویز ہوکر دعویٰ توڑ میں ہوا اپیل سے فیصلہ بحال رہا۔ رہن سہجیات بنام سنگھ سنگھ دیکی نوٹس ۲۱۵۲ ص ۱۳۷۔ ادیبی فیصلہ اپیل فرزان شاہی سے بھر بحال رہا۔
(۹) لغت اللہ بنام مجیب اللہ (دیکی نوٹس ۲۱۵۲ ص ۱۱۷) میں یہ طویلیا ہوا عدالت مال دفعہ ۱۱۳ کی کارروائی نہ کرے تو عدالت دیوانی فریقین کے لیے کھلی ہوئی ہے اور دعویٰ امتہ تقسیم کر پانے کا دیوانی میں قابل سماعت ہے

نہیں ہو سکتی۔ بحوالہ بنام رام دھین۔ دیکی نوٹس ۲۱۵۲ ص ۲۸۳۔
(۵) تجویز ہوئی کہ نتیجہ دفعات ۱۱۱ لغات ۱۱۵ کا یہ ہے کہ صرف عدالت دیوانی مجاز سماعت نزاع حقیقت کی ہے جاے وہ بھیغہ ابتدائی جب دفعہ ۱۱۳ کارروائی کرے یا البتہ اپیل سماعت کرے جہاں اسٹنٹ کلکٹر یا کلکٹر نے حسب دفعہ ۱۱۲ خود ابتدائی کارروائی کی ہو۔ محمد عبد انکیم بنام شادوی خان۔ دیکی نوٹس ۲۱۵۲ ص ۱۱۷۔
(۶) عدالت مال جو دفعہ ۱۱۳ کے مطابق کارروائی کرتی ہو اسکا کارروائی محض ایسے ناقص سمجھی جائے گی کہ اس نے کسی ایسے عذر کی سماعت کی جو اسکی مقرر کی ہوئی سماعت کے اندر پیش نہیں کیا گیا تھا۔ بلشی برشاہ بنام سردار۔ دیکی نوٹس ۲۱۵۲ ص ۳۔
(۷) کارروائی تقسیم میں یہ بحث ہوئی کہ اراضی مشقہ کہ کس طرح تقسیم کی جائے باعتبار بیٹوں کے حصے کا باعتبار مقبوضات کے۔ اس بارہ میں عدالت

آن قواعد کے جو عدالت ہا سے مذکور کے اسپیلون سے متعلق ہوں رجوع ہو سکتی ہیں اور عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ پریسیڈنٹ (حکم) بنام کلکٹر بدین ایماء صادر کرے کہ اپیل اپیل بٹوارہ موقوف رکھے۔

بٹوارہ کوئی عمل میں لایا جائے

دفعہ ۱۱۳۔ جب بٹوارہ کا عمل میں آنا تجویز ہو جائے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ فریقین کو اجازت دے کہ وہ باہم بٹوارہ کر لیں یا اس غرض کے لیے ثالث مقرر کریں یا مشاورت الیہ خود بٹوارہ کرے۔ یا کسی اسٹنٹ کلکٹر سے کرا لے۔

اگر بٹوارہ ثالثان عمل میں لائیں تو ایسے احکام دفعہ ۱۱۱ کی یا بعد ہی لازم نہ ہوگی بلکہ وہ فیصلہ ثالثی صادر کریں گے اور اسپین ان حصص کی تصریح کریں گے جنہیں محال تقسیم کو رہا جائے اور ان فریقوں کے نام درج کریں گے جنکے لیے وہ حصے عین کیے گئے ہوں۔

رو بکار

دفعہ ۱۱۴۔ اگر کلکٹر بٹوارہ خود کرے یا کسی اسٹنٹ کلکٹر سے کرا لے تو کلکٹر یا اسٹنٹ کلکٹر ایک رو بکار تحریر کرے گا اور اسپین اشخاص درخواست دہندہ بٹوارہ کے اور کسی ایسے اشخاص کے جن پر بٹوارہ کا اثر ہو سچے حقوق کی نوعیت و مقدار قرار دے گا اور اس امر کی تصریح کرے گا کہ بٹوارہ کس طور پر عمل میں آئے گا اور تمام امور متنازعہ کو جو اسکے متعلق پیدا ہوئے ہوں فیصلہ کرے گا۔

اگر یہ رو بکار اسٹنٹ کلکٹر نے قلمبند کیا ہو تو وہ کلکٹر کے پاس بغرض منظوری بھیجا جائے گا۔

دفعہ ۱۱۵۔ جب بٹوارہ کرنا قرار پا جائے تو کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ منظوری کثرت محال کو زیر اہتمام خاص بٹوارہ کے قلم ہونے تک رکھے۔

محال

جو رونام آمدنی محال کی تحصیل ہوں اسے مالگزارى اخراجات نظام اخراجات بٹوارہ اور کوئی اور اخراجات

<p>(۱۲) جو فیصلہ کارروائی دفعہ ۱۱۳ میں لیتا مال سے صادر ہو سکے ساتھ ایک نوٹ کرے جس میں ہونا چاہیے کہ بحیثیت بنام الیہ دہلی نوٹس ۱۹۱۹ء</p> <p>لیکن بنام بنام عبد القادر خان۔ دہلی نوٹس ۱۹۱۹ء</p> <p>۶۲۔ میں تجویز ہوتی کہ کوئی رتبہ ہونا لازم نہیں ہے</p>	<p>(۱۱) عدالت مال کو دفعہ ۱۱۳ کی کارروائی آئی وقت لازم ہو گا اور</p> <p>میجا میمنہ دفعہ نوٹس (۱۱) کے تحت ملکیت پیدا ہو جائے گی ایسا</p> <p>نہ ہوا اور ایسے محکمان کے کوئی فیصلہ کیا تو عدالت کوئی نوٹس دہلی نوٹس ۱۹۱۹ء</p> <p>مسجیح ہوگا۔</p> <p>دیکھی نوٹس لہ آباد سلسلہ ۱۹۱۹ء ۱۶۶۔</p> <p>ہر دیوسنگہ بنام زیت</p>
--	---

جنکا محال ذمہ دار ہوا کیسے جائیں گے اور جو کچھ بچت ہوگی وہ حصہ داران میں بٹویا جائے گا۔
 کے درمیان بشیر حصہ رسیدی موافق انکے اپنے حصوں کے ان اوقات میں تقسیم کی
 جائے گی جنہیں کہ منافع حسب معمول تقسیم کیا جاتا ہے۔

اخراجات کا
 تخمینہ کرنا
 اور وصول
 کرنا

دفعہ ۱۱۶۔۔۔ جب راجہ اور بکاؤڈر تقسیم حسب دفعہ ۱۱۴ منظور ہو جائے تو کل ٹیڑا
 کے اخراجات کا تخمینہ مرتب کرانگا اور ہدایت کرے گا کہ یہ خرچہ اولاً خواستگار ہتوارہ سے یا جملہ حصہ
 داران محال سے۔ ایسی اقساط میں در دوران کارروائی ہتوارہ میں ان اوقات پر جو قواعد مرتب
 حسب دفعہ ۲۲۲ میں مقرر کی گئی اور کیے گئے ہوں۔ وصول کیا جائے۔
 اگر تعداد پہلے تخمینہ کی غیر کافی ثابت ہو تو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً تخمینہ کا تتمہ مرتب ہوتا
 رہے اور تعداد مزید حسب محکمہ بالا وصول کی جائے۔

پورے واسطے تجویز کرنے خرچہ ہتوارہ حسب الیکٹ ہڈلس کے اور طریقہ تقسیم حصہ رسیدی
 خرچہ مذکور کے قواعد مرتب کرے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ خرچہ بیامیش محال کا جبکہ واسطے ہتوارہ کے ایسی بیامیش ضروری ہو
 بطور حصہ رسیدی تمام حصہ داران محال کو مطابق انکے اپنے حصہ واقع محال کے ادا کرنا ہوگا
 دفعہ ۱۱۷۔۔۔ ہتوارہ کرنے میں کلکٹر پابندی احکام دفعات ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۵۔
 کے خواستگار ہتوارہ کے لیے اول دفعہ اراضیات اگر کوئی ہوں جو اسکے قبضہ میں
 بطور اسکی میرے ہوں یا اسکے قبضہ خداگانہ میں ہوں معین کر دے گا۔ اور بعد اراضیات
 مقبوضہ مشتمل میں سے اگر کوئی ہوں اس قدر حصہ چین کر دے جس سے اس کو حتی الامکان
 محال کا ایک حصہ اسکے حصہ واقع محال کے متناسب قیمت مل جائے۔ بجز اسکے کہ کوئی رواج
 دہیہ اس کے خلاف ہو یا فریقین کے باہم اور بیچ پر رضامندی ہو جائے۔

ہتوارہ ایسی
 اراضیات کا
 جو قبضہ ہوگا
 یا قبضہ
 مشتمل میں
 ہوں

<p>۱۔ ایکٹ برائے زمین ۱۸۷۷ء دفعہ ۳۹۔ ۲۔ مالک مغربی و شمالی ۱۲۹۔ مقدمہ ہتھیاب گندھارا ان لیگل رولز جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۔ تجویز برائے خرچہ تقسیم کا فرمان کسی منقسم مٹی کا حصہ دار ہتوارہ بقدر اسکی ہی کے لیا جائے گا</p>	<p>۳۔ مالک مغربی و شمالی ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲۔ اودھ ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴۔ اگر کوئی رواج ہتوارہ کلکٹر اراضیات میں ہو کہ وہ مٹی اور زمین کی مٹی اراضی مشرق سے پوری کرے بلکہ اسکو جائیداد ہتوارہ حصہ رسیدی تقسیم کرے۔ اور بنام مٹی زمین ۳۔ جولائی ۱۸۷۷ء شیخ نبی بخش بنام شاہ علی لیگل رولز جلد ۱ ص ۴۳</p>
---	--

دفعہ ۱۱۸ - اگر جو اراضی کے عین میں لائن میں یہ بات عزد می ہو کہ جو جز ایک حصہ دار کے لیے عین کیا جائے اس میں ایسی اراضی شامل کی جائے جس پر دوسرے حصہ دار کا مکان سکونہ یا اور عمارت جو اس کے قبضہ میں ہو واقع ہو تو حصہ دار کو مقررہ اسکو مع ان عمارت کے جو اس پر واقع ہوں اس شرط پر اپنے قبضہ میں رکھنے کا مجاز کیا جائیگا کہ جس حصہ دار کے حصہ میں وہ زمین شامل کی گئی ہے اسے اس زمین کا مکان معقول اور اگر تار ہے -

ایک حصہ دار کے مکان کا اس پر واقع ہونا جو دوسرے حصہ دار کے لیے عین کی جائے

ایسی اراضی کی حدود اور وہ مکان جو اسکی بابت ادا کیا جائے کلہ مقرر کر دے گا۔ ایسی صورتوں میں مالک مکان کے لیے حتی الامکان ایک عین راستہ اس کے مکان سے کسی شارع عام تک یا اس سے جداگانہ قطعہ اراضی کے کسی جز تک جو اس کے لیے عین کیا گیا ہے قائم کر دیا جائے گا۔

دفعہ ۱۱۹ - جائز ہے کہ جو قاعدہ دفعہ عین اس میں مندرج ہے وہ ان باغیوں یا باغیوں یا کسی اور ایسی اراضی یا تہ سے متعلق کیا جائے جو اس کے مالک یا مالک کے نزدیک بوجہ ان اصلاحات و ترتیبات کو جو باغیوں میں لایا ہوا ہے ایسے خاص استعمال کے لیے ہیں وہ اراضیات لائی جاتی ہوں خاص طور سے قاطع قدر ہوں۔

قاعدہ مندرجہ دفعہ عین سابق کا باغات کو سے متعلق ہونا مالک اور کفوین اور کول اور بند یا پٹنہ

دفعہ ۱۲۰ - مالک اپنے اور زمینداروں اور کول اور زمینداروں کے اس اراضی سے متعلق سمجھے جائیں گے جس کے قاعدہ کے لیے وہ اپنے اڑ بنا لے گئے ہوں۔

در صورتیکہ بیاخت و وسعت یا موقع یا وضع ساخت ایسے کاموں کے یہ ضروری ہو کہ وہ ان حصوں کے جو محاسن کی تقسیم سے بنے ہوں وہ یا زیادہ حصوں کے مالکوں کی ملکیت مشترک کے طور پر رہنے سے رہیں جو ان میں تو کل اس بات کی تجویز کرے گا کہ ہر حصہ کے مالک کے قدر (یا کسی حد تک ان کاموں کو اپنے استعمال میں لاسکتے ہیں اور کس قدر حصہ رسیدی ان کاموں

مولانا محمد نظام بھٹا ناٹھ وکیل نوشہہ ۱۳۴۴ ص ۱۳۶ -	شاہ مالک مغربی شمالی - ۱۳۴۱ - اودھ ۸۶ -
سٹا ایکٹ مکان بندہ ۱۳۴۴ دفعہ ۸۶	دفعہ ۱۲۰ - قسطنطنیہ مالک سکونہ کوہ و زمینداروں (ب) کا جو پڑہ صلاو
سٹا ایکٹ مکان بندہ ۱۳۴۴ ص ۱۳۶	کولن ہاٹ پائٹہ کے متعلق کارروائی تقسیم میں زمین جو داغیہ
سٹا مالک مغربی شمالی ۱۳۶ اودھ ۸۷	ہوئی کہ دالت اس چیز کے نکلوانے کا دعویٰ کر سکتا ہے

کی مرمت کے خرچ کا ایسے مالکوں پر عاید کیا جائیگا اور وہ طریقہ تجویز کرے گا جسکے تحت سے منافع - اگر کچھ ہو - جو ان کو سون سے حاصل ہو تقسیم کیا جائیگا۔

ممالک پیش اور قبرستان

دفعہ ۱۲۱ - ممالک پیش اور قبرستان جو تین چوتھائی حصہ کسی محال کے مالکوں کے قبضہ مشترک میں ہوں وہ بہ طور انسی طور بر زمین کے لٹا اس مال میں گرانے والے یا بعض خاص کسی اقرار نامہ کے بموجب ہر کا غذیات میں داخل کیا جائیگا اور طور پر تقسیم کریں۔

تبادلہ سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا برضامندی

دفعہ ۱۲۲ - کلکٹر کو لازم ہو کہ کسی ایسے تبادلہ اراضیات مقبوضہ یا سیر یا مقبوضہ جداگانہ شدہ محال کو جو پھر زمینیں قبل منظوری شوارہ راضی ہوئے ہوں جائز اور نافذ کرے اور ہر اسکے کہ کوئی اعتراض معقول اسکی نسبت ہو۔

شوارہ نیکل میں سیر اور اراضی مقبوضہ جداگانہ کا انتقال یا برضامندی

دفعہ ۱۲۳ - شوارہ غیر نیکل کرنے میں کوئی اراضی جو بطور سیر یا مقبوضہ جداگانہ ایک حصہ اور قبضہ پر جلا اسکی برضامندی کے اس حصہ میں شامل نہ کی جائے گی جو دوسرے حصہ دار کے لیے عین کیا جائے

۱۲۴ - ممالک مغربی و شمالی

سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے تعلقہ تھی :-
چونکہ ایسا شوارہ کرنا جو کمال طور سے کجانی ہو شاذ و نادر صورتوں میں ممکن ہوتا ہے لہذا بعض ایسی نیکل پر شوارہ کی نام منظوری صرف ایسی صورتوں میں کرانی جائیگی جب بعض بہت علیحدہ اور مشرف ہوں - اور ناب چونکہ جوئے چھوٹے رقبہ کے لیے محال نہیں بن سکیں گے لہذا اس وقت سے رو لینے کی ضرورت زیادہ نہیں ہو کرے گی - اس وجہ سے ہم نے وہ قاعدہ جو پہلے سے موجود تھا بے رو سے بورڈ کی منظوری کی ضرورت ہے از سر نو قائم کر دیا

۱۲۱ - ممالک مغربی و شمالی - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ -
مقدمہ میں نام گورنر نیکل پر مشتمل ایک کمیٹی کے قبضہ جداگانہ زمینوں کو تقسیم کے لئے ۱۱ جنوری ۱۲۱ کے کسی دوسرے حصہ دار کے محال میں زمین کے برقی کی طرح برضامندی نہ ہو داخل نہیں کر سکتی۔
۱۲۵ -

(۱) فریقین کے یہ دست برداری حقوق سرچون سے تقسیم کرنا کا اقرار کیا اور

مطابق اسکے فیصلہ ہوا اور فیصلہ کے مطابق داخل قبضہ ہو گیا تو وہ حصہ دار دفعہ ۱۲۵ کی بنیاد پر اپنی اراضی سیر کو جو دوسرے کے قبضہ میں تھی وہ عین نہیں سکتا۔
تفصیلی نوٹس سے بنام بھگوان پانڈے سے دی گئی نوٹس ۱۱ جنوری ۱۲۵ -

(۲) جب سیر ایک حصہ دار کی دوسرے کے قبضہ میں ہر جائے تو آخر کار لکھنؤ میں گمان کرانا چاہیے یا پھر لکھنؤ لکھنؤ چاہیے وغیرہ ایسا ہے کہ وہ دعویٰ ہر جگہ کی عدالت دیوانی میں نہیں کر سکتا۔
رام پر شاد نام زمین کوئی دی گئی نوٹس ۱۱ جنوری ۱۲۵ - پھر نام بنام جیولال سنگ دی گئی نوٹس ۱۱ جنوری ۱۲۵ -

(۳) اگر ایک حصہ دار کی اراضی سیر دوسرے حصہ دار کے محال میں ہر جائے تو اول الذکر کا حق سیر کا شت باوجود اسکے کو آسنے صرف حق معاہدہ اسکے ترک کا کسی جو زائل نہیں ہونا کیونکہ دفعہ ۱۲۵ قانون معاہدہ کے رو سے ایسا معاہدہ کا نام سے لکھنؤ نام خوشی ویکلی نوٹس ۱۱ جنوری ۱۲۵ - ہونان اسکے بنام کر میں بیان دی گئی نوٹس ۱۱ جنوری ۱۲۵ -

(۴) مالک نام بنام ووب کشور قبضہ بورڈ

مگر تریا ہے کہ اگر کسی حصہ دار کے قبضہ میں اس کے حصہ کے رقبہ سے زیادہ ارضی بطور
 اسکی سیر کے ہو تو بقدر زیادہ ہو اسکی رضامندی کے اس طرح شامل کر دی جا سکتی ہے۔
 دفعہ ۱۲۴۔ بٹوارہ مکمل کرنے میں حصص مختلف حتی الامکان یکجائی کیسے جائیں گے
 مگر تریا ہے کہ بجز منظوری بورڈ کے کوئی بٹوارہ صرف یکجائی نہ ہو سکنے کی بنا پر یا منظوریہ کیا جا بیگا
 دفعہ ۱۲۵۔ بٹوارہ مکمل کرنے میں اگر بٹوارہ اور بیج پر یہ سہولت نہ ہو سکے یا حصص اور
 بیج پر یکجائی نہ کیے جا سکیں تو کلکٹر یا منظور می کلکٹر اسسٹنٹ کلکٹر بٹوارہ کنندہ کو اختیار ہے کہ
 بار رضامندی فریقین متعلقہ کے ایک حصہ دار کی ارضی مقبوضہ بطور سیر یا بطور قبضہ جدا گانہ اس میں
 شامل کر دے جو دوسرے حصہ دار کے لیے معین کیا جائے بشرطیکہ کوئی مستقول عذر اسکی نسبت
 نہ پیش کیا جائے۔

یکجائی نہ ہو
 ایک دفعہ بٹوارہ
 مکمل کرنے کا
 سہولت بٹوارہ
 مکمل کرنا
 ارضی منظوریہ
 سہولت نہ ہو
 دوسرے حصص
 شامل کیا جائے

دفعہ ۱۲۶۔ جب سیر کوئی تبادلہ عمل میں لایا جائے تو ایسی سیر اس حصہ دار کی سیر ہو جائیگی
 جسکے حصہ میں وہ شامل کی گئی ہے۔ اور جب کوئی ایسی ارضی جو کسی حصہ دار کے قبضہ میں بطور سیر
 ہو تبادلہ سیر کے سوا کسی اور بیج پر اس حصہ میں شامل کر دی جائے جو دوسرے حصہ دار کو دیا گیا ہے
 اور حصہ دار اول الذکر بعد بٹوارہ اسکی کاشت کرتا ہے تو وہ اس سیر کا آسامی ساقط الملکیت ہو گا اور جو
 مکان اسکی بابت اد کیا جا بیگا اسکو کلکٹر قبل منظوری بٹوارہ مقرر کر دے گا۔

ایک حصہ دار
 کی ارضی سیر
 جو دوسرے
 حصہ دار کے
 حصہ میں
 شامل کر دی جا

دفعہ ۱۲۷۔ حسب دفعات ۱۱۷، ۱۲۳ و ۱۲۵ ارضی کے کسی حصہ دار کے لیے معین کرنے
 کی غرض سے ایسی ارضی کی نسبت جو کسی حصہ دار کی کاشت میں ہو اور جسپر دوسرے تیکڑا سکے حقوق ملکیت
 منتقل ہو جاتے وہ بر حیثیت آسامی (رعیت) ساقط الملکیت کے حسب حکام دفعہ ۱۰ ایکٹ قبضہ ارضی
 مالک مغربی و شمالی سنہ ۱۹۰۱ء یا دفعہ ۲ (الف) ایکٹ لگان ملک اور دفعہ ۲۷ جیسی کہ صورت ہو۔ قبضہ رکھنے کا حق
 ہو تا بطور سیر عمل کیا جا بیگا اور ایسی ارضی اس حصہ میں شامل کی جائے جو دوسرے حصہ دار کو معین کیا گیا تو حکام دفعہ ۱۲۶ متعلق ہونگے

تعمیر کار ارضی
 کی نسبت بطور
 سیر کے عمل کیا
 جائے گا۔

(۶) بمقدمہ کن مجیدہ الال بنام کنو فرزند
 لیگل ریزولوشن عدد ۱۶۵ ص ۱۶۵۔ شادی رام بنام دیس سنگھ
 لیگل ریزولوشن عدد ۹۹۔ تجویز ہوئی کہ قبضہ ارضی سیر قائم رہے
 ۱۵ ممالک مغربی و شمالی ۱۲۳ - اردو ۸۵
 ۱۵ یہ دفعہ جدید ہے
 ۱۵ ممالک مغربی و شمالی ۶۸

موضوع اولیٰ ۱۹۰۱ء کے خلاف عہدہ ایکٹ سے بچا سے حق
 و خلیقا ہی کے حق ساقط الملکیت جس حصہ دار کو باقی
 جسکی سیر دوسرے کے بحال ہیں شامل ہو جانی ہے
 (۵) مقدمہ رام پشاد بنام لور کے خلاف منظور
 رنجیت سنگھ بنام دیون۔ ویلی نوٹس سنہ ۱۹۰۵ء
 بطور سیر کے مکان کا دانا جائز تصور ہوا۔

دفعہ ۱۲۸- جب دوران بٹوارہ میں کسی آسامی کی جوت تقسیم ہو جائے تو کلکٹر آسامی جوت کا لگان اسکے حصص منقسمہ پر ہر حصہ رسدی تقسیم کر دے گا۔

دفعہ ۱۲۹- جب بٹوارہ مکمل حسب دفعہ ۱۰۹ یا حسب دفعہ ۱۱۰ یا حسب دفعہ ۱۲۳ مان منظور کیا جائے تو کلکٹر کو اختیار ہے کہ بلا کسی جدید درخواست کے غیر مکمل بٹوارہ کر دے اگر خواستگار بٹوارہ کی ایسی خواہش ہو۔

دفعہ ۱۳۰- تمام صورتوں میں عام اس سے کہ بٹوارہ ٹائٹلون نے کیا ہو یا اور بیخ پر کیا گیا ہو محال متعلقہ کی مالگزارسی کی رسدی تقسیم ان مختلف حصص پر زمین کہ محال منقسم ہو جائے گا۔

دفعہ ۱۳۱- بٹوارہ تکمیل کو نہ پہنچے گا جب تک کہ کلکٹر اسکی منظوری کا حکم صادر نہ کرے۔

جب بٹوارہ منظور ہو جائے تو کلکٹر اسکا ایک شمار جاری کرے گا اور بٹوارہ کا اس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے عملدرآمد ہوگا جولائس، ایشوار کی تاریخ کے عین بعد ہو۔

دفعہ ۱۳۲- (۱) بٹوارہ اس وجہ سے موقوف نہ کیا جائیگا کہ حکم دفعہ ۱۱۱ کے سوا کسی اور حکم مصدرہ اسٹنٹ کلکٹر کی ناراضی سے اپیل دائر ہے۔

(۲) جب رد بجا نظر تقسیم کلکٹر کے حضور زمین بجز منظوری حسب دفعہ ۱۱۱ بھیجی جائے تو کلکٹر بعد اتفاق سے اس سجاد کے جو رد بجا نظر تقسیم کی ناراضی سے اپیل دائر کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے ان جملہ اپیلوں کے فیصلہ کرنے میں جو اسٹنٹ کلکٹر کے احکام مصدرہ سابق کی

اسامی کی جوت کی تقسیم

جب بٹوارہ مکمل منظور ہو جائے تو بٹوارہ پر کیا گیا ہو یا اور بیخ پر کیا گیا ہو محال متعلقہ کی مالگزارسی کی رسدی تقسیم

منظوری بٹوارہ

اپیل بٹوارہ

سلیکٹ کیٹیگری رپورٹ اسکے متعلق یہ تعلق ہے۔
مجموعہ ایک دفعہ داخل کر دی ہے۔ زمین یہ حکم ہے کہ لگان آسامی کی جوت کے ان حصوں کو تقسیم کر دیا جائے۔ زمین جوت مذکور دوران بٹوارہ میں منقسم کی گئی ہو۔ مالگزارسی ادنیٰ کی نسبت دفعہ ۱۳۹ میں حکم تاریخ ہے۔
ستہ ہر دفعہ جاری ہے۔
سے مالک مغربی و شمالی ۱۲۸- ادوہ ۹۹-
اراضی میں بعد میں جملہ کلکٹر کی منظوری اور اس کے علاوہ کسی اور حصہ کے پرستہ کے لئے کیا گیا ہے۔ مالگزارسی کا یہ حصہ ہے۔

پرستہ سے الگ ہو گیا تھا۔ یا۔ تجر مونی کہ اچھکا۔ بانڈے جو اہل نام رجیٹل سنگھ۔ فیصلہ لبرڈ۔ ۱۷ مئی ۱۹۱۶ء۔
سے مالگزارسی و شمالی ۱۳۱- ادوہ ۹۱-
سے سلیکٹ کیٹیگری رپورٹ اسکے متعلق یہ تعلق ہے۔
ہم نے دفعہ ۱۳۲ کو بدل دیا جو اور ایک جدید دفعہ ۱۳۳-
انسانی ہے۔ زمین جوت کے احکام جو دفعہ ۱۱۱ میں اپیل کی نسبت میں زیادہ واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں اور اس کے فیصلہ میں اس سجاد کی جو کشتہ حضور میں حکم منظوری بٹوارہ کی ناراضی سے دائر کیا جائے اسکا کٹا کر بھیج دیا گیا ہے۔ ۱۱

زیادہ نہ ہوگی کسی ایسے محال کے مالک مندرجہ کاغذات کو جس پر مالگداری زیادہ تشخیص کی گئی ہو
 اسی قدر روپیہ دلا جا جائے جو اس سالانہ تعداد کے مساوی ہو جس کا مالک آخرا لڈ کرے زیادہ
 تشخیص کیا جانا ثابت ہو اور اگر وہ ادا کرنے میں قاصر رہے تو یہ روپیہ پیش لہا یا سے مالگدار کی
 وصول کیا جائیگا اور اس مالک کو ادا کر دیا جائیگا جس کو وہ واجب الادا ہے۔
 جو حکم حسب دفعہ ہوا صادر کیا جائے وہ کسی عدالت دیوانی یا مال میں قابل اعتراض و
 حجت نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۳۸- (۱) متبادرہ محالات تعلقہ داری و ملکیت ادنیٰ کا اور محالات مقبوضہ ایسے
 ٹھیکہ داران کا جن کا لگان مستم بند و بست یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہو حسب احکام باب ہذا جن میں
 تک کہ وہ متعلق ہوں عمل میں آئے گا۔

محالات تعلقہ
 دارینی ملکیت
 ادنیٰ و مقبوضہ
 کا متبادرہ

(۲) محالات تعلقہ داری کے متبادرہ کرنے میں ہر محال (پورا پورا) خواہ وہ محال ملکیت ادنیٰ
 ہو خواہ وہ ایسے ٹھیکہ داروں کے قبضہ میں جن کا لگان مستم بند و بست یا دیگر حاکم
 مجاز نے مقرر کیا ہو مستم بند و بست تعلقہ جات کے جو متبادرہ سے بنائے جائیں گے کسی ایک
 تعلقہ میں بشرط امکان شامل کر دیا جائیگا۔

(۳) اگر اس طور پر پورے محال شامل نہ کیا جاسکے تو تقسیم حتی الامکان اس طرح کی جائیگی
 کہ اس محال کے اجزاء موجودہ (ٹھوک یا بیٹی وغیرہ) جس قدر قائم زمین اور حصہ جو اس طرح تقسیم
 جائے محال جاباگاہ تصور ہوگا اور حصہ داروں کی مشترک ذمہ داری اسی حصہ تک
 محدود رہے گی۔

(۴) کل ذمہ لگان مقرر کرے گا جو ہر ایسے حصہ کی بابت واجب الادا ہو جو حسب مذکورہ
 بالا سے بنا جائیگا اور ان تمام عذرات کو تفصیل کر لیا جائے جس قدر تقسیم لگان کی نسبت ہوں۔

(۵) کوئی متبادرہ محال تعلقہ داری کا حسب دفعہ ہذا عمل میں نہ لایا جائیگا لہذا اسکے کوئل
 کو رینٹ کی منظوری پیشتر سے حاصل کرنی جائے۔

سچی غرض یہ کہ الفاظ "رقبہ مندر دست ٹھکی (مقبوضہ داری)" کے
 حوالے سے زمین میں درج کرنے نہ ہوں۔ ہم نے اس حصہ کے
 یہ موجودہ حصہ تقاضا کر لیا کہ کسی محال تعلقہ داری کا متبادرہ
 منظور ہو تو کوئل کو رینٹ سے زمین کیا جائیگا۔ ملا دیا ہے۔

۱۰۰۰
 سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی۔
 ہم نے اس کو قبول دیا ہے۔ اور اس تعلقہ میں موجود
 انوں کے احکام کی زیادہ مطابقت کی گئی ہے اور زمین ملی کی ہے

شہول ان
محالات کا جو ایک
ہی موضع کے
جزو ہوں

دفعہ ۱۳۹۔ اگر دو یا زیادہ محالات مالگذاری ایک ہی موضع کے جزو ہوں تو مالک کے اختیار
ہے کہ کلکٹر کو اس امر کی درخواست دے کہ ایسے محالات شامل کر کے ایک
محال واحد بنا دیا جائے اور کلکٹر کو اختیار ہے کہ حسب اقتضا سے اپنی رائے کے ایسی
درخواست کو منظور کرے اور اس صورت میں کلکٹر سالانہ رجسٹرڈن کو اس کے مطابق صحیح کرنے کے
دفعہ ۱۴۰۔ احکام باب ہذا کے جہاں تک کہ وہ متعلق ہو سکتے ہیں کلکٹر کی رائے
استیاری کے مطابق محالات معافی مالگذاری کے بڑا رہ یا شہول سے متعلق کیے جاسکتے ہیں

محالات معافی
مالگذاری کا
بڑا رہ یا شہول

باب تخصیص مالگذاری

محال پر سے
پہلا مواخذہ
مالگذاری کا ہو گا

دفعہ ۱۴۱۔ در صورت ہر محال کے مالگذاری جو اسپر تفتیش کی گئی ہو اس کل محال
اور اس کے لگان یا منافع یا پیداوار پر سب سے پہلا مواخذہ سمجھا جائیگا۔

اداسی مالگذاری
کی ذمہ داری

کسی محال کا لگان یا منافع یا پیداوار کسی عدالت دیوانی کی ڈگری یا حکم کے ایفا میں ادا کیا
جائیگا جب تک کہ کل بقایا مالگذاری جو اس محال کی بابت واجب الادا ہو بیباق نہ ہو جائے
دفعہ ۱۴۲۔ تمام مالکان محال مشتہر کا اودھ و اگرومنٹ کو اس مالگذاری کے ادا
کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو اس وقت کے لیے اس محال پر تفتیش چکی ہو اور تمام اشخاص جنکو

اس محال پر باقی ہوا سوت ایکٹ ۱۰۱۰ء میں دفعہ ۳۶
نفاذ تھی اس کے رو سے ملکیت خریداری کی تاریخ بنیام سے قائم
ہو گئی جو زری بنیام ڈگری دار کو دیکر فاضل ہی اس کے کلکٹر نے قرن
کر کے وصول کر لیا تجویز ہوئی کہ حسب سوت کلکٹر نے وصول کیا
خریداری کا حصہ کاٹنا اس لیے خریداری اور حصہ بنیام شدہ ذمہ دار
اداسے مالگذاری تھلہ دیوان نے اس رو بہ کے دلا پانے کا دعوی
خریداری بنیام پر کیا اور دعوی قابل ڈگری تجویز ہوا۔ رام چند بنیام
فتح چند۔ دیکھ نوٹس ۱۰۱۰ء ص ۲۲۰۔
۳۱: لہذا کا دعوی بقا مالگذاری بقا بلکہ داران اور لگان داران
تلفیق کے عین ہو گا لہذا بنیام لگایا دیکھ نوٹس ۱۰۱۰ء ص ۶۳۔
(۳) ایسا نہیں ہو گا جس محال میں عدہ اور ہوا ر محال ہی نہیں کے
لیے مالگذاری دار کو تو اس کا بار محال پر ہو جائے۔ سید محمد جعفر مل
بنیام شہول دیکھ نوٹس ۱۰۱۰ء ص ۱۱۔

۱۔ مالک مغربی و شمالی ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸۔
۲۔ دفعہ ۹۸ و ۹۷۔
۳۔ مالک مغربی و شمالی ۱۳۹ اور دفعہ ۹۹۔
۴۔ پنجاب ۶۲۔
۵۔ مالک مغربی و شمالی ۱۴۶ اور دفعہ ۱۰۸۔
۶۔ سیکشن ۱۰۱ کی رپورٹ اس کے متعلق یہ تھی :-
ہم نے لفظ مالک کی تشریح - جو موجودہ احکام ایکٹ مالگذاری
اراضی مالک مغربی و شمالی و ایکٹ مالگذاری اراضی مالک اودھ
پر مبنی ہے اور جو ہمارے خیال میں اصل مقصود کو زیادہ
صحت کے ساتھ ظاہر کرتی ہے۔ (دیکھ سرجوہ و تشریح
کے) قائم کر دی ہے۔
نفاذ تھلہ دیوان
(۱) کل محال پر مالگذاری باقی تھی اس کا ایک جزو داران دیوان
بنیام ہو گیا اور وقت بنیام کے اعلان کو دیکھا کہ مالگذاری

اس محال کا قبضہ مالکانہ سوا سے خریداری حسب دفعہ ۱۶۰ کے کسی اور ذریعہ سے حاصل ہو کر
 ذمہ دار اس تمام بقایا سے مالگزارسی کے ہونے کے جو ان کے حصول قبضہ کے وقت واجب الادا اور
 تشریح - "مالک" سے باب ہذا میں وہ شخص مراد ہے جو خود اپنے خاص نفع کے لیے
 مالکانہ قابض ہو اور مسہین مرتن اور ٹھیکہ دار حقوق ملکیت (بھی) داخل ہیں۔

دفعہ ۱۳۳- مالگزارسی ان اقساط میں اور ان اشخاص کو اور ان اوقات اور مقامات
 پر ادا کی جائے گی جن کی نسبت قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۴ میں ہدایت ہو اور جو روپیہ اس
 سب سے ادا نہ کیا جائے وہ بقایا سے مالگزارسی ہو جائیگا اور وہ اشخاص جو اسکے ادا کرنے کے ذمہ دار
 خواہ بطور حصہ دار خواہ بطور لمبردار کے ہوں بانی دار قرار پائیں گے۔

کسی بقایا سے مالگزارسی کی بابت موہ طلب نہیں کیا جائے گا۔
 دفعہ ۱۳۴- مالگزارسی بوساطت لمبردار کی جائیگی جسکو چاہندی ان قواعد کے
 جو حسب دفعہ ۲۳۴ مرتب کیے جائیں مواد ضمیمہ اس قدر فیس جب قدر بورڈ مقرر کرے گی
 جائیگی اور یہ فیس دیگر مالکان کو ادا کرنی ہوگی اور اس مالگزارسی کے پانچ روپیہ فی صدی سے
 زیادہ نہ ہوگی جو ان کے حصوں کی بابت واجب الادا ہو۔

دفعہ ۱۳۵- باب ہذا کی اغراض کے لیے حساب مصلحتہ تحصیلہ بقایا کے ہونے اور اسکی
 تعداد کی بابت اور اس باب میں کون کون شخص باقی رہے ہر شہادت قطع ہوگا۔

دفعہ ۱۳۶- بقایا سے مالگزارسی صاف طریقہ (مافوقہ) مفضلہ ذرا میں سے ایک یا زیادہ کے
 ذریعہ سے مول کی جا سکتی ہے۔

قواعد اور بارہ ادا
 مالگزارسی اور
 بقایا کے اور
 دربارہ بقایا
 کے

سو نہ بقایا
 اور اسکی
 لمبردار کے

حساب مصلحتہ
 بقایا کے شہادت
 ہوگا

مصلحتہ بقایا
 و مصلحتہ بقایا
 مالگزارسی

<p>۱۳۸- مالک مغربی و شمالی - اودھ - ۱۱۰۹-۱۱۱۰</p> <p>۱۳۹- مالک مغربی و شمالی - اودھ - ۱۱۱۱-۱۱۱۲</p> <p>۱۴۰- مالک مغربی و شمالی - اودھ - ۱۱۱۳-۱۱۱۴</p> <p>۱۴۱- مالک مغربی و شمالی - اودھ - ۱۱۱۵-۱۱۱۶</p>	<p>فقہ (الف) میں ہے کہ جب سے لفظ "سمن" کے لفظ "اطلا عنارہ" قائم اور یا جو تاکہ ایک غلط فہمی جو عوامی حکم سن کر ان کی نسبت سے جانی رہے۔ سمن کو ذرا لیا حکم نہیں ہے جسکی عدم تعمیل سے وہ شخص جسکو سمن نہ ہونے کے واسطے حکم دیا گیا ہو سزا نہیں ملتا۔ سمن کو سمن کے لفظ سے مراد ہے جو فقرات (د) و (ز) میں سمن نے الفاظ "رقبہ خاص" داخل کیے ہیں تاکہ ان قطعاً کی نسبت بھی حکم ہو جائے جن پر جدا گانہ مالگزارسی کی تخصیص کی گئی ہو اور جو کسی محال کے حصہ یا پیمانہ نہ ہوگی۔</p>
---	--

- (الف) بذریعہ اجراءے دستک یا طلبی نامہ بغرض حاضری بنام کسی باقیدار بخلا باقیدار کے۔
- (ب) بذریعہ گرفتاری اور حراست باقیدار کے۔
- (ج) بذریعہ قرق اور نیلام اسکے مال منقولہ کے۔
- (د) بذریعہ قرق اُس رقبہ خاص یا حصہ یا پٹی یا محال کے جسکی نسبت باقی واجب الادا ہو۔
- (ہ) بذریعہ انتقال اُس حصہ یا پٹی کے بنام ایسے حصہ دار محال کے جسکے ذمہ مالگذاری باقی رہے۔
- (و) بذریعہ سفوحی بند و بست پٹی مذکور یا کل محال مذکور کے۔
- (ز) بذریعہ نیلام اُس رقبہ خاص یا پٹی یا کل محال کے۔
- (ح) بذریعہ نیلام دوسری جائیداد غیر منقولہ باقی دار کے۔

دفعہ ۱۳۷۔ چلن ہے کہ بقایا مالگذاری کے واقع ہونے پر دستک بدین اہتمام و طلبی نامہ بغرض حاضری جاری کیا جائے۔

دفعہ ۱۳۸۔ باقی دار گرفتار ہو کر پندرہ دن تک حراست میں رکھا جاسکتا ہے جو اسکے کہ ذریعہ یا ادارہ گرفتاری اور حراست اُس سے پیشتر ادا کر دیا جائے۔ گرفتاری یہ ہے کہ کوئی تعلق دار یا دار کوئی ایسا شخص جو عدالت ہا سے دیوانی میں امداد حاضری سے برہی ہو اور کوئی عورت حسب دفعہ ہذا گرفتار نہ کیا جائیگا اور نہ کی جائے گی اور حراست میں نہ رکھا جائیگا اور نہ رکھی جائیگی۔

دفعہ ۱۳۹۔ کلکتہ کو اختیار ہے کہ خواہ باقی دار گرفتار کیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اسکے مال منقولہ کو قرق کرے اور نیلام کرے۔ ہر قرقی اور نیلام جسکا حکم حسب دفعہ ہذا صادر کیا جائے اُن احکام قانون نافذ دولت کے

دستک و طلبی نامہ بغرض حاضری

گرفتاری و حراست

قرق و نیلام مال منقولہ

<p>۱۱۶-۱۱۷ (۲) ۱۱۶-۱۱۷</p> <p>۱۱۷-۱۱۸</p> <p>۱۱۸-۱۱۹</p> <p>۱۱۹-۱۲۰</p> <p>۱۲۰-۱۲۱</p> <p>۱۲۱-۱۲۲</p> <p>۱۲۲-۱۲۳</p> <p>۱۲۳-۱۲۴</p> <p>۱۲۴-۱۲۵</p> <p>۱۲۵-۱۲۶</p> <p>۱۲۶-۱۲۷</p> <p>۱۲۷-۱۲۸</p> <p>۱۲۸-۱۲۹</p> <p>۱۲۹-۱۳۰</p> <p>۱۳۰-۱۳۱</p> <p>۱۳۱-۱۳۲</p> <p>۱۳۲-۱۳۳</p> <p>۱۳۳-۱۳۴</p> <p>۱۳۴-۱۳۵</p> <p>۱۳۵-۱۳۶</p> <p>۱۳۶-۱۳۷</p> <p>۱۳۷-۱۳۸</p> <p>۱۳۸-۱۳۹</p> <p>۱۳۹-۱۴۰</p> <p>۱۴۰-۱۴۱</p> <p>۱۴۱-۱۴۲</p> <p>۱۴۲-۱۴۳</p> <p>۱۴۳-۱۴۴</p> <p>۱۴۴-۱۴۵</p> <p>۱۴۵-۱۴۶</p> <p>۱۴۶-۱۴۷</p> <p>۱۴۷-۱۴۸</p> <p>۱۴۸-۱۴۹</p> <p>۱۴۹-۱۵۰</p> <p>۱۵۰-۱۵۱</p> <p>۱۵۱-۱۵۲</p> <p>۱۵۲-۱۵۳</p> <p>۱۵۳-۱۵۴</p> <p>۱۵۴-۱۵۵</p> <p>۱۵۵-۱۵۶</p> <p>۱۵۶-۱۵۷</p> <p>۱۵۷-۱۵۸</p> <p>۱۵۸-۱۵۹</p> <p>۱۵۹-۱۶۰</p> <p>۱۶۰-۱۶۱</p> <p>۱۶۱-۱۶۲</p> <p>۱۶۲-۱۶۳</p> <p>۱۶۳-۱۶۴</p> <p>۱۶۴-۱۶۵</p> <p>۱۶۵-۱۶۶</p> <p>۱۶۶-۱۶۷</p> <p>۱۶۷-۱۶۸</p> <p>۱۶۸-۱۶۹</p> <p>۱۶۹-۱۷۰</p> <p>۱۷۰-۱۷۱</p> <p>۱۷۱-۱۷۲</p> <p>۱۷۲-۱۷۳</p> <p>۱۷۳-۱۷۴</p> <p>۱۷۴-۱۷۵</p> <p>۱۷۵-۱۷۶</p> <p>۱۷۶-۱۷۷</p> <p>۱۷۷-۱۷۸</p> <p>۱۷۸-۱۷۹</p> <p>۱۷۹-۱۸۰</p> <p>۱۸۰-۱۸۱</p> <p>۱۸۱-۱۸۲</p> <p>۱۸۲-۱۸۳</p> <p>۱۸۳-۱۸۴</p> <p>۱۸۴-۱۸۵</p> <p>۱۸۵-۱۸۶</p> <p>۱۸۶-۱۸۷</p> <p>۱۸۷-۱۸۸</p> <p>۱۸۸-۱۸۹</p> <p>۱۸۹-۱۹۰</p> <p>۱۹۰-۱۹۱</p> <p>۱۹۱-۱۹۲</p> <p>۱۹۲-۱۹۳</p> <p>۱۹۳-۱۹۴</p> <p>۱۹۴-۱۹۵</p> <p>۱۹۵-۱۹۶</p> <p>۱۹۶-۱۹۷</p> <p>۱۹۷-۱۹۸</p> <p>۱۹۸-۱۹۹</p> <p>۱۹۹-۲۰۰</p>	<p>۱۵۱-۱۵۲</p> <p>۱۵۲-۱۵۳</p> <p>۱۵۳-۱۵۴</p> <p>۱۵۴-۱۵۵</p> <p>۱۵۵-۱۵۶</p> <p>۱۵۶-۱۵۷</p> <p>۱۵۷-۱۵۸</p> <p>۱۵۸-۱۵۹</p> <p>۱۵۹-۱۶۰</p> <p>۱۶۰-۱۶۱</p> <p>۱۶۱-۱۶۲</p> <p>۱۶۲-۱۶۳</p> <p>۱۶۳-۱۶۴</p> <p>۱۶۴-۱۶۵</p> <p>۱۶۵-۱۶۶</p> <p>۱۶۶-۱۶۷</p> <p>۱۶۷-۱۶۸</p> <p>۱۶۸-۱۶۹</p> <p>۱۶۹-۱۷۰</p> <p>۱۷۰-۱۷۱</p> <p>۱۷۱-۱۷۲</p> <p>۱۷۲-۱۷۳</p> <p>۱۷۳-۱۷۴</p> <p>۱۷۴-۱۷۵</p> <p>۱۷۵-۱۷۶</p> <p>۱۷۶-۱۷۷</p> <p>۱۷۷-۱۷۸</p> <p>۱۷۸-۱۷۹</p> <p>۱۷۹-۱۸۰</p> <p>۱۸۰-۱۸۱</p> <p>۱۸۱-۱۸۲</p> <p>۱۸۲-۱۸۳</p> <p>۱۸۳-۱۸۴</p> <p>۱۸۴-۱۸۵</p> <p>۱۸۵-۱۸۶</p> <p>۱۸۶-۱۸۷</p> <p>۱۸۷-۱۸۸</p> <p>۱۸۸-۱۸۹</p> <p>۱۸۹-۱۹۰</p> <p>۱۹۰-۱۹۱</p> <p>۱۹۱-۱۹۲</p> <p>۱۹۲-۱۹۳</p> <p>۱۹۳-۱۹۴</p> <p>۱۹۴-۱۹۵</p> <p>۱۹۵-۱۹۶</p> <p>۱۹۶-۱۹۷</p> <p>۱۹۷-۱۹۸</p> <p>۱۹۸-۱۹۹</p> <p>۱۹۹-۲۰۰</p>
---	--

مطابق کیا جائیگا جو واسطے قرقى اور نیلام مال منقولہ از روسے ڈگری عدالت دیوانى کے ہوں۔ علاوہ اشیاء سے مستذکرہ فقرہ ہے (الف) الخایت (ن) دفعہ ۲۶۶ مجبوعہ ضابطہ دیوانى کے وہ اشیاء بھی قرقى اور نیلام محکومہ دفعہ ہذا سے مستثنى ہونگی جو صرف اوقات مذہبى کے استعمال کے لیے مخصوص کی گئی ہوں۔ خرچہ قرقى اور نیلام کا بقایا سے مالگزارى میں اضافہ کر دیا جائیگا اور سی ضابطہ کے مطابق قابل وصول ہوگا۔

سہ ایکٹ ۱۲۔ ۱۹۵۵ء مجبوعہ ضابطہ دیوانى

باب ۱۹
اجراء ڈگری کا ذکر

(۲)۔ درباب قرقى جائداد

نفاذ متعلقہ ضابطہ دیوانى

(۱) اسلئے جنگ مال منقولہ جن اور قابل نیلام ہوں۔ والا ہیرا ہی بنام ہیرا انڈین لارپورٹ ۹ بجی ۱۸ ۵
(۲) بیوض نان نفقہ کے ہندویوں کو جائداد غیر منقولہ پر قبضہ دیا جائے تو جو آمدنی جائداد کی اسطرح حاصل ہو وہ ناقابل قرقى و نیلام ہے۔
دیوانى بنام آ پاجی (انڈین لارپورٹ ۱۰ بجی ۲۲ ۳۔ گلاب کنور بنام بسى دھرال ر ۱۵ ار آلہ آباد ۳۔
نراین بنام کٹال ر ۱۵ ر ۳۱۵۔

دفعہ ۲۶۶۔ جو جائداد کہ عدالت اجراء ڈگری قابل قرقى اور نیلام کے ہے تفصیل اُسکی یہ ہے یعنی اراضیات اور مکانات یا دیگر عمارت اور اسباب اور زر نقد اور بینک نوٹ اور چیک یعنی رنچہ اور بل آف ایکسچینج اور ہنڈیات اور ریسیسری نوٹ اور نوٹ سرکاری اور ٹکٹات یا دیگر ٹکٹات ناجات زر نقد اور زر قرضہ اور حصہ پنچا سر یاہ باسرایہ شتر کہ کارخانہ کسی ریلوے یا بینک یعنی مجہ کوٹھی داد و ستد یا اور کسی مجمع عام یا جماعت سند یافتہ اور ہیرا اُس کے جس کا بعد ازین ذکر ہے تمام دیگر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ قابل فرخت جو بیرون ڈگری کی ہو یا جیسر یا جس کے منافع برائى کو ایسا اختیار تصرف کا ہو چیتا ہو کہ وہ اُس کو اپنی منفعت کے لیے عمل میں لاسکے خواہ جائداد مذکورہ اُسکے نام سے ہو یا بطور اُس کے امانت کے یا بیجا اُس کے دوسرے شخص کے نام سے ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اشیاء سے مندرجہ ذیل قابل قرقى یا نیلام نہ ہونگی یعنی۔
(الف) ضروری پوشاک بیرون ڈگری اور اُس کی زوجہ اور اطفال کی۔
(ب) اہل حرفہ کے ادارہ اور رعایت کے آلات اور مویشی جو بہت کمالت اور غمغملہ بیرون ڈگری کو اُسکے پیشہ زراعت میں معاش پیدا کرنے کے لیے ضروری ہوں۔

(ج) مصالحہ مکانات اور دیگر عمارت کا جو کاشتکاروں کی ہوں اور ان کے فصل میں ہوں۔

- (د) بھی جائت حساب۔
- (۵) محض حقوق جو خسارہ کی نالش کرنے کے ہوں۔
- (۶) ہر حق ذاتی خدمت کا
- (ز) وظیفہ اور پیشن پیشن داران سرکاری نوچی اور ملکی کا اور

پیشن صیفہ پولیٹکل۔
(ح) کسی سرکاری ملازم یا کسی ریلوے کمپنی یا حاکم مقامی کے

(۳) مویشی وہی مستثنى ہوں جو عدالت کے نزدیک اغراض کاشت کے لیے ضروری ہوں۔ باقر محمد بنام دگا پان ۱۰ کلکتہ ۳۹ ر ۱۔
(۴) معمولی زیورات جو تون کے مثلاً گلے کے زیورات اُس ڈگری میں جو عورتوں کے قرضہ کی بابت ہو نیلام نہیں ہو سکتے۔ اپانا بنام ٹنگا مال ر ۹ بجی ۱۰۶۔
(۵) حق نالش ہر جہ جسکے یا بہت ڈگری نہ صادر ہوئی ہو نیلام نہیں ہو سکتا۔

قرنی اراضی

دفعہ ۱۵۰۔ مالگذاری اختیار ہو کر علاوہ یا بجائے کسی دیگر اراضی (بظاہر بقون) کے جنہی صورت باب ہذا میں قبل ازین کی گئی ہو کسی قبضہ خاص یا حصہ یا پٹی یا محال کو جسکی بابت بقایا واجب الاموال ہو قرق کرے اور اسکو خود اپنے زیر انتظام (بظرف قرق تفصیل) کرے لیکن کوئی اراضی ایک ہی بقی کی بابت قرقی (کی تاریخ) کے

<p>شام چند بنام لینڈ اینڈ کپنی ال ر ۹ کلکتہ ۶۵-۶</p> <p>(۶) قرضہ واجب الادا ہونے کے قبل قرق ہو سکتا ہے تفصیل حسین بنام رکھنا تھ ۱۳ مور انڈین اپیل ۳۰ ہری داس بنام ہرود ڈاکشور ال ر ۲ کلکتہ ۳۸-</p> <p>(۷) خانگی ملازموں کی تنخواہ دیا جانے ہونے کے بعد قرق ہو سکتی ہے۔ ایاد ایار بنام ویراسامی ال ر ۲۱ مدراس ۹۳</p> <p>(۸) مزدوروں سے وہ لوگ ہر ارضی جو ہاتھ پاؤں سے محنت کرنے ہیں یا ایسا پیشہ کرتے ہیں جس میں ہنر فن یا تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی جے چند بنام آیا ۵ بی بی ۱۳۲</p> <p>(۹) حق نان نفقہ آئندہ کے متعلق سلامت بنام لکھی اینڈ سین لارپورٹ ۱۰ کلکتہ ۵۲۱</p>	<p>کے کسی نوکر کی تنخواہ ہینے کی لکھی ہوئی آمد تک ہینے۔</p> <p>(۱) کل تنخواہ جیکہ تنخواہ ماہانہ عہدہ میں روپے سے زیادہ ہو اور</p> <p>(۲) عہدہ میں روپے جیکہ تنخواہ ماہانہ عہدہ میں روپے سے زیادہ ہو اور چالیس روپے لگے ماہانہ سے زیادہ ہو اور۔</p> <p>(۳) دوسری صورت میں نصف تنخواہ۔</p> <p>(۴) تنخواہ اور مواجب ان لوگوں کے جنسے آئین لشکری متعلق ہند۔ متعلق ہیں۔</p> <p>(۵) اجرت مزدوران اور ملازمان خانگی کی۔</p> <p>(۶) امیدوار تہ بحالت پس ماندگی یا اوصق استحقاق جو محض متعلق یا بجز امکان ہو۔</p> <p>(۷) حق نان و نفقہ آئندہ کا۔</p> <p>(۸) جو مواجب کہ کسی قانون مجریہ تحت ایک کونسل ہائے ہند مصدرہ ۱۹۱۴ء کے بموجب حسب الحکم کسی گورنر یا القائنٹ گورنر یا جلاس کونسل کے اجراء کی گری میں قرقی اور نیلام کے مستوجب ہونے سے بری قرار دیا جائے۔</p> <p>(۹) اگر دیون ڈگری ایسا شخص ہو جو ادب مالگذاری اراضی کا مستوجب ہو تو وہ چاہے یا منقولہ جو کسی ایسے قانون کرد سے ہو اس سے لایق تعلق ہو نیلام لعلت ادبے باقی مالگذاری نہ کور سے مستثنی ہو۔</p> <p>توضیح و تفسیر وغیرہ متذکرہ ضمن (د) و (ح) و (ط) و (ی) و (م) قرقی اور نیلام سے مستثنی ہیں یعنی قبل تنخواہ بعد واجب الادا ہونے کے۔</p> <p>مگر شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ مفہوم نہ ہو گا کہ (الف) مصالحہ مکانات اور دیگر عمارت کا ڈگری زر لگان کے اجراء میں قرقی و نیلام سے بری ہے یا۔</p> <p>(ب) کہ عبارت مذکورہ اچھ متعلقہ فوج مصدرہ ۱۹۱۴ء یا اس قسم کے اور قانون میں جو کسی وقت نفاذ پذیر ہو ضل انداز ہوگی۔</p> <p>دفعہ ۲۶۔ عدالت مجاز ہے کہ با اختیار خود یا دیگر بیار کی درخواست پر جس شخص کو طلب کرنا ضرور سمجھ طلب کرے اس سے نسبت کسی ایسی جائیداد کے استفسار کرے جو ڈگری کے ایفاد کے لیے قرق ہونے کے</p>
--	---

عین بعد کی یکم جولائی سے تین برس سے زیادہ مدت کے لیے زیر قرق نہیں کھی جائے گی۔
 مگر شرط یہ ہے کہ جس مال میں کتبہ ہے مالگذاری اس عرصہ سے پہلے سودی ہو جائے تو وہ اس میں
 داگذاشت کی جائے گی اور زرفاضل۔ اگر کچھ ہو۔ باقی داریا اسکے قایم مقام جائز
 کو دے دیا جائے گا۔
 (مالک مغربی و شمالی ۱۵۶ د ۱۱۹۵ اور ۱۲۰ د ۱۱۹۵)

الایق ہو اور شخص طلب غنہ سے ایسی دستاویز داخل کرے جو اس مال کا
 کے متعلق اس کے قبضہ یا اختیار میں ہو اور با اختیار خود ضمن صادر کرنے
 سے پہلے قرار دے کہ کس فائدہ کے لیے ایسا ضمن جاری کیا گیا۔
 دفعہ ۱۱۹۔ در صورت (الف) اسے قرضہ کے جسکی بابت
 اطمینان کے لیے کوئی دستاویز قابل بیع و شرائط لکھی گئی ہو یا (ب) کسی
 مجمع عام یا جماعت سند یافتہ کے سرمایہ کے حصہ کے یا (ج) کسی اور جائیداد
 منقولہ کے جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں ہو بجز ایسی جائیداد کے جو کسی عدالت
 میں امثالاً جمع یا عدالت کی حفاظت میں ہو قرقی بذریعہ حکم تحریری مشروطاً
 ان امور کے ہوگی۔

(الف) قرضہ کی صورت میں قرض خواہ کو یہ مانع ہوگی کہ تا حد
 حکم ثانی عدالت کے وہ قرضہ وصول نہ کرے اور قرضہ کو یہ کہ وہ تا حد
 حکم مذکور قرضہ ادا نہ کرے۔

(ب) در صورت حصہ کے جس کے نام سے حصہ درج حسب
 ہو اس کو یہ مانع ہوگی کہ اسکو منتقل یا اسکا منافع وصول نہ کرے۔
 (ج) در صورت اور جائیداد منقولہ کے سوائے اسکے جو اوپر
 مستثنی ہوئی ہے شخص قابض جائیداد کو یہ مانع ہوگی کہ وہ اس کو
 مدیون ڈگری کے حوالہ نہ کرے۔

حکم مذکور کی ایک نقل پچری کے کسی منظر عام پر آویزان کیا جائے گی
 اور ایک نقل قرضدار کو در صورت قرضہ کے یا مجمع عام خواہ جماعت سند
 یافتہ کے عہدہ دار مناسب کو در صورت حصہ سرمایہ کے یا شخص قابض جائیداد
 کو در صورت کسی اور جائیداد منقولہ کے سوائے اس کے جو اوپر مستثنی ہوئی ہو
 مرسل کیا جائے گی۔ قرضدار کو جس کو اس دفعہ کی ضمن (الف) کے بموجب
 مانع ہوئی ہو اختیار ہو کہ قرضہ ذمہ اپنا عدالت میں جمع کر دے اور
 اور اس کے جمع کرنے سے وہ اسی قدر میری الزم ہو جائیگا کہ گویا اس نے
 شخص مستثنی وصول قرضہ کو ادا کیا تھا۔

اگر قرقی تنخواہ یا فتنی کسی اہلکار سرکار یا ملازم ریلوے کمپنی کی
 منظور ہو تو وہ قرقی بذریعہ اجراء سے حکم تحریری بنام اس عہدار کے جس سے
 تنخواہ مذکور کی تقسیم متعلق ہو شو اس پر لاییت کے ہوگی کہ ہر مہینے میں اس قدر
 جزو تنخواہ مدیون کا جو عدالت تجویز کرے تا حد در حکم ثانی عدالت وضع کرتا ہے

- (۱) اگر حکم اتنماعی قرقی کا مدیون کے نام کہ وہ دین مدیون ڈگری کا اس طرح جاری ہو کہ دیوار پر چسپان کر دیا جائے تو یہ کافی تعمیل نہیں ہے۔ گو بند چند مدت بنام کھردہ چند متر ۱۰ بنگال لارپورٹ ۱۲۔
- (۲) اگر چیک جاری ہو جائے کے بعد قرقی عمل میں آئی تو چیک رکن نہیں سکتی۔ بھنگوان داس بنام عبد حسین ال ۳۹ بمبئی ۴۹۔
- (۳) قرقی مدیون ڈگری کے تالاش کرنے کی مانع نہ ہوگی صرف وصول کرنے سے روکنے کی شہیہ سنگھ ستی رام ال ۱۳ ال آباد ۶۷۔
- (۴) کلکڑا اٹا وہ بنام بیٹی ال آباد ۱۶۲۔ عدالت مال کی محکومی بھی معمولی قرضہ کے حکم میں ہے اولیا بنام ابو جعفر ال ۲۱ ال آباد ۵۰۔
- (۵) اگر مدیون روپیہ ایسے شخص کو دیدے جو خزانہ میں جمع ہونے کی حالت میں پاتا اور وہ آکر رسید لگا دے تو سمجھا جائے گا کہ مدیون نے حکم دفعہ ۶۸ کی تعمیل کی۔ فداحسین بنام مولاجش ال ۲۱ ال آباد ۵۰۔

انتظام کرنے والے کے اختیار و ذمہ داریاں

دفعہ ۱۵۱- جن مانہ میں کارکنوں کی اس طرز پر زیر انتظام خاص سرکار (قرق تحصیل) ہے کلکتہ یا بندر ہے معاہدہ کار ہے گا جو بوقت قرق میں باقی دار اور مالکان قسم ادنی یا مالکان ادنی یا آسامیان (ربعا یا) کے موجود تھا اور کلکتہ اس طرح قرق کی ہوئی جائے اور اس کے انتظام کرنے کا اور تمام زرعی

ایک نقل ایسے حکم کی پھر ہی کی نظر گاہ عام برآدیزان کی جائے گی اور اس عہدہ دار کو حوالہ کی جائے گی جس سے قرق کی تعمیل متعلق ہو ایسے عہدہ دار کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً کسی جزو ذخاہ وضع شدہ کو عدالت میں داخل کرے اور ایسے داخل کرنے سے گورنمنٹ یا ریویو کمیٹی جیسی صورت ہو اسی قدر بری الذمہ ہوگی کہ گویا وہ ریویو ریویو ڈگری کو ادا کیا گیا۔

دفعہ ۲۶۹- اگر نئے قرق طلب ایسی جائداد منقولہ ہو جس پر ریویو ڈگری قابل ہے مگر ان اقسام جائداد میں سے نہ ہو جو دفعہ ۲۶۶ کی پہلی شرط میں مذکور ہیں تو اس کی قرق بندی یہ گرت رہی واقعی جائداد مذکور کے ہوگی اور بلکہ قرق اس جائداد کو اپنی حراست میں یا اپنے کسی ماتحت کی حراست میں رکھیں گے اور اس کی حفاظت قرار واقعی کا ذمہ دار ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ جب شے مفوقہ اس قسم کی ہو جو جلد از خود خراب ہو جاتی ہو یا جس کی حفاظت کا خرچ اسکی مالیت سے زیادہ ہو جائے تو بلکہ مناسب کو اختیار ہوگا۔ کہ فوراً اس کو فروخت کر دے۔ تو کل گورنمنٹ مجاز ہے کہ قواعد مناسب دریا بنو خورد نوش اور حفاظت جانوران اور دیگر مال منقولہ کے چین ووران قرقی وقتاً فوقتاً مرتب کرتی رہے اور جو مالک اس دفعہ کے بموجب مال قرق کرے اسکو لازم ہوگا کہ باوجود احکام مندرجہ جزو و ما سبق دفعہ ۲۶۶ کے ان قواعد کے مطابق عمل کرے۔

دفعہ ۲۷۰- اگر نئے قرق طلب کوئی دستاویز قابل بیع و شراہ ہو جو عدالت میں داخل نہ ہوئی ہو اور نہ کسی مالک سرکار کی حفاظت میں ہو تو اسکی قرق بندی یہ اسکی ضبطی واقعے کے ہوگی اور دستاویز مذکور عدالت میں حاضر نہیں کی اور تا حکم ثانی عدالت کے عدالت میں رہے گی۔ دفعہ ۲۷۱- کوئی شخص جو اس مجموعہ کے مطابق ایسے حکم نامہ کی تعمیل میں صورت ہو جس میں مال منقولہ کے ضبط کرنے کا حکم یا اختیار دیا گیا ہو کہ مکان سکونت میں غریب یا آفتاب کے بعد اور طالع آفتاب سے پہلے داخل نہ کرے گا اور نہ کسی سکونت کے مکان کے دروازہ بیرونی کے توڑنے کا جواز ہوگا لیکن جب کوئی شخص کسی مکان سکونت کے اندر باضابطہ پہنچ جائے تو اس کو اختیار ہوگا کہ اس مکان کے کسی کمرے کے دروازہ کو جس میں مال مذکور کے موجود ہونے کے باور کرنے کی وجہ ہو بند نہ رہنے دے اور چھوڑے۔

(۱) فصل جب تک کھیت میں ہے منقولہ زمین سے سادو بنام شمشو ال ۶ ر بمئی ۱۹۰۲ ۵۰ چھپیدالال بنام مول چندال ۱۲۲ ال آباد ۳۰- (۲) درخت بھی منقولہ زمین میں امیر رام بنام دولت ال ۵ ال آباد ۵۶- (۳) لیکن کوٹھو کا پتھر منقولہ ہے ہر مشکل سنگ بنام آتھل سنگ ۴ ال آباد ۵ لیکن دیکھو بلڈ بنام برندا بن ال ۴ کھلتہ ۱۹۰۶

(۱) عہدہ دار قرق مکان سکونت کا دروازہ نہیں کھول سکتا لیکن مکان یا گرام کا دروازہ توڑ سکتا ہے ال ۴۸ بمئی ۱۹۰۹- دیو دھرمیا مشور (۲) اگر کوئی دار قرق دوسری مال قرق کرے تو مالک مال کے ہر جگہ ذمہ دار ہوگا۔ کشوری موہن بنام ہرسوگ اس

اور منافع کے لینے کا جو اس سے حاصل ہو سکتی ہو گا جو آمدنی ایسی جایداد مفردہ کی تحصیل ہو رہے کسی ایسی تہ مالک گندھاری کے ادا کرنے میں جو بعد قرتی واجب الادا ہوئی ہو اور رزقہ

ال ر ۷ کلکتہ ۳۳۶
(۳) یہ دفعہ پرہ نشین عورت کی
گرقاری سے تعلق نہیں ہے کہم یعنی ایسی
بنام کیلاش ال ر ۷ کلکتہ ۱۹

مگر شرط یہ ہے کہ اگر وہ ایسی عورت کے دخل واقعی میں ہو جو حسب
واج ملک کے باہر نہیں نکلتی ہے تو شخص تعمیل کنندہ حکیمانہ اس کو اطلاع
اطلاع کرے گا کہ اس کو نکل جانے کا اختیار ہے اور پھر عرصہ مقبول
تک عورت کے نکل جانے کا انتظار کر کے اور نکلنے کے لیے اس کو
ہر طرح کی سہولت مناسب دیکر شخص مذکورہ حجاز ہوگا کہ مال ضبط کرنے
کے لیے کر کے اندر جائے مگر مطابق ان احکام کے اس امر کی بھی ہر
طرح سے احتیاط کرے کہ مال کرہ سے خفیہ نہ اٹھ جائے۔

(۱) وہ لفظ جس میں کر نہیں لفظ
ہوں اور دیون کے پاس بھیجے گئے
ہوں پوسٹ آفس میں قرق ہو سکتے
ہیں نراسی مٹو لھو ادی آپا ال ر
۱۳ مدراس ۲۴۳۔

دفعہ ۱۵۱۔ اگر وہ مال عدالت میں یا عہدہ دار سرکاری کے پاس
جمع یا اس کی حفاظت میں ہو تو اس کی قرتی اسطرح ہوگی کہ عدالت یا عہدہ
مذکور کے پاس اطلاع نامہ اس درخواست کے ساتھ بھیجا جائے گا
کہ تا صدور حکم ثانی اس عدالت کے جہان سے اطلاع نامہ صادر ہو اور
مال مذکور اور اس کا سود یا حصہ منافع جو واجب الادا ہو کسی کو نہ دیا جائے۔
یہ شرط یہ ہے کہ اگر مال مذکور کسی عدالت میں جمع ہو یا اس کی حفاظت
میں ہو تو نزاع استحقاق ملکیت یا وصول مقدم کا جو مابین ڈگری دار
اور کسی ایسے شخص غیر کے پیدا ہو جو دیون ڈگری نہیں ہے اور جو ذمہ
اسی انتقال یا قرتی کے یا اور طریق سے مال مذکور میں حق رکھنے کا دعویٰ
ہو عدالت مذکور سے سٹے کیا جائے گا۔

(۱) ڈگری عدالت مال کی قرتی
اور نیلام عدالت دیوانی سے حسب
دفعہ ۳۷۳ نوٹی۔ اولیا بنام
ابو جعفر ال ر ۲۱ الہ آباد ۳۰۵
(۲) ایک ڈگری دوسرے ڈگری کے
اجرامین نیلام نہیں ہو سکتے سلطان
بنام گلہاری ال ر ۱۲ الہ آباد ۲۹۰
ہیرو ونگٹا بنام ونگٹا ال ر ۲۷ مدراس
۴۱۸

دفعہ ۱۵۱۔ اگر شے قرتی طلب ڈگری زر نقد مصدر اس عدالت
کی ہو جس نے ڈگری اجراء طلب صادر کی ہو تو اسکی قرتی اس طرح ہوگی
کہ عدالت سے حکم صادر کیا جائیگا کہ اس زر نقد کی ڈگری پکا جو روپیہ وصول
ہو ڈگری اجراء طلب کی بیباقی میں لگایا جائے۔
اگر شے قرتی طلب ڈگری زر نقد مصدر کسی دوسری عدالت
کی ہو تو اس کی قرتی اس طرح ہوگی کہ اطلاع نامہ تحریری بہر ثبت
دستخط جج اس عدالت کے جس نے ڈگری اجراء طلب صادر کی ہو
اس درخواست کے ساتھ اس دوسری عدالت میں ارسال کیا جائیگا
کہ وہ اپنی ڈگری کا اجراء ملتوی رکھے اسوقت تک کہ وہ اطلاع نامہ ارسال
کرنے والی عدالت کے حکم سے فسخ کیا جائے پس عدالت وصول
کنندہ اطلاع نامہ اپنی ڈگری کا اجراء بہر طبق اس کے ملتوی رکھتی
اس شرط سے اور اس وقت تک کہ
عدالت صادر کنندہ ڈگری اجراء طلب اس اطلاع نامہ

قرنی و انتظام کے ادا کرنے میں صرف کی جائیگی اور جو زر فاضل پہلے اس بقایا کے ادا کرنے میں صرف کیا جائیگا جسکی علت میں قرنی کی گئی ہو۔ (ممالک مغربی و شمالی ۱۵۵ - اردھ ۱۱۹ -

فسخ کرے۔ یا۔

(ب) ڈگری اجراءے طلب کا ڈگری دار عدالت وصول کنندہ اطلاع نامہ مذکور کو درخواست دے کہ وہ عدالت اپنی ڈگری کو جاری کرے۔

بروقت وصول ہونے ایسی درخواست کے وہ عدالت ڈگری کو جاری کرے گی اور زر وصول شدہ کو ڈگری اجراء طلب کے ایفاد میں لگی صورت تمام دوسری ڈگریوں کے قرنی اسطرح ہوگی کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری اجراء طلب کا حج اطلاع نامہ دستخطی اپنا ڈگری قرنی طلب کے ڈگریا کے نام اس امتناع سے بھیجے گا کہ وہ اس ڈگری کو منتقل یا کسی نوع کے مطالبہ کا دیر بار نہ کرے اور جس حال میں کہ ڈگری کسی اور عدالت کی صادر کی ہوئی ہو تو اس عدالت کے پاس بھی اسطرح کا اطلاع نامہ اس مضمون سے بھیجنا ہوگا کہ وہ ڈگری قرنی طلب کا اجراء نہ کرے تا وقتیکہ یا اطلاع نامہ حکم عدالت مرسل کنندہ کے فسخ نکلیا جائے اور ہر عدالت جس میں ایسا اطلاع نامہ پہنچے تا وقتیکہ وہ اس طرح فسخ نہ کیا جائے اس کی تعمیل کرے گی۔

جو ڈگری کہ اس دفعہ کے بموجب قرق ہو اس کے قابض کو لازم ہے کہ عدالت اجراء کنندہ ڈگری مذکورہ کو وہ اطلاع اور تردد جو بموجب معقول طلب کیجائے۔

دفعہ ۲۷۷ - اگر جائیداد مفروقہ سکہ یا کرنسی نوٹ ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ کسی وقت ایام قیام قرنی میں یہ ہدایت کرے کہ وہ سکہ یا نوٹ یا کوئی جزو اس کا جو ڈگری کے ایفاد کے لیے کافی ہو اس فریق کو ادا کیا جائے جو ڈگری کی رو سے اس کے پانے کا مستحق ہو۔

دفعہ ۲۸۲ - ہر عدالت اس حکم کے صادر کرنے کی مجاز ہوگی کہ جائیداد مفروقہ یا جزو اس کا جو ڈگری کے ایفاد کے لیے ضروری معلوم ہو نیلام کیا جائے اور زر میں نیلام مذکور کا یا اس کا جزو کافی اس فریق کو دیا جائے جو ڈگری کی رو سے اس کے پانے کا مستحق ہو۔

دفعہ ۲۸۵ جس حال میں کہ جائیداد جو کسی عدالت کی حراست میں نہ ہو کسی عدالتوں کی ڈگری کے اجراء میں فرق کیجائے تو اس جائیداد کو لینا وصول کرنا اور اس کی نسبت ہر دعویٰ اور اس کی قرنی پر ہر اعتراض کی بابت جو بیز کرنا اس عدالت سے متعلق ہوگا۔ جو ان عدالتوں میں سب سے اعلیٰ درجہ کی ہو یا اگر ان کے درجہ میں کچھ فرق نہ ہو تو اس

(۱) ڈگری زر نقد نیلام نہیں ہو سکتی ال ر ۲۰ کلکتہ ۱۱ اچو تندو نامہ تمام دوا کا نا تھ۔

باقیہ کے حصہ کا منتقل کیا جانا

دفعہ ۱۵۲۔ جب بقایا مالکداری بابت کسی حصہ یا سببی مجال کے یا فتنی مہل کو گھر کو اختیار ہے کہ عادیہ یا سبج کسی ضابطہ (طریقہ اسے) مندرجہ بالا باب ہذا کے کٹنری منظوری سے

عدالت سے متعلق ہوگا جس کی ڈگری کی علت میں جائداد پہلے فرقی ہونی ہو (۱) نیلام اور حوالہ کرنا جائداد کا (الاعت) قواعد عام

دفعہ ۱۵۲۔ نیلام بصیغہ اجراء ڈگری معرفت کسی ایسا کار عدالت یا اور شخص کے جس کو عدالت مقرر کرے عمل میں آئے گا اور بجز اس صورت کے جو دفعہ ۲۵۴ میں مذکور ہے اور صورتوں میں نیلام عام صیغہ طریقہ مفصلہ ذیل کے ہو کر سے گا۔
۱۔ جب صیغہ اجراء ڈگری سے کسی جائداد کے نیلام ہونے کا حکم دیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ نیلام مقصودہ کا اشتہار عدالت کی زبان میں مشتمل کرے اور اشتہار مذکور میں نیلام کی تاریخ اور مقام مندرج ہوگا اور مراتب مفصلہ ذیل میں سے مقدمہ و صحت اور صداقت کے ساتھ لکھے جائیں گے۔

(۲) عدالت) جائداد جو نیلام ہونے والی ہو۔ (سبب) تعداد مالکداری مشغفہ مجال یا حصہ مجال کی جیکہ و حقیقت جو نیلام ہونے والی ہے حقوق مرائق مجال مالکداری سرکار یا جزو مجال مالکدار سرکار کی ہو۔

(۳) کوئی بار کفالت جو اس جائداد پر ہو۔ (۴) مبلغ جس کے وصول کے لیے نیلام کا حکم دیا گیا ہو۔ اور (۵) دوسرا ہر ام جس سے بدانتست عدالت اختیار کو اس شخص سے واقفیت ہو تا مزور ہو کہ وہ جائداد پر نیلام کی نوعیت اور مالیت تجویز کر سکے۔

بعض تحقیق کرنے ان مراتب کے جو اشتہار میں لکھے جائیں گے عدالت کو جائز ہے کہ جس شخص کی ضرورت ہو اسے طلب کیے اور ان میں سے کسی کی بابت اس سے اظہار سلسلے اور جو دستاویز ان کے متعلق اس کے قبضہ یا اختیار میں ہو وہ اس سے حاصل کرے۔
ہائی کورٹ کو لازم ہے کہ اس مجموعہ کے نفاذ کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو امورات محکومہ دفعہ ۱۵۱ کی انجام دہی میں عدالتوں کو ہدایت ہونے کے لیے قواعد مرتب کرے اور ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً قواعد کو جو اس طرح مرتب کئے جاویں تبدیل کرتی رہے اور وہ تمام قواعد قائم ہونے پر کارسی گزرتے ہیں مشتمل ہوں گے اور اس کے بعد حکم قانون کارٹین کے اور صاحب ریکارڈنگ رنگون نسبت اپنی عدالت اور عدالت مطالبہ جات حقیقہ رنگون کے حسب مراد اس فقرہ کے ہائی کورٹ

حاصل کر کے اس حصہ یا پٹی کو اس مدت کے لیے جو تاریخ منظوری کے عین لہجہ کی
 یکم جولائی سے پندرہ برس سے زیادہ نہ ہو اس حصہ یا پٹی کے مالکان کے سوا سے
 اور سب حصہ داران محالی کے نام یا انہیں سے کسی کے نام اس شرط سے کہ وہ اس
 سمجھا جائے گا۔

اس دفعہ کی کوئی عبارت ان صورتوں سے متعلق نہ ہو گی
 جن میں ڈگری کا اجرا کلکٹ کے پاس منتقل ہو گیا ہے۔

دفعہ ۲۸۸۔ کوئی بیج یا اور عمدہ دار سرکاری کسی غلطی یا غلط بیانی یا
 فرودگذاشت کی اہت جو بموجب دفعہ ۲۸۷ کسی اشتہار میں پائی جائے
 لائق مواخذہ کے نہوگا۔ الا اس صورت میں کہ وہ غلطی وغیرہ
 بددیانتی سے کی گئی ہو۔

دفعہ ۲۸۹۔ اشتہار مطابق طریقہ معینہ دفعہ ۲۸۷ مشتہر کیا جائے گا۔
 اور ایک نقل اس کی بعد ازان پھری کے اندر آدیزان کی جائے گی
 اور اگر اراضی سرکار کو مالکذاری دینی ہو تو کلکٹر کی پھری میں بھی۔

اگر عدالت ہدایت کرے تو ایسا اشتہار مقام کے سرکاری
 گزٹ اور مقام کے کسی اخبار میں بھی مشتہر کیا جائے گا اور خرچہ اس
 مشتہری کا متحمل خرچہ نیلام کے متصور ہوگا۔

دفعہ ۲۹۰۔ بجز صورت جائداد مذکورہ عبارت شرطی دفعہ ۲۶۹
 کے کوئی نیلام محکومہ باب ہذا ملارہنا مندی تحریری دیون ڈگری کے
 اس وقت تک نہ بیونا چاہیے کہ جس تاریخ کو نقل اشتہار کی بیج امر
 نیلام کی عدالت میں آدیزان کی گئی ہو اس سے در صورت جایداد
 فریقہ منقولہ کے عرصہ اقل درجہ ۳۰ یوم کا اور در صورت جائداد منقولہ
 کے اقل درجہ عرصہ پندرہ روز کا تکرار جائے۔

دفعہ ۲۹۱۔ عدالت مجاز ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو اس باب کے
 مطابق نیلام کو سوائے اس نیلام کے جو صاحب کلکٹر کی معرفت عمل
 میں آئے کسی مصرحہ تاریخ اور ساعت تک ملتوی کر دے اور عامل
 نیلام اگر مناسب سمجھے نیلام ملتوی کر کے التوا کی وجوہ قلمبند کرے
 مگر شرط یہ ہے کہ جب نیلام مکان عدالت کے احاطہ کے اندر ہو تو بغیر
 اجازت عدالت کے التوا کرنا چاہیے جب کہ یہی نیلام اس دفعہ کے
 بموجب سات روز سے زیادہ عرصہ تک ملتوی کیا جائے تو ایک تازہ
 اشتہار مطابق دفعہ ۲۸۹ مشتہر کیا جائے گا۔ الا اس صورت میں
 کہ دیون ڈگری اس سے درگذر گئے پر اراضی ہوا در اگر لٹ کی
 پٹی ختم ہونے سے پہلے کل روپیہ مطالبہ اور خرچہ کا مع خرچہ نیلام ہوا
 نہ کر کے روپہ حاضر کیا جائے یا ثبوت اس بات کا حسب اس کے
 اطمینان کے دیا جائے کہ وہ مطالبہ مع خرچہ ہائے مذکور اس عدالت

لقاباً کو ادا کریں اور ان شرائط پر کہ جنکو کمشنر ہر صورت میں مقرر کرے منتقل کرے۔ ایسا انتقال
اسی مداری پر پورن ہوگا جو اس محل کے، حصہ داران پر مشتمل اور منفرد ہے جسین ایسا انتقال

میں داخل ہو چکا ہے جس نے نیلام کا حکم دیا تھا تو لازم ہے کہ نیلام
موقوف کیا جائے۔

دفعہ ۱۵۲۔ کوئی عمدہ دار جو اس باب کے مطابق کسی نیلام کے
متعلق کوئی خدمت انجام دیتا ہو اسے لازم ہے کہ حیلثاً یا صراحتاً
کسی جائیداد کے لیے جو نیلام پر چڑھائی جائے بطور خریدار کے بولی
نہ بولے اور نہ حیلثاً یا صراحتاً ایسی جائیداد میں کوئی استحقاق حاصل
کرے اور نہ حاصل کرنے کا اقدام کرے۔

دفعہ ۱۵۳۔ عمدہ دار عامل نیلام کو لازم ہے کہ کمی قیمت کو (اگر گھوڑے)
جو اس مجموعہ کے بوجیب نیلام مکر ہونے کے باعث بوجہ قصور خریدار
نیلام داغ ہو مع جملہ اخراجات کے جو ایسے نیلام مکر سے متعلق ہوں
عدالت میں لکھ کر گزرائے۔

اور وہ کمی قیمت اور اخراجات ڈگریار یا دیون ڈگری کی
درخواست پر شخص قاصر سے ان قواعد کے بموجب وصول کیے جائیں گے
جو واسطے اجراء ڈگری زر نقد کے اس باب میں مندرج ہیں۔

دفعہ ۱۵۴۔ اگر جائیداد نیلام ہو نیوالی از قسم دستاویز قابل بیع و
شرعی ہو یا حصہ کسی عام کمپنی یا جماعت سند یافتہ کا ہو تو عدالت مجاز
ہوگی کہ بجائے صادر کرنے حکم نیلام عام کے ایسی دستاویز یا حصہ مذکورہ
بالا کو مطابق نرخ بازار اس وقت کے معرفت دلال کے فروخت کرنے
کی اجازت دے۔

دفعہ ۱۵۵۔ در صورت اور جائیداد منقولہ کے قیمت ہر لاکھ کی قیمت
نیلام یا جس قدر جلد بعد نیلام کے اہلکار عامل نیلام حکم دے داخل کرنی
ہوگی۔

اور در صورت نہ داخل کرنے کے وہ شے فوراً پھر نیلام پر چڑھائی
جائے گی۔ اور نیلام کی جائیگی۔ بعد ادا کے بعد ادا کے زر میں کے اہلکار
عامل نیلام ایک رسید اسکی بابت دیگا اور نیلام قطعی ہو جائے گا۔

دفعہ ۱۵۸۔ جائیداد منقولہ کا نیلام اس کی مشقہری یا تعیل میں
بیضا بطلی ہونے کے سبب سے ناجائز نہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر کسی
شخص کو ایسی بیضا بطلی سے جو کسی اور شخص کی جانب سے واقع ہوئی
ہو پھر بیچنے کو اس کو اختیار ہے کہ وہ واسطے وصولیابی ہر جہاں (اگر
وہ شخص خریدار ہو) بابت ملنے اس خاص جائیداد اور بابت اس
ہر جہاں کے جو اسکے نہ ملنے کے باعث عائد ہوا ہو اسکے نام نالاش دائر کرے۔

مالک مغربی و شمالی میں وکیل اس
مقدمہ میں جسین وہ وکیل ہے بولی بولنے
سے از روے سرکلر ہائی کورٹ ممنوع
ہے۔ لیکن اپنے موکل سے ڈگری محل
لے سکتا ہے۔ جگہ پ بنام چکن ۲
الریاد مر ۴۶۔ دیکھو ۱۳۶ قانون انتقال

نازد کیا گیا ہے۔

(مالک مغربی شمالی ۱۵۷ اور ۱۶۱)

انتقال کی مدت کے گزر جانے کے بعد وہ حصہ یا پٹی اسکے مالکوں کو دے جس پر یہ پٹی

دفعہ ۲۹۹۔ اگر جائیداد نیلامی کوئی دستاویز قابل بیع وغیرہ کے ہو یا اور جائیداد منقولہ ہو اور ضبطی واقعہ اسکی عمل میں آئی ہو تو ایسی جائیداد خریدار کے حوالہ کرنی ہوگی۔

دفعہ ۳۰۰۔ جب جائیداد نیلامی از قسم جائیداد منقولہ کے ہو چسپہ مدیون ڈگری کو استحقاق اس قید سے ہو کہ کوئی اور شخص اس پر قبضہ رکھے تو خریدار کو جائیداد مذکورہ اس طور سے دلائی جائیگی کہ شخص قابض جائیداد مذکور کو اطلاع دی جائے کہ جائیداد پر کسی شخص کو سوائے خریدار نیلام کے دخل نہ دے۔

دفعہ ۳۰۱۔ اگر جائیداد نیلامی از قسم زمین کے ہو جس کے اطمینان کے لیے کوئی دستاویز قابل بیع وغیرہ نہ لکھی گئی ہو یا حصہ کسی عام لینے کا ہو تو سپردگی اسکی بذریعہ حکم خریداری عدالت مشعر اس انتقال کے عمل میں آئیگی کہ دائرین زر قرضہ یا اس کا سود وصول نہ کرے اور مدیون بجز خریدار کے اور کسی شخص کو زر قرضہ مذکور ادا نہ کرے یا یہ کہ وہ شخص جس کے نام سے حصہ مذکور ہو بجز خریدار کے کسی اور شخص کے ہاتھ منتقل نہ کرے اور نہ حصہ متنازع یا اسکے سود کا بابت اس کے لیے اور بیع یا سکرٹری یا کوئی اور عہدہ دار مناسب ایسی لینے کا کسی اور شخص کے ہاتھ منتقل نہ کرے یا اس کے ایسا انتقال نہ ہونے دے اور نہ کسی اور کو

منازع ادا ہونے دے۔

دفعہ ۳۰۲۔ اگر لکھنا عبارت انتقالی یا دستاویز انتقال کا منجاب اس فرق کے جس کے نام کوئی دستاویز قابل بیع وغیرہ یا کوئی عام کا حصہ لکھا ہو اور اسطے انتقال اس دستاویز یا حصہ کے مطلوب ہو تو جائز ہے کہ بیع ایسی دستاویز کی نشت پر یا حصہ کے سارے مفاد پر عبارت انتقالی لکھ دے یا اور کسی ایسی دستاویز کی تعمیل کرے جو ضروری ہو۔

نمونہ عبارت انتقالی یا تعمیل کا حسب مندرجہ ذیل یا مثل اس کے ہوگا۔ یعنی زید کے دستخط معرفت خالد عدالت فلان کا بیع (یا جسی صورت ہو) بمقدمہ بکر بنام زید۔

جب تک کہ دستاویز یا حصہ مذکور کا انتقال نہ ہو عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی شخص کو واسطے وصول سود یا یا حصہ منافع کے جو بابت اس کے یافتنی ہو اور اس کی رسید پر دستخط

حکم اتنا ہی کے متعلق تعمیل ہونی چاہیگی
قیاس ہوگا۔ دہندہ مالک یا نام دہندہ
ال ۱۳ کلکتہ ۵۲۶۔

تمام معاہدات جو ایسی اراضی کے متعلق پہلے سے باقی دار نے یا ایسے شخص نے کیے ہوں جسکے ذریعہ سے وہ عرصہ اجراء تمام عطیات جو قانون نافذ الوقت کے بموجب قابل غنطی (روسی) ہوں کلکٹر یا مستاجر کی طرف سے ہوں لیکن الانفصاخ ہو جائیں گے۔

دفعہ ۱۵۵۔ جب تک کسی اراضی کو حسب دفعہ ۱۵۴۔ فرق کر کے یا حسب دفعہ ۱۵۲ اسکو منتقل کر کے یا جب بند و بست کسی اراضی کا حسب دفعہ ۱۵۳ منسوخ کیا گیا ہو تو مستاجر ایسے کو لازم ہے کہ اسکا ایک اشتہار جاری کرے۔

قرنی یا بند و بست کی منسوخی کا اشتہار

دفعہ ۱۵۶۔ اس اشتہار کی تاریخ کے بعد یا بطور پیش بندی یا تاریخ مقررہ سے پہلے جو روپیہ بابت لگان یا کوئی رقم کسی اراضی مذکور کے کسی شخص کو علاوہ کلکٹر یا منتقل المیہ یا مستاجر کے ادا کیا جائے اس سے وہ شخص اور اگر وہ اس ذمہ داری سے بری نہ ہو جائے جو کلکٹر یا منتقل المیہ یا مستاجر کو جیسی کہ صورت ہو۔ ادا کرنے کی نسبت اسپر ہو۔

جو روپیہ اشتہار کے بعد یا بطور پیش بندی یا تاریخ مقررہ سے پہلے مستاجر کو ادا کیا جائے اس سے ادا کرنے والا بری الذمہ نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۵۷۔ جب حسب دفعہ ۱۵۲ یا دفعہ ۱۵۹ کوئی اراضی مستاجر پر دی جائے تو جو روپیہ مستاجر کے ذمہ اس کے ٹیکس کے بموجب واجب الادا ہو وہ اس سے یا اسکے ضامن سے ادا کر کوئی ہو) مثل بقایا مالگزاری کے وصول کیا جاسکتا ہے۔

دھولائی اس کے باقی کی جو مستاجر کو وصول ہو

دفعہ ۱۵۸۔ جب بند و بست کسی ٹی کا حسب دفعہ ۱۵۳ منسوخ کر دیا جائے تو مستاجر ذمہ داری حصہ داران محال کی بابت مالگزاری ٹی مذکور کے اس منسوخ ہونے کی تاریخ سے اس وقت تک ملتوی رہے گی جب کہ نیا بند و بست ٹی مذکور کا حسب دفعہ ۱۵۹ عمل میں آئے۔ دفعہ ۱۵۹۔ بعد گذر جانے اس مدت کے چھکے لیے کوئی اراضی حسب دفعہ ۱۵۴۔

حصہ داران کی مشترکہ ذمہ داری نسبت مالگزاری کی جو بند و بست منسوخ رہے ملتوی رہے گی

بند و بست بعد منتفی ہونے کے اس مدت کے جسکے لیے اراضی مستاجر پر لگائی ہو یا زرخیز کار لائی گئی ہو۔

۱۳۱	۱۶۵۔ مالک مغربی و شمالی۔ دادہ ۱۳۱	۱۶۰۔ مالک مغربی و شمالی۔ دادہ ۱۲۶۔
۱۳۲	بند و بست اراضی ملوکہ ٹورویال کا جسکو اس نے زمین کو دیا تھا حسب منشا دفعہ ۱۵۷۔ ایکٹ ۱۹۔ منسوخ ہو گیا اور بعد ازاں صاحب کلکٹر نے منسوخ دفعہ ۱۵۹۔ اراضی مذکور کو مستاجر پر واجب مالگزاری میں باقی پڑی تو منسوخ کلکٹر نے سب خود مذکور اراضی مذکور کو زراعت نامیہ سے لیا اور ازاں حسب منشا دفعہ ۱۶۵۔ ۱۳۳۔ ایکٹ مذکور اراضی مذکور کا بند و بست منسوخ ہو گیا اور ٹورویال کے ہوا۔	”چھٹے اس دفعہ کی ترمیم کوئی چیز نہ کہ اس امر کی نسبت شہور ہے کہ اشتہار کی تاریخ سے پہلے تاریخ مقررہ پر لگان دفعہ کا ادا کرنا ایسا نہیں سمجھا جائیگا کہ وہ ادا کرنا بطور پیش بندی اشتہار کے ہے“
۱۳۴	تجزیہ ہوئی کہ عدالت نے دفعہ ۲۴۱ حرفہ داد ایکٹ ۱۹۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ کی بحث کی تجویز سے منسوخ ہے کہ آیا بند و بست جائز طور پر ہو	۱۲۳۔ مالک مغربی و شمالی۔ دادہ ۱۲۹۔
		۱۶۷۔ مالک مغربی و شمالی۔ دادہ ۱۳۰۔

زیر انتظام سوار کھی گئی یا ٹھیکہ مستاجر پر دی گئی ہو کلکٹر کو لازم ہے کہ واسطے باقی ماندہ میعاد بندوبست اصلی کے اس شخص سے جو سبب دفعہ ۶۵ مستحق بندوبست ہو اس اراضی کا بندوبست جدیداً ان شرائط پر چکی ہو اور یا بصورت تعلقہ یا حصر تعلقہ کے لوکل گورنمنٹ ہدایت کرے قبول کرنے کے لیے گئے۔

اگر بندوبست قبول کرنے سے انکار کیا جائے تو کلکٹر کو جائز ہے کہ بندوبست پر کثرت واسطے باقی ماندہ میعاد بندوبست اصلی کے اس اراضی کی نسبت بموجب احکام دفعات ۶۸ لغایت ۷۴ مستعمل ہو اور جہاں تک کہ وہ احکام تعلق ہو سکیں عمل کرے۔

دفعہ ۱۶۰ جب کلکٹر کی رائے میں وہ دوسرے ضوابط چکی عراحت باب ہذا میں قبل ازین کی گئی ہے واسطے وصولیابی کسی بقایا کے کافی نہ ہوں تو مشارالہ کو اختیار ہے کہ علاوہ یا بجائے تمام یا کسی ایسے دیگر ضوابط (الطیون) کے جو کوہ یا دھورت تعلقہ یا حصر تعلقہ واقع ملک اودھ کے لوکل گورنمنٹ کے پیشتر منظور ہو حاصل کرے اس رقبہ خاص یا پٹی یا محال کو جسکی بابت بقایا مذکورہ واجب الوصول ہو نیلام کرے مگر شرط یہ ہے کہ کوئی رقبہ خاص یا پٹی یا محال بابت کسی بقایا کے جو صورتاً سے ذیل میں پڑی ہو نیلام نہ کیا جائیگا۔ یعنی جس حالت میں کہ وہ۔

باقی دار کے رقبہ خاص یا پٹی یا محال کا نیلام

(الف) زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ یا
(ب) زیر انتظام خاص کلکٹر کے ہو۔ یا
(ج) مستاجر پر حسب احکام ایکٹ ہذا ہو۔
و ضلع (۱) جو اراضی حسب دفعہ مذکورہ بالا نیلام کی جائے وہ تمام بارون (زمہ دار یون) سے

اراضی تمام بارون کے زیر انتظام کی جائے گی

<p>مذکورہ درج ہونے سے وہ گئے تھے۔ "معاذیر ان یا علیہ داران مالگاری سوار کو بھنڈی جسٹیت جو خود گورنمنٹ کو حاصل ہوا اور کسان حقوق اختیارات نسبت وصول بقایا مالگان یا حقینی نامہ مالگان کے حاصل نہیں ہو بقایا مالگاری علیہ کامواخذہ اس حقیقت پر کہ سبکی بابت واجب الوصول ہے تمام دنیا کے مقابلہ میں مقدم نہیں ہے نتیجاً احکام دفعات ۶۲ (ط) د ۱۶۱ د ۱۶۰ ایکٹ ۱۲۱ سے فٹا رواضی انڈیا کا یا یا جانما کر مالگاری جو معافی دار کو عطا ہوئی ہو بندہ مالگان کے ہے بس واسطے وصول کرنے بقایا مالگان کے معافی دار کو جو جیسے کہ حکم مال میں نانش کرے اور جو وصولی ڈگری کے نامہ بندہ و رقبہ اجرائی بمقابلہ جانما دفعہ منقولہ بلون ڈگری کے گزرنے اور جب جانما</p>	<p>موجب کلکٹر اذہ زہد ماسن کے عمل میں آیا یا نہیں اور اسے سماء آقا قیام حکام حق حقوق مذکورہ کا مشل رہا ہے کہ ہونا کر لینا چاہیے لہذا حقیقت مذکورہ بقیہ سماہ ہو مواخذہ دار اور زمین مستحق و موسی بیویات بمقابلہ سماہ جو۔ انڈین لار بورڈ ارڈر باد حلد ۶۔ صفحہ ۴۲۵۔ بڑی ہو بنام گلاب چند سلا مالک مغربی و شمالی۔ ۱۶۶۔ اودھ ۱۳۳ سلا مالک مغربی و شمالی۔ ۱۶۶۔ اودھ ۱۳۳ سیلیٹ گیشی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "ہم نے اس دفعہ میں الفاٹا جس طور پر کہ مناسب تھے" اضافہ کر دیا ہے کہ یہ ایکٹ ملک اودھ کی اس دفعہ کے جس سے دفعہ ہائی گئی ہے یہ ظاہر ہے الفاٹا</p>
--	---

رہی نیلام کی جائے گی۔

اور تمام عطیات جو بموجب قانون نافذ الوقت قابل ضلعی (و ایسی) ہوں اور تمام سہادات جو کسی اور شخص نے سبز مشتری کے اُس اراضی کی بابت پیشتر کیے ہوں خریدار نیلام کی مرضی پر لیکن الانساخت ہونگے۔

(۲) دفعہ سبھی (۱) کا کوئی امر صورت ہا سے ذیل سے متعلق نہ ہوگا۔

(الف) ان محلات میں جب گاہد و نسبت استمراری ہو ایسی اراضیات سے جنہ قبضہ بذریعہ ایسے تحریری پٹہ جات حسب منالطہ رجسٹری شدہ کے ہو جو بنیاد نیتی لگان واجبی پر اور قبہ جات معرصہ کے لیے کسی مالک سابق نے ایسی میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہ ہو دیے ہوں۔

(ب) تمام محلات میں ان اراضیات سے جو بذریعہ ایسے پٹہ جات کے جو بنیاد نیتی سے دیے گئے ہوں لگان واجبی پر بطور چند روزہ یا دوام کے لیے مکانات سکونت یا کارخانوں کی تعمیر کی غرض سے یا کالون یا باغون یا تالابن یا نردن یا مقامات پرستش یا قبرستان کے واسطے قبضہ میں ہوں اور وہ اراضیات اغراض معرصہ پٹہ جات مذکور میں مستقل رہی ہوں۔

(۳) باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ سبھی (۱) کے۔ اور ڈکو اختیار ہے کہ منظور لیوکل گونمنٹ کسی وقت نیلام کے عمل میں آنے سے قبل یہ ہدایت کرے کہ نیلام۔ منجملہ ان مرافق یا حقوق واقع اراضی کے جو مالک قابلین اراضی نے یا کسی ایسے شخص نے جس کے ذریعہ سے وہ خریدار ہو پیدا کیے ہوں مشروط یہاں جاری ایسے مرافق یا حقوق کے عمل میں لایا جائے جو بوز و مناسب سمجھے۔

دفعہ ۱۶۳۔ (۱) اگر زر باقی منوالطہ مرقومہ بالا میں سے کسی کے ذریعہ سے وصول کیے

اختیار واسطے
عمل میں لانے
کارروائی کے
نسبت ایسے
حقوق یا دیگر
جو علاوہ اس
جاننا کہ جسکی
بابت مالک اراضی
باقی ہو کسی اور
جاندار میں ہوں

عبارت شدہ تعلقہ دفعہ ہذا کا ریشہ نہیں ہوگا بلکہ از مراد بیان
کسی خاص طور پر جانور قدرتی حیوانین بلکہ اسکا نشا و نسب کہ یہ قرار
دیے یا جائے کہ نیلام میں یا بنیادی اصولی شرط نیلام اراضی کے اور نہ
بیانندی خاص شرط نیلام سبب اخذ ۱۶۱ کے عمل میں آنے کے
ہم نفسی کے مطابق عبارت شدہ تعلقہ کی ترمیم کر دی ہے۔
ہم نے اس دفعہ میں ایک فقرہ بھی اضافہ کر دیا ہے تاکہ ایسی

مذکورہ محال ہو تو حسب گذارگی نظام واسطے وصول زر قرضہ کرن
اور رعایت ہونے ایسے انتظام کے جائنا وغیرہ منقولہ مذکور تابع کسی
سراخندہ کے جو اس پر ہو کہ نیلام کی جائے۔ انڈین لار بورڈ
الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۴۔ جملہ اس بنام ہر پھول۔
۱۶۸۔ ۱۶۸۔ ۱۶۸۔ ۱۶۸۔
سیلیکٹ کیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی۔

اور باقی دار مالک یا قابض کسی اور محال کا یا کسی اور محال کے کسی حصہ کا یا کسی اور جائیداد غیر منقولہ کا ہو تو کلکٹر کو جائز ہے کہ اس محال یا حصہ اور جائیداد غیر منقولہ کی نسبت حسب احکام ایکٹ ہذا کارروائی انہی طرح عمل میں لائے کہ گویا وہ ایسی اراضی ہے جسکی بابت مالگزار می واجب الوصول ہے۔ مگر شرط یہ ہو کہ اس ضابطہ (طریقہ) کا اثر متناہی دار کے حقوق پر ہوگا اور کسی اور حقوق پر نہ ہوگا اور جب ایسی جائیداد یا مال نیلام کیا جائے تو احکام دفعہ ۱۲۱ ایسے نیلام سے متعلق نہ ہونگے۔

(۲) کوئی روپیہ جو بطور بقایا سے انگلذاری کے قابل وصول ہوگا کسی خاص اراضی کی بابت واجب الادا نہ ہو حسب ضابطہ محکومہ دفعہ ہذا باقی دار کی کسی جائیداد غیر منقولہ سے وصول کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۱۲۳۔ جب کسی اراضی یا دیگر جائیداد غیر منقولہ کے نیلام کرنے کے لیے منظور حسب دفعہ ۱۲۰ یا دفعہ ۱۲۲ حاصل ہو جائے تو کلکٹر اس نیلام کا جبکہ قصور ہو ایک اشتہار جاری کرے گا اور اس اراضی کی جو نیلام ہونے والی ہو اور مالگزار می کی (اگر کچھ ہو) اور بقایا سے کسی جسکی غفلت میں وہ نیلام ہونے والی ہو اور وقت اور مقام نیلام کی تصریح درج ہوگی اور نیز درج ہوگا کہ آیا اراضی حسب دفعہ ۱۲۱۔ بارون سے بری الذمہ یا غنیمت بری الذمہ نیلام کی جائیگی اور کوئی دیگر امور جو کلکٹر کی رائے میں ضروری ہوں درج ہونگے۔

اشتہار نیلام

اس اشتہار کی ایک نقل باقیمدار پر تفصیل کرائی جائے گی۔

دفعہ ۱۲۴۔ ہر نیلام حسب باب ہذا کلکٹر بذات خود یا کوئی اسٹنٹ کلکٹر بسکول کلکٹر بحضور اس کام کے لیے مقرر کرے عمل میں لائے گا۔

نیلام کثرت اور کون عمل میں لائے گا

ایسا نیلام بروز یکشنبہ یا درلیم تو طویل محکومہ پر یا اسوقت تک عمل میں نہ آئیگا جب تک کہ اس تاریخ سے جسے اشتہار نیلام جاری ہوا ہو کم سے کم تین دن نہ گذر جائیں۔ کلکٹر کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً نیلام ملتوی کرے۔

۱۱ مالک مغربی و شمالی۔ ۱۲۰ د ۱۲۱۔ ۱۲۲
 ۱۳۶ د ۱۳۷۔
 ۱۲۳ مالک مغربی و شمالی۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵ د ۱۲۶۔

رقوم کی وصولیابی کے ضابطہ کی نسبت بھی انتظام ہوگا جو بطور باقی مالگزار می اراضی کے قابل وصول ہوں مگر جو کسی خاص اراضی کی نسبت رقوم بقایا نہ ہوں۔
 ۱۲۷ یعنی جائیداد بارون سے بری نیلام کی جائیگی

جو خریدار نیلام سے
واسطے بولی بولنے
یا اسکے حاصل کرنے
کی ممانعت

دفعہ ۱۶۵۔ لازم ہے کہ کوئی ایسا عمدہ دار جو کسی ایسے نیلام کے متعلق کوئی خدمت
سپرد ہو اور کوئی اشخاص جو عمدہ دار مذکور مقرر کرے یا جو اسکے ماتحت ہوں جیسا یا صراحتاً
اس جائداد کے لیے جو نیلام ہو یا کسی حق واقع جائداد مذکور کے لیے نیلام
میں بولی نہ بولیں نہ اس کو اور طرح سے حاصل کریں نہ اس کے حاصل کرنے کا قصد
کریں بجز اسکے کہ گورنمنٹ یا کورٹ آف بارڈرس کی طرف سے ایسا کیا جائے۔

نیلام کو متنبہ قوت
کیا جا سکتا ہے

دفعہ ۱۶۶۔ اگر باقتیادہ باقی (مالگزارسی) جسکی بابت اراضی نیلام ہونے والی ہو تاریخ سید
نیلام سے پہلے کسی وقت اس شخص کو جو حسب دفعہ ۱۶۳۔ اس اراضی کی جمع شدہ حصہ کے وصول
کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو یا کلنگر یا اسٹنٹ کلنگر مقرر حصہ ضلع کو جس میں کہ وہ اراضی واقع ہے
ادا کرے تو نیلام موقوف کر دیا جائے گا۔

خریدار کا زمانہ
(ذریعہ مہم)
جمع کرنا اور صورت
جمع کرنے کے زمانہ
کے اراضی کا از سر نو
نیلام کیا جانا

دفعہ ۱۶۷۔ جو شخص نے خریدار قرار دیا جائے اسکو لازم ہوگا کہ فوراً وہ اسکے بچیں و سپر
نی صدی اپنی بولی کی رقم یا بطور امانت (ذریعہ مہم) داخل کرے اور صورت نہ داخل کرنے کی اپنی قیمت کے اراضی
نیلام فوراً پھر کیا جائیگا اور ایسا شخص ان اخراجات کا جو نیلام اول میں ہونے ہوں اور نیز
اسی ایسی اس کی قیمت کا جو از سر نو نیلام کرنے سے ہونے دار ہوگا اور یہ اخراجات اور کمی قیمت مثل باقی
مالگزارسی کے کلنگر اس سے وصول کر سکتا ہے۔

زرشن نیلام
ادا کیا جائے گا

دفعہ ۱۶۸۔ خریدار کو لازم ہے کہ کل زرشن نیلام تاریخ نیلام سے پندرہویں دن
یا اس سے پہلے کلنگر کے دفتر میں داخل کرے۔
اور اگر زرشن نیلام کا اس طور پر داخل نہ کیا جاتا تو زمانہ ذریعہ مہم بعد وضع کرنے اخراجات
نیلام کے سرکار میں ضبط ہوگا اور جائداد از سر نو نیلام کی جائیگی اور جس خریدار نے زرشن نیلام ادا
نہیں کیا ہے اس جائداد کی نسبت یا زر نیلام ثانی کے کسی جز کی نسبت کچھ استحقاق نہ رکھے گا۔

ذمہ داری خریدار
کی بابت اس وقت
کے جو بار دیئے گئے
کرنے سے جو

دفعہ ۱۶۹۔ اگر زرشن اس نیلام کا جو بالآخر کیا جائے ایسے خریدار یا ذمہ داری بولی ہونی چاہئے
جس نے قیمت ادا نہیں کی کہ ہرگز کی کاروبار سے اس کا کٹا گیا ہوگا۔ مالگزارسی کے مقابل وصول ہوگا۔

۱۷۵	مالک مغربی و شمالی - ۱۷۵	ادوہ ۱۶۳
۱۷۶	مالک مغربی و شمالی - ۱۷۶	ادوہ ۱۶۳
۱۷۷	مالک مغربی و شمالی - ۱۷۷	ادوہ ۱۶۳
۱۷۸	مالک مغربی و شمالی - ۱۷۸	ادوہ ۱۶۳

اشتراقیہ
نیلام ثانی

صفحہ ۱۶۱ - کوئی نیلام بعد التوا سے حسب دفعہ ۱۶۲ کے اور کوئی نیلام ثانی حسب
دفعہ ۱۶۴ جو زرشن نیلام کے ندادا ہونے کے سبب سے ہوا سوقت تک نہ کیا جائیگا جب تک
کہ ایک اشتہار جدید اسی طریقہ کے بموجب جو ابتدائی نیلام کے واسطے مقرر ہے جاری نہ ہو چکے۔
صفحہ ۱۶۱ - ہر نیلام اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا کی رپورٹ کلکٹر کمشنر کو
کرے گا۔

نیلام کی رپورٹ
کلکٹر کو
جائے گی

صفحہ ۱۶۲ - (۱) کوئی شخص جسکی اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا
نیلام ہو جائے کسی وقت میں تاریخ نیلام سے تین دن کے اندر نیلام کے منسوخ کرنے
کی درخواست دے سکتا ہے اس شرط پر کہ -

بقایا وغیرہ
داخل کرنے
پر منسوخی نیلام
کی درخواست

(الف) خریدار کو ادا کرنے کے لیے اس قدر روپیہ جو زرشن نیلام کے پانچ فیصدی
کے مساوی ہو۔ اور

(ب) بقایا کی بابت ادا کرنے کے لیے روپیہ مندرجہ اشتہار نیلام جسکی وصولیابی
کے واسطے نیلام کا حکم ہوا تھا بعد منہائی کسی ایسی رقم کے جو تاریخ اشتہار نیلام سے

بقایا کی بابت ادا کی گئی ہو۔ اور

(ج) خرچہ نیلام -

کلکٹر کے دفتر میں داخل کر دے۔

اگر تین دن کے اندر یہ سب روپیہ داخل کر دیا جائے تو کلکٹر حکم منسوخی نیلام صادر کرے گا
مگر شرط یہ کہ اگر کوئی شخص ایسے نیلام کی منسوخی کی درخواست سبب نمبر ۱۶۳ پیش کرے تو اسکو حسب دفعہ

دو دن تک ہوا روپیہ ہی منہائی نہیں ہی ہو دفعہ ۱۶۱ میں عبارت
"کوئی شخص" میں علامہ "ماریج" یعنی فیٹیل اذرقہ قائم مدیون جو
کاغذات میں ہوں اور میں ہی داخل ہیں۔ دیکھو۔ عبدالغنی بنام
ٹوٹے۔ انڈین لارپورٹ کلکٹر جلوس ۱۹۱۸ء۔ شیوریشا د بنام راجل
انڈین لارپورٹ کلکٹر آجا جندہ ۱۹۱۸ء۔ رکھل چندر بنام دواد کاٹھ
انڈین لارپورٹ کلکٹر جلوس ۱۹۱۸ء۔
صفحہ ۱۶۳ دفعہ ۱۶۳ (الف) میں بھی شرط ہے کہ کوئی شخص روپیہ
نیلام منسوخ کرنا چاہے اس پر لازم ہے کہ فیصلہ فیصلہ کی منہائی پر دفعہ ۱۶۳
اور چندر ناتھ بنام میل سن۔ انڈین لارپورٹ کلکٹر جلوس ۱۹۱۸ء

۱۔ مالک مغربی و شمالی ۱۶۴ - ادوہ - ۱۶۲
۲۔ مالک مغربی و شمالی - ۱۶۸
سیکٹ کلکٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی -
"میں نے درخواست کے بعد ایک نوادہ
کر دی جو جسکے رو سے مجموعہ میں بطور دیوانی کی دفعہ ۱۶۳ (الف) کے
حکم ایسے نیلام سے اراضی سے متعلق ہے کہ میں نے اس ایکٹ کے
بموجب عمل میں آئیں۔"
صفحہ ۱۶۳ (الف) سے لے گی جو کوئی شخص اسکی رضما
یا دیگر مال غیر منقولہ حسب ایکٹ ہذا نیلام ہوگا۔ دفعہ ۱۶۳ (الف) دفعہ ۱۶۱

ہزار درخواست دینے کا استحقاق نہ ہوگا۔

ادریہ بھی شرماسبے کہ اگر اراغنی حسب دفعہ ۱۶۱ بارون سے برسی نیلام
ہوئی ہو تو جو وقت نیلام حسب دفعہ ہذا منسوخ ہو جائے اسی وقت فوراً دوبارہ از سر نو
قائم ہو جائیں گے۔

(۲) کلکار کو لازم ہو گا کہ درخواست منسوخی نیلام حسب دفعہ ہذا کی اور حکم اخیر کی جو اس پر صادر
ہو گشتہ کے حضور میں فرداً رپورٹ کرے۔

دفعہ ۱۷۳۔ تاریخ نیلام سے تین دن کے اندر کسی وقت کمشنر کے حضور میں

درخواست
خرش منسوخی
نیلام بر بنا
بے ضابطگی
وغیرہ

سیٹیشن چندر بنام تاس۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ ص ۶۵۹۔
جانا چند نام گنڈریشا۔ انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۱۸ ص ۱۳۱۔
شیرین بیام آغا علی۔ انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۱ ص ۱۳۱۔
(۳) بیضا بطلی ثابت ہوا درسی قیمت کبھی ثابت ہو تو یہ قیاس
کیا جا سکتا ہے کہ بیضا بطلی ہی باعث کمی تھی۔
گوبی نوری بنام گوبی لال۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ ص ۸۰۶۔
پیشی بنام دکھیا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ ص ۲۶۱۔
دکشا سوبرا بنام زمیندار گوبی نگر انڈین لارپورٹ مدر کلکتہ جلد ۲ ص ۵۹
(۴) بیضا بطلی قابل ضمانت ہے۔
الگزارسی کا اشتہار میں غلط لکھا۔

تجوئے ہوئی کر دیہ جمع کر کے درخواست دینے کے بعد بھی اگر
کوئی درخواست بر بنا سے بیضا بطلی پیش کی جائے گی درخواست
رد الیٰ ذکر سے سائل فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔
سلہ باقی دار یہ سمجھے کہ نیلام بے باہر ہوا اور اسے نیلام
بجالیہ اتواب بار جاتا ہی رہا۔

سلہ مالک مغربی و شمالی۔ ۱۷۹ ادد ۱۲۵ ۱۲۶۔
اسی کے ہم معنون دفعہ ۳۱۱۔ تا بطور دیوانی ہے دفعہ ۳۱۱
میں محض لغوی بیضا بطلی ہے عبارت نقلی نفس لامری نہیں ہے
غالباً لکھا گیا ہے کہ دیوانی میں معنی بیضا بطلی کی وجہ سے
عینہ معنات میں نیلام منسوخ ہو سکتا ہے اگر غلطی نفس لامری کا
ترجمہ خلاف قانون کیا جائے تو صرف تاشی ہی میں وہ بھی بجائی
جیسا کہ شیرین بیام آغا علی خان۔ انڈین لارپورٹ ال آباد جلد
۱ ص ۱۳۱۔ تین لڑیا ہے۔ نیلام جو بقیہ بالائزہ شی میں ہوا اسے
بے خبری تاشی کسی طرح رد نہیں ہوا اس لیے بیضا بطلی اور غلطی نفس لامری
دونوں ایک ہی معنی میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

عبارت بنام الفز۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ ص ۲۵۶۔
جہاں ادکی سخنی قیمت کو اشتہار میں کم لکھا
سعادتمند بنام بھول کتور۔ انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۲ ص ۱۱۲۔
تاریخ تحصیل ہشتما سے الیہ زمین کے اندر نیلام کو بنایا
نوشی چند بنام نامہ چند انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۲ ص ۲۸۹۔
شاہد بھون بنام چند بھو۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ ص ۱۔
سیکھ لال پوری بنام سبب پرشا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ ص ۳۱۔
دکشا بنام شانان۔ انڈین لارپورٹ مدر اس جلد ۱ ص ۲۳۸۔
یاگر چند بنام روپشہ۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ ص ۱۸۹۔
راؤ چند بنام کات انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۲ ص ۴۰۔
لکھا شرینا و بنام بسکٹ لال انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۱ ص ۳۳۔
سندھ لال بنام امر دانت انڈین لارپورٹ ال آباد جلد ۲ ص
بے قومی سبب ہوئے نیلام کرنا۔
شیر دھیمان بنام بھولامتور۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ ص ۲۸۹۔

(۱) واضح رہے کہ معنی بیضا بطلی یا غلطی منسوخی نیلام کے لیے
کافی نہ ہوگی جب کہ عدالت یہ لکھا ہے کہ بیضا بطلی یا غلطی سے نقصان
ہوا یعنی مزاد بابت کی جابجا ذکر ثابت ہے نیلام ہدیہ کی قیمت انیس
بنام اشرف۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ ص ۸۸۔ انورس
بنام دعا بے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ ص ۱۵۶۔ شری پوری
بنام دوگا چرن۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ ص ۱۰۶۔ اور علیہ
بنام اردو ناچل۔ انڈین لارپورٹ مدر اس جلد ۱ ص ۱۹۔ جابجا
بنام جدم برم جیت با۔ انڈین لارپورٹ مدر اس جلد ۲ ص ۴۲۔
۲۵) نقصان شناسدات عرض سے ثابت کرنا چاہیے
نقصان رسول بنام احمد حسین

درخواست منسوخ نیلام کی بر بنا کسی سے ضابطگی یا غلطی قابل بحال کے جو اسکے مستتر کرنے یا اسکے عمل میں لانے میں واقع ہوئی جو پیش کیجا سکتی ہے۔

لیکن کوئی نیلام ایسی بنا پر منسوخ نہ ہوگا الا اس حال میں کہ درخواست دہندہ قابل اطمینان گمشدہ ثابت کرے کہ اسکو بوجہ ضابطگی یا غلطی مذکور کے مستردہ نقصان پہنچا ہے۔

دفعہ ۱۶۲۔ تاریخ نیلام سے تین دن گذر جانے پر۔ اگر کوئی ایسی درخواست جیگا ذکر دفعہ ۱۶۱ یا دفعہ ۱۶۳ میں پیش نہ کی گئی ہو یا اگر ایسی درخواست پیش کی گئی ہو اور وہ نامعلوم ہوگئی ہو تو۔

گمشدہ حکم منظوری نیلام صادر کرے گا۔ اگر ایسی درخواست حسب دفعہ ۱۶۳ گذرے اور وہ منظور ہو جائے تو گمشدہ حکم منسوخ

نیلام کا صادر کرے گا۔ ہر حکم مستردہ حسب دفعہ ہذا قطعی ہوگا۔

دفعہ ۱۶۵۔ اگر کوئی درخواست حسب دفعہ ۱۶۳ اس میعاد کے اندر نہ کرے جو اسکے لیے مقرر کی گئی ہے تو تمام دعاوی جو نیلام کے مستتر کرنے یا عمل میں لانے کی سب سے ضابطگی یا غلطی پر مبنی ہوں ممنوع الساعت ہونگے۔

کوئی امر سدرجہ دفعہ ہذا مانع اسکا نہ ہوگا کہ عدالت دیوانی میں بغرض منسوخی نیلام بوجہ فریب کے ناش رجوع کی جائے۔

نیلام کی منظوری یا منسوخی کا حکم

منوع الساعت ہونا ایسے عادی کا ہونا جو ضابطگی یا غلطی پر مبنی ہوں

دکٹہ بنام شانان۔ انڈین لارپورٹ ۱۳ مدراس ص ۲۲۰۔
جانکار کو مختلف لائون میں نیلام کرنا
کشمشی بنام کشنا جگت۔ انڈین لارپورٹ سٹی جلد ۸ ص ۲۲۲۔
ڈگر میرا لورا جا ہے اور پھر جانکار نیلام کو بیٹے
۱۔ انڈین جرائس۔ ان۔ ایس۔ ۳۔ ۵۹۔
مدیون نا باغ کادلی نہ ہونا
غیرت لال بنام کریم بخش۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ
جلد ۲۳ صفحہ ۶۸۶۔
(۶) کون درخواست منسوخی نیلام دے سکتا ہے۔ اسکے
متعلق تحریر زبرد دفعہ میں قابل دفعہ ہذا دیکھنا چاہیے۔
۱۔ مالک مغزى و شمالى ۱۸۰۔ اودھ ص ۱۲۷۔
۲۔ مالک مغزى و شمالى ۱۸۱۔ اودھ ص ۱۳۸۔

گوبی نامہ بنام جی بی جت۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ ص ۵۲۲۔
نقل اشتہار نیلام کا جپان نہ کرنا۔
کالی نا بنام رام کمار انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ ص ۲۶۶۔
اور جی بی جی بی باتون کی متحدہ فریڈر اشت
سادت مند بنام بھول کھور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ ص ۲۱۷۔
(۵) کوئی قابل کما لٹو سے ضابطگی نہیں ہے
اگر پگنہ غلط نہ کیا۔
نور حسین بنام رام لال۔ ۲۵۔ دیپلی رپورٹ صفحہ ۳۲۶۔
نیلام کے وقت ڈسکی بیٹھنا۔
تیرہ کا۔ بنام ناما۔ انڈین لارپورٹ ممبئی جلد ۱ ص ۵۰۴۔
تیرہ کا۔ بنام ناما۔ انڈین لارپورٹ ممبئی جلد ۱ ص ۵۰۴۔
نیلام کا مقرر کرنا۔

جب نیلام منسوخ کیا جائے تو زمین نیلام کر کے کیا جانا خریدار نیلام کو قبضہ کا دلا یا جائے ساری ٹیفٹ زیادہ

دفعہ ۱۷۱ - جب نیلام کسی اراضی یا دیگر جائیداد غیر منقولہ کا حسب دفعہ ۱۷۰ منسوخ کیا جائے تو خریدار نیلام زر زمین نیلام مع سود کے ایسی شرح سے جو چھ روپیہ فی صدی سالانہ سے زیادہ نہ ہو یا بلا سود کے جیسا کہ مندرجہ سب سمجھے واپس پانے کا مستحق ہوگا۔

دفعہ ۱۷۲ - اگر بعد اسکے کہ نیلام حسب ایکٹ ہذا اراضی یا دیگر جائیداد غیر منقولہ کا حسب طریقہ مذکورہ بالا منظور کر لیا جائے کلکٹرانس شخص کو جو خریدار نیلام قرار دیا جائے جائیداد متعلقہ کا قبضہ دلائے گا اور اسکو ایک ساری ٹیفٹ بین مضمون عطا کرے گا کہ اُسے وہ جائیداد خرید کی ہے جس سے ساری ٹیفٹ متعلق ہے اور وہ ساری ٹیفٹ واسطے اُس جائیداد بطور جائیداد ہوگی جس سے ساری ٹیفٹ کی رجسٹری بطور قبضہ (ہینا مہ) بجز طریقہ محکومہ دفعہ ۸۹ ایکٹ رجسٹری صدرہ شدہ کے کیجانی ضرور نہیں ہے۔ (مالک مغربی و شمالی ۱۸۳۰-۱۸۳۰ء اور ۱۸۳۰ء)

اگر اراضی بلت مالگزار می باقی کے جو اسکی بابت واجب الادا ہو حسب دفعہ ۱۷۰ - نیلام ہوئی ہو تو ساری ٹیفٹ میں یہ بھی لکھنا چاہیے کہ خریدار نے اُس اراضی کو جس سے ساری ٹیفٹ متعلق ہے ہر ایک ایسے بار سے جو سوائے اُن پٹہ جات کے ہو جنکا ذکر دفعہ تحتی (۲) دفعہ ۱۷۱ میں ہے اور سوائے اُن مرافق یا حقوق کے ہو جنکی بورڈ نے حسب دفعہ تحتی (۳) دفعہ ۱۷۱ تصریح کی ہو۔ برسی خرید کیا ہے۔

خریدار مندرجہ ساری ٹیفٹ کے مقابلہ میں مالک کا منسوخ العتہ ہونا

دفعہ ۱۷۸ - ساری ٹیفٹ میں نام اس شخص کا جو بر وقت نیلام خریدار واقعی بیان کیا جائے لکھا جائیگا اور جو نالاش یا درخواست عدالت دیوانی یا مال بین مہام خریدار مندرجہ ساری ٹیفٹ اس بتا پر رجوع کی جائے کہ خرید نیلام بجز شخص مندرجہ ساری ٹیفٹ کے کسی اور شخص کی طرف سے کی گئی ہے اگرچہ از رو سے معاہدہ باہمی کے نام خریدار مندرجہ ساری ٹیفٹ کا استعمال کیا گیا وہ مع خرچہ خارج کی جائیگی۔

زر زمین نیلام صرف زمین

دفعہ ۱۷۹ - جب نیلام اراضی کا حسب ایکٹ ہذا منظور ہو جائے تو زر زمین نیلام اولاً

<p>بین دفعہ برداش ہوا در ایسا عہدہ دار اس نقل کو اپنی کتاب زمینیں میں لکھا</p> <p>۱۸۳۰ء مالک مغربی و شمالی ۱۸۳۰ء اور دفعہ ۱۷۸ -</p> <p>۱۸۳۰ء پنجاب ۱۷۶ - سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق یہ تھی -</p> <p>” علاوہ اُن رقم کے جو گورنمنٹ کو واجب الادا ہوں دیا گیا وہی عام اشخاص کے بھی ہیں جو بطور باقی مالگزار اراضی کے قابل وصول</p>	<p>۱۸۳۰ء مالک مغربی و شمالی ۱۸۳۰ء اور دفعہ ۱۷۹ -</p> <p>۱۸۳۰ء دفعہ ۸۹ ایکٹ رجسٹری کا صرف فقہ خرچہ متعلق اور دفعہ ۱۷۸</p> <p>خریدار مندرجہ ساری ٹیفٹ منوم کی خریدار نیلام جائیداد غیر منقولہ اور دیگر</p> <p>خریدار نیلام ہوں کہ عطا کرے گا اس ایکٹ اُس عہدہ دار رجسٹری کو جس سے</p> <p>کے قبضہ کے علاوہ اختیار سے اندر کل بیچاؤ اس جائیداد کا جس سے ساری ٹیفٹ</p>
---	---

کسی ایسی بقایا کے ادا کرنے میں صرف کیا جائے گا جو مشمول اس فرجہ کے جا سکے وصول کرنے میں ہوا ہے گو رینٹ کو باقی دار سے تاریخ منظوری نیلام پر واجب الوصول ہو۔ علم اس کہ وہ بقایا مالگذاری کی ہو یا ایسی رقم کی ہو جو بطور بقایا مالگذاری قابل وصول ہوں اور ثانیاً اگر نیلام ایسی رقم کی وصولیابی کی غرض سے عمل میں آیا ہے جو بطور بقایا مالگذاری قابل وصول ہو مگر گو رینٹ کو یا معنی نہ ہو تو اس رقم کے ادا کرنے میں مشمول اخراجات مذکورہ بالا کے صرف کیا جائیگا۔

اور اگر کچھ روپیہ فاضل رہے تو وہ اس شخص کو دیا جائیگا جسکی اراضی نیلام ہوئی ہو۔ یا اگر اراضی نیلام شدہ پر کئی حصہ دار قابض تھے تو وہ زر فاضل (حصہ داران کو مجموعاً یا مطابق تعداد ان کے حقوق مندرجہ کاغذات کے حسب اقتضایے رائے کلکٹر کے حوالہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۸۰۔ وہ زر فاضل بجز حکم عدالت دیوانی یا مال کے اس شخص کے کسی اور کو

جسکی اراضی نیلام ہو نہ ادا کیا جائیگا اور نہ (بجز اسی طرح کے حکم کے) اسکو کلکٹر اپنے پاس رکھیگا۔
دفعہ ۱۸۱۔ جس شخص کا نام ساریٹفکٹ ملکیت میں بطور خریدار کسی اراضی کے لکھا جا وہ ذمہ دار ایسی کل قساط مالگذاری کا ہوگا جو تاریخ منظوری نیلام کو بعد اس اراضی کا بہت اہم حصول ہوں۔

دفعہ ۱۸۲۔ جب کوئی اراضی جو حسب دفعہ ۱۷۰ یا ۱۷۲ نیلام کی جائے کسی محال کا ایک بڑو ہو تو اس محال کا کوئی حصہ دار مندرجہ کاغذات سوائے اس شخص کے جسکی اراضی نیلام ہوئی ہے در صورتیکہ نیلام کسی شخص غیر کے نام ختم کیا جائے و عموماً اس بات کا کر سکتا ہے کہ جو قیمت اخیر بولی میں بولی گئی ہو اسی پر اس اراضی کو لے لے

بہر حکم عدالت
نہ در اختیار
ادارہ مالگذاری
اسکو رکھیں
خریداری
مالگذاری
کی نسبت
حاضر
کا حق
شفق

<p>داخل کر دیے ہیں۔ ۱۸۸ - اودھ ۱۵۵ - سیلیکٹ میں کی رپورٹ اسکے متعلق یہ بھی ہے ہم نے اس دفعہ میں ایک عبارت شرطیہ اضافہ کر دی ہے جس کے رو سے ملک اودھ میں مالکان اور مالکان ادنیٰ کو اسی طرح کا حق شفعہ دیا گیا جس کی اجازت ایکٹ لگان ملک اودھ کی دفعہ ۱۵۵ - میں ہے۔</p>	<p>قرار دیے گئے ہیں مثلاً وہ رقم جو بعد وارن کو حسب دفعہ ۱۸۴ اور لکھنؤ کو حسب دفعہ ۱۸۵ واجب الوصول ہوئی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جو رقم اس طرح قابل وصول ہوں انکا زمین نیلام سے ادا کیا جانا لازم ہے بقول اسکے کہ رقم فاضل (اگر کچھ ہے) اس شخص کو ادا کی جائے جسکی اراضی نیلام ہوئی ہو۔ لہذا ہم نے ضروری ترمیم کر دی ہے ۱۸۲ - اودھ ۱۵۳ - سیلیکٹ میں کی رپورٹ اسکے متعلق یہ بھی ہے وہ ہم نے اس دفعہ میں لفظ "دیوانی" کے بعد الفاظ "یا مال"</p>
--	--

مگر شرط یہ ہے کہ دعویٰ شفع کا برہنہ در نیلام اور قبیل اسکے کہ عہدہ دار نیلام کنندہ اس دن اپنا دفتر بجا منت کرے پیش کیا جائے اور نیز شرط یہ ہے کہ دعویٰ دار تمام دیگر شرائط نیلام کی پوری کرے۔

اور یہ بھی شرط ہے کہ اودھ میں مالک یا مالک ادنیٰ بیا بندی ان ہی شرائط کے جو دفعہ ۱۵۵- ایکٹ مگان ملک اودھ سنہ ۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۸۳- جب حسب باب ہذا کسی شخص کے خلاف واسطے وصول کرنے کی بانی مالگاری کے کارروائی عمل میں آئے تو اسے جائز ہے کہ حقیقتاً لہذا کا مطالبہ کیا جائے اسکو پروٹیشن یعنی اعتراض تحریری کے ساتھ اس کارروائی کے عمل میں لانے والے عہدہ دار کو ادا کرے۔ اور لہذا اسے لہذا مذکور کارروائی موقوف کی جائے گی۔ اور جائز ہے کہ وہ شخص جس کے خلاف کارروائی مذکور میں لائی گئی تھی سرکار پر نالہ اس بابت اس روپے کے جو اس نے اس طرح ادا کیے ہو عدالت دیوانی میں رجوع کرے۔

جس مطالبے کا کار ہو اسکا پروٹیشن یعنی اعتراض تحریری کے ساتھ ادا کیا جاتا اور اسکی عدالتی کے لیے نالہ

اور اس نالہ میں مدعی باوجود کسی امر مندرجہ دفعہ ۱۵۵ کے شہادت اس لہذا کی نسبت۔ اگر کوئی لہذا ہو۔ پیش کر سکتا ہے جو وہ اپنے ذمہ یا قننی بیان کرے۔

شمارہ ایکٹ یا ایکٹ دیوانی میں جس میں کسی عہدہ دار کے پیش میں دعویٰ شفع کا برہنہ در نیلام اور قبیل اسکے کہ عہدہ دار نیلام کنندہ اس دن اپنا دفتر بجا منت کرے پیش کیا جائے اور نیز شرط یہ ہے کہ دعویٰ دار تمام دیگر شرائط نیلام کی پوری کرے۔

۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔
دفعہ ۱۵۵- ایکٹ مگان ملک اودھ سنہ ۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔
دفعہ ۱۵۵- ایکٹ مگان ملک اودھ سنہ ۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۵۵- ایکٹ مگان ملک اودھ سنہ ۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

دفعہ ۱۵۵- ایکٹ مگان ملک اودھ سنہ ۱۸۱۹ء میں مذکور ہیں شفع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔

کسی پر وجہیت یعنی اعتراض حسب دفعہ ہذا کی بنا پر اسکا پیش کرنے والا عدالت دیوانی میں
 نالیش نہ کر سکے گا بجز اسکے کہ وہ پروٹیسٹ رو بہباد کرے کہ وقت بذریعہ تحریر کے داخل کیا گیا ہو اور پھر
 اعتراض کنندہ یا ایسے مختار (ایجنٹ) کے دستخط ہوں جسکو اس امر کے لیے حسب ضابطہ اسکی طرف
 سے اختیار دیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۸۳ - پھر ایسا لہجہ دار جس نے کسی ایسے حصہ دار کے حصہ کی بابت باقی مالگناری
 ادا کی ہو جبکہ وہ قائم مقام ہے اس ادا کرنے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر کلکٹر کے اجلاس
 میں تحریری درخواست اس غرض سے پیش کر سکتا ہے کہ وہ بقا یا مع اس فیس کے جو اسکو حسب
 دفعہ ۱۸۲۲ بافتنی ہوا اسکے واسطے مثل بقا یا مالگناری یا فتنی ہسٹری کے وصول کر دی جائے۔
 ایسی درخواست کے وصول ہونے پر کلکٹر اس امر کی نسبت گذر شد عویہ لہجہ دار کو بافتنی
 ہے اپنا اطمینان کرے گا اور بعد بیانندی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۲ اس روپیہ کو مثل بقا یا
 مالگناری کے مع فرجہ دستور کے حصہ دار کو روپیہ یا کسی شخص سے جو اسکے حصہ پر قابض ہو وصول
 کرنے کی کارروائی عمل میں لائے گا۔

وصول
 کیا جاتا
 اس بقایا
 کا حصہ
 داران
 بافتنی ہو
 اور کسی
 لہجہ دار
 ادا کی

کلکٹر کسی ایسی نالیش میں جو کسی ایسے روپیہ کے متعلق ہو جسکے وصول کرنے کے لیے حسب دفعہ
 ہذا حکم صادر کیا گیا ہو مدعا علیہ نہ قرار دیا جائے گا۔
 جو حکم کلکٹر نے حسب دفعہ ہذا صادر کیا ہو اسکی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہو سکے گی لیکن
 کوئی امر سندرجہ دفعہ ہذا اور کوئی حکم مجددہ حسب دفعہ ہذا اس امر کا مانع نہ ہوگا کہ کوئی لہجہ دار یا حصہ دار
 کوئی نالیش حسب باب ۱۱ ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی ۱۸۳۶ء یا دفعہ ۱۸۳۶ ایکٹ
 نکلان ملک اودھ ۱۸۳۶ء جیسی کہ صورت ہو۔ وارڈ ثابت کرے۔

<p>(الف) مقدمات نالیشات منجانب مالک اراضی و (۱) واسطے دیا جائے تو وجہیت کے رعیت سے۔ (۲) واسطے بقا یا نکلان کے با جس صورت میں نکلان بذریعہ جنس دیا جاتا ہو تو واسطے اس زر نقد کے جو نکلان یعنی کی مالیت کے برابر ہو۔ (۳) واسطے اٹنا نکلان رعیت کے۔ (۴) واسطے میدخلی رعیت۔ (۵) نالیشات بنیام پٹھاریان یا کار نکلان کے جو واسطے</p>	<p>لہجہ دفعہ جدید اور لہجہ وارڈن کے لیے عموماً چارہ کار ہے۔ دفعہ ۱۰۰ - نالیشات اقسام میں درج ذیل کی سماعت سواسے عدالت ہائے مال ہائے اور کئی عدالت ذکر کی اور عدالت اسے مال میں ان نالیشات کی سماعت اور فرجہ سواسے طریقہ معلوم ایکٹ ہذا سے اور طرح سے عمل میں نہ آئے گی۔ الا اس صورت میں کہ وہ بظاہر اپیل کے بموجب طرح کار کا لہجہ میں حکم دیا جا</p>
---	---

اور حد پست مالک مغربى مالگان مثل مالگزارى قابل وصول ہوگا

دفعہ ۱۸۵۔ اور دفعہ ۱۸۵ میں کسی محال یا بیٹی پر بموجب بند و بست شملہ پختہ دانتی یا بموجب ایسے ٹھیکہ قابل دراشت اور ناقابل انتقال کے قبضہ بموجب مالگان واجب الادا مستعمل بند یا دیگر حاکم مجاز نے مقرر کیا ہے اور ایسے محال یا بیٹی کا مالگان باقی ٹرس تو مالک کو اختیار ہوگا کہ نالٹس حسب ایکٹ بلگان ملک اور حد پست ۱۸۵ دائر کرنے کے عوض اس باقی پڑنے سے ایک سال کے اندر کلکٹر کے حضور میں آسکے وصول پاسنے کی غرض سے تحریری درخواست پیش کرے اور کلکٹر اس امر کی نسبت کو ذرا متدعو ہو یہ باقی ہے اپنا اطمینان کرنے کے بعد مباحثی قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۲۳۲ اس رد کو پیش بقایا سے مالگزارى کے مع خرچہ لیکن بلا سود وصول کرنے

- (۱) نظام اراضی یا تحصیل مالگزارى یا تحصیل مالگزارى یا مالگان کے سنبانہ مالگان اراضی مقرر ہون یا بنام ضامنان پورا بان یا مالگان مذکور یہ ہے اس رد پر دفعہ کے بموجب اس حساب کے جو عہد ملازمت مذکورہ بالا میں ان پورا بان یا مالگان کے پاس ہو سچا ہو یا ہر ماہ جو یا بابت کا غذات مقبوض آئے یا بابت مقبوضہ دفعہ حساب کے۔
- (۲) مالکات سنبانہ مالگزارى یا عرصت کے۔
- (۳) واسطے استقرار حق قبضہ دارى کے۔
- (۴) واسطے دلا پائے بیٹے کے مالک اراضی سے۔
- (۵) بابت عازد دارى اطلاق مالگان یا عید علی کے۔
- (۶) واسطے مساوات کے۔
- (الف) بابت خلاف قانون وصول کرنے مالگان کسی رقم زیادہ مالگان واجب الادا کے۔
- (ب) بابت مذہبی رسیدہ اسے مالگان کے۔
- (ج) بابت بیدخل خلاف قانون کے۔
- (د) بابت اس نقصان کے جو جو عمل میں لاسنے کسی صلاح مذکورہ دفعہ ۲۹ میں دفعہ کے ہو گیا ہو یا
- (۷) بابت قیمت فصل ستادہ بموجب دفعہ ۲۹ کے۔
- واسطے دلا پائے کسی ایسی اراضی کے قبضہ کے مالک اراضی نے جو مالک یا جس سے مالک اراضی نے مالک کے دائرہ یا عرصت کو بطور ناجائز بیدخل کر یا ہو۔
- (۸) بابت عذر دارى نسبت عمل میں لاسنے اس اختیار فرقی کے جو از رو سے ایکٹ ہذا مالگان اراضی اور دیگر شملہ کو پیش کیا ہے یا نسبت کسی انتقال کے جو یہ پورا تھا اختیار کرنے

- کے جائیں یا بابت دلا پائے من و مدہ فرقی ناجائز کے۔
- (۲۲) واسطے تحفیظ مالگان کے حسب حکام دفعہ ۱۸۵۔ ضمن (۲۳) دفعہ ۲۹ کے۔
- (۱۳) واسطے دلا پائے معاوضہ اصلاحات حسب ہر حکام دفعہ ۲۳ کے (سج) مالکات در بارہ بنائی یا کلکٹر سپرد اور۔
- (۱۴) بظرف مسوغ کرانے کسی فیصلہ نہائی کے نسبت متبانی یا تحفیظ قیمت یا کلکٹر کے یا مسوغ کرانے کسی کو ردائی متذکرہ دفعہ ۲۳ کے
- (۱۵) مالکات سنبانہ اور بنام مالگزاران حصہ ان مسافران کے
- (۱۶) سنبانہ حصہ اور بنام کسی لہو دار یا کسی اسکے شریک بابت کسی حصہ سنبانہ محال یا کسی اسکے حصہ جزو کے یا بابت لفظیہ دفعہ حساب در بارہ ضائع مذکور کے۔
- (۱۷) سنبانہ کسی لہو دار یا ایسے کسی اسکے جو مالگزارى میں مذکور تحصیل کرنے کا حق ہو یا بابت بقایا سے مالگزارى یا مالگان کے جو ذمہ آئے اسکے از جانب حصہ داران جنکل طرف سے وہ حصہ پڑھنے قابل اور ہو یا از جانب لہو دار بابت اجراجات دینہ دیگر ضامانات کے جنکی بابت حصہ داران سے وہ مواضع کر سکتے ہوں یا بنام کسی لہو دار شریک کے بابت مساوات مالگزارى یا مالگان کے جو لہو دار مذکورہ بظرف ہوا شریک مذکور کے ادا کیا ہو۔
- (۱۸) سنبانہ شریک لہو داران یا سنبانہ مالگان یا شریک داران بنام حاکمہ داران یا لہو داران یا مالگزارى بابت معاوضہ سے زیادہ متبانی مالگزارى یا مالگان یا بابت زمین رسیدہ اسے مالگزارى یا مالگان کے۔
- (۱۹) سنبانہ مسافران یا لہو داران کے
- سے بیلنگ کیٹی کی رپورٹ کے متعلق یہ ہے۔
- مہ نے مجلس القادریہ پست شملہ (پستہ دارى) کے لیے

(۱۵۸-۵۵)

نی کارروائی عمل میں لائے گا۔

اگر بندوبست شکمی (سختہ داری) حسب دفعہ بذرا فرسخ کر دیا جائے تو یہ منقضی ہونے
اُس معاہدے کے جس کے لیے بندوبست شکمی (سختہ داری) اس طور پر فرسخ کیا گیا ہو جب بندوبست
شکمی (سختہ داری) حسب دفعہ ۹۷ کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۸۶- جب کوئی محال یا حصہ محال حسب احکام باب ۵ یا باب بذات قرق
یا منتقل کیا جائے یا زیر انتظام خاص سرکار (بطور خدام تحصیل) لایا جائے یا سٹارجری پر دیا
جائے تو کلکٹر اُس مکان کی تعداد مقرر کرے گا جو ایسے محال یا حصہ محال کے کسی مالک یا حصہ دار

اُس اراضی کا
مکان چھٹی
محال موجود
ویشہ کے
مالک کے
قبضہ میں
بطور اسی
ساقط ملکیت
تے ہو کلکٹر
مقرر کریگا

کو اس اراضی کی بابت ادا کرنا ہوگا جبکہ اگر اُس کے حقوق ملکیت منتقل ہو جائے۔ مطابق احکام دفعہ
۱۰- ایکٹ قبضہ اراضی مالک مغربی و شمالی سن ۱۹۰۶ء یا دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اور
سن ۱۹۰۶ء- جیسی کہ صورت ہو۔ اسکو بطور آسامی ساقط ملکیت کے قبضہ رکھنے کا استحقاق ہوتا۔

دفعہ ۱۸۷- جب اودھ میں کوئی محال یا حصہ محال جو کسی مالک ادنیٰ کی حقیقت
مقبوضہ ہو حسب احکام باب ۵ یا باب بذات قرق یا منتقل کیا جائے یا زیر انتظام خاص سرکار
(بطور خدام تحصیل) رکھا جائے یا سٹارجری پر دیا جائے تو کلکٹر اُس مکان کی تعداد مقرر کرے گا جو ایسے مالک

لگان اُس
اراضی کا
جیسا اودھ
میں مالک
ادنیٰ کا
حقیقت
آسامی ساقط
الملکیت
قبضہ ہو

ادنیٰ کو اس اراضی کی بابت ادا کرنا ہوگا جبکہ اگر اُس کے حقوق ملکیت ادنیٰ منتقل ہو جائے۔
حسب دفعہ ۷ (الف) ایکٹ لگان ملک اور دفعہ ۱۰ اسکو بطور آسامی ساقط ملکیت کے
قبضہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہوتا۔

دفعہ ۱۸۸- احکام ایکٹ ہذا کے جو نسبت وصول یا بی بقایا سے مالگزاری کے بہر
اُن کل بقایا سے مالگزاری اراضی اور رقوم قابل وصول مثل بقایا سے مالگزاری سے متعلق
ہونے کے جو وقت آغاز تھا تا ایکٹ ہذا واجب الوصول ہوں۔ (مکمل مغربی شمالی-۱۹۱۲- اور ۱۹۱۰-)

احکام اُس
بقایا سے
متعلق ہونے
جو ایکٹ
ابتداء سے
نفاذ کے
وقت جب
وصول
ہو

<p>۱۵۸ دیکور ایکٹ سن ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۱ رقم سلسلہ مالگزاری اراضی</p>	<p>استعمال کیے ہیں اُن صورتوں کی زیادہ کال تفصیل چاہی ہے جیسے - رقمہ متعلق ہے۔ سے مالک مغربی و شمالی ۱۹۰۶- اور دفعہ ۱۸۷- سلسلہ شکمی کی رپورٹ دوم اسکے متعلق یہ تھی۔ جم سے اس وقت کی رسمی طریقہ سے اور زمینیں درجہ کی بنا پر زمین کو دی ہے جس طریقہ سے اودھ میں درجہ کی بنا پر زمین کی ترمیم کی گئی تھی</p>
--	--

باب ۹

ضابطہ عدالت ہائے مال و عمدہ داران مال کے واسطے

دفعہ ۱۸۹- کٹنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی قسمت کے اندر کسی مقام پر کرے۔

عدالت کے
اجلاس کا
مقام

ایڈیشنل کٹنر کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر ایسی قسمت یا قسمین کے اندر جہن یا جہین وہ مقرر کیا گیا ہے کرے۔

کلاک یا اسٹنٹ کلاک (خواہ وہ ہتھم کسی حصہ ضلع کا ہو یا نہ ہو) یا ہتھم ترتیب کاغذات یا اسٹنٹ ہتھم ترتیب کاغذات یا ہتھم بند و بست یا اسٹنٹ ہتھم بند و بست کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس کسی مقام پر اس ضلع کے اندر کرے جہین وہ مقرر کیا گیا ہو۔

تخصیلا دار کو اختیار ہے کہ اپنی عدالت کا اجلاس اپنی تحصیل کے اندر کسی مقام پر کرے

اراضی پر داخل
ہونے اور
کسی بجائیش
کو شکار اختیار

دفعہ ۱۹۰- کلاک اور ہتھم بند و بست اور ہتھم ترتیب کاغذات کو ادارے اسٹنٹوں اور ماتحتوں اور ملازموں اور ایجنٹوں اور مزدور دن اور کارگیروں کو اختیار ہوگا کہ حسب ایکٹ بنا یا کسی دیگر ایکٹ کے کسی اراضی پر داخل ہوں اور انکی بجائیش کریں اور حد بندی قائم کریں اور وہ تمام افعال جو کسی ایسی غرض کے لیے ضروری ہوں جو انکے ذرا فیض منصبی سے متعلق ہو عمل میں لائیں۔

بورڈ یا کٹنر
کا اختیار
در بارہ افعال
مقدمات

دفعہ ۱۹۱- بورڈ یا کٹنر کو اختیار ہوگا کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو خواہ وہ عدالتی ہوں یا غیر عدالتی کسی ماتحت عدالت مال یا عمدہ دار مال کے پاس سے کسی اور ایسی عدالت یا عمدہ دار کے پاس منتقل کرے جو اسکے متعلق کارروائی کرنے کی یا کرنے کا مجاز ہو۔

ماتحتوں
پاس اور
ماتحتوں
کے پاس سے

دفعہ ۱۹۲- کلاک یا اسٹنٹ کلاک ہتھم حصہ ضلع یا تخصیلا دار یا ہتھم ترتیب کاغذات یا ہتھم بند و بست کو جائز ہے کہ کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو جو حسب احکام ایکٹ بنا یا دوسری

مقدمات
کے منتقل
کو شکار

۱۸	۱۰۵	۲۱۶	۲۰۴	۱۰۵
۱۸	۱۰۵	۲۱۶	۲۰۴	۱۰۵

منجہ برقاہم ہوں تحقیقات یا فیصلہ کے لیے اپنے پاس سے کسی اپنے ایسے ماتحت کے پاس بھیج دے جو اس مقدمہ یا قسم مقدمات کی نسبت عمل کرنے کا مجاز ہو۔

یا کسی مقدمہ یا قسم مقدمات کو اپنے کسی ماتحت عہدہ دار مال کے پاس سے اٹھانے اور اس مقدمہ یا قسم مقدمات کی نسبت خود عمل کرے یا اسکو واسطے تصفیہ کے کسی اور ایسے عہدہ دار مال کو جو اس کے نسبت عمل کرنے کا مجاز ہو سپرد کرے۔

دفعہ ۱۹۳۳۔ ہر عدالت بال کو اختیار ہوگا کہ وہ جس شخص کی حاضری بغرض کسی ایسی تحقیقات یا نالش یا اور کام کے جو اس کے رد و رد پیش ہو فروری سمجھے ہو کو طلب کرے۔ تمام اشخاص پر جو اس طرح طلب کیے جائیں لازم ہوگا کہ اصلتا یا بذریعہ اجنت (ختار) جس طور پر کہ وہ عدالت حکم دے حاضر ہوں۔

اور جس امر کی بابت اٹکا اٹھا لیا جائے یا جبکا وہ بیان کرین اسکی نسبت انکا بیان راست راست ہو۔

سب ادائیگی اور شہادت کے پیش کرنے کے واسطے اشخاص کو طلب کرنے کا اختیار

اور وہ دستاویزات اور ادر چیزیں جو مطلوب ہوں پیش کریں۔

مگر بشرط یہ ہے کہ جو اشخاص عدالت دیوانی میں حاضری اصلتا سے حسب فوات ۶۴۰ و ۶۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی بری ہین وہ پابندی احکام دفات مذکور حسب فوات حاضری اصلتا سے بری رہیں گے۔

دفعہ ۱۹۳۴۔ اگر کوئی شخص جسے ایسے سمن کی تعمیل ہوگی جو جس میں اداس شہادت یا دستاویز کے پیش کرنے کا حکم ہو ایسے سمن کے مطابق عمل کرنے میں قاصر

ضابطہ کارڈائی در صورت عدم تعمیل حکم سمن کے

مخافت نہ ہو۔ باجائے حکم دیوانی گرفتاری سے مخافت ہین۔ دفعہ ۶۴۱۔ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ بذریعہ ہتھار مندر گزشتہ سرکاری کے کسی شخص جو علی ظہرہ کے گورنمنٹ کی رقم میں عدالت میں اصالت حاضر ہونے سے متعلق معافی کا ہوا ہے معاف کرے اور اسکو جائز ہے کہ کسی طرح کے اشتہار کے ذریعہ سے اس عدالت کو متعلق لوکل گورنمنٹ ان اشخاص کے نام اور حکومت جو اس طرح معاف ہوئے ہوں وقتاً فوقتاً عدالت ہتھار میں ارسال کرے گی اور ایک سہ ماہی ایسے اشخاص کی نسبت مذکورہ میں را کرے گی اور ایک نہ نسبت ان اشخاص کی جو ایک گورنٹ کی نسبت ماتحت کے علاقہ کی حدود یعنی کے اندر رہتے ہوں ہر ڈی عدالت میں رہنے گی۔

۱۰۶ مالک مغربى و شمالى - ۲۱۶ - ۲۰۸ اور ۲۱۷ - سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "ہم نے اس دفعہ کی اس طرح ترمیم کو ہی جو اصلتا حاضری سے بری ہونے کی نسبت حکم قانون دی ہوا ہے جو عدالت کے دیوانی کی نسبت ہے۔" دفعہ ۶۴۰۔ وہ مستورات جنکی حسب دستور اور ام ملک جو لوگوں کے سامنے حاضر نہیں کرنا چاہیے اصلتا حاضری عدالت سے معاف ہین۔ لیکن کسی عہدہ دار نے خود بذاتہ سے یہ قسم لیا کہ مستورات مذکورہ کسی ایسی صورت میں عدالت کو گرفتاری کی اس تجویز کے دست

یا اسکو حوالہ کیا ہے یا اسکے پاس بذریعہ ڈاک ایسے لفافہ میں بھیجی جائے جسکی رجسٹری ہو جب ہند کے صیغہ ڈاکخانہ ایکٹ
 صدرہ ۱۹۹۷ء کو لائی گئی ہو۔ یا جس مالکین کو وہ شخص مالک اراضی ہو تو اسکا ایکٹ مختار کو دیکر کوٹیشن کیا جاوے گا یا اسکا پاس بذریعہ
 ڈاک ایسے لفافہ میں بھیجی جائے جسکی رجسٹری ہو جب ہند کے صیغہ ڈاکخانہ کے ایکٹ صدرہ ۱۹۹۷ء کو لائی گئی ہو۔
 یا اسکی ایک نقل اس اراضی میں یا اس اراضی کے متصل جس سے کہ وہ اطلاع نامہ متعلق ہو
 کسی مقام گذرگاہ عام میں چسپان کی جائے۔

دفعہ ۱۹۷۔ جب کوئی اشتہار حسب ایکٹ ہذا جاری کیا جائے تو اسکی نقول عمدہ دار
 جاری کنندہ کی کچھری میں اور اس تحصیل کے صدر مقام پر زمین اراضی مندرجہ اشتہار واقع ہی
 اور کسی گذرگاہ عام پر جو اراضی مندرجہ اشتہار میں یا اسکے متصل ہو اور زمین کی جائینگی اور اگر
 عمدہ دار جاری کنندہ ایسی ہدایت کرے تو علاوہ ازین اشتہار بذریعہ منادسی دہل اراضی
 مندرجہ اشتہار پر یا اسکے متصل مشترک کیا جائیگا۔ (یہ دفعہ جدید ہے)

طریقہ جاری
 اشتہارات

دفعہ ۱۹۸۔ کوئی اطلاع نامہ یا اشتہار کسی ایسے شخص کے نام یا نشان کی یا ایسی اراضی
 کی تفصیل کی غلطی کے باعث جبکا اس میں ذکر ہو باطل نہیں سمجھا جائے گا الا اس حال میں کہ اس
 غلطی کے سبب سے فی الواقع نا انصافی ہوئی ہو۔ (ملاک مغربی و شمالی ۲۱۱)

اطلاع نامہ
 اور اشتہار
 بوجہ غلطی کے
 باطل نہیں سمجھے

دفعہ ۱۹۹۔ اگر کسی کارروائی از قسم عدالتی میں جو کسی عدالت مال میں متدارہ ہو فریقین
 میں سے کوئی فریق گواہوں کو حاضر کرانا چاہے تو اسکو لازم ہو کہ ضابطہ کارروائی معینہ حسب دفعات ۱۶۷
 ۱۶۱ و ۱۶۲ مجبوریہ ضابطہ دیوانی پر عمل کرے۔ (ملاک مغربی و شمالی ۲۱۲)

ضابطہ عمل
 گواہوں
 کے حاضر
 کرانے کے
 واسطے

۱۶۰ دفعہ۔ جو شخص اجراء میں کی درخواست کرے اسکو لازم ہو کہ سونے
 دیے جانے سے پہلے اور اس سبب کے اندر جو عدالت مقرر کی ہو یا عدالت نا درہ
 وغیرہ اخراجات اس شخص کے جس میں بھیجا جائے جو قدر وہ اس عدالت کی آمد و رفت
 کے لیے جس میں طلبی اسکی ہو اس میں باہت ایکٹ نہ صرف عدالت کی آمد و رفت میں داخل کرے
 اگر وہ عدالت محکمہ ہائیکورٹ کے ماتحت ہو تو شرح اخراجات مذکور کے
 مقرر کرنے میں ان قواعد کی پابندی ہوگی جو حکم ذی اختیار کی تجویز سے اسباب میں مقرر
 اگر کچھ ہوں۔
 دفعہ ۱۶۱۔ مبلغ جو باہت خرد مذکور کے عدالت میں جمع کیا جائے وقت قبول ہونے
 میں اس شخص کے رد و حاضر کیا جائیگا جسکے نام گاہ میں ہو اگر اسکی تیسری سلی
 قات بر مکن ہو۔
 دفعہ ۱۶۲۔ اگر عدالت کو یا اس عمدہ دار کو جو اس کام کے لیے مقرر ہے

ساعت بعد
موجودگی فریق
کے

جو احکام
یک طرفہ
یا عدالت
عدم پر
مبارک پور
انگلنداری
ایجنڈا

نہو سیکنگ

دفعہ ۲۰۰ - جب کوئی فریق کارروائی مذکورہ کا بتاریخ معینہ سمن حاضر نہ ہو تو جائز ہے
 کہ مقدمہ اسکی عدم موجودگی میں ساعت ہو کر فیصلہ کیا جائے
 دفعہ ۲۰۱ - جو حکم حسب دفعہ ۲۰۰ یکطرفہ یا عدالت عدم پر دی کے صادر کیا جائے
 اسکا اپیل نہ ہو سیکگا۔
 لیکن ایسی کل صورتوں میں اگر وہ فریق جسکے خلاف مراد فیصلہ صادر کیا گیا ہو اصلتا

مقرر ہوا ہو یہ دریاقت ہو کہ جو مبلغ عدالت میں داخل کیا گیا وہ اخراجات
 مذکور کے اراکے لئے کافی نہیں ہے تو عدالت یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ باقی
 مبلغ مذکور کے بقدر روپیہ شخص موصومہ سمن کو دینا بابت اخراجات مذکور کے
 ضروری معلوم ہو۔ دیا جائے اور اگر زبرد کو روانہ کیا جائے تو عدالت یہ حکم
 دے سکتی ہے کہ زبرد مطلوبہ اس شخص کی حاید و منقولہ کی قرضی ہادرنیلام
 سے وصول کیا جائے جس نے سمن حاصل کیا ہو۔ یا عدالت شخص طلب
 شدہ کو بغیر لینے اسکے اظہار کے رضعت کرے یا زبرد کو رکنے وصول کرنے
 اور اس شخص کو رضعت کرنے لینے دونوں باتوں کا جسکا کہ اوپر بیان کیا
 گیا حکم دے۔
 اگر شخص طلب شدہ کو ایک روز سے زیادہ عرصہ تک شہرانا ضروری ہے
 تو عدالت مجاز ہوگی کہ دستاؤنفتا واسطے ادخال اسقدر روپیہ کے جو دستے
 اور اسے اخراجات اسکے قیام مزید کے کافی ہو طلب کرانے واسطے کو حکم
 دے اور اگر زبرد کو داخل نہ کیا جائے تو حکم صادر کرے کہ زبرد کو
 اس شخص کے مال منقولہ کی قرضی ہادرنیلام سے وصول کیا جائے جسکی
 درخواست پر وہ شخص طلب کیا گیا تھا یا عدالت بغیر لینے اظہار کے اس
 شخص کو رضعت کرے یا زبرد کو رکنے وصول کرنے یا اس شخص کو رضعت
 کرنے لینے دونوں باتوں کا جسکا کہ اوپر بیان کیا گیا حکم دے۔

حکم اخرا اسکی تسبیح یا ترمیم کار و بیدار پر صاد نہیں ہوا۔ لیکن
 رہبر نمبر جلد ۲ ص ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰ میں مندرجہ نام دربی سنگھ
 (۳) درخواست بعض بہ نمبر سابق قائم ہوئے مقدمہ کے
 شخص ثالث کی طرف سے نہیں گذر سکتی۔ رہبر نمبر جلد ۲
 ص ۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲ میں نام رام نرائن۔
 (۴) باوجود حاضری وکیل کے کسی تاریخ پر مدعا علیہ
 حاضر نہ ہو یہ ایک طرفہ حکم ہو سکتا ہے۔ ال ۸۱ ال آباد
 ص ۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹ میں نام رام نرائن۔ ال ۷۷-۷۸-۷۹-۸۰ ال آباد ص ۱۴۷
 بہر ادنی نام ہیرالال۔ ال ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳ ال آباد ص ۱۹۵
 شکر دت نام رادھا کرشنا۔

۱۷ مالک مغربی و شمالی - ۲۱۳
 ۱۸ مالک مغربی و شمالی - ۲۱۴
 اسکے متعلق حسب ذیل فیصلے ہیں:-
 (۱) اجرائی گری یا حکم اجرا صادر ہونے کے قبل بھی
 درخواست گذر سکتی ہے۔ جانی بچے شکر نام دیہی پشاد
 جبکہ فیصلہ پور ڈ صفحہ ۲۷-
 (۲) ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی لیکن مدعا علیہ کی
 درخواست پر مقدمہ بعض بہ نمبر سابق قائم ہوا۔ اس کے
 بعد فریقین کی غیر حاضری میں مقدمہ خارج ہو گیا۔ تجویز
 ہوئی کہ سابق ڈگری جاری ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی

یا بذریعہ اجٹ (مختار) جس حال میں کردہ مدگی ہے پندرہ روز کے اندر اس حکم کی تاریخ سے اور در صورت مدعا علیہ ہونے کے پندرہ روز کے اندر اس وقت کے بعد جب ایسے حکم سے اسکو اطلاع دی گئی ہو یا اسوقت کے بعد جب کسی حکم نامہ اجراء فیصلہ کی تعمیل کی گئی ہو یا اس سے پہلے) حاضر ہو اور اپنی غیر حاضری کی وجہ مقبول ظاہر کرے اور عمدہ دار صادر کنندہ حکم کا اطمینان کرائے کہ بے انصافی ہوئی ہے تو عمدہ دار مذکور کو اختیار ہے کہ ایسی شرائط پر دربان فرجہ وغیرہ کے جرائی و اجرت میں مناسب ہون مقدّمہ کو از سر نو قائم کرے اور جبکہ انصاف اس مقدّمہ میں مقتضی ہو اس حکم کو بدلے یا منسوخ کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم بغیر اسکے مسترد یا بدل نہ کیا جائیگا کہ پہلے وہ فریق جس کے حسب مراد وہ فیصلہ صادر کیا گیا ہو عدالت میں حاضر ہونے اور اس حکم کی تائید میں اپنے جوابات کے پیش کرنے کے لیے طلب کیا جائے۔

ساعت
بار دیگر
طبق
اس امر
کے بغیر
حاضری
کی وجہ
مقبول
تھی

لا طالب
کرنے
فریق
مخالفت
کے حکم
تعمیل
کے لئے
جائز

کے نام منظور ہو تو اسکے مقابلہ میں فیصلہ ایک طرف سمجھا جائیگا۔ ویکی ریپورٹ جلد ۱۸ ص ۲۰۰۔ سید محمد حسین بنام شیخ ممتاز الحق۔

(۱۰) مقدمہ اس وجہ پر دسمس ہوا کہ نہ مدعی اور نہ دعوہ دار کیل تاریخ مقررہ سے ساعت بجٹ پر حاضر ہوا تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۰۳ ضابطہ دیوانی متعلق زمین ہے۔ ال ۱۳۱۳ ال ۲۰۹۲۔ رای چند نام تصدیر پر شاہ

(۱۱) بروقت ساعت نالاش مدعی کے وکیل نے التواہک درخواست کی جو نام منظور ہوئی مدعی کا وکیل ایسے کہ اسے مزید

بابت نمونی جس جلالا نالاش بوجہ عدم پیروی خارج کی گئی مدعی نے زیر دفعہ متعلقہ منسوی حکم اخراج کی درخواست کی یہ نام منظوری درخواست مذکور تجویز ہوئی کہ واقعات متعلقہ

صدر حاضری منجانب مدعی کی حد تک پوچھتے ہیں۔ ال ۲۳ کلکتہ ۹۹۱۔ رام پرتاب مل بنام جاگی رام۔

(۱۲) مدعی تاریخ معینہ ٹھیک طور پر حاضر ہوا اور چونکہ حکم اول وقت اسپلین سن رہا تھا یہ خیال کر کے

کہ اس میں کو عرصہ لگا جلا گیا پیچھے مقدمہ عدم پیروی میں خارج ہو گیا بر طبق درخواست زیر دفعہ ہذا تجویز ہوئی کہ حالات مندرجہ بالا وجہ کافی کی حد تک زمین پوچھتے۔ ال ۱۳

۱۳ مئی ۱۲۔ مانی لال بنام غلام حسین۔

(۵) منگل چند مطالعہ کے ایک بھی تہا درخواست بعض پر نمبر سابق قائم ہونے کی دیکھتا ہے۔ ال ۶۔ ال آباد ص ۶۵۔ بی بی مٹو بنام الہی بیگم۔

(۶) صاحب مہتمم بندوبست نے بڑے حاضری فریقین کے حکم صادر کیا۔ تجویز ہوئی کہ فریقین برائے ال یا بندی نہیں ہے۔ ویکی نوٹس سنہ ۱۹۸۳ ص ۲۰۱۔ مراد علی بنام رام دیال۔

(۷) بمقدمہ لال سنگھ بنام کنجن۔ ال ۴۔ ال آباد ص ۳۸۷۔ یہ لے پایا کہ ڈگری ایک طرف کا پیل

تعمیل ہو سکتا۔ لیکن ضابطہ دیوانی میں اب نیز یہی ترمیم کے یہ حکم ہو گیا ہے کہ ڈگری ایک طرف کا پیل ہو سکتا

(۸) جب تک حسب اطمینان عدالت متن کا تعیل ہو جانا ثابت نہ ہو جائے کارروائی ایک طرف بجا ہو اور اگر مثل میں

بابت تعیل میں کے کچھ ثبوت نہ ہو تو قانوناً ڈگری ایک طرف کا پیل اثر نہیں ہوتا۔ ویکی ریپورٹ جلد ۱۲ ص ۲۱۰۔ رام چند سور بنام نیا کالی۔ وی۔

(۹) روز ساعت اول اگر منگل چند مطالعہ کے ایک در مدعا علیہ حاضر نہ ہو مگر عرصہ دراز کے بعد دوران مقدمہ میں حاضر ہو کر بیان تحریر ہی داخل

کرے اور وہ بوجہ نہ ہونے وجہ کافی غیر حاضری

دفعہ ۲۰۲ - ہر عدالت یا عمدہ دار کو جس نے کوئی حکم کسی کارروائی حسب ایکٹ ہذا میں صادر کیا ہوا اختیار ہے کہ ایسے حکم کی تاریخ سے نوے دن کے اندر یا تو خود اپنے طور سے یا کسی فریق کی درخواست پر کسی غلطی یا لفظ تہرہ کی جو اہم حصہ مقدمہ پر موثر نہ ہو فقہین کو ایسی اطلاع دینے کے بعد جو ضروری ہو تصحیح کر دے۔

تصحیح غلطی یا لفظ تہرہ کی

دفعہ ۲۰۳ - بولڈ یا کٹنگ یا اسٹنٹ کلکٹر درجہ اول یا متمم ترتیب کاغذات یا اسٹنٹ متمم ترتیب کاغذات یا متمم بند دست یا اسٹنٹ متمم بند دست کو جائز ہے کہ برصا مندی فریقین کسی تنازع کو جو اسکے روبرو پیش ہو بذریعہ اپنے حکم کے ثالثوں کے سپرد کرے۔

ثالثوں کو نزاعات سپرد کرینکا اختیار

دفعہ ۲۰۴ - ان تمام مقدمات سے جو حسب دفعہ ۲۰۳ ثالثی کے واسطے سپرد کیے جائیں احکام و فتاویٰ، ۵۲۱ نمبر ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے جہاں تک کہ وہ کسی

ضابطہ مقدمات میں جو ثالثی کے واسطے سپرد کیے جائیں

سے یہ دفعہ جدید ہے۔ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :- "جو اختیار تصحیح کی نسبت اس دفعہ کے رو سے عطا کیا گیا ہے اسکی نسبت ایسے الفاظ استعمال کیے گئے تھے جنکے معنی بکواسبت وسیع معلوم ہوتے تھے۔ پس ہم نے اسکی اس طرح ترمیم کر دی ہے کہ وہ اسی قسم کے اختیار سے جو عدالتوں سے دیوانی کو عطا ہوا ہے زیادہ مطابق ہو جائے۔"

ضابطہ دیوانی دفعہ ۲۰۲ - جیب فیصلہ سنایا جائے اسی وقت جج کچھری عام بین اسپر لینے دستخط اور تاریخ لکھے گا اور فیصلہ میں کچھ بدلنا پڑھنا یا نہ جانے گا الا بعض صحت کسی غلطی لفظی کے یا بعض وضع کرنے کسی سقم لغائی غیر موثر کسی جزو بعض الامری مقدمہ کے باوجود تجویز ثالثی کے۔

۵۲۱ نمبر ۵۲۱ ملک مغربی و شمالی - ۲۲ ادا ۱۹۱

۵۲۱ دفعہ ۵۰۶ - ثالث کا نامزد کیا جانا فریقین کی طرف سے بموجب اس طریقہ کے عمل میں آئے گا جو ترا ضعی طرفین قرار پائے۔ اگر کسی ثالث کے نامزد کرنے میں فریقین کے باہم نزاع ہو یا اگر وہ شخص نامزد کریں ثالثی منظور کرنے سے انکار کرے اور فریقین کی یہ خواہش ہو کہ عدالت اپنی تجویز سے ثالث نامزد کرے تو عدالت ثالث نامزد کرے گی۔

دفعہ ۵۰۸ - عدالت بذریعہ حکم کے وہ امر تنازعہ مقدمہ ثالث کو تفویض کرے گی جیسا کہ تصفیہ مضمود ہے اور وہ اسے اخص کرنے فیصلہ ثالثی کے ایک مہینہ میں کرے گی جو اسکے نزدیک معقول ہو اور مہینہ مقررہ حکم مذکور میں کسی

جو نامزدگی عدالت کے توسط سے ہو میں بھی فریقین کی سن لینا چاہیے۔ کوئے تمام ڈکوشن - ال ر ۱ - کلکتہ ۳۰ اور فریقین چھٹیان لکھنا ثالث نامزد کر سکتے ہیں اور ٹیپو ہاؤس کی فریقین میں۔ حکم نامہ فرانچس ڈی۔ ال ر ۱۹ بی بی ۳۲ - اگر حکم سپرد کی میں کوئی مہینہ مقرر ہو تو اس شخص سے کالعدم ہونے پر جائز ہے

امر مندرجہ ایکٹ ہذا کے متناقض نہ ہون متعلق ہونگے۔

جائے گی۔

جب کوئی معاملہ ثالثی میں سپرد کیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ اس مقدمہ میں عمل نہ کرے۔ بجز اسکے جو بعد ازین مجموعہ ہذا میں مذکور ہے۔ دفعہ ۵۰۹۔ اگر مقدمہ ڈویا گئی ثالثیوں کو سپرد ہو تو حکم سپردگی میں ثالثی کے اختلاف رائے کی صورت کے لیے تدریجاً مفصل ذیل کی جائے گی۔
دالٹ) ایک سرٹج مقرر کیا جائے گا۔ یا
ر ب) یہ قرار دیا جائے گا کہ لمبا اکثریت رائے کے نزاع کی تجویز ہو جب کہ ثالثیوں کی تعداد اکثریت تفریق کرے یا
ر ج) ثالثیوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنی تجویز سے ایک سرٹج مقرر کریں۔ یا

ہر ٹرائن بنام بھگونت۔ ال۔ ر۔ ۱۰۔ الہ آباد ۱۳۷۔
مٹھو کوئی تمام آچا ٹرائن الہ آباد ۱۸ عدالت ۲۲
بیچ اپنا اختیار دوسرے کو نہیں
دے سکتا۔
سمتہ بنام اندھا گیللا۔ ال۔ ر۔
۱۷۹۔ بیٹی ۱۲۹۔

(د) اور جس طرح سے کہ تراضی طرفین قرار پائے یا اگر فریقین رضی نہ ہوں تو جس طرح عدالت تجویز کرے۔

اگر کوئی سرٹج مقرر کیا جائے تو عدالت اس مقدمہ میں جونا سب ملوہ ہوا اسکا مفصل داخل ہونے کے لیے مقرر کرے گی۔ بشرطیکہ اس سے کام لینا مقصود ہو۔

عدالت کو جدید ثالث نامزد کرنے کا
اختیار اس وقت ہے کہ ثالث منظور کر کے
پھر آگ ہوتا چلے ہے اور اگر شروع ہی
سے وہ منکر ہے تو نہیں۔ پلو گریڈ بنام
موندنسا۔ ال۔ ر۔ ۶۔ مدراس ۴۱۴۔
بین ہماری بنام اودا ۱۸ کلکتہ ۲۲۴۔
عدالت بجز مفصلہ بیچوں سے نہیں کر سکتی
شب چرن بنام راتی رام ال۔ ر۔ الہ آباد ۲۰۔

دفعہ ۵۱۰۔ اگر ثالث یا جس حال میں کہ کئی ثالث ہوں تو کوئی انہیں سے یا سرٹج فوٹ ہو جائے یا ثالثی کرنے سے انکار کرے یا غفلت کرے یا لایق ثالثی کرنے کے ہے یا ایسے حالات میں برٹش انڈیا کے باہر رہنے جن سے واضح ہو کہ وہ غالباً جلد واپس ہند میں آئے گا تو عدالت کو اختیار ہے کہ اپنی تجویز سے ثالث یا سرٹج جدید بھی سے سرٹج متوفی متوفی یا انکار کنندہ یا غفلت کنندہ یا ناقابل کے یا بجائے اسکے جو برٹش انڈیا سے چلا جائے مقرر ہوے یا حکم فسخ ثالثی کا دے اور اس ایضاً صورت میں اسکو لازم ہے کہ مقدمہ کی کارروائی میں معروف ہو۔

دفعہ ۵۱۱۔ جب ثالثیوں کو بموجب حکم ثالثی کے اختیار مقرر سرٹج کا دیا گیا ہو اور وہ سرٹج مقرر نہ کریں تو سہلہ فریقین کے کوئی فریق ثالثیوں کے پاس اطلاع نامہ تحریری واسطے مقرر سرٹج کے ہیو سنا سکتا ہے اور اگر اسات روز کے اندر بعد ہیو سنا جائے ایسے اطلاع نامہ کے یا اس میں میعاد زائد کے اندر جسکی عدالت برصورت میں اجازت دے کوئی سرٹج مقرر نہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برٹش گورنر نے درخواست اس فریق کے جس نے اطلاع نامہ حسب متذکرہ بالا ہیو سنا یا ہو۔ ایک سرٹج مقرر کرے

دفعہ ۵۱۲۔ ہر ثالث یا سرٹج جو دفعات ۵۰۹ یا ۵۱۰ یا ۵۱۱ کے بموجب مقرر ہو اسے مقدمہ میں کار بند ہونے کا اسطرح اختیار ہوگا۔ کہ اگر کیا اسکا نام حکم سپردگی مقدمہ ثالثی میں مندرج تھا۔

درخواست
بفرض
تفصیح فیصلہ
شمالی

دفعہ ۲۰۵ - لازم ہے کہ ہر درخواست بفرض تفصیح فیصلہ مالٹی کے اس تاریخ کے بعد جو فیصلہ مالٹی کے
سنانے کے لیے مقرر کی گئی ہو دس روز کے اندر پیش کی جائے (ملاک مغربی شمالی ۲۲۹ - ۲۳۰ دفعہ ۲)

دفعہ ۵۱۳ - عدالت کو لازم ہے کہ بنام آن فریقین اور گواہوں کے
جسکا اظہار نشان یا سرخی لیا جاتے ہوں ویسے ہی حکم سے صادر کرے
جیسے کہ عدالت اپنے اجلاس کے مقدمات متاثرہ مین صادر کرنے کی
مجاز ہے۔

جراشخاص کے مطابق حکم مذکور حاضر ہوں یا انصاف کسی طرح کا
مقرر ضرور ہو یا اداسے شہادت کے لیے انکار کریں یا انشاء تحقیقات مقدمہ
موقوفہ شمالی مین ثالث یا سرخی کی نسبت گستاخی کریں تو وہ مستوجب اس
امر کے ہونگے کہ ایسا نادان اور بدارک اور سزا جہک عدالت بر طبق گزارش
ثالث یا سرخی کے نامرعا ہو جیسے بجائے فیصلہ ہونے سے مقدمہ کے عدالت
میں انھیں قصور رات سے عاید ہوتی۔

دفعہ ۵۱۴ - اگر جب ہم نہ ہو سچے شہادت یا دریافت نہ ہونے
حالات ضروری کے یا کسی اور وجہ سے ثالث ماہین میعاد مندرجہ حکم تکمیل
اپنے فیصلہ کی تکمیل تو عدالت اس بات کی مجاز ہوگی کہ واسطے داخل
ہونے فیصلہ کے اگر مناسب سمجھے میعاد زائد عطا کرے اور وقتاً فوقتاً اسکو زیادہ
کرتی رہے یا حکم شہر منسوخ ثالثی صادر کرے اور ایسی صورت میں مقدمہ
کی کارروائی جاری کرے گی۔

دفعہ ۵۱۵ - جب سرخی سفر ہو چکے تو اسے اختیار ہوگا کہ جیسے
تاملوں کے صورت اسے مفصلہ ذیل میں مقدمہ کو خود بخوبی کرے۔
الف) اگر انھوں نے میعاد میں نہ بلا صدر فیصلہ کے منقضی
ہونے دیا ہو۔ یا

ب) جب انھوں نے عدالت یا سرخی کو اطلاع تحریری
اس امر کی دی ہو کہ باہم اسکے اتفاق رائے نہیں ہو سکتا۔

دفعہ ۵۱۶ - جب مقدمہ میں فیصلہ ثالثی صادر ہو تو اشخاص
مخبر فیصلہ کو لازم ہے کہ اس پر دستخط کر کے عدالت میں کسی اظہارات اور
استدوات کے جوئے رد بروئی گئی ہوں اور ثابت ہوئی ہوں بھی پیش
اور لازم ہے کہ اطلاع داخل کرنے فیصلہ ثالثی کی ذیقین کو دیکھانے
دفعہ ۵۱۶ - اگر کوئی مقدمہ جہک عدالت سپرد ثالثی ہو تو تو نشان
سرخی کو اختیار ہوگا کہ عدالت کی رضامندی سے اپنی سبب نشان نسبت
کی یا جزو اس امر کے جو پیش ثالثی جا ہر بلکہ مقدمہ حاضر عدالت کی رہے
دریغ سبب کریں اور عدالت اسکی نسبت اپنی رائے کہے گی۔ اور وہ ہے
فیصلہ میں شامل ہو کر فیصلہ کا ایک جزو قرار پائے گی۔

میعاد گزارنے پر بھی عدالت توسیع
میعاد کا حکم دے سکتی ہے۔
ہر ترائن بنام جھگو نت۔ الر ۱۰
الہ آباد ۱۳۷۷

عدالت سرخی کے لیے فیصلہ اپنے
کے واسطے توسیع میعاد کر سکتی ہے۔
رد پارام تمام و نگرے یا ر ال ر م
مدراس ۳۱۱

بچوں کو برابر سبب تحقیقات کرتا اور فیصلہ
جو طیار ہو اسپر دستخط کرنا چاہیے۔ یہ فرد
نہیں ہے کہ سب ثالث ایک دوسرے
کے سامنے دستخط کریں۔
ستو کی بنام اچانا گن۔ الر ۱۰ مدراس ۲۲
فیصلہ ثالثی داخل ہونے کے بعد ثالث کا
کام ختم ہو جائے۔
دو توشکر بنام دو ساد الر ۱۰ کلکتہ ۵۷۵
فیصلہ کے ساتھ اور کاغذات کے دوسرے

تجویر
مطابق
فیصلہ
ثالثی کے
ہوگی

دفعہ ۲۰۶ - اگر عمدہ دار سپرد کنندہ مقدمہ کی دانست میں کوئی وجہ اس امر کی نہ ہو کہ فیصلہ ثالثی یا کسی ایسے امر کو جو ثالثی کے واسطے سپرد کیا گیا ہو غور ثالثی کے لیے واپس بھیجا جائے۔ اور اگر کوئی درخواست فیصلہ ثالثی کی تنسیخ کے واسطے نہ گذرے۔ یا اگر ایسی درخواست کو عمدہ دار مذکور نے نامنظور کیا ہو۔ تو مشارکیہ کو لازم ہے کہ فیصلہ ثالثی کے مطابق تجویز کرے۔

دفعہ ۵۱۸ - عدالت محلی زبہت کہ بر رویہ حکم کے موثر ہے اور عدالت مرمر عدالت میں فیصلہ ثالثی کو ترجیح یا کسی اصلاح کرے۔
 (الف) جب یہ معلوم ہو کہ جز فیصلہ ثالثی ایک ایسے امر کی حاجت ہے کہ سپرد ثالثی نہیں کیا گیا تھا۔ اگر شرط یہ ہے کہ جزو مذکور قبضہ فیصلہ سے عائد ہو سکتا ہے۔ اور تجویز ثالثی پر جو نسبت امر مقدمہ کے ہو۔ سو اثر نہ ہو۔ یا (ب) جبکہ ترتیب فیصلہ ثالثی کی ناقص ہو۔ یا اس میں کوئی ایسی مزید غلطی باقی جاتی ہو جسکی اصلاح تجویز ثالثی مذکور میں مغل ہونے کے بغیر ممکن ہو۔

دفعہ ۵۱۹ - نیز عدالت کو اختیار ہے کہ حکم مناسب نسبت فریق ثالثی کے صادر کرے۔ بشرطیکہ کوئی اعتراض نسبت فریق مذکور کے پیدا ہو نہ ہو۔ اور فیصلہ مذکور میں فریق ثالثی کو ترجیح کا کوئی درج نہ ہو گی۔
 دفعہ ۵۲۰ - عدالت مجاز ہوگی کہ فیصلہ ثالثی کو با کسی اور خود ثالثی کے واسطے نظر ثالثی کے نتیجے میں تاثر نہ پانچ کے پاس ایسی شرط کے ساتھ جو اس کے نزدیک مستعد ہوں ہیں کرے۔ یعنی (الف) اس حال میں کہ خیال ہو کہ مقدمہ ثالثی کے کوئی امر بلا تجویز نہ کیا ہو یا جو امر ثالثی کے واسطے نہیں سپرد کیا گیا تھا۔ اسکی تجویز ہوگی۔ (ب) جس حال میں کہ فیصلہ ثالثی ایسا عمل ہو کہ تحصیل اسکی ناممکن ہو۔ (ج) جس حال میں کہ بلا لحاظ فیصلہ ثالثی کے کوئی اعتراض نسبت جو اس فیصلہ مذکور کے باقی النظر میں پایا جاتا ہو۔

دفعہ ۵۲۱ - جو فیصلہ کہ حسب دفعہ ۵۲۰ سے واپس کیا گیا ہو اگر ثالث یا فریق تیسرے نظر ثالثی کرنے سے انکار سے فوہ کا امداد ہو جائے گا۔ لیکن کوئی فیصلہ ثالثی قابل تنسیخ نہ ہوگا۔ جو کسی وجہ کے تحت دعوہ مسترد ہو گیا ہو۔ (الف) ثالث یا فریق کی رشوت ستانی یا جرم ملوثی۔ (ب) کسی فریق کا اس نتیجے پر مقصور ہونا کہ جس امر کو اسے سے ظاہر کر دینا چاہیے تھا وہ اسے فریب یا غلطی رکھا۔ یا عدالت چھ یا سرچ کو مغل یا دعوہ نہ دیا ہو۔ (ج) فیصلہ ثالثی جو اس حکم کے کیا گیا ہو جو مقدمہ آئے در باب فریق ثالثی اور اگر کوئی فیصلہ ثالثی جائز نہ ہوگا انا اس حال میں کہ دو یا دو حصہ عدالت کے اندر کیا جائے۔

بھیجے میں ثالث شامل کرے تو عدالت اس کو مجبور کر سکتی ہے۔ تر مشکوہ نام فقرہ ال ۱۷ - مکتبہ ۱۸۲۲ - فریقین کا اگر اطلاع فیصلہ ثالثی کے نہ ہو اور وہ مطابق فیصلہ ثالثی کے تجویز صادر کیا گیا تو ایسی تجویز عدالت کی بعد از تنسیخ ہو سکتی ہے۔ چتر بھیج نام گینش رام ال ر ۲۰ ال آباد ص ۴۷ - اگر حکم تفویض ثالثی میں خرچہ کے طے کرنے کا اختیار دیا گیا ہو اور ثالث خرچہ طے کرے تو عدالت کو ایسا فیصلہ منظور کرنا چاہیے کہ وہ اس میں دو یا تینوں کے فیصلہ کے معنی نکالے میں یہ سمجھنا چاہیے کہ کسی بڑے قابل کا لکھا ہو اسے عبد العزیز نام قادری سیم ال ۲۰ ال ۲۳۵ - اگر عدالت کو ایسی بھیج بھیج فروری کے فیصلہ کے فریق انکار کرے تو عدالت کو فیصلہ کرنا چاہیے۔ جہاں نام دیکھو۔ مندر نام بنام سائبر ال ۲۱ ال ۵۹ - بے مضابطہ ناما جو بھئی فیصلہ واپس ہوگا۔ نانکھ نام رام نرائن ال ۲۱ - ال آباد ۱۸۱ - برائلی کا لفظ بہت عام ہے۔ میں لیا جاتا ہے مثلاً فریق حاکم کسی بیچ کی۔ تدر نام بنام فیض ال ۲۱ ال ۵۲۱ - سب کا کام نکرنا۔ تھمرا جو بنام بانی راجو ال ۱۲ مدراس ۱۱۳۳ - ایک فریق کو موقع بیروی نہ دینا۔ کرستھی بنام کرادو ال ۱۸ ال ۲۹۹ - بعد اقباضے میعاد عدالت کے فیصلہ دینا۔ گوہی شکر بنام پین ال ۱۳۳ - ال آباد ۳۷ -

پا اگر فیصلہ ثالثی مشارالیه کے پاس تشکیل ایک مقدمہ خاص کے بھیجا گیا ہو تو ایسے مقدمہ میں
خواہ اسکی رائے ہو اسکے موافق تجویز کرے۔ (ممالک مغربى و شمالى - ۲۳۰ - اردھ - ۲۰۱ -)

اپیل اور
عدالت
دیوانی میں
ثالثی دائر
کرینے کی طاقت

دفعہ ۲۰۷۔ ایسی تجویز کی فوراً تنسیل کی جائے گی اور اسکا اپیل نہ ہو سکے گا البتہ اس
صورت میں کہ تجویز فیصلہ ثالثی سے تجاوز کر جائے یا فیصلہ ثالثی کے موافق نہ ہو یا تجویز کی
نسبت اس بنا پر اعتراض کیا جائے کہ فیصلہ ثالثی قانون یا واقعات کے روبرو سے جائز فیصلہ
ثالثی نہیں ہے۔

اور کوئی شخص عدالت دیوانی میں ایسی ثالثی دائر نہ کر سکے گا جو اس تجویز کی تنسیخ کی
غرض سے ہو یا ثالثوں کے نام انکے فیصلہ ثالثی کی وجہ سے ہو۔

وصول
کیا جاتا
ہو جائز
دفعہ کا

دفعہ ۲۰۸۔ سبٹ فیس اور جرمانے اور خرچے سوائے اس خرچے کے جو ماہین فیصلہ
کے ہوا ہو اور دیگر تین چکے ادا کرنے کے لیے بموجب اس ایکٹ کے حکم دیا جائے اس طرح
قابل وصول ہونگی کہ گویا وہ بقایا سے مالگزارى ہیں۔

عدالت مال کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ جب اندر کسی احکام خاص ایکٹ ہذا کے اوس
خرچہ کو جو حسب ایکٹ ہذا کسی ایسی کارروائی کی بابت جو عدالت مذکورہ کے روبرو پیش ہو چکا ہو
ہو ایسے طریقے سے جو وہ مناسب سمجھے دلائے اور اسکی رسیدی تقسیم کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ جب کوئی اراضی حسب دفعہ ہذا ایسی رقوم کی غلت میں منیلام ہو جو ثانی

۱۔ ممالک مغربى و شمالى - ۲۳۱ - اردھ - ۲۰۲ -
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-
ہم نے اس ضمنی تصحیح اس غرض سے کر دی جو کہ وہ صورتوں
میں ہو جائیں جن میں ایسی تجویز کی نسبت جسکا کسی فیصلہ ثالثی
کے موافق ہونا تھا کر لیا جاتا ہو یا جیل میں اعتراض کیا جاسکتا ہو
(۱) ایک فیصلہ ڈیڑھ گھنٹہ کا خلافت فیصلہ ثالثی صادر ہوا
کشن نے فیصلہ منسوخ کر دیا عدالت دیوانی میں منسوخ فیصلہ
کشن اور اثبات حق کا دعوی اس بنیاد سے کیا گیا کہ عدالت
کشن نے خلافت اختیار کیا تھا۔ تجویز ہونی کہ یہ صحیح ہے
لیکن عدالت دیوانی کے اختیار سے باہر ہے۔ سرچالہ اردھ
بنام محمد عباس۔ ویکیٹنٹس ۱۹۱۸ء ص ۷۷ -
(۲) مد سے اگر عدالت مستم بندہ پست کے جس

کسی کارروائی میں ذوق نہ تھا اور پھر اسکے حق کا فیصلہ
کیا گیا تو وہ کہ طرح اسکا یا بند نہیں ہے اور نہ اسکی
سماعت سے عدالت دیوانی ممنوع ہے۔ شیوہ اس
بنام بندھو۔ ویکیٹنٹس ۱۹۱۸ء ص ۹۱
۱۹۱۸ء اردھ - ۲۳۱ -
سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ اسکے متعلق یہ تھی :-
"یہ مناسب نہیں ہے اور نہ قابل مقصد ہے کہ عدالت ہائے
میں عدالت کی کارروائی کا خرچہ ماہین فیصلہ کے بعد بقایا سے
مالگزارى اراضی کے قابل وصول قرار دیا جائے۔ لہذا ہم نے
اسی سکے طالب اس دفعہ کی تصحیح کر دی ہے"

گورنمنٹ نہ ہون تو احکام دفعہ ۱۶۱ کے ایسے نیلام سے متعلق نہ ہونگے۔

دفعہ ۲۰۹ جب قبضہ جائیداد غیر منقولہ کا دلانا تجویز کیا جائے تو اس حکم کے مدار

جائیداد
منقولہ
کے قبضہ
کا دیا جاتا

۱۔ مالک مغربی و شمالی - ۲۳۳ - ضابطہ دیوانے کے دفعات -

نالشر کے علم کے بعد قبضہ اشخاص منتقل ہونے
وہ سب اجراء ڈگری میں تبدیل کر دیے جائیں گے
ایوانی بنام اناملانی - ال ۱۲ - م - ۱۸۰ -
لکشمس واس بنام دستقرار ۲۷ - ۱۶۸ -
قام انسا بنام نیل رین - ال - ۱۰ - ۷۹ -
جو قبضہ اسمی دفعہ کی رو سے دیا جائے
وہ ٹیکہ داران استمراری کے مقابلہ میں
جو از جانب مدیون ڈگری قابل قبض ہوں
کچھ خلل انداز نہیں ہو سکتا۔
دلہ پوری بنام بین بہاری -
ال - ۱۸ - کلکتہ - ۵۲ -

۲۔ اگر ڈگری واسطے دلانے جا یا د یا غیر منقولہ کے ہو
تو اس پر اس فریق کو قبضہ دیا جائیگا جسکے حق میں ڈگری ہوئی ہو یا جس
شخص کو وہ اپنی طرف سے قبضہ لینے کے واسطے مقرر ہے اسکو
قبضہ دیا جائیگا اور اگر کوئی شخص جبر ڈگری کی یا بندی لازم ہو جا یا د
کو خالی کرنے سے انکار کرے تو بشرط ضرورت وہ نکال نکال دیا جائیگا۔
دفعہ ۲۶۲ - اگر ڈگری واسطے دلانے کسی ایسی جائیداد غیر منقولہ کے
ہو جو قبضہ آسامی یا دیگر شخص سحق داخل کے ہو اور ڈگری کی رو سے
اسپر واجب نہ ہو کہ وہ دخل چھوڑ دے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ
جائیداد مذکورہ کسی منظر عام پر نقل و وارنٹ کی کویزان کر کے دخل
دلائے اور بند ریہ منادی بضر و بل بوقت ہائے مناسب یا اور طور پر
حسب رواج مردہ کے مضمون ڈگری کا نسبت جائیداد مذکور
کے ذمیل کی آگہی کے لیے مشتہر کرادے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر شخص قابل کا پتہ لگ سکے تو اطلاع نامہ تحریری
یا نذر قبضہ ڈگری پر جاری کیا جائیگا اور اس ضمن اشتہار دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔
دفعہ ۳۲۸ - اگر بوقت اجراء کسی ڈگری کے جسکے رو سے جا یا د پر قبضہ
دلانا ہو کوئی شخص اس عمدہ دار کا باج یا مزاجم ہو جو وارنٹ کے اجراء کے
لیے مقرر ہوا ہو تو ذکر دیا رکھنا اختیار ہے کہ ایسی مزاحمت یا جرح کے وقت سے
ایک مہینے کے اندر کسی وقت عدالت میں اسکا استغاثہ کرے۔
عدالت استغاثہ کی تحقیقات کے لیے ایک دن مقرر کرے گی اور اس شخص
کو جس کی نسبت استغاثہ ہوا ہو اسکا جواب دینے کے لیے طلب کیا کرے گی۔

دفعہ ۳۲۹ - اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مدیون ڈگری یا کوئی شخص
باغوا سے اسکے باج یا مزاجم ہوا تو عدالت کو لازم ہوگا کہ نسبت استغاثہ
کے تحقیقات کرے اور ایسا حکم صادر کرے جو اس کے نزدیک
مناسب متصور ہو۔

دفعہ ۳۳۰ - اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ مقابلہ یا مزاحمت بلاوجہ
جائز تھی اور یہ کہ مدیون ڈگری یا دیگر شخص اسکے انخوا سے جائیداد کا قبضہ
لینے میں مقابلہ یا مزاحمت اتنا کر رہا ہے تو عدالت مجاز ہے کہ حسب
اہستہ عا ذکر دیا رکھ کے مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور کو واسطے اسقدر
میعاد کے جو تین دن تک ہو سکتی ہے جیل خانے میں بھیج دے اور اس
طرح کی تجویز باج کسی ایسی سزا کی نہ ہوگی جسکا مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور

میعاد درخواست زبردفعہ نہ ازاجت
تاریخ سے ہے اور دوسرے مزاحمت ہو تو
پچھلی مزاحمت سے - رام آسیکر بنام
دعمر ایالہ - ۵ - مدراس - ۱۱۳ -
بنام ہزاری لال - ال - ۱۸ - ال - ۲۳۳ -
جو حکم اس دفعہ کی رو سے ہوگا وہ مابین
اولین قابل بل ہوگا جو بنام کسا دارلزم - ۱۱ -
اس ضمن مزاحمت ۲۰ دن اندر نہ کیا جائے
اور دست نالشر قرار باج کی تو کاروان مسل نالشر کو
نام دیو بنام رام چند - ال - ۱۸ - ال - ۳۰ -
جسے تریعین مابین فریقین ہوں انکو
دفعہ ۳۳۱ کی رو سے فیصلہ ہونا چاہیے
تا کہ اپیل ہو سکے - سنکر اور می مل
بنام کو مارا سامیا - ال - ۸ - مدراس
- ۲۷ -

کرتے والے عمدہ دار کو جائز ہے کہ قبضہ اسی طریقہ سے اور انھیں اختیار است متاخر تمام
اسام توہین اور مزاحمت وغیرہ کے ساتھ دلائے جو قانوناً عدالت باسے دیوانی

بوجب مجموعہ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون کے ایسے مقابلہ یا مزاحمت کے
سزاوار سمجھا جائے اور یہ ہدایت کرے کہ ڈگری دار کو جائداد کا قبضہ دلا یا جائے۔
دفعہ ۳۳۱- اگر مقابلہ یا مزاحمت ایسا نہیں ہے کسی اور شخص کے علاوہ
مدیون ڈگری کے سرزد ہو اور وہ یہ نیک نیتی یہ دعویٰ کرتا ہو کہ وہ اپنی طرف
سے یا ایسا نہیں کسی اور شخص علاوہ مدیون ڈگری کے جائداد مذکور پر متعلق
ہے تو دعویٰ اسکا بہ ثبوت نہ داخل جھبڑ ہو کر ایک مقدمہ قرار دیا جائے گا
جس میں ڈگری دار مدعی متصور ہوگا اور دعویٰ دار مذکور مدعا علیہ۔
اور عدالت کو لازم ہوگا کہ دعویٰ کی تحقیقات اسی طور اور اسی سطح
کے اختیارات سے کرے گا یا کہ نالیش باست جائداد ڈگریہ ارضی کی طرف سے
بنام دعویٰ دار حسب احکام باب پنجم اس مجموعہ کے دائرہ ہوتی تھی اس
طرح کی تجویز ہاچ کسی ایسی کارروائی کی نہ ہوگی جسکے روسے شخص دعویٰ
بوجب مجموعہ تعزیرات ہند یا کسی اور قانون متعلق سزا قابلہ یا مزاحمت سزاوار ہے
اور عدالت ایسا حکم بغرض اجراء ڈگری یا التواء اجراء ڈگری کے
صدار کرے گی جو اسکے نزدیک مناسب متصور ہو ایسا ہر حکم اثر ڈگری کا دیکھا
اور مثل ڈگری کے اپیل وغیرہ کی تمام شرائط کا پابند ہوگا۔
دفعہ ۳۳۲- اگر کوئی اور شخص سوائے مدیون ڈگری کے عدالت
اجراء ڈگری کے کسی جائداد سے بیہ دخل ہو جائے اور شخص مذکور یہ استدعا
کے کہ ڈگری دار کو استحقاق اسکے بیہ دخل کرینکا جائداد نہ کو سے اڑو
ڈگری کے اسوجہ سے نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے یا دیگر شخص
کی جانب سے جو مدیون ڈگری نہ ہو جائداد مذکور پر یہ نیک نیتی قابل ہے
اور جائداد ڈگری میں مندرج نہیں ہے یا اگر عذر اسکا یہ ہو کہ ڈگری میں
مندرج ہے مگر وہ اس مقدمہ کے فریقین سے نہ تھا کہ جب میں ڈگری صادر
ہوئی تو وہ مجاز ہے کہ عدالت میں درخواست گزارے۔
اگر عدالت کو درخواست کنندہ کا اظہار لینے سے یہ ظاہر ہو کہ درخواست
گزارنے کی وجہ معقول تھی تو عدالت کو لازم ہے کہ امر متنازعہ کی تحقیقات میں
مصرف نہ ہو۔ اور اگر یہ معلوم ہو کہ وہ وجہ ہو جو ہے جسکا ذکر اس دفعہ کے فقرہ
اول میں آیا ہے تو عدالت یہ حکم صادر کرے گی کہ درخواست کنندہ کو جائداد قبضہ
قبضہ دیا جائے اور جس وقت میں عدالت سے یہ تجویز نہ ہو درخواست نامتعلق تھی
اس دفعہ کے بوجب درخواست میں سماعت کرنے وقت عدالت کو چاہیے
کہ مدعا بنی تجویز کا صرف ان وجوہ محاسمت پر رکے جنکی صراحت اوپر کی گئی ہے۔
جس تجویز کے نام اس دفعہ کے بوجب حکم صادر کیا جائے اسکو اختیار ہے کہ نالیش

اس دفعہ کے متعلق مفصل ذیل فیصلہ دیکھیے۔
نہایت بنام پرا۔ ۱۳۲- الہ ۳۱۷-
گنیش پر شاد بنام جے کشن۔ ۱۳۱- الہ ۲۱۹-
چناسامی بنام کرشنا۔ ۱۳۳- الہ ۱۰۴-
نوتندر و بنام جگدھری الہ اک ۲۳۴-
بہنی پر شاد بنام پھنن الہ ۴۴- الہ ۱۳۱-
مولانا خان نام گوری خان۔ ۱۳۳- الہ ۱۳۳-
رکھل چرن بنام ونسن۔ الہ اک ۵۰-
بابو جی راو بنام فتح سنگھ۔ الہ ۳۲ ب ۹۶-
نام دیو بنام لالچندر گوگامی الہ اب ۳۷-
شیو رام بنام سر سوئی۔ الہ ۲۰ ب ۱۷۵-
گوپالا۔ بنام فرندس الہ ۱۲ م ۱۲۷-
ناصر علی بنام نہر۔ الہ ۳۲ کلکتہ ۸۳-
اس دفعہ کے متعلق دیکھو مفصل ذیل فیصلہ
لالچندر بنام راجی۔ الہ ۲۰ ب ۵۱-
بیلا کا بنام فقیر۔ الہ ۱۲ ب ۲۱-
گلاب بھائی بنام چنابھائی الہ
۳۱ ب ۲۱-
شیخ الدین بنام لچن۔ الہ ۳۱-
الہ آباد ۹-
آیا سامی بنام گیمہ۔ الہ ۱-
مدراں ۸۲-
نرلیسا بنام اپالاجیو۔ الہ
۱۳- مدراس ۲۹-
نرائن بنام امو۔ الہ ر-
۳۱ کلکتہ ۶۸۱-

خود اپنی ڈگریوں کے اجراء میں عمل میں لاسکتی ہیں۔

باب اپیل و استصواب و نگرانی

دفعہ ۲۱۱ (۱) بموجب ایکٹ نمبر ۱۱۱ اپیل حسب ذیل رجوع کیے جاسکتے ہیں۔

(الف) بعد الٹ کلکٹر بنا راضی احکام مصدرہ اسٹنٹ کلکٹر یا تحصیلدار۔ ولجہ الدلت مستمتر تریب کاغذات بنا راضی احکام مصدرہ اسٹنٹ مستمتر تریب کاغذات ولجہ الدلت مستمتر تریب ولجہ الدلت بنا راضی احکام مصدرہ اسٹنٹ مستمتر تریب ولجہ الدلت۔

(ب) بعد الٹ کلکٹر بنا راضی احکام مصدرہ کلکٹر یا مستمتر تریب کاغذات یا مستمتر تریب ولجہ الدلت۔

(ج) بعد الٹ بورڈ بنا راضی احکام مصدرہ کلکٹر۔

عدالتین
جن میں
اپیل رجوع
کیے جاسکتے
ہیں

نمبری واسطے ثابت کرانے اپنے استحقاق مقابلتہ جائداد کے چھوڑنے میں
خیال ظاہر کرے اور اگر کسی اور کو منظور بنا پندی نتیجہ نالاش نہ کرے (اگر کوئی دائرہ میں نالاش ہوگا۔
دفعہ ۳۳۳۔ کسی قدر مضمون مصدرہ دفعہ ۳۳۱ خواہ ۳۳۲۔ کاراں
شخص سے متعلق نہیں ہو جس کے نام میں ڈگری کے بعد رجوع ہونے اس نالاش کے
جس میں ڈگری صادر ہوئی ہے اپنی جائداد منتقل کر دی ہو۔
دفعہ ۳۳۴۔ اگر کوئی جائداد غیر منقولہ بعلیت اجراء ڈگری کے بنیاد میں ہو اور اس کے
خریدار کے ساتھ نسبت دخلیانی کے میں ڈگری یا اس کی حالت سے کوئی شخص متعلق یا ملازم ہو تو
وہ احکام اس باب کے جو ڈگریاں کو شے ڈگری پر دخل درانی میں مقابلاً یا
مزا حمت کرنے کی بابت ہیں اس سے متعلق ہوں گے۔
دفعہ ۳۳۵۔ اگر ایسی جائداد کے خریدار کے مقابلہ میں سوا میں ڈگریوں
ڈگری کے کوئی ایسا شخص باج یا ملازم ہو جو نیک نیتی سے اپنے تین مستحق قبضہ
موجودہ کا سمجھتا ہو یا اگر ایسی جائداد پر دخل دلانے کے وقت کوئی ایسا شخص
بہر دخل کر دیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ عند الشکایت خریدار یا ایسے
شخص بہر دخل شدہ کی نسبت ہرج یا ملازمت یا بہر دخل یا بدو کے جیسا
موقع ہو تحقیقات کرے جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے۔
شخص مغلوب کو اختیار ہوگا کہ واسطے استقرار اس حق کے جس کا کہ
وہ جائداد کے قبضہ حال کی بابت دعویٰ کرتا ہے نالاش رجوع کیے نہیں
بپا بندی نتیجہ نالاش کے اگر کوئی نالاش ہو حکم مذکور مستمتر ہوگا۔
۱۸۶۷۔ ۵۔ اور ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔

حکم دخل دانی قبل موت میری کے صادر ہوگا
لیکن دخل دانی بعد موت کے موئی۔ نتیجہ نالاش
بجہ ہرج تین۔ یا کا بنام نقرر۔ الر ۱۳۔ ام ۲۱۱
خریدار پر نالاش فرض نہیں ہو رہے ہیں
دخل دانی کی دیکھنا ہوا اور بعد از موت
ہو اور ڈگریاں ہی خریدار ہی تو ۲۲۴ متعلق
تقیانام اپاسامی۔ الر ۱۳۔ ۳۔ ۵۔
اس دفعہ کے متعلق حسب ذیل نظر رکھو
کلا یا تمام وکلنس۔ الر ۲۔ ب ۴۶۔
دوگا یا تمام وکلنس۔ الر ۵۔ ب ۴۳۔
پاتل ہری بنام حکم چند الزاب ۳۴۳
گو بند بلونت بنام کلشن الر ۱۱۔ ب ۵۲۲۔
سہا جیت بنام سرسی کوپا۔ الر ۱۱۔ ب ۲۲۲۔
پرتاب بنام ہرج لال۔ الر ۱۰۔ ۵۔ ۳۔
جگد یو بنام پرمانند۔ ۴۰۔ ک ۳۰۔
اچا بنام مائو ۱۰۔ م ۳۵۔
کرشنا جی بنام ویشیل ۱۳۔ ب ۶۲۵۔

(۲) بہ اعتراض باب ہذا لفظ 'حکم' میں اعلان جمع مستحضر حسب دفعہ ۶۴ دربار طرز تقسیم حسب دفعہ ۱۱۴ داخل ہیں۔

(۳) اپیل اس اعلان جمع مستحضر کی ناراضی سے جو اسٹنٹ مہتمم بندہ سے لے گیا ہو عدالت کثرت رجوع کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ ۲۱۱۔ تجزیہ کے کہ کوئی حکم ایکٹ ہذا کے رو سے مراحقاً قطعی قرار دیا گیا ہو اپیل ہر ابتدائی حکم کی ناراضی سے جو کسی ایسی کارروائی میں صادر ہو جو حسب احکام ایکٹ ہذا عمل میں آئی ہو اس عدالت میں رجوع کیا جاسکتا ہے جسکو حسب دفعہ ۲۱۰ اسکی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۱۲۔ اپیل ثانی عدالت کثرت رجوع یا بورڈ۔ جیسی کہ صورت ہو۔ (صورت اول) اپیل یا ثانی میں رجوع کیا جاسکتا ہے۔

(الف) جب حکم مصدرہ کثرت ایسا حکم ہو جو اپیل میں بنا ناراضی اعلان جمع مستحضر حسب دفعہ ۶۴ صادر کیا گیا ہو۔ یا

(ب) جب اپیل میں حکم ابتدائی ترمیم یا نسخ یا استرد کیا گیا ہو۔ یا

(ج) وجہ ذیل میں سے کسی ایک کی بنا پر۔ (یعنی بدنیوجہ کہ)۔

(۱) تجزیہ کسی قانون مقررہ یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم رکھتا ہے۔

(۲) تجزیہ میں تصفیہ کسی مفروضی امر متفق طلب متعلق قانون یا رواج کا حکم قانون کار کرتا ہے نہیں ہوا۔

(۳) کوئی غلطی قابل لحاظ یا نقص ضابطہ محکمہ ایکٹ ہذا میں واقع ہوا ہو جسکے سبب سے غلطی یا نقص مقدمہ کی تجزیہ و کردار میں پیدا ہوا ہو۔

کثرت رجوع۔ حکم ابتدائی میں جو ترمیم صرف مزید کے معاملہ میں کی جائے وہ بہ مراد معنی فقرہ (ب) ترمیم تصور نہ ہوگی۔

تجزیہ صورت ہا سے محکمہ ہا کے اور کسی صورت میں اپیل ثانی کی اجازت نہ ہوگی۔
دفعہ ۲۱۳۔ اپیل سوم بھنور بورڈ ہا سے وجہ ذیل رجوع کیا جائے گا کہ

اپیل سوم

کسی اور وجہ کی بنا پر برائے یعنی بدینہ وجہ کہ)۔ تجویز کسی قانون معصرہ یا ایسے رواج کے خلاف ہے جو قانون کا حکم لگتا ہے۔

دفعہ ۲۱۴- (۱) کوئی اپیل عبدالالت کلکٹر یا منتم ترتیب کاغذات یا منتم بندوبست معبر کرنے تین دن کے اس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو رجوع نہ کیا جائے گا۔

اپیل کی حد سماعت

(۲) کوئی اپیل یا اپیل ثانی عبدالالت کسٹرن اس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو سہ ماہی دن کے گذر جانے کے بعد رجوع نہ کیا جائیگا۔ بجز اسکے کہ ایکٹ ہائین باخصوص دوسری نیچ کا حکم ہو۔

(۳) کوئی اپیل یا اپیل ثانی یا اپیل سوم عبدالالت بورڈ اس حکم کی تاریخ سے جسکا اپیل ہو نوے دن کے گذر جانے کے بعد رجوع نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۲۱۵- حکم مشعر منظور می اپیل کی ناراضی سے کوئی اپیل درجہ معصرہ دفعہ ۲۱۵ ایکٹ میعاد سماعت مجریہ بند شدہ کی بنا پر رجوع نہ کیا جائیگا۔

ناراضی حکم مشعر منظور می اپیل کے عدالت اختیار

دفعہ ۲۱۶- (۱) عدالت اپیل کو اختیار ہے کہ یا تو اپیل منظور کرے یا بطور سرسری حکم نام منظور می کا دے۔

جو اسکے واسطے مقرر ہے اپیل یا درخواست کو کسی وجہ کافی سے نہیں گزران سکا۔
دفعہ ۵- الف ہر گاہ یہ تعلق عدالت یہ دکھا یا جائے کہ کوئی اپیل یا درخواست تجویز ثانی فیصلہ بعد منقضی ہونے میعاد سماعت کے جو اپیل یا درخواست مذکور کے نیلے مقرر ہے۔ بوجہ اس کے رجوع ہوا تھا یا گذری تھی کہ اپیلانٹ یا درخواست کنندہ اس پر پریذیکٹسی یا صوبہ یا ضلع کی ہائی کورٹ کے کسی حکم یا دستور یا فیصلہ کے باعث مغالطہ میں پڑ گیا تھا تو اپیل یا درخواست مذکور پریذیکٹس وہ اور طرح پر مطابق قانون کے ہو۔ جملہ مقاصد کے لیے تمام عدالتوں کے نزدیک یون متصور ہوگا یا متصور ہوگی کہ وہ اندر میعاد سماعت کے جو اس کے لیے مقرر ہے رجوع کیا گیا تھا یا گذرائی گئی تھی۔

۱۸۵۰ء مغربی دشنامی ۲۴۵- اودھ ۱۸۴ و ۱۸۵-
۱۸۵۰ء میں نو منقضی ہو جانے میعاد اپیل کے کوئی اپیل رجوع کیا جائے اور بجا نہ ہو تبہ اس وقت عدالت اپیل کو صرف ۵ ایکٹ میعاد سماعت منظور کرے تو یہ حکم منظور می قطعی ہوگا۔ ترجمہ اس فقرہ کا درامدات ہے۔
لیکن واضح رہے کہ جو فیصلہ مقدمہ کا ہوگا وہ اس بنیاد پر قابل اپیل ہو سکتا ہے کہ فیصلہ اور بنیاد پر یا درجہ سے غلط ہے۔
ایکٹ میعاد سماعت دفعہ ۵ حسب ذیل ہے۔
دفعہ ۵- اگر میعاد سماعت جو کسی نالٹش یا اپیل یا درخواست کے واسطے مقرر کی گئی ہے بروز تعطیل عدالت منقضی ہو تو جائز ہے کہ وہ نالٹش یا اپیل یا درخواست بروز افتتاح عدالت رجوع یا پیش کی جائے۔
ہر اپیل یا درخواست تجویز ثانی کی بعد میعاد معینہ کے اس صورت میں منظور ہو سکتی ہے جبکہ اپیلانٹ یا نالٹش عدالت کو اطمینان اس بات کا کر لے کہ مابین اس میعاد کے

(۲) اگر وہ اپیل منظور کرے تو اسکو اختیار ہے کہ اس حکم کو سبکی ناراضی سے اپیل قبول کرے یا اس میں ترمیم کرے یا اسکو بحال رکھے۔
 یا یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ ایسی تحقیقات مزید عمل میں لائی جائے یا ایسی شہادت مزید لی جائے جو اس کے نزدیک ضروری تصور ہو۔
 یا وہ خود ایسی شہادت مزید سے مل سکتی ہے۔

یا مقدار کو تصفیہ کے لیے ان ہدایات کے ساتھ جو وہ مناسب سمجھے واپس بھیج سکتی ہے۔
 دفعہ ۲۱۷ - جب کوئی اپیل منظور کر لیا جائے تو عدالت اپیل یا نتیجہ اپیل اس امر کی ہدایت کر سکتی ہے کہ عدالت ماتحت کے حکم کا اجرا ملتوی رکھا جائے۔

دفعہ ۲۱۸ - کسٹمر یا گاہک یا مہتمم مرتب یا مہتمم بندر نسبت کو اختیار ہے کہ اپنے کسی ماتحت عمدہ دار کے کسی فیصلے کے ہونے سے مقدمہ کی یا مشارالیه کی کی جوئی کارروائیوں کی مثل بغرض اپنے اطمینان کے نسبت اس امر کے طلب کر کے ملاحظہ کرے کہ جو حکم صادر ہوا ہے وہ جائز یا مناسب ہے یا نہیں اور کارروائیاں باضابطہ بین یا نہیں۔

اور اگر مشارالیه کی یہ رائے ہو کہ اس عمدہ دار ماتحت کی کارروائیاں یا اسکا عمدہ دار حکم ترمیم یا منسوخ یا مسترد کیا جانا چاہیے تو مشارالیه کو لازم ہوگا کہ اس مقدمہ کو فتح اپیل کرے جو اسکی نسبت بغرض صدر احکام بورڈ اسعد و ابا ارسال کرے۔
 اور بورڈ اس صورت میں جیسے احکام مناسب سمجھے گا صادر کرے گا۔

دفعہ ۲۱۹ - بورڈ کو اختیار ہے کہ اپنے ماتحت کسی عمدہ دار کی کسی غیر عدالتی کارروائی کی اصل کو طلب کرے اور اختیار ہے کہ اسکو اس احکام جو بورڈ کی دانست میں مناسب معلوم ہوں صادر کرے اور بورڈ کو اختیار ہے کہ کسی ایسے عدالتی قسم کے مقدمہ کی اصل کو طلب کرے یہیں کوئی اپیل بورڈ کی عدالت میں نہ ہو سکتا ہو جس صورت میں یہ معلوم ہو کہ وہ عمدہ دار جس نے مقدمہ فیصلہ کیا ہے ایسا اختیار عمل میں لایا ہے جو اسکو قانوناً عدالت میں لایا گیا ہے یا یہ اختیار اسکو اس طور پر عطا کیا گیا ہے اس کے عمل میں اسے زمین قاصر یا اسے اپنے اختیار سے

عدالت ماتحت کے حکم کا اجرا ملتوی کرنا یا نتیجہ اپیل اس امر کی ہدایت کرنا شہادت مزید لینا یا مقدار کو تصفیہ کرنا شہادت مزید سے ملنا یا اسکو بحال رکھنا یا ترمیم کرنا یا اسکو مسترد کرنا یا منسوخ کرنا یا مہتمم مرتب یا مہتمم بندر نسبت کو اختیار ہے کہ اپنے کسی ماتحت عمدہ دار کے کسی فیصلے کے ہونے سے مقدمہ کی یا مشارالیه کی کی جوئی کارروائیوں کی مثل بغرض اپنے اطمینان کے نسبت اس امر کے طلب کر کے ملاحظہ کرے کہ جو حکم صادر ہوا ہے وہ جائز یا مناسب ہے یا نہیں اور کارروائیاں باضابطہ بین یا نہیں۔

نفاذ میں خلافت قانون عمل کیا ہے یا قابل لحاظ بیضا بظلمی کی ہے اور ایسے مقدمہ میں بورڈ کو اختیار ہے کہ جو احکام اس کو مناسب معلوم ہوں صادر کرے

صفحہ ۲۲۰- (۱) بورڈ کو اختیار ہے کہ جو حکم خود اس نے یا اس کے کسی ممبر بورڈ کے کا رفری عدالتی کے اشار میں صادر کیا ہو اس کی نظر ثانی کرے اور اختیار ہے کہ اس کو منسوخ کر دی یا اس کو تبدیل کرے یا بحال رکھے۔

بورڈ کا اختیار
نسبت نظر
ثانی کرنے
اور تبدیل
کرنے اپنے
احکام
اور گروہوں
کے

(۲) جو ڈگری یا حکم بورڈ نے یا اس کے کسی ممبر نے عدالت سے صادر کی یا کیا ہو اس کی اس طرح نظر ثانی نہ کی جائیگی الا برطبق درخواست کسی فریق مقدمہ کے جو ایسی ڈگری یا حکم کے صادر ہونے سے نوے دن کی عمار کے اندر دیجائے یا ایسی عمار کے بعد گزرنے کے اگر سبیل بورڈ کا اطمینان اس امر کی نسبت کرے کہ عمارت کو اس کے اندر درخواست کے پیش نہ کرنے کی شکوکہ کافی رجحتمی۔

(۳) بورڈ کے ممبر واحد کو جبکہ تمام یا کوئی اختیارات مجملہ اختیارات بورڈ کے حاصل ہوں یہ اختیار نہ ہوگا کہ جو ڈگری یا حکم بورڈ نے یا کسی اور ممبر نے سوائے ممبر موصوف کے صادر کی یا کیا ہو اس کو تبدیل یا منسوخ کرے۔

ممبروں کو
اختیارات
ہے کہ ایک
دوسرے کے
احکام تبدیل
کریں

باب احکام متفرق

(الف) اختیارات

صفحہ ۲۲۱- لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ حسب ایکٹ ہذا اختیارات عطا کرنے میں اشخاص کو ان کے نام سے عموماً عمدہ داروں کی اقسام کو ان کے عمدہ کے ناموں سے اختیارات عطا کرے اور کسی ایسے حکم کو ترمیم یا منسوخ کرے۔

اختیارات
کا تقاضا
کرتا

صفحہ ۲۲۲- جب تک کسی شخص کو جملہ امت سرکار کوئی عمدہ رکھتا ہو کوئی اختیارات حسب

اختیارات
ایسے عمر
داروں کے
جو دو سے
عطا کرتے
کے جائیں

ایکٹ ہذا حاکم مغربی و شمالی یا دادہ کے کسی ضلع میں عطا کیے گئے ہوں اور وہ اسی کے برابر یا اسی نوع کے اعلیٰ درجہ کے عمدہ برہا ملک مذکورہ میں کسی اور ضلع میں تبدیل کیا جائے تو بجز اس صورت کے کہ لوکل گورنمنٹ اور بیچ حکم دے اسکے نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ ضلع کو اسکی تبدیلی ہوا نہیں بھی حسب ایکٹ ہذا دی اختیارات اسکو حاصل ہوں۔

ت
کلائمک نتیجہ
کا اسسٹنٹ
کلائمک و تفویض
کیا جاتا

دفعہ ۲۲۴۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی اسسٹنٹ کلائمک درجہ اول کو تمام یا کوئی اختیارات کلائمک کے مفوض کرے اور تمام اختیارات جو اس طرح مفوض کیے جائیں وہ تحت نگرانی کلائمک ضلع متعلقہ کے عمل میں آئیں گے۔

تخصیلات
اور نائب
تخصیلات
کو اختیارات کا
عطا کیا جاتا
اسسٹنٹ
کلائمک تمام
اختیارات
کلائمک کو حاصل
ہوں گے

دفعہ ۲۲۵۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی تخصیلات کو کل یا کوئی اختیارات اسسٹنٹ کلائمک درجہ دوم کے اور کسی نائب تخصیلات کو کل یا کوئی اختیارات تخصیلات کے عطا کرے۔
دفعہ ۲۲۵۔ کلائمک ان کل یا کسی اختیارات کو جو حسب ایکٹ ہذا یا دیگر ایکٹ ہذا وقت کے اسسٹنٹ کلائمک کو حاصل ہوں عمل میں لاسکتا ہے۔

مستمان بند
کو کلائمک اور
اسسٹنٹ
کلائمک کے
اختیارات
کا تفویض
کیا جاتا

دفعہ ۲۲۶۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی عمدہ دار کو جو بند ولایت کے اہتمام پر ہو کل یا بعض اختیارات کلائمک حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے اور کسی اسسٹنٹ مستمان بند ولایت کو کل یا بعض اختیارات جو اسسٹنٹ کلائمک کو حسب ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ مجریہ وقت کے مفوض ہو سکتے ہیں ان حدود کے اندر اور ان قیود کے ساتھ اور اس مدت کے واسطے جو گورنمنٹ موصوف کی دانت میں مناسب ہو مفوض کرے۔

اسسٹنٹ
کلائمک مستمان
حصص
ضلع کے
اختیارات

دفعہ ۲۲۷۔ اسسٹنٹ کلائمک مستمان ضلع کو اپنے اس منصب سے اختیارات مفوض ذیل حاصل ہوں گے۔

- (۱) مقرر کرنا پٹوار یون کا حسب دفعہ ۲۲۳۔
- (۲) حکم دینا مالکون کو واسطے تعمیر یا مرمت نشانات حد بندی کے اور در صورت عدم تعمیل حکم کے خود تعمیر یا مرمت کرانا اور عاید کرنا مصارف کا مالکون پر حسب دفعہ ۲۹۔
- (۳) جرمانہ کرنا بجلت فرزرسانی نشانات حد بندی یا نشانات پیمائش کے اور بعض صورتوں

۱۹۱۰ء مالک مغربی و شمالی ۲۲۰ - ۱۹۱۱ء مالک مغربی و شمالی ۱۸۳ -
 ۱۹۱۰ء (۹) و (۱۰) جدید میں اور باقی دفعہ ۲۳۵ مالک مغربی و شمالی
 ۱۹۱۰ء مالک مغربی و شمالی ۱۴ - ۱۹۱۱ء مالک مغربی و شمالی ۶

بین قبضہ و سداری کرنا اخراجات مرمت نشانات حد بندی یا پیمائش کا حسب دفعہ ۳۰ -

(۴) حکم و بنا تہہ بنات کار جسر ہا سے سالانہ بین حسب دفعہ ۳۳ -

(۵) تحقیقات کرنا اور فیصلہ کرنا ان مقررات بن جنہن انتقال کی اطلاع دی گئی ہو

حسب دفعات ۳۵ و ۳۹

(۶) آسامیان ساظا الملکیہ کا مکان مقرر کرنا حسب دفعہ ۳۶ -

(۷) وصول کرنا رسوم و اخراجات کا حسب دفعہ ۳۷ - اور جرمانوں کا حسب

دفعہ ۳۸ -

(۸) تراعات کا فیصل کرنا اور احکام صادر کرنا حسب دفعات ۴ تا ۴۳ -

(۹) باضابطہ نامزد شدہ لمبر داروں کو مقرر کرنا حسب دفعہ ۴۵ -

(۱۰) ممبردہست کرنا حسب دفعہ ۹۶ -

(۱۱) بھیجنا کیفیت کا معافی مالگزارى کی جو توہ کی بابت اور ان پر تشخیص کرنا مالگزارى کا

حسب دفعہ ۹۸ -

(۱۲) تشخیص کرنا جمع کار ارضیات در برابر آمد پر اور تشخیصات جمع کی نظر ثانی کرنا -

حسب دفعہ ۹۹ -

(۱۳) فیصل کرنا ایسی درخواستوں یا کارروائیات متذکرہ دفعہ ۱۰۵ کا جو گلشن الیہ

کے سپرد کرے -

(۱۴) عمل میں لانا ان اختیارات کا جو جوارہ کے مقدمات میں کلکٹر کو عطا کیے گئے

بین حسب دفعات ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۳ و ۱۱۷ لغایت ۱۲۶ و ۱۲۳ لغایت ۱۳۰ و ۱۳۴ -

(۱۵) شمول محالات کی بابت درخواستوں کا لینا اور اسکا عمل میں لانا حسب دفعہ ۱۳۹ -

(۱۶) فرق و نیام کرنا مال منقولہ اشخاص با قیدار کا حسب دفعہ ۱۴۹ -

(۱۷) مکان مقرر کرنا حسب دفعات ۳۶ و ۱۸۶ و ۱۸۷ -

(۱۸) اور کوئی ایسا اختیار یا منصب عمل میں لانا جازر سے ایکٹ ہذا بصرحت

اسٹنٹ کلکٹر دن کو مفوض کیا گیا ہے -

دفعہ ۲۲۸- اسٹینٹ کلکٹر درجہ اول جو اہتمام حصہ ضلع کا نہر کھتا ہو وہ کل اختیارات یا انہیں سے کوئی اختیارات جو اسٹینٹ کلکٹر درجہ اول مستحق حصہ ضلع کو مفوض ہوئے ہیں ایسے مقدمات یا اقسام مقدمات میں عمل میں لائے گا جنکو کلکٹر وقتاً فوقتاً انفصال کے لیے اس کے سپرد کرے۔

اختیارات
اسٹینٹ
کلکٹر درجہ اول
کے جو مستحق
حصہ ضلع نہ ہو

دفعہ ۲۲۹- اسٹینٹ کلکٹر ان درجہ دوم کو اختیارات تحقیقات اور ارسال کیفیت کا ایسے مقدمات کی نسبت حاصل ہو گا جو کلکٹر یا اسٹینٹ کلکٹر مستحق حصہ ضلع وقتاً فوقتاً اسے تحقیقات اور ارسال کیفیت کے انکو سپرد کرے۔

اختیارات
اسٹینٹ
کلکٹر ان درجہ
دوم کے

دفعہ ۲۳۰- اسٹینٹ مستحق ترتیب کا غذات پر بندى ضبط و نگہبانی مستحق ترتیب کا غذات کے ان کل یا کسی اختیارات کو جو ہتھمان ترتیب کا غذات کو حسب ایکٹ ہذا عطا کیے گئے ہیں عمل میں لاسکتا ہے۔

اختیارات
اسٹینٹ
کلکٹر ان درجہ
دوم کے

دفعہ ۲۳۱- اسٹینٹ مستحق نسبت کو جب اس کو یا مخصوص گورنمنٹ نے حجاز کیا ہو اختیارات مفصلہ ذیل حاصل ہونگے۔

خاص اختیارات
اسٹینٹ
مستحق نسبت
کے

- (۱) منتخب کرنا شروع لگان کا اور مرتب کرنا سجاد بزرگ شخص مالگزارى کا حسب دفعہ ۶۳
- (۲) اعلان کرنا جمع مشغفہ کا۔ حسب دفعہ ۶۴
- (۳) کیفیت بہیونا دربارہ خارج کرنے مالکان کے بند و بست سے بوجھانکار کے تحریر اقرار نامہ سے۔ حسب دفعہ ۶۸ اور منتقل کرنا حصوں کا۔ حسب دفعہ ۷۲
- (۴) تجویز کرنا اس امر کا کہ مختلف فرقوں میں سے جو علیحدہ اور مختلف حقوق رکھتے ہیں کس کے ساتھ بند و بست کیا جائے اور سناغ کی تقسیم کا طریقہ مقرر کرنا۔ حسب دفعہ ۷۵
- (۵) عمل میں لانا بند و بست شکی (بجٹہ دارى) کا۔ حسب دفعہ ۷۶ اور بند و بست کرنا۔ حسب دفعہ ۷۷
- (۶) انتظام کرنا اسلئے تحفظ حقوق ان اشخاص کے جو مستحق بند و بست نہ ہوں۔ حسب دفعہ ۷۸

- (۷) عمل کرنا نسبت اراضی افتادہ کے - حسب دفعات ۸۰ لغایت ۸۳
 - (۸) تصفیہ کرنا اور قلمبند کرنا امور مذکورہ دفعات ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ -
 - (۹) نگان کا تجویز یا اضافہ یا تخفیف یا مبادلہ کرنا - حسب دفعات ۸۷ و ۸۸ -
 - (۱۰) اراضی معافی مالگزاری کی نسبت تحقیقات کرنا اور مالگزاری تشخیص کرنا حسب فہمہ ۹۲ -
 - (۱۱) فیصلہ کرنا دعویٰ کا نسبت قبضہ اراضی معافی مالگزاری کے حسب فہمہ ۹۳ -
- دفعہ ۲۳۲ - کل دیگر اختیارات جو مہتمان بند و نسبت کو حسب ایکٹ ہذا مفوض ہیں اس سٹنٹ مہتمان بند و نسبت سپا بندی اُن فیوڈ کے جو وہ عمدہ دار وقتاً فوقتاً عاید کر جو بند و نسبت کے اہتمام پر عمل میں لائیں گے -

استھان
بند و نسبت
کے اعتباراً

(ب) اختیار سماعت عدالت سے دیوانی کا -

دفعہ ۲۳۳ - لازم ہے کہ کوئی شخص امور مندرجہ ذیل میں سے کسی امر کی نسبت عدالت دیوانی میں نامش یا دیگر کارروائی شروع نہ کرے۔

امور
عدالت
دیوانی
کی
سماعت
سے

(الف) انتظام حلقہ حات ٹیواربان -

مستثنیٰ
کے
لیجین

<p>اسپر علیہ مالگزارى شخص نہ ہونا چاہیے لیکن جو حد تک کسی زمین پر ملاوادی مالگزارى قابض رہنے سے یہ حق پیدا نہیں ہوتا اس پر مالگزارى قائم نہ ہو</p> <p>دیگی نوٹس سیکشن ۱۹۷ ص ۲۹ -</p> <p>۳- چار مواضع کی زمین خاربندی کو گورنمنٹ نے علیہ کر کے ایک نیا محال قرار دیا بند و نسبت حال میں محال خاربندی کو شکست کر کے چار دن مواضع میں واپس کر دیا اور ان کے زمینداروں کے ساتھ بند و نسبت کر دیا سابق میں منجملہ چار کے ایک موضع لنت پوراز جاناب محمد کریم کے سید کرامت کے پاس رہن تھا جسکو سید کرامت نے بیلام کر کر خرید لیا بعد واپسی کے محمد کریم کے وارثوں نے سید کرامت کے وارثوں پر دعویٰ داخل کیا اس بنیاد پر کہ گورنمنٹ کا منشا یہ تھا کہ اراضی خاربندی کا بند و نسبت وقتاً مالمک سابق کے سابق کے ساتھ کیا جائے بیلام میں سید کرامت نے خاربندی میں کچھ حق نہیں پایا لیکن اس وقت وہ گورنمنٹ کی تھی - تجویز ہوئی کہ محنت صحیح ہے دعویٰ ڈگری ہو - شمشیر خان بنام تاج خان - دیگی نوٹس سیکشن ۱۹۷ ص ۲۹ -</p> <p>۴ تجویز ہوئی کہ دعویٰ اسباب حق بائن مضمون کا</p>	<p>سہ مالک مغربی و شمالی - ۲۳۹ - ادو ۱۸۲۵</p> <p>سہ مالک مغربی و شمالی - ۲۴۱ - ادو ۲۱۹</p> <p>دفعہ ۲۴۱ پر مفصل ذیل فیصلے ہیں</p> <p>۱- دعویٰ نے بیان کیا کہ وہ موروثی حافض اور موضع العکابہ اور مدعا علیہ کے زمیندار ہیں مدعا علیہ نے، افوری سیکشن ۱۹۷ کو باقرہ لیا کہ بند و نسبت ان کے ساتھ ہو یا نہ ہو وہ صرف حسب دستور سابق اپنا مالکانہ پتے رہنے کے حق زمیندارى واسطہ نہ رہیں گے لیکن ان کو سابق بند و نسبت ہو گیا تو وہ دستور اور آوار کے خلاف حقوق زمیندارى کے متصرف ہونے - لیے دعویٰ کیا کہ مدعا علیہ دستور اور معاہدہ کے بائند قرار دیے جائیں اور حقوق زمیندارى میں زحمت کرنے سے روکے جائیں مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ ایسے دعویٰ سے بند و نسبت کی تہیہ لازم آتی ہے اور بند و نسبت کے معاہدہ کا اثر خاتا رہا - تجویز ہوئی کہ جواب دہی بنے وقت پر دعویٰ ڈگری ہو نا چاہیے - گو پال سیکشن بنام پٹیل پر شاد دیگی نوٹس سیکشن ۱۹۷ ص ۴۲ -</p> <p>۲- عدالت دیوانی میں یہ دعویٰ ہو سکتا ہے کہ جس زمین پر مہتمم بند و نسبت مالگزارى قائم کرنا چاہتا ہے وہ ایک تجویز زمین کی جیسپر استمرارى بند و نسبت کے ذریعہ سے تشخیص جمع ہو چکی ہے</p>
---	---

(ب) کسی شخص کے دعویٰ کسی ایسے عہدوں کی بابت جکا ذکر دفعہ ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۵ میں ہے یا کسی ایسے مفاد یا فیس کی بابت جو اس عہدہ سے تعلق رکھے یا کسی ایسے نقصان کی بابت جو اس کے اس عہدہ سے محروم رہنے کے باعث وقوع میں آئے۔ یا کسی شخص کے دعویٰ بابت نامزد کرنے ہتھوں کے ان عہدوں پر۔

(ج) ذمہ داری کسی اراضی کی جو حسب احکام دفعہ ۵۸ مستثنیٰ نہ کی گئی ہو نسبت اس امر کے کہ اسپر مالگزارى اراضی کا ادا کرنا تشخیص کیا جائے یا نسبت اس امر کے کہ وہ زیر بند نسبت یا زیر کارروائی تریکا غذا شہر کی جائے۔

(د) ترتیب کاغذات حقوق۔ یا

طیاری کسی کاغذ مشمولہ کاغذات مذکور کی یا اسپر دستخط کا کیا جانا یا انکی تصدیق۔ یا طیاری رجسٹر اسے سالانہ کی۔

(ه) کسی شخص کا دعویٰ بابت اس امر کے کہ اس کے ساتھ معاہدہ اداسے مالگزارى

<p>آراضی بطور معافی لگان کسی عیوض خدمت کی بھی عدالت دیوانی کی سماعت کے قابل ہے۔ ہمدان بنام چاندل دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۲۳</p> <p>۵۔ عدالت مال نے بے حاضری فریقین یہ تجویز کیا کہ</p> <p>آراضی زمینداری معافی سے معافی حکمی نہیں ہے تجویز ہوئی کہ حکم دیوانی میں زیر بحث آسکتا ہے۔ مراد علی بنام رام دیال دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۲۰۔</p> <p>۶۔ ہتم بند نسبت کی یہ تجویز کہ الف مالک ادنے یا داسی لگان معین ہے یا کہ ٹھیکہ دار سے قطعی ہے دیوانی ہے اس میں دست اندازی نہیں ہو سکتی۔ روپ سنگھ بنام سکھ دیو۔ دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۱۱۱۔ لیکن اسکے خلاف تجویز ہوئی بمقدمہ طوطا رام بنام برکشن دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۱۱۱ لیکن مقدمہ جے گوپال بنام رادھا پرشاد سنگھ دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۸۱۔ جس میں بیٹھ ہوا ہے کہ عدالت دیوانی میں یہ دعویٰ مسموع نہ ہوگا کہ ہتم بند نسبت نے اسیامان شرح معین کو مالک ادنے لکھ دیا۔</p> <p>۷۔ یہ دعویٰ کہ مدعا علیہ جس اراضی کے کاشت کارین ۵۸ مدعیان کی سیر مدعا علیہ اسکے بابت حق دخلکاری نہیں</p>	<p>نہیں پاسکتے ہتم بند نسبت نے قطعی سے مدعیان کی سیر کو غیر ثابت تجویز کیا ناقابل سماعت عدالت دیوانی ہو۔ ہمیشہ کے بنام چندر راسی دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۲۳۔</p> <p>۸۔ مدعی اس بیان سے آیا کہ مدعا علیہ اسیامان شرح معین بن مدعا علیہ کو ہتم بند نسبت نے اسیامان شرح معین قرار دیا ہے اور مدعیان کو رہنمدار لکھا ہے یہ کالعدم قرار دیا جائے۔ تجویز ہوئی کہ دعویٰ ناقابل سماعت ہو۔</p> <p>اجودھی راسی بنام پدمیش راسی دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۹۵۔</p> <p>۹۔ بحث طریقہ تقسیم کی قضی ملکیت کی نہ تھی ایسے اپیل دیوانی میں ناقابل سماعت قرار پایا۔ طوطا رام بنام ایشور داس دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۶۔ لیکن دیکھو جو لاپر شاد بنام سالک رام دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۱۵۸۔</p> <p>۱۰۔ عدالت دیوانی تقسیم کے مقدمات میں صرف اسی وقت دست انداز ہو سکتی ہے جب دفعہ ۱۱۳ کی کارروائی کی جائے۔ ہمدیو بنام نرپت سنگھ دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۱۹۔</p> <p>۱۱۔ مقدمہ ننکو سنگھ بنام مرچاد سنگھ دیکی نوٹس ۱۹۵۶ ص ۱۶۵۔ عدالت دیوانی نے محض ایسے دعویٰ</p>
--	---

جسکی نسبت دفعہ ۴۴ میں حکم ہے۔

(دی) کوئی امور محکومہ و فحاشات ۹۲، ۹۳ و ۹۸۔

(ک) بیوارہ یا شمول محالات بہ استثناء صورت اسے محکومہ و فحاشات ۱۱۱ و ۱۱۲۔

(ل) دعاوی بوض منسوخی نیلام بجلت بقایا سے مالگزارى یا استثناء اس صورت کے کہ عادی

مذکور اس بنا پر کیے جا دیں کہ نیلام میں فریب ہوا۔ حسب دفعہ ۱۷۵

(م) دعاوی جو مالگزارى کی تحصیل سے (بجز ان دعاوی کے جنکا ذکر دفعہ ۱۸۳ میں

ہو ہے) یا کسی ایسے ضابطہ طریقہ سے تعلق یا پیدا ہوتے ہوں جو بوجہ بقایا

مالگزارى کے عمل میں لایا جائے۔

یا یہ تعلق کسی ایسی رقم کے عمل میں لایا جائے جو مثل مالگزارى کے حسب

ایکٹ ہذا یا کسی دوسرے ایکٹ کے قابل وصول ہو۔

(ج) اختیار قواعد مرتب کرنے کا

دفعہ ۲۳۴۔ بورڈ کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً یا پابندی منظورى لوکل گورنمنٹ ایسے

قواعد مرتب کرے جو ایکٹ ہذا سے مطابقت رکھتے ہوں

بورڈ کا
اختیار
نسبت
مرتب
کرنے
کو ہے

(الف) درباب تعین خدمات تحصیلداران و نائب تحصیلداران اور نسبت انتظام انکی

تعیناتی و تبادلہ کے اور انکی تقرر کے چند روزہ خالی عہدوں پر۔ اور

(ب) درباب انتظام تقرری قانونگویان اور بیٹاریان اور انکی تنخواہوں اور قابلیتوں

اور خدمات اور علیحدگی اور سزا اور موقوفی اور سطلی کے۔ اور

(ج) اس باب میں کہ کس حد تک قانونگویان کے مقرر کرنے میں ترجیح ان خطا

کے اشخاص کو دیجا سکتی ہے جنہیں قانونگو کا عمدہ موردی ہے۔ اور

(د) درباب تعین نمونہ و مضامین و طریقہ طیارى و تصدیق اور قایم رکھنے کا غذات

حقوق اور دیگر کا غذات و نقشہ جات و خسرو جات و جبرٹون فرسٹون کے جو حسب

ایکٹ ہذا مرتب کی جائیں یا قایم رکھی جائیں۔ اور

(ه) درباب عاید کرنے جو انون کے حسب دفعہ ۴۴ بجلت نہ دینے اطلاع و شرت

اور انتقالات کے - اور

(و) در باب انتظام تقرری و فرائض و موقوفی لمبہ داران کے - اور
نسبت تعیین اس طریقہ کے جس کے مطابق مہتمان بندہ نسبت کسی رقبہ کے
محالات کی تشخیص مالگزاری کی سجاوید کی رپورٹ ارسال کریں گے - اور

(ح) در باب طریقہ تقسیم تشخیص جمع - اور

(ط) نسبت ہدایت اس امر کے کہ حسب دفعہ ۸ کن امور کی نسبت مہتمم بندہ نسبت
رواج دہیہ دریافت کر کے قلمبند کرے گا اور حسب دفعہ ۸۵ کیا کیا امور مقرر
اور قلمبند کیے جانے چاہئیں - اور

(ی) واسطے ہدایت کلکٹروں اور مہتمان بندہ نسبت کے ایکٹ ہذا کے بموجب
مکان مقرر کرنے میں - اور

(ک) اس باب میں کہ عطیات معافی مالگزاری منضبطہ پر یا ارضی دریا برآمد پر کس طریقہ
سے مالگزاری تشخیص کی جائیگی پوجہ سلب (یا پائیکل ڈیو) کو کسی محال کی تشخیص میں کمی یا ہسکی
مالگزاری کا التوا کس طریقہ سے عمل میں آئے گا - اور

(ل) کلکٹروں کی ہدایت کے لیے حسب دفعہ ۹۶ بندہ نسبت کرنے میں اور حسب دفعہ
۱۰۱ مکان کو معاف یا ملتوی یا اسکی تخفیف کرنے میں - اور

(م) در بارہ خرچہ ہٹوارہ کے اور اسکے ادا کرنے کی اقتضا اور اوقات کی حسب دفعہ ۱۱۶
(ن) در باب تقسیم کرنے پیچیدہ محالات کے اور انکی مالگزاری کے تقسیم کرنے کے حسب
دفعہ ۱۳۵ - اور

(س) اس باب میں کہ کن اقتسامین اور کن اشخاص کو اور کن مقامات اور کن اوقات پر
مالگزاری ادا کی جائے گی - اور

(ع) اس باب میں کہ لمبہ داروں کے ذریعہ سے کس طرح مالگزاری ادا کی جائیگی اور
اسکے حق اخذت کی بابت - اور

(ف) نسبت اس امر کے کہ دشکین اور طلبی نام بغرض حاضر می حسب دفعہ ۴۴ اس طریقہ سے

- جاری ہوئے اور اختیارات نسبت گرفتاری اور راست میں رکھنے کے حسب دفعہ ۲۳۸ اس طور پر عمل میں لائے جائیں گے اور نیز بغرض ہدایت اس امر کے کہ کون یا کس قسم کے عمدہ داران ایسا ملے گا (یعنی دستاویز طلبی نامہ) جاری کریں گے یا ایسے اختیارات عمل میں لائیں گے اور نسبت مقرر کرنے اس فریضہ کے جو باقیہ اردن سے وصول کیا جائیگا۔ اور
- دس) نسبت اس امر کے کہ مال منقولہ کی قرقی اور نیلام حسب دفعہ ۲۳۹ اس طریقہ سے ہوگا۔ اور
- رق) اس باب میں لگایا ضابطہ کارروائی صورت میں اختیار کیا جائے گا جب کوئی حصہ یا سٹی منتقل کی جائے یا کسی سٹی یا محال کا بند نسبت نسخ کیا جائے یا کوئی جائیداد غیر منقولہ قرق و نیلام کیا جائے۔ اور
- ر) اس باب میں کہ بقایا سے یا یعنی بلبرداران کس طریقہ سے حسب دفعہ ۱۸۴ وصول کی جائیگا۔ اور
- ش) اس باب میں کہ گان، مکان ادنیٰ سے کس طریقہ سے حسب دفعہ ۱۸۵ وصول کیا جائیگا۔ اور
- رت) در باب اس فریضہ کے جو کسی کارروائی میں یا کسی کارروائی کی نسبت جو سب ایکٹ ہذا ہوئی ہو وصول کیا جاسکتا ہے۔ اور
- ث) اس باب میں کہ کس ضابطہ کی یا بند ہی اس عمدہ دار (یا دیگر شخص) کو کرنی ہوگی جبکہ حسب احکام ایکٹ ہذا کسی حکم کی موجودگی میں حاملین کارروائی کرنے کا حکم یا اختیار دیا گیا ہے۔ اور
- رخ) اور بالعموم بغرض ہدایت تمام اشخاص کے ان تمام کارروائیوں میں جو سب ایکٹ ہذا کی جائیں اور واسطے تمویل احکام ایکٹ ہذا کے۔

ضمیمہ اول

(ملاحظہ طلب دفعہ ۱)

رقبہ جات

نمبر سلسلہ

۱ قسمت کما یون جو اخلاخ نینی تال و الموڑا دگڈھوال پر مشتمل ہے
(بہ استثنای قطعات اراضی بندوبستی حصہ ضلع تراٹی واقع ضلع
نینی تال کے)

۲ ضلع مرزا پور میں -

(۱) تپہ جات گوری خاص اور کون جنوبی واقع پرگنہ گوری

(۲) تپہ سنگولی متعلقہ عملداری انگریزی واقع پرگنہ سنگولی

(۳) تپہ جات بھلا دودھی دربار واقع پرگنہ بھی پار

(۴) علاقہ دودھی خام

۳ علاقہ جات خاندان مہاراجہ بنارس جنہیں پرگنہ جات مندرجہ ذیل شامل

ہیں - بھدہری اور کھیر سنگو در واقع ضلع مرزا پور - کسوار راجہ واقع

ضلع بنارس -

۴ وہ قطع ملک کاجو لسنار باد کے نام سے ضلع دہرہ دون میں معروف

ہے -

ضمیمہ دوم

(ملاحظہ طلب دفعہ ۲)

ایکٹ ہاس منسوخ کس قدر منسوخ ہوا

ایکٹ نمبر ۱۹ - مصدرہ ۱۸۷۳ء ایکٹ الگزارى اراضى مالک مغربى و شمالى

کل جب قدر کاب تک منسوخ

نہیں ہوا تھا

ایکٹ نمبر ۱۶ - مصدرہ ۱۸۷۴ء ایکٹ الگزارى اودھ

کل جب قدر کاب تک منسوخ

نہیں ہوا تھا۔

ایکٹ نمبر ۸ - مصدرہ ۱۸۷۹ء ایکٹ الگزارى اراضى مالک مغربى و شمالى

دفعات ۲ لغایت ۱۷ د ۱۸

مغربى و شمالى مصدرہ ۱۸۷۹ء لغایت ۲۶ (بشمول ہرود)

ایکٹ نمبر ۹ - مصدرہ ۱۸۸۹ء ایکٹ قانون گریبان و بھاریان

دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲

متعلقہ مالک مغربى و شمالى و ۱۷ د ۱۹

اودھ مصدرہ ۱۸۸۹ء

ایکٹ نمبر ۲ - مصدرہ ۱۸۸۹ء ایکٹ متعلقہ مالک مغربى و شمالى

دفعات ۳ و ۴ و ۵ لغایت ۱۲

و اودھ مصدرہ ۱۸۸۹ء ۱۶ و ۱۷ لغایت ۲۰ و ۲۱

(جب قدر کاب تک منسوخ نہیں

ہوئی تھیں) ۲۲ لغایت ۲۶

۲۲ لغایت ۳۴ و ۶

ایکٹ ۱۹۱۹ء

مالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں ۶ ستمبر ۱۹۱۹ء کو قانون مفصل ذیل جاری کیا لہذا اب اطلاق عام کے واسطے اشتہار کیا جاتا ہے۔
قانون نمبر ۱۹۱۹ء کا ایشیا و منقولہ اور غیر منقولہ کو وراثت کے باب میں بزور و تعدی قبضہ کر لینے سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ قانون ہے۔

۱۔ از بسکہ متوفی کی ایشیا و منقولہ اور غیر منقولہ پر ہیہ یا وراثت کی حقیقت کے دعویٰ باطلہ کے رد سے قابض ہو جانے کے سبب اکثر غفلت واقع ہوتے ہیں اول یہ کہ ایسے مقدمات میں ایشیا و منقولہ کی اصل ماہیت کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے دوسرے ایشیا و منقولہ پر اور غیر منقولہ کی منفعت پر بھی بیجا متصرف ہونے کے لیے بیشتر قابو پڑتا ہے تیسرے جب مقدمات نمبری فقط ایذا رسانی کے لیے بہت دور دراز کشیدہ ہوتے ہیں تو بہت توقع ہوتا ہے اور حیب دارٹ بیدخل کیے جاتے ہیں تو اپنی حقیقت کا دعویٰ کرنے میں بے مقدر ہوتے ہیں بے سبب وجوہات ایشیا و مذکورہ پر براہ راہ تعدی یا فریب کے مداخلت کرنے کے لیے بیشتر مقتضی ہوتی ہیں اور چونکہ وجوہات مذکورہ بالا سے ارث پر قابض حال کا قبضہ صاحب حج کے فیصلے کی برابر جو متخاصمین کی نسبت کے بعد مقدمہ سرسری میں ہوتا ہے حقیقت کے دعویٰ کے اثبات کے لیے کافی نہیں اگرچہ وہ بھی اس قدر کامل نہیں کہ اس فریق کو جو بیدخل کیا گیا نمبری مقدمہ کے دائرہ کرنے کا مانع ہو اور چونکہ سرسری مقدمہ مذکور اگرچہ اکثر ان معویات کو جو وراثت پر زور و تعدی سے قبضہ کرنے میں ہوتی ہیں منع کر سکے گا لیکن ان سب کو جلد تردید کرنے کے واسطے خصوصاً جو ایشیا و منقولہ کے باب میں ہون لایعلاجی ہے اور از بسکہ سرسری مقدمات کے فیصلہ ہونے کے پیشتر ایشیا و مذکورہ کی محافظت کرنے کے لیے جب کہ تصرفات بیجا یا نقصان کا خون ہو اور جب یہ انتظام منتظم کی رائے میں بہر حال بہتر ہو ایک محافظ ایشیا و مقرر کرنا مناسب ہے اور از بسکہ اگر محافظ ایشیا کے تقریباً مقدمہ سرسری کے دائرہ کرنے کے لیے وجوہات قوی پائی نہ جائیں اور متخاصمین خود یا کسی اور کی معرفت اس امر کو کہ اگر فیصلہ صرف نمبری مقدمہ پر منحصر رہے تو ہمارا بڑا نقصان ہے بخوبی پایہ ثبوت پر پہنچا کر امورات مذکورہ کی درخواست نہ گذرا میں تو اسکے عمل میں لانے سے ایشیا و متوفی کی وراثت میں متصرف ہونے کے سبب البتہ بہت غفلت واقع ہوگا۔

لہذا حکم ہے کہ اگر کسی شخص متوفی کی کل ایشیا و منقولہ اور غیر منقولہ یا اسکے جز بہر وراثت کی رد سے کوئی دعویٰ کرے تو اس کو جائز ہے کہ جب کہ کوئی اور ذخیل ہو چکا ہو یا کسی کے بزور ذخیل ہو جائے گا خون ہو تو ایشیا و مذکورہ کی بابت اسی ضلیح کے صاحب حج سے جہاں کہ انکا کوئی سبب و واقع ہے استمداد کرے۔

۲۔ حکم ہے کہ جس امر میں کسی نا مالین یا نالایق یا غیر حاضر شخص کی ایشیا و متوفی میں وراثت کی رد سے حقیقت پائی جائے تو اسکے مختار کار یا رشتہ دار یا دوست دار کو یا کوٹ آف وارڈس کو ان مقدمات میں جو ان سے متعلق ہوں جائز ہوگا کہ اسکے امداد کے لیے مذکورہ بالا کے طور پر درخواست کریں۔

۳۔ حکم ہے کہ درخواست مذکورہ جس صاحب حج کے حضور میں درپیش ہو وہ اول دادخواہ کے اقرار سے جو از رد سے ایمان کے جو اور ان گواہوں اور دستاویزوں کی رد سے جو اسکے اختیار میں ہوں دریافت کرے گا یا اس امر میں دلائل قوی سے اعتماد ہو سکتا ہے کہ فریق ذخیل یا جو شخص کہ دخل پانے کے لیے جبر و تعدی کرے از رد سے تو ان میں کے مستحق نہیں ہو اور یہ کہ اہل درخواست یا وہ شخص جس کے واسطے اہل درخواست عرض کرتا ہے نے الواحقہ دار ہے اور اگر مقدمہ نمبری دائرہ کرنے پر مقدمہ کا انفصال منحصر ہے تو نے الحقیقت موجب

مفرت کا ہے اور یہ بھی کہ درخواست مذکورہ لاریب و بلا فریب گزارنی گئی ہے۔

۴- حکم ہے کہ جس حالت میں صاحب جج کو دلائل تو یہ مذکور کے ہونے میں اطمینان کلی ہو صرف اسی حالت میں ذخیل کو طلب کر سکے گا اور اس بات کا کہ اشیا و مذکورہ پر کوئی ذخیل نہیں یا دخل میں تنازع ہے اشتہار دیوسے گا اور اشتہار کے بعد جب ایک وقت معقول گزر جاوے تو صاحب موصوف سرسری مقدمہ کے رو سے دخل پانے کا استحقاق ثابت کر کے اسکے موافق دخل کر لیا گیا مگر یہ سرسری مقدمہ تہری مقدمہ رو بجار کرنے سے جیسے کہ آئندہ تصریح ہوگی مزاحمت نہ کر سکے گا واضح ہو کہ صاحب جج کو خواہ مدعا علیہ کے طلب کرنے کے باب میں تحقیقات مناسب عمل میں لایا ہو یا نہیں ایک عہدہ دار کے مقرر کرنے کا اختیار ہے جو فوراً بلائے جاتے پر اشیا و مذکورہ کی فرد تعلیقہ مرتب کرے اور سرسری یا کسی اور طرح سے اسکو بحفاظت رکھے۔

۵- حکم ہے کہ اگر درخواست یا تجویز مرقومہ بالا پر واضح ہووے کہ سرسری مقدمہ فیصل ہونے کے پیشتر اشیا و مذکورہ پر تصرف بیجا یا ان کے تلف ہونے کا خطرہ ہے اور یہ کہ ذخیل حال سے ضامنہ لینے میں دیر لگنے یا ضامنہ کے غیر معتبر ہونے سے ذخیل کو بشرطیکہ وہ اصل مالک ہو مفرت ہو پونچنے کا خوف ہووے تو صاحب جج کو جائز ہے کہ باقتدار مرقومہ الذیل کے ایک یا کئی محافظ اشیا مقرر کرے جنکا اختیار محافظت کے باب میں اپنی اپنی تقریر کی عیاد کے موافق جاری رہیگا مگر سرسری مقدمہ کے انحصار اور اسکے رو سے دخل کے استحکام یا دلانے کے بعد انکو کسی طرح کا اختیار نہ دینا دافع ہو کہ اراضی کے باب میں صاحب جج کو کلکٹ صاحب یا اسکے عہدہ دار کو محافظ اشیا کا اختیار تفویض کرنا جائز اور ہر ایک اشیا کے واسطے محافظ کے تقریر کا حسب ضابطہ اشتہار کیا جانا لازم ہے کہ صاحب جج محافظ اشیا کو عموماً خواہ جب تک کہ ذخیل ضامنہ نہ دیوسے یا اشیا و مذکورہ کی فرد

تعلیقہ تیار نہ ہووے تب تک یا کسی اور امر کے واسطے جو اشیا و مذکورہ کو تصرف بیجا یا قابض حال کی ضرر رسائی سے محفوظ رکھنے کے لیے ضرر ضرر ہو اشیا و مذکورہ پر قابض ہونے کا حکم ہے مگر واضح ہو کہ اشیا و مذکورہ پر ذخیل حال کا دخل ضمانت لینے کے بعد بھی برقرار رکھنا یا نہ رکھنا بالکل صاحب جج کی مرضی پر منحصر ہے اور جو حکم صاحب موصوف اشیا و مذکورہ کی فرد تعلیقہ کی بابت یا وثیقہ وغیرہ کی محافظت کے باب میں صادر کرے جب تک کہ وہ ذخیل رہے تب تک اسی کی متابعت کرے گا۔

۷- حکم ہے کہ صاحب جج محافظ مسطور سے اسکے عہدہ مفوضہ کو بدیانت انجام دینے اور اشیا و مذکورہ کا محاسبہ جیسا کہ آئندہ مصرح ہوگا خواہ لینے کے لیے ضمانت لے گا اور جو ضمانت نہ مناسبت سمجھے اسکو اشیا و مذکورہ میں سے لینے کا حکم دیوسے لیکن وہ کسی حال میں اشیا و منقولہ کی مالیت اور غیر منقولہ کے سالیانہ ما حاصل پر فی صد یا پانچویں سے زیادہ نہ ہو اور جو باقی روپیہ کہ محافظ مسطور حاصل کرے سو عدالت میں داخل کیا جائیگا اور کل زر باقی جو محافظ اشیا نے حاصل کیا ان لوگوں کی منفعت کے لیے جو سرسری مقدمہ کے رو سے اس کے حقدار ہوں سرکاری نوٹ خریدے جائیگے واضح ہو کہ اگر جج محافظ اشیا سے وقت معقول میں ضمانت لینا لازم ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو عموماً جمعہ ان مقدمات کی جو ابہدی کے لیے بھی جنکی بابت شخص مذکورہ سمجھے سے محافظ مقرر ہوگا سپر بھی ضمانت کا تو وقت صاحب جج کو محافظ مذکورہ کے فوراً اسکے عہدہ پر مقرر کرینا مانع نہ ہوگا۔

۸- حکم ہے کہ اگر توثیق کے محال یا بالکل یا بالخصوصہ کی مالگنداری سرکار زمین ادا ہوتی ہو تو ذخیل کو طلب محافظ اشیا کو مقرر اور عہدہ مذکور پر اشخاص کے متعین کرنے کی بابت جمعہ مراتب کی جج صاحب کلکٹ صاحب سے رپورٹ طلب کرے گا اور کلکٹ صاحب کو رپورٹ مذکورہ کا ارسال کرنا لازم ہوگا مگر عند الضرورت جج صاحب اولیٰ ہوں رپورٹ مذکورہ کے اجراء کر سکتا اور رپورٹ کے مطابق عمل کرنے کے لیے کچھ مجبور نہیں لیکن در صورتیکہ صاحب موصوف رپورٹ مرقومہ کے حرفات عمل کرے تو اسکو لازم ہے کہ فوراً اپنی وجوہات کی کیفیت لیکر صدر دیوانی عدالت کو ارسال کرے اور اگر وجوہات مرقومہ سے صاحبان صدر دیوانی عدالت کی طماننت خاطر نہ ہوگی تو

صاحب جج کو صاحب کلکٹر کی رپورٹ ہی کے موافق عمل کرینا حکم دینگے۔

۹- حکم ہے کہ محافظ اشیا مقدمات کے ارجاع یا جو اب رہی کی بابت جج صاحب کے جمیع احکام کے مطابق عمل کرے گا اور اشیا و مذکورہ کے مقدمات کا ارجاع یا جو اب رہی محافظ اشیا کے نام سے ہوگی مگر واضح ہو کہ محافظ مذکورہ کے تقرر کی سند میں زر قرضہ یا زر بیچ کے جمع کرنے کے لیے حکم مصرح مندرج ہونا چاہیے اور حکم مذکور کی رو سے محافظ موصوف کو جس قدر روپیہ کہ اسکے ذریعہ سے وصول ہوا ہو اُس کی بابت ابرا نامہ کامل دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔

۱۰- حکم ہے کہ جب تک اشیا و مذکورہ کو محافظ اشیا کے سپرد نہ کریں جج صاحب کو جائز ہوگا کہ سرسری تحقیقات کی رو سے جن فریقوں کی شے مدعوہ پر حقیقت ثابت ہوتی ہو انکو بحسب ضرورت کچھ وجہ کفالت میں معین کر دے اور اپنی مرضی کے موافق انھوں سے اس امر کی ضمانت لیوے کہ فریق مذکور اگر سرسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے پر مستحق نہ ٹھہریں تو اُس روپیہ کو مع سود واپس کریں۔

۱۱- حکم ہے کہ محافظ اشیا ماہوار می حساب کا گوشوارہ داخل کرے اور ہر سہ ماہی پر بھی اگر شے مذکورہ اسکی تجویز میں اُس مدت تک رہے اور جس وقت کہ وہ اشیا و مذکورہ کے قبضہ سے دست بردار ہو اُس وقت بھی جج صاحب کی اطینان خاطر کے واسطے اپنے انتظام کی مفصل کیفیت داخل دفتر کرے۔

۱۲- حکم ہے کہ محافظ اشیا و سابق الذکر کا حساب ان جمیع اشخاص کو جو اُس سے غرض رکھتے ہوں ملحوظ فرمایا جائیگا اور فریق مذکورین کو اختیار ہے کہ جو جمع و خرچ محافظ اشیا کی معرفت ہو اُس کے حساب کا شنئی اپنے پاس رکھنے کے لیے کسی دوسرے شخص کو مقرر کرے اور اگر محافظ موصوف کا حساب باقی رہ جائیگا یا غلط یا ناتمام ہوگا یا جھوٹا ہو صاحب جج حساب مذکور کے پیش کرنے کا حکم دینا اسی وقت پیش کرنے کے لیے ایک ہزار روپیہ تک کے جرمانہ کا سزاوار ہوگا۔

۱۳- حکم ہے کہ جب کسی ضلع کا صاحب جج کسی شخص کو محافظ اشیا مقرر کر کے متوفی کی شے کل کا اختیار دیوے گا تو پریسیڈنسی مذکور کے اور کسی ضلع کا صاحب جج دوسرا محافظ اشیا مقرر نہ کرے گا لیکن در صورت متوفی کی منجملہ اشیا کے کسی جزو پر محافظ مقرر ہوا ہو تو شئی مذکور کی باقی کی بابت اسی پریسیڈنسی میں کسی اور محافظ اشیا کے مقرر ہونے کی مانع نہ ہوگی مگر واضح ہو کہ جس اشیا کی بابت از رو سے قانون ہذا کے کسی صاحب جج کے حضور میں سرسری مقدمہ دائر ہو اسکے لیے دوسرے صاحب جج کو محافظ اشیا مقرر کرنے یا سرسری مقدمہ سنے کا اختیار نہ ہوگا اور علاوہ اس سے اگر ایک شے کے کتنے ہی حصوں کی بابت دو یا زیادہ محافظ اشیا لئی صاحبان جج کے حضور سے مقرر کیے جاویں تو صاحبان صدر دیوانی عدالت کو جائز ہے کہ کل اشیا پر ایک محافظ مقرر کرنے کے واسطے جو تجویز کہ مناسب سمجھیں عمل میں لادیں۔

۱۴- حکم ہے کہ مالک متوفی کی اشیا پر جو حقیقت وراثت کا دعویٰ در ہوا وہ اگر اُس کی وفات کے پچھلے پندرہ مہینے کے اندر صاحب جج کو عرضی نہ گزارے تو پھر وہ قانون ہذا کے رو سے قابل سماعت نہ ہوگی۔

۱۵- حکم ہے کہ قانون ہذا کے بند و بست سرکاری میں دخل نہ ہوگا اور نہ ان مقدمات میں جنہیں کہ متوفی نے اپنے وارث کی نابالغی یا کسی اور سبب سے اشیا پر اپنی وفات کے بعد دخل ہونے کے باب میں شرح کی رو سے وصیت کی ہو وصیت کے خلاف جاری ہوگا بلکہ ایسی ہر ایک حالت میں جس وقت کہ اس صاحب جج کو جس کے علاقہ میں متوفی کی اشیا واقع ہے وصیت مذکور کے وقوع میں اطینان ہو اسکو لازم ہے کہ اس وقت اس پر عمل کرے۔

۱۶- حکم ہے کہ قانون ہذا کے آرٹیکل ۱۱ میں اس نیت سے اجرا نہ ہوگا کہ کسی پریسیڈنسی کی کورٹ وارٹس کے قبضہ میں ہر ج ڈالے اور جس صورت میں کہ جس شخص کی طرف سے قانون ہذا کے بموجب درخواست ہوئی ہو وہ کوئی نابالغ یا اور کوئی نابالغ جس کی اشیا کورٹ آف وارٹس سے متعلق ہے ہو وہ تو اگر صاحب جج کو ذیل کے طلب یا محافظ اشیا کے مقرر کرنے کا قصد ہو کورٹ آف وارٹس کو مذکورہ بالا کے طور پر بردن

منامی نے کے اس حال کا جس کی بابت مقدمہ دائر ہے محافظ قرار دیے اور جس حال میں کہ نابالغ یا ادرا کوئی تالیق شخص سرسری مقدمہ کے فیصلہ ہونے پر ایشیا و مذکورہ کا مستحق ٹھہرے تو اس کا قبضہ کورٹ آف دارٹس کو سونپا جائے۔

۱۷۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کوئی حکم مغربی مقدمہ دائر کرنے کے لیے اس فریق کو جس کی درخواست و ذمیل کے طلب کرنے کے پیشتر یا پیچھے نامنظور ہوئی یا اس فریق کو جو قانون ہذا کے رستے میں عمل کیا گیا مزاحمت نہ پہنچا دے گا۔

۱۸۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے رستے جو فیصلہ سرسری مقدمہ میں بیچ صاحب نے کیا اس کا نتیجہ دخل حقیقی ٹھہرانے کے سوا اور کچھ نہ ہوگا مگر فیصلہ مذکور اس باب میں کافی ہوگا اور نہ آئینہ اسکا اپیل اور نہ اس کی نظر ثانی کے لیے کوئی حکم صادر ہوگا۔

۱۹۔ حکم ہے کہ ہر ایک پریسیڈنسی کی گورنمنٹ کو ایک یا کئی قسملون کے واسطے سرکاری محافظ مقرر کرنے کا اختیار حاصل ہے اور ضلع کا صاحب بیج ان سب حالتوں میں جبکہ قانون ہذا کے احکام مرقومہ لحد کے رستے محافظ کا نقر اس کی مرضی پر منحصر ہو محافظ یا محافظان کو مقرر کرے گا۔

۲۰۔ حکم ہے کہ جب وقت کسی شخص متونے کی ایشیا و منقولہ اور غیر منقولہ جناب عالیہ ملکہ کی کسی سوپریم کورٹ کی حدود حکومت میں واقع ہوں اور صاحبان کورٹ موصوف کو اطمینان حاصل ہو دے کہ اس امر کی تحقیقات کرنے سے پیشتر کہ ایشیا و مذکورہ کی وراثت کا از روے قوانین کے کون حقدار ہے ان کے تصرف پجا اور تصبیح کا خوف ہے تو ان کو لازم ہوگا کہ ایکلیسی آسٹیکل صاحب رجسٹر ایک خواہ کسی محافظون کو اس طور پر اس جگہ میں اس ضمانت پر اور ان احکام اور اور امر کے بموجب جو صاحبان عدالت مذکور منا سب تصور فرماوین ایشیا و مذکورہ کے مجتمع کرنے اور تصرف اور تحویل میں رکھنے کا حکم اور اجازت دین۔ فقط

ٹی ایچ میڈک

مالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری

ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۸۶۳ء

ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۸۶۳ء

ایکٹ لغرض انضباط قواعد واسطے تصفیہ دعاوے اراضی افتادہ کے ہوگا یہ فریق مصلحت ہے کہ جو دعاوی اراضیات افتادہ کی بابت جسکی نسبت منجانب گورنمنٹ نیلام کیے جانے یا دوسرے طور پر برتے جانے کی تجویز جو پیش کے عبادین اور جو عذر داریان اراضیات مذکورہ کے نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کی بابت کی جاوین انکے جلد انضصال پانے کے لیے قواعد خاص منضبط ہوں لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۔ جس وقت کوئی دعویے بابت کسی اراضی افتادہ کے جسکی نسبت منجانب گورنمنٹ نیلام کیے جانے یا دوسرے طور پر برتے جانے کی تجویز ہو پیش کیا جائے یا جب کوئی عذر داری اراضی مذکورہ کے نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کی بابت کی جائے تو جس ضلع میں کہ وہ اراضی واقع ہو اس کے صاحب کلاہ یا دوسرے عذر دار کو جو اس ضلع میں کلاہ مالگڈاری اراضی کے عذرہ کے امورات کا انصرام دیتا ہو گو کسی نام سے اسکا عذرہ موسوم ہو لازم ہوگا

۱۔ اراضی مذکورہ کے نیلام یا دوسرے برتاؤ کی بابت جو اشتہار صادر کیا جائے اس کی میعاد مندرجہ کے اندر کہ وہ میعاد تین مہینے سے کم نہ ہوگی اگرچہ دعویٰ یا عذر داری مذکور پیش کی جائے تو اس دعوے یا عذر داری کی نسبت تحقیقات محل میں لاوے۔

دفعہ ۲۔ صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کو لازم ہے کہ دعویٰ دار یا عہدہ دار کو واسطے پیش کرنے کسی شہادت یا دستاویزات کے جن پر وہ اپنے دعوے یا عذر کے ثبوت کا استدلال رکھتا ہو حکم دے اور اسپر غور کرنے اور تحقیقات مزید جو مناسب مقصود ہو عمل میں لانے کے بعد مقدمہ کو بذریعہ حکم منظوری یا نام منظوری دعویٰ یا عذر داری مذکور کے فیصلہ کرے اور اگر اراضی کے نیلام ہونے کی تجویز کی جائے تو یہاں ہندی کسی شرط یا قید کے جو کلکٹر مذکور یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کے نزدیک مناسب مقصود ہو اس کے نیلام کا حکم دے در صورتیکہ حکم نیلام اراضی کا چابندی کسی شرط یا قید کے دیا جائے تو اس شرط یا قید سے بروقت نیلام طالبان خریداری مطلع کئے جائیں گے۔

دفعہ ۳۔ در اثنا سے تحقیقات ہر دعوے یا عذر داری کے جو دفعہ بالا ملحق الذکر کے بموجب ہو جب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کو لازم ہے کہ نیلام یا دوسرے طور کا برتاؤ اراضی کا ملتوی رکھے اور در صورت حکم نام منظوری دعوے یا عذر داری مذکور کے اسکو لازم ہے کہ التوا سے ثانی اس نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کا عمل میں لائے تاکہ دعویٰ دار یا عذر دار کو اس طور پر جیسا کہ آگے ایکٹ ہائے میں مقرر کیا گیا ہے اس حکم نام منظوری کے استثناء کرنے کی ہمت ہو۔

دفعہ ۴۔ اگر کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبق الذکر یہ تصور کرے کہ دعویٰ یا عذر داری ثابت ہے اور نیلام یا دوسرا برتاؤ اراضی کا عمل میں آتا نہ جائے تو اسکو لازم ہے کہ اراضی کے نیلام یا دوسرے برتاؤ کو موقوف رکھے لیکن اگر بعد حکم لوکل گورنمنٹ کے جو نسبت تجویز دعویٰ یا عذر داری کے حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۲ ایکٹ ہائے صادر کیا جائے دعویٰ دار یا عذر دار اس دعوے یا عذر کے ثابت کرنے میں قاصر رہے تو کارروائی اراضی کے اس نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ کی من بعد اجراء پذیر ہوگی۔

دفعہ ۵۔ اگر کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبق الذکر یہ حکم دے کہ دعوے یا عذر داری نام منظور ہو یا یہ کہ اراضی چابندی کسی شرط یا قید کے نیلام کی جائے یا دوسرے طور پر برتی جائے تو اسے لازم ہے کہ نقل اس حکم کی دعویٰ دار یا عذر دار کے حوالہ کرے اور اگر وہ دعوے دار یا عذر دار نقل مذکور کے حوالہ ہونے کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر یا اس میعاد زائد کے اندر جو کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبق الذکر بنظر کسی وجہ خاص کے جس کا قلمبند ہونا چاہیے عطا کر فی مناسب سمجھے لکھو یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کو بذریعہ تحریر کے یہ اطلاع دے کہ وہ اس حکم کا استثناء نہ کیا جاتا ہو تو حکم مذکور قطعی ہوگا در صورتیکہ دعویٰ دار یا عذر دار میعاد معین کے اندر اس تجویز کی اطلاع دے تو صاحب کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کو لازم ہے کہ فوراً کیفیت اسکی صاحبان بورڈ رٹینو یا دوسرے عہدہ دار بالا تر صیغہ مال کو بھیجے اور اس کیفیت کے ساتھ نقل اپنے حکم کی اور بیان مفصل تمام حالات مقدمہ کا اور اسنو جسہ ثبوت کا جو تائید یا استرداد دعویٰ یا عذر داری کے پیش کیا گیا ہو لکھ کر بھیجے اور صاحبان بورڈ یا دوسرے حاکم کو بروقت پتہ بھیجے اس کیفیت کے اور بعد طلب کرنے کسی اطلاع مزید کے جو اس کے نزدیک ضروری ہو اختیار منظور سی یا ترمیم یا تفسیح حکم کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کا حاصل ہے اگر صاحبان بورڈ یا دوسرا حاکم مذکورہ بالا حکم صدر دفعہ ۵ کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کو منظور یا اس بیج پر ترمیم کرے کہ کوئی جزو یا قیادہ اس حکم کا خلاف مراد دعویٰ دار یا عذر دار کے ہو تو کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مسبق الذکر کو لازم ہے کہ اس حکم کی بابت اس عدالت کو جو بموجب اس قاعدہ کے کہ ایکٹ ہائے میں آگے مذکور کیا گیا ہے مقرر کیا جائے اور عدالت مذکور نواد دعویٰ دار یا عذر دار کو اطلاع دے جس حال میں کہ دعویٰ دار یا عذر دار مذکور عدالت سے اطلاع پانے کی تاریخ سے تین روزوں

اندر نالشی واسطے ثابت کرنے اپنے دعوے یا عذر داری کے عدالت مذکور میں رجوع و کرے تو حکم صاحبان بورڈ یہ دوہرے حاکم مسبق الذکر کا قطعی ہوگا۔

دفعہ ۶۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ جس تاریخ دعوئی کسی دعویدار اراضی اقتادہ کا یا عذر داری کسی عہدہ دار مسبق الذکر کی بوجب ایکٹ ہذا کے کلکٹر یا دوسرے عہدہ دار مذکورہ بالا کے حکم سے منظور ہوئی ہو اس کے بعد بارہ مہینے کے اندر یہ ہدایت کرے کہ واسطے تجویز دعوی یا عذر داری دعوئی دار یا عذر دار کے اس عدالت میں جو بوجب اس قاعدہ کے کہ ایکٹ ہذا میں آئندہ لکھا گیا ہے مقرر ہو مقدمہ پیش کیا جاسے۔
دفعہ ۷۔ واسطے تحقیقات اور تجویز دعوی حسب ایکٹ ہذا کے ہر ضلع میں جہاں اراضی اقتادہ لائق اسکے ہو کہ انجینئر گورنمنٹ اس کا پیلام کیا جاسے یا دوسرے طور پر برقی جیسے لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے عدالت مقرر کرے گی اور اس میں اشخاص اس تعداد سے مقرر کیے جا دیں گے کہ عدالت کا حلقہ ہو اور تین سے کم نہ ہوں مغلہ ان کے ایک ضلع کا صاحب رج یا دہ عہدہ دار ہوگا جو اس ضلع کی کلان تر عدالت دیوانی سماعت مقدمات مراجعہ اولی کا حاکم ہوگا اسکا عہدہ کسی نام سے موسوم ہو اور جتنے ارکان پر وہ عدالت مشتمل ہوگی ان میں سے ایک یا زیادہ اشخاص مقدمہ میں واسطے صادر کرنے ان احکام کے جو قبل درپیشی مقدمہ ضروری ہوں اختیار رکھیں گے مگر ملحوظ رہے کہ جب ضلع کی کلان تر عدالت مجاز سماعت مقدمات دیوانی مراجعہ اولی کا حاکم وہی کلکٹر یا عہدہ دار ہو جسے کہ اولاً تحقیقات کی تھی تو ایسا عہدہ دار رکن اس عدالت کا نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۸۔ جب حسب ایکٹ ہذا کوئی عدالت ترتیب پائے تو اسکی اطلاع بذریعہ اشتہار تجویز کے جسکی نقلین ضلع کی جملہ عدالتوں اور پٹواری ہائے کلکٹر اور مجسٹریٹ میں چسپان کی جاوے گی اور اس اشتہار کے صادر ہونے کی تاریخ سے کسی دوسری عدالت کو اختیار نہ ہوگا کہ اس قسم کے دعوی یا عذرات میں سے جنگی تجویز اور انفصال کے واسطے یہ عدالت ترتیب دیجاسے کسی دعوئی یا عذر کی تہا کر کے

دفعہ ۹۔ جو عدالتیں حسب ایکٹ ہذا ترتیب پائیں ایسے مقام یا مقامات پر اپنے اختیار سماعت کے علاقہ کے اندر قائم کی جا دیں گی جو بنظر آسائش نہایت مناسب تصور ہوں۔

دفعہ ۱۰۔ ایہ مقدمہ میں جو حسب دفعہ ۵ ایکٹ ہذا کے دائرہ اراضی اقتادہ کو عہدہ دار یا ایسی اراضی کو پیلام یا دوسرے نوع کے برتاؤ کی بابت عذر داری کرینے والے کو لازم ہوگا کہ اپنے تین مدعی گردانے اور منجانب سرکار صاحب کلکٹر یا دوسرا عہدہ دار مسبق الذکر مدعا علیہ ہوگا طرہ عین کو اختیار ہے کہ دکالتا یا مختار شا حاضر ہوں مگر ملحوظ رہے کہ اگر عہدہ دار مسبق الذکر ضلع کی عدالت کلان مجاز سماعت مقدمات دیوانی مراجعہ اولی کا حاکم ہو تو لوکل گورنمنٹ کسی دوسرے عہدہ دار کو اپنی طرف سے اس مقدمہ میں مقدمہ علیہ گردانے کی اور ہر مقدمہ میں جس کے دائرہ کرنے کا لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ۶۔ ایکٹ ہذا کے حکم دے گا لوکل گورنمنٹ کی مداخلت کسی عہدہ دار کے جو اس امر کے واسطے مقرر کیا جاسے مدعی ہوگی اور دعویدار یا عذر دار مذکورہ بالا مدعا علیہ گردانا جائے گا۔

دفعہ ۱۱۔ مقدمات دائر حسب ایکٹ ہذا میں بجز اس صورت کے جس کے واسطے آگے اسی ایکٹ میں حکم مندرج ہے جہا تک ممکن ہو کارروائیاں بوجب مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترتیب پائیں گی۔

دفعہ ۱۲۔ عدالت کو لازم ہے کہ ایک تاریخ واسطے حاضری فریقین اور درپیشی مقدمہ کے مقرر کر کے حسب ضابطہ فریقین یا ان کے مختاروں کو اس کی اطلاع دے اور جو تاریخ اس منج پر مقرر کی جاسے اسپر فریقین یا ان کے مختار اپنے گواہ مع دستاویزات کے جن واسطے تا ئید اپنے اپنے بیانات کے اسناد لال رکھتے ہوں عدالت میں حاضر کریں اگر احد فریقین اس تاریخ پر کسی گواہ کے حاضر کرانے میں عدالت کی ممانعت

چاہتا ہو تو اسے لازم ہے کہ تاریخ معینہ درپیشی مقدمہ سے پیشتر عرصہ کافی کے اندر عدالت میں درخواست گزار کے اس پر عدالت سے سفینہ بنام گواہ مزبور عدالت میں بتاریخ مذکور حاضر ہونے کے واسطے صادر کیا جائے گا اور عدالت کو یہ حکم دینے کا اختیار ہوگا کہ دعویدار اراضی افتادہ یا عذر دار مسبق الذکر در معینہ درپیشی مقدمہ یا اسکے بعد کسی روز در اثنا سے دوران مقدمہ اصالتاً حاضر ہو۔

دفعہ ۱۳۔ بروز معینہ درپیشی مقدمہ یا اسکے بعد جس قدر جلد ممکن ہو عدالت کو لازم ہے کہ دعویدار اراضی افتادہ یا عذر دار یا اسکے مختار سے (جب کہ اس کا اصالتاً حاضر ہونا مطلوب نہ ہو) اور نیز گواہان فریقین سے اظہارے اور ان اظہاروں پر اور بعد ملاحظہ دستاویزات فریقین اور تحقیقات مزید کے جو ضروری نظر آوے مقدمہ میں ایسا حکم جو فریقین الصاف اور مناسب متصور ہو صادر کرے۔

دفعہ ۱۴۔ کسی فیصلہ یا حکم صدورہ حسب ایکٹ ہذا کا اپیل نہ ہوگا اور نہ ایسے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی کی جائے گی۔

دفعہ ۱۵۔ اگر بروقت تجویز کسی مقدمہ حسب ایکٹ ہذا کے کوئی بحث قانونی یا ایسے رواج کی جو بمنزلہ قانون کے ہو یا معنی کسی دستاویز مؤثر و گواہ مقدمہ کی پیدا ہو اور اسکی نسبت عدالت کو اشتباہات معقول فریقین تو اسے اختیار ہے کہ خواہ بجز ایک اپنے یا بندرخواست کسی فریق مقدمہ کے کیفیت مقدمہ کی لکھ کر اس کو مع اپنی مراد کے واسطے دریافت راسے اس ملک کی عدالت اعلیٰ یا عدالت دیوانی بالاتر مجاز سماعت اپیل و تجویز ثانی میں جس میں کردہ اراضی واقع ہو بھیجے مگر واضح ہو کہ ہر عدالت جو بموجب ایکٹ ہذا کے اجلاس کرے ایسی کو لازم ہوگا کہ اگر کسی مقدمہ موجود حسب ایکٹ ہذا میں کوئی بحث نسبت کسی قاعدہ ضرورت عام یا حقوق کسی شخص کے تالش ہو تو اس کی نسبت عدالت اعلیٰ یا عدالت اپیل مذکور سے استصواب کرے۔

دفعہ ۱۶۔ عدالت کو اختیار ہے کہ گو عدالت اعلیٰ یا دوسری اپیل کی عدالت دیوانی بالاتر مذکورہ حصہ سے استصواب کیا گیا ہو مقدمہ کی کارروائی جاری رکھے اور حکم مشروط اور پر اسے عدالت اعلیٰ یا دوسری عدالت مسبق الذکر کے نسبت امر مستفسرہ صادر کرے لیکن کوئی حکم قطعی نسبت نیلام یا دوسرے طور کے برتاؤ اس اراضی کے جو اس مقدمہ میں امر مابہ التنازع ہو یا واسطے منظوری یا نا منظوری کسی دعویٰ یا عذر دار کے جو مقدمہ مذکور پیش عدالت ہو تا وقت ہو چنے حکم عدالت اعلیٰ یا اپیل کی عدالت دیوانی بالاتر مسبق الذکر کے صادر نہ کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۷۔ مسلمین مقدمات منفصلہ ان عدالتوں کی جو حسب ایکٹ ہذا ترتیب دی جائیں اس ضلع کی عدالت دیوانی کلان مجاز سماعت مقدمات مرافعہ اولیٰ کے دفتر کے شامل رکھی رہیں گی جس میں کہ جائداد متنازعہ واقع ہو۔

دفعہ ۱۸۔ کوئی دعویٰ نسبت اراضی یا معاوضہ یا ہرجہ ایسی اراضی کے جو بطور اراضی افتادہ منجانب سرکار نیلام کی جائے یا دوسرے طور پر برتی جائے بعد گذرے عرصہ تین سال کے اس تاریخ سے جب کہ اراضی مذکور منجانب سرکار خریدار کو حوالہ کیا ہے یا دوسرے طور پر برتی جائے مسودع نہ ہوگا اگر بعد اس کے کہ کوئی اراضی منجانب سرکار خریدار کے حوالہ کی جائے یا کسی اور طور پر برتی جائے تین سال کے اندر کوئی دعویٰ دائر یا عذر دار دعویٰ نسبت اراضی کے جو اس بیج پر حوالہ کی جائے یا برتی جائے یا عذر داری نسبت ایسے نیلام یا معاوضہ یا ہرجہ اس اراضی کے اس عدالت میں جو حسب ایکٹ ہذا واسطے اس ضلع کے جس میں کہ اراضی مذکور واقع ہے ترتیب دی گئی ہو پیش کرے اور وہ معقول اور کافی اس امر کی گذرانے کہ اسنے اپنے دعوے یا عذر داری کو رد و برود کلک یا دوسرے ہمدہ دار مسبق الذکر کے اندر میعاد معینہ حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا کے کیوں نہیں پیش کیا تھا تو عدالت مذکور کو لازم ہے کہ اس دعوے یا عذر داری کو داخل نہ سمیت

ایکٹ قانون گویان و پٹواریان نمبر ۹ ۱۸۸۹ء

ایکٹ جس سے یہ غرض ہے کہ مالگ مغربی و شمالی و اودھ میں محصول پٹوار میں کا عائد کیا جاتا جا رہا ہے اور مالگ مذکورہ کے قانون گویان و پٹواریان کے لیے کچھ تجویزات کی جائیں۔

ہر گاہ یہ امر میں مصلحت ہے کہ مالگ مغربی و شمالی و اودھ میں محصول پٹوار میں کا عائد کیا جاتا جا رہا ہے اور مالگ مذکورہ کے قانون گویان و پٹواریان کے لیے کچھ تجویزات کی جائیں لہذا اس تحریر کی رو سے حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

دفعہ ۱- (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ تسمیہ ایکٹ قانون گویان و پٹواریان مالگ مغربی و شمالی اودھ مصدرہ ۱۸۸۹ء موسوم کیا جائے اور۔

(۲) یہ ایکٹ بتاریخ یکم اپریل ۱۸۸۹ء نافذ الاثر ہوگا۔

دفعہ ۲- (۱) ایکٹ قانون گویان و پٹواریان مصدرہ ۱۸۸۹ء زر دے ایکٹ ہذا منسوخ ہوا۔

(۲) لیکن کل قواعد اور تقررات اور پٹوار یوں کے حلقہ جات جو بموجب ایکٹ مذکورہ کے یا کسی ایسے ایکٹ کے جو اس کی رو سے منسوخ ہوا مرتب ہوئے اور عمل میں آئے اور قائم کیے گئے ان کی نسبت متنی الامکان یہ سمجھا جائیگا کہ وہ علی سبیل ترتیب ایکٹ ہذا کے بموجب مرتب ہوئے اور عمل میں آئے اور قائم کیے گئے۔

دفعہ ۳- (۱) باقی ایکٹ ہذا حصص مندرجہ ذیل پر تقسیم ہے یعنی۔

حصہ ۱- مالگ مغربی و شمالی۔

حصہ ۲- ملک اودھ۔

حصہ ۳- مالگ مغربی و شمالی و اودھ۔

(۲) حصہ ۱ مالگ مغربی و شمالی سے اور حصہ ۲ ملک اودھ سے اور حصہ ۳- مالگ مغربی و شمالی اور ملک اودھ سے متعلق ہے۔

حصہ ۱ مالگ مغربی و شمالی

دفعہ ۳- اس حصہ میں اگر کوئی امر از زر دے مضمون یا سابق عبارت کے متناقض نہ ہو تو۔

(۱) لفظ "ارضی" سے مراد وہ اراضی ہے جو اغراض کا اشتکاری کے لیے مستعمل ہو یا وہ

ارضی افتادہ ہے جو قابل زراعت ہو۔

(۲) لفظ "مجال" سے مراد کل یا کوئی کجرو موضع ہے جس پر مالگڈاری اراضی کی تشخیص جدا گانہ ہوئی ہو یا جو اسکے ادا کرنے سے جدا گانہ معائن ہو۔

(۳) لفظ "زمیندار" سے وہ شخص مراد ہے جو ذمہ دار ادا سے اس مالگڈاری اراضی کا (اگر کوئی ہے) جو کسی مجال پر

مشغول ہو خواہ بحیثیت مالک خواہ بطور متین زمیندار خواہ اور طور پر ہے اور اس میں معاقدار یا نذرانہ دار یا اور کوئی ایسا شخص داخل ہے جو اس اراضی پر قابض ہو جسکی مالگڈاری مکمل یا جزوہ الذراشت کی گئی ہے یا منقطع کرانی گئی ہے یا حلقہ کی گئی ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہے۔

(۴) لفظ "اسامی" سے جب وہ تعلق کسی اراضی کے مستعمل ہو وہ اسامی مراد ہے جو اراضی مذکورہ کے زمیندار کی طرف سے بلا واسطہ غیر سے انچرف قابض ہو اور اس میں اراضی مذکورہ کا مالک شخصی اور کوئی اور شخص جس پر

یہ امر واجب ہو کہ زمیندار مذکورہ کو کوئی نئے بابت استعمال یا قبضہ اراضی مذکورہ کے ادا یا حوالہ کرے داخل ہے۔

(۵) لفظ "مالیت سالانہ" سے مراد حسب ذیل ہے۔

نام اور آغان

منسوخ

تقسیم ایکٹ کی حصص میں اور مقامات لفظ حصص مختلف کے

تحریر

(۱) جس حال میں کسی محال کی مالگنداری اراضی کا بندوبست بیعادی ہو تو چند تعداد اس مالگنداری اراضی کی جو محال پر پوتت ہو جو وہ مشخص ہو اور۔

(۲) جس حال میں بندوبست مذکور بیعادی نہ ہو یا جس حال میں مالگنداری اراضی کلاً یا جزوً و اندر لگی ہو یا منقطع کرائی گئی ہو یا عطالی گئی ہو یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہو تو اس تعداد کا دو چند جو در صورت بندوبست بیعادی کے بطور مالگنداری اراضی کے مشخص ہوتی۔

(۶) لفظ لگان سے مراد وہ شے ہے جو اسامی سے زمیندار کو اسامی کے استعمال یا قبضہ اراضی کی بابت واجب الادا ہے اور۔

مصول
پٹواری

(۷) لفظ "سال" سے وہ سال مراد ہے جو تاریخ یکم اپریل کو شروع ہوتا ہے۔

دفعہ ۵۔ (۱) ہر محال اس قدر محصول ادا کرنے کا مستوجب ہو گا۔ جو محال مذکور کی مالیت سالانہ کے فی صد دس سے زیادہ نہ ہو۔ جس قدر لوکل گورنمنٹ اس غرض سے عائد کرے کہ اس سے تنخواہ پٹواریان اور گرد آور اور قانونی گویان اور کوئی ایسے اخراجات ادا کیے جائیں جو تجزیات اور کاغذات پٹواری کی نگرانی اور اسکے قائم رکھے جانے اور ان کی تصحیح و دوستی میں اور نیز طیارسی نقشہ جات دیہی میں پڑتے ہیں۔

(۲) یہ محصول جو بعد ازین یہ الفاظ محصول پٹواری مذکور ہے علاوہ اور بلا تعلق کسی مالگنداری اراضی اراضی کے جو محال متعلقہ پر مشخص ہو اور کسی ایسے محصول یا ابواب کے جو مالک مغربی دہلی کے محصولات خاص المقام کے ایکٹ مصدرہ ۱۹۱۷ء کی رو سے واجب الاخذ ہوں یا زمین جاؤں تیار دیے گئے ہوں زمیندار سے واجب الادا ہوگا اور ہر رقم جو بابت محصول پٹواری کے واجب الوصول ہو اسی طرح قابل وصول ہوگی کہ گویا وہ باقی اس مالگنداری اراضی کی تھی جو بابت محال مذکور کے واجب الوصول تھی۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے۔

(الف) مراحت اس کی کرے کہ بذریعہ کن اقساط کے اور کن ادقات اور مقامات پر محصول پٹواری ادا کیا جائے گا اور اس کو کن تشخیص اور تحصیل کرے گا۔

(ب) وہ بیعادین مقرر کرے جنکی بابت تشخیصات محصول پٹواری ان صورت ہا میں (مختلف) میں اثر کیا ہوں گی جنکا ذکر تعریفات لفظ "مالیت سالانہ" کے فقرہ ۲ مندرجہ دفعہ ۴ میں ہے۔

(ج) وہ مقررات اور وہ شرائط اور وہ عمدہ دار مقرر کرے جنہیں اور جنکی پابندی سے اور چیکے حصہ میں احکام متعلقہ تشخیص یا تحصیل محصول پٹواری کا اپیل یا نظر ثانی ہوگا یا کی جاسکے گی اور۔

(د) کسی جزو مالک مغربی دہلی کو تاثر حصہ ہذا سے متعلقہ کرے یا کسی محال کو محصول پٹواری کے کل یا کسی جزو کے ادا کرنے کا مستوجب ہونے سے مستثنیٰ کرے اور اس استثناء کو منسوخ کرے۔

دفعہ ۶۔ (۱) مالک مغربی دہلی کے واسطے ایک فنڈ قائم کیا جائیگا جو مالک مغربی دہلی کا پٹواری فنڈ کہلائے گا اور اس میں رقوم مندرجہ ذیل جمع کی جائیں گی۔

(الف) آمدنی محصول پٹواری اور۔

(ب) وہ رقم امداد۔ کہ ہر سال اس فنڈ میں امداد کی جائیگی۔ جو لوکل گورنمنٹ ان محاصل عام میں سے جو اسکے اختیار میں ہیں مقرر کرے۔

(۲) وہ فنڈ جو اس طرح بر قائم کیا جائیگا قطعاً اسی غرض میں صرف ہونے کے قابل ہوگا جس کا ذکر ضمن دفعہ عین ماسبق میں ہے۔

(۳) حساب فنڈ مذکور کو لوکل گورنمنٹ گزٹ سرکاری میں سالانہ مشتہر کیا کرے گی۔

مالک
مغربی
دہلی
کا
پٹواری
فنڈ

وصول
ہو تا رسم
پٹواری
کا ادا کنندہ
موصول
پٹواری
کو

دفعہ ۷۔ (۱) زمیندار ہر ایسی اراضی کا جسکی بابت محصول پٹواری بوقت موجودہ واجب الاء ہو سکتی ہو گا کہ اُس اراضی کے اسامی سے وہ رسوم وصول کرے جس کا بعد ازین ذکر ہے یعنی۔

(الف) اگر لگان اسامی مذکور کا بذریعہ زر نقد ادا ہوتا ہے تو رسوم لگان مذکور پر بشرح دو پائی فی روپیہ لگان مذکور کے یا۔

(ب) اگر اراضی بلا لگانی ہو یا اُس کا لگان بذریعہ مفنس (بٹائی) یا بذریعہ خدمت کے واجب الاء ہو تو رسوم حتی الامکان مساوی ایک فی صد اُن لگان زر نقد کے ہوگی جو از رو سے تشخیص معقول و مناسب بابت اراضی مذکور کے واجب الاء ہو۔

(۲) رسوم بابت ایسی اراضی کے جس کا ذکر فقرہ (ب) ضمن (۱) میں ہے اُس طرح پر محسوب اور واجب الاء ہوگی جس طرح لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد عام یا خاص متعلقہ امر ہذا کے مقرر کرے۔

دفعہ ۸۔ تالقات واسطے دلا پانے کسی رقم محصول پٹواری یا دلا پانے رسوم متذکرہ دفعہ عین قبل کے یا زر نقد مساوی رسوم مذکور کے اور اپیل اور اولیٰ کا سردار لیجان جو تالقات مذکور سے پیدا ہوں اسی طرح پر قابل سماعت ہونگی کہ گویا تالقات مذکور اُن تالقات میں داخل تھیں جیسا کہ دفعہ ۹۳ ایکٹ لگان مالک مغربی و شمالی مصدرہ لکھنؤ میں ہے۔

وصول کرنا
موصول
یا رسوم کا
بذریعہ
تالقات یا
مال کے

حصہ ۲
مالک اودھ

تعریفات

دفعہ ۹۔ اس حصہ میں اگر کوئی امر از رو سے مضمون یا سیاق عبارت کے متناقض نہ ہو تو۔
(۱) لفظ "ارضی" سے مراد وہ اراضی ہے جسے مالگزارمی اراضی تشخیص کی گئی ہے اور اُس میں وہ اراضی بھی داخل ہے جس کی مالگزارمی کلا یا جزو و التالقات کی گئی ہے یا منقطع کرائی گئی ہے یا عطا کی گئی ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دی گئی ہے۔

(۲) لفظ "مجال" سے مراد کل یا کوئی جزو و موضع ہے جسے مالگزارمی اراضی کی تشخیص جدا گانہ ہوئی ہو یا وہ اُس کے ادا کرنے سے جدا گانہ سماعت ہو۔

(۳) لفظ "زمیندار" سے وہ شخص مراد ہے جسکو لگان کسی اراضی کا خواہ بحیثیت مالک خواہ بطور مرتہن دخیل کا خواہ اور طور پر ملتا ہے اور اُس میں ایسا مالک اور نہ داخل ہے جس کے ساتھ بند و بست شکی کل اُس موضع کا جس میں اراضی مذکور واقع ہے ہو اور۔

(۴) لفظ "اسامی" (رعیت) سے وہ شخص مراد ہے جو اراضی پر خاص زمیندار کی جانیے ملا و سالت دیگر سے قابض ہو اور اُس میں مالک اپنے اراضی کا جو ایسا مالک اور نہ ملو جس کے ساتھ بند و بست شکی اُس کل موضع کا کیا گیا ہو جس میں اراضی واقع ہو داخل ہے۔

(۵) لفظ "مالیت سالانہ" سے مراد (حسب ذیل) ہے۔

(۱) جس حال میں کسی مجال کی مالگزارمی اراضی کا بند و بست بیع لوی ہو۔ تو دو چند تعداد اُس مالگزارمی اراضی کی جو مجال پر مشتمل ہو اور۔

(۲) جس حال میں بند و بست مذکور میعاد ہی نہیں ہے یا جس حال میں مالگزارمی اراضی یا اُس کا کوئی جزو و التالقات کیا گیا ہے یا منقطع کرا لیا گیا ہے یا عطا کیا گیا ہے یا کسی معاہدہ خاص سے چھوڑ دیا گیا ہے تو اُس تعداد کا دو چند جو در صورت بند و بست میعاد ہی کے بجز اس کے کہ وہ ایسے بند و بست کا مستوجب نہ ہو تا یا مالگزارمی اراضی و التالقات کی جاتی یا منقطع کرائی جاتی یا عطا کی جاتی یا کسی معاہدہ خاص سے

پھر ڈی جاتی بطور مالکدار می اراضی کے متعلقہ کی جاسکتی۔

(۶) لفظ "لگان" سے مراد وہ ہے جو اسامی سے زمیندار کو اسامی کے استعمال یا قبضہ اراضی کی بابت واجب الادا ہے اور۔

(۷) لفظ سال سے وہ سال مراد ہے جو تاریخ یکم اپریل کو شروع ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۰- (۱) یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے ایسے زمین درج کی گئی۔

دفعہ ۱۱- (۱) یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے ایسے زمین درج کی گئی۔

دفعہ ۱۲- یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے ایسے زمین درج کی گئی۔

دفعہ ۱۳- (۱) ہر حال اُس قدر محصول ادا کرنے کا مستوجب ہوگا۔ جو محال مذکور کی مالیت سالانہ کے فی صد ڈیڑھ سے زیادہ نہ ہو۔ جس قدر لوکل گورنمنٹ اس غرض سے حائل کرے کہ اُس سے تنخواہ پٹواریان و گرد آور قانون گو یاں اور کوئی ایسے اعتراضات ادا کیے جائیں جو تحریرات و کاغذات پٹواری کی نگرانی اور اُن کے قائم رکھے جانے اور اُن کی صحیح و درستی میں اور نیز ملیا ہی نقشہ جات دیہی میں پڑیں۔

(۲) یہ محصول جو بعد ازین بالفاظ محصول پٹواری مذکور ہے علاوہ اور بلا تعلق کسی مالکدار می اراضی کے جو محال متعلقہ پر منحصر ہو اور کسی ایسے محصول یا ابواب کے جو ملک اودھ کے محصولات متعلق مقام کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۴ کی رو سے واجب الاخذ ہوں یا اُن میں جائز قرار دیے گئے ہوں زمیندار سے واجب الادا ہوگا اور ہر رقم جو بابت محصول پٹواری کے واجب الوصول ہو اسی طرح پر قابل وصول ہوگی کہ گویا وہ باقی اُس مالکدار می اراضی کی تھی جو بابت محال مذکور کے واجب الوصول تھی۔

(۳) لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کے۔

(الف) مراحت اس کی کرے کہ بذریعہ کن اقساط کے اور کن اوقات اور مقامات پر محصول پٹواری ادا کیا جائیگا اور اُسکو کن تشخیص و تحصیل کرے گا۔

(ب) وہ میعاد میں مقرر کرے جبکہ بابت تشخیصات محصول پٹواری اُن صورت یاے (مختلف) میں اثر پذیر ہوں گی بن کا ذکر تو لفظ "مالیت سالانہ" کے فقرہ (۲) مندرجہ دفعہ ۱۰ میں ہے۔

(ج) وہ مقدمات اور وہ شرائط اور وہ مدار مقرر کرے جنہیں اور جبکہ یا بندہ می سے اور جبکہ حضور میں احکام متعلقہ تشخیص یا تحصیل محصول پٹواری کا اپیل یا نظر ثانی ہوگا یا کی جاسکتی اور۔

(د) کسی جزو ملک اودھ کو تاثر تصدیق ہر اسے کہنے کرے یا کسی محال کو محصول پٹواری کے کل یا کسی جزو کے ادا کرنے کا مستوجب ہونے سے مستثنیٰ کرے اور اُس استثناء کو منسوخ کرے۔

دفعہ ۱۴- (۱) ملک اودھ کے واسطے ایک فنڈ قائم کیا جائیگا جو ملک اودھ کا پٹواری فنڈ کہلائیگا اور اُس میں رقم مندرجہ ذیل جمع کی جائیگی۔

(الف) آمدنی محصول پٹواری اور۔

(ب) وہ رقم امداد کہ ہر سال اس فنڈ میں امداد کی جائے گی۔ جو لوکل گورنمنٹ اُن محاصل عام میں سے جو اُس کے اختیار میں ہیں مقرر کرے۔

(۲) وہ فنڈ جو اس طرح قائم کیا جائیگا قطعاً اسی غرض میں تیار ہونے کے قابل ہوگا جس کا ذکر ضمن دفعہ عین ماسبق میں ہے۔

(۳) حساب فنڈ مذکور کا دل گورنمنٹ گزٹ سرکاری میں سالانہ مشہور کیا کرے گی۔

دفعہ ۱۵- (۱) زمیندار ہر ایسی اراضی کی بابت محصول پٹواری بوقت موجودہ واجب الادا ہو

مستحق ہوگا کہ اس اراضی کی رعیت (اسامی) سے اس قدر رسوم وصول کرے جس کا بعد ازین ذکر ہے یعنی -
 (الف) اگر لگان رعیت مذکور کا بذریعہ زر نقد ادا ہوتا ہو تو رسوم لگان مذکور پر بشرح ڈیڑھ پائی
 فی روپیہ لگان مذکور کے پائے۔

(ب) اگر اراضی بلا لگانی ہو یا اس کا لگان بذریعہ جنس (بٹائی) یا خدمت کے واجب الادا ہو تو
 رسوم حتی الامکان اس لگان زر نقد کے فی صد ایک کے مین سرج کے مساوی ہوگی جو از روئے تشخیص معقول
 و مناسب بابت اراضی مذکور کے واجب الادا ہو۔

(۲) رسوم بابت ایسی اراضی کے جس کا ذکر فقہ (ب) ضمن امین ہے اس طرح پر محسوب اور
 واجب الادا ہوگی جس طرح لوکل گورنمنٹ بذریعہ قواعد عام یا خاص متعلقہ امر پڑا کے مقرر کرے۔

دفعہ ۱۶ - تالشات واسطے دلایا نے کسی رقم بابت محصول پٹواری یادلا پانے رسوم متذکرہ دفعہ
 عین یا قبل کے یا زر نقد مساوی رسوم مذکور کے اور اپیل اور اور ایسی کارروائیاں جو تالشات مذکور سے
 پیدا ہوں اسی طرح پر قابل سماعت ہوں گی کہ گویا تالشات میں داخل تھیں جن کا ذکر دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ لگان
 ملک اودھ مصدرہ ۱۸۶۱ء میں ہے۔

دفعہ ۱۷ - یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلئے نہیں درج کی گئی۔

حصہ ۳

ممالک مغربی و شمالی و اودھ

دفعہ ۱۸ - جو اعداد لوکل گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کے پٹواری فنڈ اور ملک اودھ کے پٹواری
 فنڈ میں حسب دفعات ۱۸۶۷ء کے گئی وہ بلا منظوری ماقبل نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کے مجبوراً
 کسی سال میں ع - لاکھ روپیہ سے کم نہ ہوگی۔
 دفعہ ۱۹ - یہ دفعہ منسوخ شدہ ہے اسلئے نہیں درج کی گئی۔

نمبر ۳ بابت ۹۹

ایکٹ بغرض اجتماع و ترمیم قانون متعلقہ کورٹ آف وارڈس کے مالک مغربی و شمالی و اودھو میں
ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قانون متعلقہ کورٹ آف وارڈس مالک مغربی و شمالی و اودھو کا اجتماع اور
اس کی ترمیم کی جائے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے احکام قانونی حسب ذیل صادر کئے جاتے ہیں۔

باب
مراتب ابتدائی

دفعہ ۱۔ (۱) جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ کورٹ آف وارڈس مالک مغربی و شمالی و اودھو ۱۹۹۹ء
موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ ایکٹ ابتداً اس کل قلمرو سے جو بوقت موجودہ زیر انتظام نواب لفٹنٹ گورنر مالک مغربی
و شمالی و جیت کشتہ بہادر ملک اودھو کے ہو بہ استثنائاً رقبہ جات مصرحہ ضمیمہ اول کے متعلق ہوگا۔

لیکن لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ ذیل کل یا کسی جزو ایکٹ ہذا کو ان رقبہ جات
سے جو اس طرح مستثنیٰ کئے گئے ہیں متعلق کرے۔ اور
(۳) یہ ایکٹ فی الفور نافذ ہوگا۔

دفعہ ۲۔ (۱) وہ قوانین جنکی تصریح ضمیمہ دوم میں کی گئی ہے اس تحریر کی رو سے اس حد تک
منسوخ کیے جاتے ہیں جس کا ذکر ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم میں ہے۔

(۲) لیکن قوانین مذکور میں سے کسی کے بموجب کل قواعد جو مرتب ہوئے اور تقررات جو عمل میں آئے
اور اشتہارات و احکام جو جاری کئے گئے اور اقتدارات و اختیارات جو مفوض ہوئے اور پٹہ ہائے مستاجر کی اور
پٹے جو دئے گئے اور حقوق جو حاصل ہوئے اور ذمہ داریاں جو عائد ہوئیں اور اور چیزیں جو کی گئیں ان کی
نسبت جہاں تک ہو سکے یہ تصور ہوگا کہ وہ اس ایکٹ کے بموجب مرتب ہوئے اور عمل میں آئے اور
جاری کئے گئے اور مفوض ہوئے اور دیئے گئے اور حاصل ہوئے اور عائد ہوئیں اور کی گئیں۔

(۳) ہر قانون یا دستاویز کی جس میں قوانین مذکور میں سے کسی کا حوالہ ہو جان تک ہونے سے
یہ تعبیر کی جائیگی کہ اس میں اس ایکٹ یا اس کے مطابق کے جزو کا حوالہ ہے۔

دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا میں بجز اس کے کہ کوئی امر مفوض یا قریبہ عبارت میں متناقض اس کے ہو۔

(۱) ”بورڈ“ سے مراد بورڈ مال مالک مغربی و شمالی و اودھو ہے۔

(۲) ”مال“ کے وہ معنی ہوں گے جو لفظ مذکور کے لیے ان ایکٹ ہائے مالگڈاری اراضی

میں مقرر کئے گئے ہوں جو بوقت موجودہ مالک مغربی و شمالی و اودھو میں نافذ ہوں۔

(۳) ”درتعلقہ“ سے ایسا علاقہ موقوفہ اودھو مراد ہے جس سے ایکٹ علاقہ جات اودھو ۱۹۹۹ء

کے احکام متعلق ہوں۔

(۴) ”مالک“ سے ایسا شخص مراد ہے جو بحیثیت مالک کسی ممال یا تعلقہ میں کسی حق تملک کا استحقاق

رکھتا ہو۔

(۵) "وارڈ" سے ایسا مالک ناقابل مراد ہے جس کی ذات یا جائیداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو اور اُس میں ایسا مالک داخل ہے جس کی ذات یا جائیداد عدالت دیوانی کے حکم سے کلکٹو کی سپردگی میں رکھی گئی ہو یا جس کی جائیداد کی نسبت بموجب دفعہ ۹ اعلان کر دیا گیا ہو۔
(۶) "نابالغ" سے ایسا شخص مراد ہے جو حسب دفعہ ۳ ایکٹ سن بلوغ متعلقہ ہندوستان ۱۹۲۹ء میں بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔

باب

کورٹ آف وارڈس

دفعہ ۳۔ بورڈ مالک مغربی و شمالی وارڈ کے واسطے کورٹ آف وارڈس ہوگا
دفعہ ۵۔ جو اختیار کورٹ آف وارڈس کو مفوض ہوا ہے وہ تابع اختیار ضبط دیوانی لوکل گورنمنٹ کو ہوگا
دفعہ ۶۔ ایکٹ بلڈرز می اراضی مالک مغربی و شمالی ۱۹۲۹ء کی دفعات ۶ و ۷ و ۱۰ اجماعاً تک ہو سکے
بورڈ سے اُس حالت میں متعلق ہوں گی جب وہ حسب ایکٹ ہذا اختیار عمل میں لانا ہو۔
دفعہ ۷۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کل یا بعض اُن اختیارات کو جو اُس کو حسب ایکٹ ہذا مفوض ہوئے ہیں بذریعہ اُن قسموں کے کشنرون یا اُن اضلاع کے کلکٹوون کے جن میں اُس کے وارڈوں کی جائیداد کوئی جزو واقع ہو یا بذریعہ کسی اور ایسے شخص کے جسکو وہ اُس عرض کے لیے مقرر کرے عمل میں لائے۔

کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ کی منظوری سے وقتاً فوقتاً اپنے کسی اختیارات کو ایسے کشنرون یا کلکٹو یا اور شخص متذکرہ بالا کو سپرد کرے اور جائز ہے کہ کسی وقت اُس طرح کی منظوری سے اُس سپردگی کو منسوخ کر دے۔

باب

اشخاص اور جائیداد کا اہتمام حاصل کرنا

دفعہ ۸۔ مالک اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے ناقابل اُس صورت میں سمجھے جائیں گے جبکہ وہ -
(الف) نابالغ ہوں۔

(ب) ایسی عورت ہوں جنکو لوکل گورنمنٹ نے اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے غیر قابل قرار دیا ہو۔
(ج) ایسے اشخاص ہوں جنکو عدالت دیوانی مجاز نے قاتر العقل اور اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے غیر قابل تجویز کر دیا ہو۔

(د) ایسے اشخاص ہوں جنکو لوکل گورنمنٹ نے اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے غیر قابل قرار دیا ہو۔
(۱) بوجہ کسی نقص یا سبب معنوی یا مادی کے جو انکو اپنی جائیداد کے انتظام کے لیے ناقابل کر دے۔
دس بوجہ اس کے کہ اپنے کوئی جرم غیر قابل عفا ثابت ہوا ہو اور باعث بدعادت یا بدعملی اپنی جائیداد کا انتظام کرنے کے ناقابل ہوں۔

دفعہ ۹۔ مالک کو جائز ہے کہ لوکل گورنمنٹ سے اپنے جائیداد کے زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کو اپنے کے واسطے درخواست کرے اور لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ اس امر کی نسبت اطمینان کر لینے پر مقاصد کے لحاظ سے یہ تین مصلحت ہے کہ جائیداد کو کورٹ آف وارڈس کے انتظام میں لائے۔ اس امر کا اعلان کر دے۔

دفعہ ۱۰۔ ہر اعلان جو لوکل گورنمنٹ بوجیب دفعہ ۸ یا دفعہ ۹ کرے قطعی ہوگا اور اُس کی نسبت کسی عدالت دیوانی میں اعتراض نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۱۔ (۱) کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ حسب اقتضای اپنی رائے کے کسی ایسے مالک کی ذات یا جائداد یا دونوں کا جو بوجیب فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) دفعہ ۸ کے ناقابل ہو اور کسی ایسے مالک کی ذات کا جو بوجیب فقرہ (ب) یا فقرہ (د) دفعہ ۸ کے ناقابل ہو اہتمام حاصل کرے یا حاصل کرنے سے باز رہے۔

(۲) کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے مالک کی ذات اور جائداد کا جو بوجیب فقرہ (د) دفعہ ۸ ناقابل ہو اور کسی ایسے مالک کی جائداد کا جو بوجیب فقرہ (ب) یا فقرہ (د) دفعہ ۸ ناقابل ہو اہتمام حاصل کرے۔

(۳) کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ کسی ایسے مالک کی جائداد کا اہتمام حاصل کرے جس کی جائداد کی نسبت دفعہ ۹ کے بوجیب اعلان کر دیا گیا ہو۔

دفعہ ۱۲۔ اگر کورٹ آف وارڈس کے اس استحقاق کی نسبت کوہ کسی مالک ناقابل کی ذات یا جائداد کا اہتمام حاصل کرے یا رکھے مالک مذکور اعتراض کرے یا اگر وہ نابالغ یا فاقر العقل ہو اُس کی طرف سے کوئی شخص اعتراض کرے تو اُس مقدمہ کی کیفیت لوکل گورنمنٹ کو بھیجی جائیگی اور اُس کے متعلق اُس کا حکم قطعی ہوگا اور اُس کی نسبت کسی عدالت دیوانی میں اعتراض نہ کیا جائیگا۔

دفعہ ۱۳۔ جب کبھی کسی ملک کو یہ اطلاع ملے کہ کوئی مالک فوت ہو گیا ہے اور مشار الیہ اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھتا ہو کہ مالک مذکور کے وارث کو حسب دفعہ ۸ ناقابل تصور کرنا چاہیے (الف) تو مشار الیہ کو جائز ہے کہ وارث مذکور کی جائداد کی بطور چند روزہ سپردگی اور حفاظت کے واسطے ایسی تدابیر عمل میں لائے اور ایسا حکم صادر کرے جو مشار الیہ مناسب سمجھے اور (ب) اگر وارث مذکور نابالغ ہو تو مشار الیہ کو جائز ہے کہ اُس شخص کو اگر کوئی ہو جس کی سپردگی میں نابالغ ہو ہدایت کرے کہ اُسکو ایسے مقام اور وقت پر اور ایسے شخص کے روبرو جس کو مشار الیہ مقرر کرے پیش کرے یا پیش کرانے اور مشار الیہ کو جائز ہے کہ نابالغ کی چند روزہ سپردگی اور حفاظت کے واسطے ایسا حکم صادر کرے جو مشار الیہ مناسب سمجھے۔

اگر نابالغ کوئی عورت ہو جس پر روبرو عام کے حاضر ہونے کے لیے چہر کرنا نہیں چاہیے تو اُس پر اہتمام میں جو حسب فقرہ (ب) اُس کے پیش کرنے کے واسطے ہو یہ حکم ہونا لازم ہے کہ وہ مطابق رسوم اور رواج ملک کے پیش کی جائے۔

دفعہ ۱۴۔ جب کبھی کورٹ آف وارڈس کسی کی ذات یا جائداد کا اہتمام حاصل کرے تو لازم ہوگا کہ حاصل کرنے کا حکم گزٹ میں مشترک کیا جائے اور اُس میں اُس ضلع کی تصریح کی جائے جس کے مالک کو اہتمام سپرد کیا جائے گا۔

دفعہ ۱۵۔ (۱) وارڈ کی کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ ذریعہ اہتمام کورٹ آف وارڈس متصور ہوگی۔

(الف) در صورت ایسے مالکوں کے جو بوجیب فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) دفعہ ۸ ناقابل ہوں اہتمام حاصل کیے جانے کی تاریخ سے۔ اور

(ب) در صورت ایسے مالکوں کے جو بوجیب فقرہ (ب) یا فقرہ (د) دفعہ ۸ ناقابل ہوں

یا جنگی جائیداد کی نسبت دفعہ ۹ کے بموجب اعلان کر دیا گیا ہو لوکل گورنمنٹ کے اعلان کی تاریخ سے۔
 (۲) کلکٹر جائیداد مذکور کا قبضہ اور حراست اختیار کرے گا اور اُس کا انتظام مطابق اُن
 قواعد کے کرے گا جو دفعہ ۵۴ کے بموجب مرتب کیے جائیں۔
 (۳) کوئی جائیداد جو وارڈ کو بعد تاریخ (۱ اہتام) حاصل کیے جانے یا اعلان کے در اثنا
 ملے نہیہ اہتام کورٹ آف وارڈس سے بھی جائیداد۔
 (۴) کورٹ آف وارڈس کو جائیداد کے حساب اقتضائیں یعنی اسے تینری کے کسی ایسی
 جائیداد کا اہتام حاصل کرے یا حاصل کرنے سے باز رہے جو وارڈ سوا سے بذریعہ وارڈ کے اور
 طرح بعد تاریخ (۱ اہتام) حاصل کیے جانے یا اعلان کے حاصل کرے۔

باب ۳ قرضوں کا متحقق کیا جانا

دفعہ ۱۶۔ (۱) حسب دفعہ ۱۴۔ (۱) اشتہار کے شائع ہونے پر اُس ضلع کے کلکٹر کو جس کی
 تصریح محصول اہتام میں ہو یا کسی اور کلکٹر کو جس کو وارڈ آف وارڈس اس بارہ میں مقرر کرے
 لازم ہوگا کہ گزٹ میں ایک اطلاع زبان انگریزی میں اور زبان دیسی میں شائع کرے جس میں کل اشخاص
 کو جو بقابلہ وارڈ یا اُس کی جائیداد کے دعویٰ رکھتے ہوں یہ حکم دیا جائیگا کہ دعویٰ مذکور کی اطلاع بذریعہ
 تحریر کلکٹر مذکور کو تاریخ اشاعت اطلاع سے چھ مہینے کے اندر کریں۔
 (۲) لازم ہے کہ اطلاع ایسے مقامات میں اور ایسے اور طریقہ سے بھی شائع کی جائے جس کی
 نسبت کورٹ آف وارڈس بذریعہ حکم عام یا خاص ہدایت کرے۔
 دفعہ ۱۷۔ (۱) ہر دعویٰ دار کو لازم ہوگا کہ اپنے دعویٰ کے بیان کے ساتھ ہی اُس کی پوری
 تفصیلات پیش کرے۔

(۲) لازم ہے کہ ہر دستاویز (بشمول انڈیا مات کتب حساب کے) جس پر دعویٰ دار اپنا دعویٰ قائم کرتا ہو
 یا سپردہ اُس دعویٰ کی تائید میں اعتماد رکھتا ہو دعویٰ کے بیان کے ساتھ کلکٹر کے رو برو پیش کی جائے۔
 (۳) لازم ہے کہ ہر ایسی دستاویز کے ساتھ اُس کی ایک صحیح نقل ہو۔ کلکٹر کو لازم ہوگا کہ اصل
 دستاویز پر شناخت کی غرض سے نشان کرے اور اُس کے ساتھ نقل کی جانے اور مقابلہ کرنے کے بعد نقل کو رکھے
 اور اصل کو دعویٰ دار کو واپس کر دے۔

دفعہ ۱۸۔ (۱) کلکٹر کو لازم ہوگا کہ ہر کون سے دعویٰ گزار یا جزو منظور کیے جانے میں
 اور کون سے کلا یا جزو نامعلوم کیے جانے یا ہمیں اور جب مشار ایہ کے تصفیہ کورٹ آف وارڈس منظور کرے
 تو مشار ایہ کو لازم ہوگا کہ اُس کی اطلاع تحریری دعویٰ دار کو کر دے۔
 (۲) اس دفعہ کے کسی مضمون کے پر مبنی نہ بھیجے جائیں گے۔ کہ اُس سے کسی دعویٰ دار کو کسی دعویٰ
 کی نسبت کسی عدالت میں کارروائی جاری رکھنے یا دائر کرنے کی ممانعت نہ خواہ اُس دعویٰ کو کورٹ آف وارڈس
 منظور یا نامعلوم کرے۔

دفعہ ۱۹۔ (۱) وارڈ یا اُس کی جائیداد کے اوپر ہر دعویٰ کی نسبت جو علاوہ ایسے قرضوں کے ہو جو
 گورنمنٹ کو یا فنی ہوں یا علاوہ ایسی ذمہ داریوں کے ہو جو بحق گورنمنٹ عائد ہوتی ہوں۔ اور جس کی اطلاع
 حسب ضابطہ بموجب دفعات ۱۶ اور ۱۷ نہ دی گئی ہو۔ باوجود کسی قانون یا معاہدہ یا دیگر فیصلہ ثالثی کے جو

خلاف اس کے جو عرصہ مقررہ دفعہ ۱۶ کے ختم ہونے کی تاریخ سے سو ڈکھانا ملنا موقوف ہو جائیگا۔
 (۲) کل دعویٰ جنکی دفعات ۱۶ او ۱۷ کے بموجب اطلاع کی جائے کسی ایسے دعوے سے جس کی اصلاح اطلاع نہ کی گئی ہو پہلے واجب الادا ہوں گے۔
 مگر اول شرط یہ ہے کہ دعویٰ دار کافی وجہ دفعات ۱۶ او ۱۷ کے احکام کی تعمیل سے قاصر رہنے کی ظاہر کر سکے
 تو کلکٹر کو جائز ہے کہ چھ مہینے کی ميعاد متذکرہ بالا کے گزر جانے کی تاریخ سے اور عرصہ چھ ماہ کے اندر اس کے
 دعویٰ کو تسلیم کرے۔
 دوسری شرط یہ ہے کہ اگر دعویٰ دار اطلاع حسب دفعہ ۱۶ کی تاریخ پر نابالغ یا مجنون یا مجبوا الحواس ہو تو
 چھ مہینے کی ميعاد مذکور اس تاریخ سے گذرنی شروع ہوگی جس پر اسکی ناقابلیت جاتی رہے۔
 تیسری شرط یہ ہے کہ اس دفعہ کا کوئی مضمون کسی ایسے مرتب سے متعلق نہ ہوگا جو دار خود کی جائداد
 غیر منقولہ پر قابض ہو۔
 دفعہ ۲۰۔ اگر دعویٰ دار کسی دستاویز کو جو اسکے قبضہ یا اختیار میں ہو بموجب حکم دفعہ ۱۷ پیش نہ کرے
 تو وہ دستاویز وارڈ مذکور کے خلاف کسی ایسی نالاش میں شہادت میں قابل پذیرائی نہ ہوگی جو دعویٰ دار
 یا کوئی شخص جو اس کے ذریعے سے دعویٰ رکھتا ہو کسی ایسے دعویٰ یا ذمہ داری کے نافذ کرانے کے لیے جو دستاویز
 مذکور پر مبنی ہو یا جس کی اس دستاویز سے تائید ہوتی ہو رجوع کرے بجز اسکے کہ دستاویز مذکور کے کلکٹر کے رپورٹ
 پیش نہ کئے جانے کی وجہ کافی قابل اطمینان عدالت کے ظاہر کی جائے۔
 دفعہ ۲۱۔ لوکل گورنمنٹ کو جائز ہے کہ کسی شخص کو اختیارات کلکٹر حسب دفعات ۱۸
 ۱۹ و عطا کرے۔

باب ۵

ولایت اور انتظام

دفعہ ۲۲۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً یہ تجویز کرے کہ کس قدر رقم کسی وارڈ اور
 اس کے خاندان اور متعلقین کے مصارف کے نسبت دی جائیگی۔
 دفعہ ۲۳۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ ایسا حکم جو وہ مناسب سمجھے نسبت سکونت
 کسی وارڈ جنس مذکور کے جسکی ذات بوقت موجودہ اسکے زیر اہتمام ہو اور جس حالت میں کہ وہ نابالغ ہو
 نسبت اس کی تعلیم کے صادر کرے۔
 دفعہ ۲۴۔ (۱) کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ ایسے وارڈوں کی ذات کی خبر گیری کے واسطے
 جو نابالغ یا فاقر العقل ہوں یا کسی جسمانی یا ذہنی نقص یا سقم میں مبتلا ہوں و لیون کو مقرر کرے اور جائز
 ہے کہ ایسے ولیون کی نگرانی کرے اور ان کو موزول کرے اور کوئی تقرری کا کسی وارڈ کے واسطے
 جائز نہ ہوگا بجز اس صورت کے یا انصوفت تک کہ کورٹ آف وارڈس اسکو منظور کرے۔
 (۲) اس دفعہ کے بموجب ولی کے مقرر کرنے میں کورٹ آف وارڈس ایکٹ متعلقہ کاؤنٹین
 وارڈس کے ذریعے کے احکام کی پروسی کیے گی۔
 دفعہ ۲۵۔ جو ولی اس طرح مقرر کیا جائے اس کو وارڈ کی حراست سپرد کی جائیگی اور
 اسکو لازم ہوگا کہ وارڈ کی پرورش اور تنہا رہتی کے واسطے اور اگر وارڈ نابالغ ہو اس کی تعلیم اور دیگر
 ایسے امور کے واسطے جسکا حکم اس قانون ذاتی میں ہو جس کا وارڈ مذکور پر نافذ ہو مناسب بندوبست کرے

اور وہی مذکورہ کو لازم ہوگا کہ۔

(الف) ایسی ضمانت (اگر کچھ ہو) دے جو کورٹ آف وارڈس اس کے فرض کی ٹھیک انجام دہی کو سبب مناسب خیال کرے۔

(ب) ایسے حسابات پیش کرے جن کی کورٹ آف وارڈس ہدایت کرے۔

(ج) وہ بقایا ادا کرے جو بابت حسابات مذکور کے اُس سے یافتگی ہو۔

(د) بعد اس کے کہ وہ وہی نہ رہے اپنے ولی رہنے کے زمانہ میں اپنی وصولیابی اور اخراجات کی بابت

کورٹ آف وارڈس کو حساب دینے کا ہر دستور ذمہ دار رہے۔

(۵) کسی ایسے فعل کی نسبت جس میں ایسا خرچ ہو سکتا ہو جسکو پیشتر کورٹ آف وارڈس نے منظور نہ کر لیا ہو کورٹ آف وارڈس کی منظورگی کے واسطے درخواست کرے۔

(۶) ایسے مواقع کا جو وارڈ کی جائداد میں سے ادا کیے جائینگے مستحق ہو جو کورٹ آف وارڈس

اُس کے فرض کی انجام دہی میں اُسکی تندہی اور محنت کی بابت مناسب خیال کرے۔

دفعہ ۲۶۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کسی جائداد کی بابت جو اُس کے زیر اہتمام

ہو سربراہ کار (منیجر) مقرر کرے اور ایسے سربراہ کاروں پر نگرانی رکھے اور ان کو معقول کرے

دفعہ ۲۷۔ جس سربراہ کار کو کورٹ آف وارڈس مقرر کرے اُسکو اختیار ہوگا کہ جو اراضی

اُسکی تفویض میں ہو اُس کا زر لگان اور نیز تمام دیگر مبالغہ جو اُس وارڈ کو واجب الوصول ہوں جسکی

جائداد کا انتظام دہ کرتا ہے تحصیل کیا کرے اور ان کے بابت رسیدین دیا کرے۔

اور اُس کو جائز ہے کہ تحت نگرانی کورٹ آف وارڈس کے ایسے بیٹے اور بیٹیاں مستحق جرمی

کرے اور ان کی تجدید کرے جنکی میعاد سات برس سے زیادہ نہ ہو اور کل ایسے جائزہ فعال کرے

جسٹے لینے کا اختیار عام یا خاص طور پر کورٹ آف وارڈس نے واسطے عمدہ انتظام جائداد مذکور کے

اُس کو دیا ہو۔

دفعہ ۲۸۔ ہر سربراہ کار کو جسکو کورٹ آف وارڈس نے مقرر کیا ہو لازم ہوگا کہ اُس جائداد

کا جو اُس کی سپردگی میں رکھی جائے محنت اور دیانت سے انتظام کرے۔ اور مشارالیمہ کو لازم ہوگا کہ

(الف) ایسی ضمانت (اگر کچھ ہو جو کورٹ آف وارڈس مناسب خیال کرے واسطے ٹھیک

حساب دینے اُس شے کے دے جو اُسکو بابت لگان اور منافع اُس جائداد کے ملے جو اُس کے زیر

اہتمام ہو۔

(ب) حسابات ایسے نمونہ کے مطابق مرتب رکھے اور اُنکو ایسے اوقات پر پیش کرے

جیسی کہ کورٹ آف وارڈس ہدایت کرے

(ج) اُن کل مبالغہ کی نسبت جو اُسکو ملیں، اُس طرح عمل کرے جیسی کہ کورٹ آف وارڈس

ہدایت کرے۔

(د) کسی ایسے فعل کے واسطے جس میں جائداد پر ایسا خرچ ہو سکتا ہے جسکی کورٹ آف وارڈس

نے پیشتر منظور ہی صادر نہ کی ہو کورٹ آف وارڈس کی منظورگی کے واسطے درخواست کرے۔

(۵) ایسے مواقع کا جو جائداد مذکور میں سے ادا کیے جائینگے مستحق ہو جو کورٹ آف وارڈس

اُس کے فرض کی انجام دہی میں اُس کی تندہی اور محنت کی بابت مناسب خیال کرے۔

(۶) کسی ایسے نقصان کی بابت ذمہ دار ہو جو اُسکی غفلت سے یا اُس کے دیدہ و دانستہ

قصور سے پیدا ہو۔

(ز) بعد اس کے کہ وہ سربراہ کار نہ رہے اپنی سربراہ کاری کے زمانہ میں اپنی وصولیائی اور اخراجات کی بابت کورٹ آف وارڈس کو حساب دینے کا ذمہ دار رہے۔

دفعہ ۲۹۔ کسی ایسے ولی یا سربراہ کار کا تقرر جو حسب دفعہ ۳۲ یا ۲۶ مقرر کیا گیا ہو اس وقت ختم ہو جائیگا جب کورٹ آف وارڈس اس شخص کی ذات یا اس جائیداد کی نسبت اہتمام عمل میں لانا ترک کر دے جسکی بابت ولی یا سربراہ کار مذکور مقرر کیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۰۔ ہر ولی یا سربراہ کار یا اور ملازم کورٹ آف وارڈس کا مجموعہ تعزیرات ہند کے باب ۹ کی اغراض کے لیے سرکاری ملازم تصور ہوگا اور تعزیرات ہند میں جہد ۱۶۱ مجموعہ مذکور میں لفظ "سرکار" کی نسبت اس دفعہ کی اغراض کے واسطے یہ سمجھا جائیگا کہ اس میں کورٹ آف وارڈس داخل ہے۔
دفعہ ۳۱۔ ہر سربراہ کار یا اور ملازم کورٹ آف وارڈس کا جسکو کورٹ آف وارڈس کی بابت ذرا یا کفالت نامہ جات زر کے لینے یا رکھنے یا ملنے کی طرف سے کام یا کسی جائیداد پر اہتمام کورٹ آف وارڈس کا انتظام سپرد کیا جائے حسب مراد ایکٹ ۱۲۱ صدرہ ۱۸۵۷ سرکاری محاسب سمجھا جائیگا۔

دفعہ ۳۲۔ اگر کسی وارڈ کی ذات کا کوئی ولی یا اسکی جائیداد کا کوئی سربراہ کار کورٹ آف وارڈس نے مقرر نہ کیا ہو تو اس ضلع کا کلکٹر جسکی تصریح حکم حصول اہتمام حسب دفعہ ۱۴ میں کی گئی ہو یا کوئی اور کلکٹر جسکو کورٹ آف وارڈس اس بارہ میں مقرر کرے زیر احکام کورٹ آف وارڈس کسی ایسی چیز کے کرنے کا مجاز ہوگا جو کوئی ولی یا سربراہ کار بطور جائز کر سکتا۔

دفعہ ۳۳۔ کل مبالغہ جو سربراہ کار کو ملین ان اغراض میں جو بعد ازین مذکور ہیں مطابق ایسی ہدایات کے لگائے جائیں گے جو کورٹ آف وارڈس وقتاً فوقتاً اس بارہ میں کرے۔ ان اغراض کو جو قسم اول کے تحت میں داخل ہیں ان اغراض پر تقدیم دی جائیگی جو قسم دوم میں داخل ہیں اور سوائے اس صورت کے کہ کورٹ آف وارڈس اور طرح خاص طور پر باخصوص ہدایت کرے ان اغراض کو جو قسم دوم میں داخل ہیں ان اغراض پر تقدیم دی جائیگی جو قسم سوم میں داخل ہیں۔

قسم اول

ادا کیا جانا نکل ایسے مصارف کا جو وارڈ اور اس کے خاندان کی پرورش اور تعلیم کے واسطے اور وارڈ کی جائیداد کے انتظام اور نگرانی کے واسطے ضروری ہوں۔ اور

ادا کیا جانا مالگڈاری سرکاری کی اقساط کا اور کل محصولات (البواب) اور دیگر مطالبہ جات عامہ کا جو وقتاً فوقتاً جائیداد مذکور یا اس کے کسی جہد کی نسبت واجب الادا ہوں۔

قسم دوم

ادا کیا جانا نکل لگان اور محصولات اور دیگر مطالبہ جات کا جو کسی ایسی جائیداد کی نسبت جو منجانب وارڈ قبضہ میں ہو کسی زمیندار اعلیٰ کو واجب الادا ہوں۔

ادا کیا جانا ایسے فرضہ جات کا جو وارڈ کے ذمہ واجب الادا ہوں۔

ادا کیا جانا نکل مصارف کا جو عدالتہ سے دیوانی میں یا اور طرح وارڈ کی اغراض کی حفاظت کے واسطے ضروری ہوں۔

علاقہ جات اور عمارات اور دیگر جائیداد غیر منقولہ کو عمدہ حالت میں قائم رکھنا اور ایسے ساز و سامان اور
لوازم اور جانورون اور دیگر جائیداد منقولہ کو جو وارڈ کی ملکیت ہوں بطور مناسب قائم رکھنا۔ اور
اد کیا جانا وارڈ اور اس کے خاندان کی رسوم مذہبی کے ایسے مصارف کا اور ایسے مذہبی اور غیر رانی
اور دیگر مواب کا اور ایسے عطیات شایان حیثیت خاندان وارڈ کا جنکے ادا کیے جانے کی کورٹ آف وارڈس
اجازت دے۔

قسم سوم

وارڈ کے اسامیون میں مصیبت کا انسداد اور رفع کرنا۔
وارڈ کی اراضی اور جائیداد کی ترقی حیثیت اور وارڈ اور اسکی جائیداد کو عمدہ مآقع پہنچانا۔
اور جائیداد اراضی یا مکان کا خریدنا اور سود پر روپیہ کا لگانا بکالت پراسیوری ٹوٹ اور ڈبچہ
اور اسٹاک اور دیگر کفالت نامہ جات محمدیہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے۔ یا یا نڈ
اور ڈبچہ اور اینوٹیٹی کے جن کاروپیا اپہریٹیل پارلیمنٹ کی تجویز سے ملک ہند کی آمدنی سے واجب
قرارد کیا ہو۔ یا اسٹاک یا ڈبچہ یا حصص ریلوے کمپنی یا اور کمپنیوں کے جنکے سود کے ادا کی صاحب
سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل نے ذمہ داری کی ہو۔
یا ڈبچہ یا اور کفالت نامہ جات زر نقد کے جو کسی مجمع و اصنعان قانون منعقدہ برٹش انڈیا کے کسی ایکٹ
کے اختیار کے بموجب کسی جامعہ میونسپل یا کسی جامعہ امانت داران ہند کی تجویز سے یا اسکی ادا کئے گئے ہوں
یا ایسے اور کفالت نامہ جات یا اسٹاک یا حصص کے جنکی ذمہ داری جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس
کونسل یا وکل گورنمنٹ نے کی ہو جو کورٹ آف وارڈس کو مناسب معلوم ہوں۔
یا بہن جائیداد غیر منقولہ کے۔
دفعہ ۳۴۔ وارڈ کو اس امر کی قابلیت تہ ہوگی کہ۔

(انت) اپنی اس جاداد کے کسی جز کو جو زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہون منتقل کرے یا اسپر
کوئی مواخذہ یا استحقاق عاید کرے یا کوئی ایسا معاہدہ کرے جس سے وارڈ مذکور پر زر کی ذمہ داری عاید
ہو سکتی ہو۔

لیکن اس فقرہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اس سے وارڈ کی اس قابلیت پر اثر پہنچتا ہے جو اسکو
معاہدہ ازدواج کرنے کی نسبت ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وارڈ یہ لائق اس کے کسی قسم کی زر کی ذمہ داری اپنے اپنے
عائد نہ کرے گا بہ استثناء ایسی ذمہ داری کے جو کورٹ آف وارڈس اس قانون ذاتی پر جس کا وارڈ پابند ہو
اور وارڈ کے درجہ اور حیثیت پر لحاظ کر کے بذریعہ تجویز معقول قرار دے۔

(ب) بلا رضامندی کورٹ آف وارڈس کے متنبی کرے یا تجویز یا تقریری اجازت متنبی کرنے کی دے۔
(ج) بلا رضامندی کورٹ آف وارڈس کے اپنی جائیداد کو بذریعہ وصیت علیحدہ کرے۔
مگر اول شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ بموجب فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) اپنی
رضامندی اس حالت میں نہ روکے جب کہ وہ تہمت یا انتقال وصیتی اس قانون ذاتی یا قانون خاص
سے فلات نہ ہو جو وارڈ سے متعلق ہو اور یہ احتمال نہ معلوم ہوتا ہو کہ اس سے جائیداد پر روپیہ کی زیریاری
پیدا ہوگی یا عامہ کی نظر میں خاندان کا رسوخ یا اغرا ز کم ہو جائیگا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ فقرات (ب) و (ج) کے احکام کسی ایسے مالک سے متعلق نہ ہوں گے جسکی

جائداد کی نسبت دفعہ ۹ کے بموجب اعلان کر دیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۵۔ کورٹ آف وارڈز کو جائز ہے کہ کل یا جزو کسی جائداد کا جو اسکے زیر اہتمام ہو رہن یا بیع کرے اور جائز ہے کہ جائداد مذکور کے کل یا جزو کے پٹے یا پٹے ہائے مستاجر کی ایسی معاہدوں کے لیے دے جو وہ مناسب سمجھے اور جائز ہے کہ لگان یا اور رقوم یا فتنی کی ایسی معافی کرے اور عموماً ایسے احکام صادر کرے اور ایسے افعال عمل میں لائے جو متناقض احکام ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ نافذ الوقت کے نہ ہوں جو اس کی تجویز میں وارڈز کے نفع کے واسطے یا جائداد کے فائدہ کے واسطے ہوں۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی جائداد جو بموجب دفعہ ۹ کورٹ آف وارڈز کے زیر اہتمام رکھی گئی ہو کلاً یا جزوً بلکہ رضامندی مالک کے فروخت نہ کی جائے گی الا اس بنا پر کہ وہ قرضہ جات اور ذمہ داریاں جنکا مواخذہ جائداد پر ہوا ایسی ہیں کہ ان کا ایک مدت معقول کے اندر بیاہ کیا جانا غیر ممکن ہے اور بموجب دفعہ ۳۱ جائداد مذکور کا چھوڑا جانا بوجہ ان معاہدات یا قراردادوں کے یا بوجہ ان ذمہ داریوں کے جو کورٹ آف وارڈز کے اہتمام کے زمانہ میں کی گئی یا اختیار کی گئی ہوں خلاف صحت ہے۔

دفعہ ۳۶۔ (۱) باوجود کسی امر کے جو خلاف اس کے ایکٹ ۱۲۱۱ء (ایکٹ لگان مالک مغربی و شمالی) یا ایکٹ ۲۳۱۱ء (ایکٹ لگان ملک اودو) میں مندرج ہو جائز ہے کہ بقا یا لگان کی جو مالکان شکلی یا مستاجرین یا اسامیوں کے ذمہ نسبت جائداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈز کے واجب الادا ہو (خواہ لگان مذکور قبل یا بعد اہتمام لینے کورٹ آف وارڈز کے واجب الادا ہو ابھو)

زیر احکام کلکٹر اس ضلع کے جس میں جائداد مذکور واقع ہو بطور بقایا سے مالکذاری اراضی کسی ایسے طریقے سے وصول کی جائے جس سے بقایا سے مالکذاری اراضی بوقت موجودہ وصول کی جاسکتی ہو۔

(۲) اس دفعہ اور تین دفعات عین مابعد کے کسی مضمون سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ کلکٹر کو بموجب دفعہ ۱۵۸۔ ایکٹ مالکذاری ملک اودو ۱۹۱۱ء کسی ایسی صورت میں جس سے دفعہ مذکور متعلق ہو کارروائی کرنے کی ممانعت ہے۔

دفعہ ۳۷۔ (۱) جب کوئی کلکٹر دفعہ عین مابعد کے بموجب کارروائی کرنے کی تجویز کرے تو مشاورت الیم کو لازم ہوگا کہ اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ بقایا سے واجب الوصول ہے اور اس کے ادا کرنے کے واسطے مطالبہ کیا گیا ہے ایک ساریٹیفکٹ عطا کرے جس میں رقم واجب الوصول ہے اور وہ شخص درج ہو جس سے رقم مذکور واجب الوصول ہو اور ساریٹیفکٹ مذکور بجز اس کے کہ اس ایکٹ میں اور نچ پر حکم ہو ان امور کا ثبوت قطعی ہوگا جو اس میں درج ہوں۔

(۲) ساریٹیفکٹ بابت تعداد زر کل ایسی بقایا اور سود کے ہوگا جو ایکٹ لگان مالک مغربی و شمالی ۱۹۱۱ء یا ایکٹ لگان ملک اودو ۱۹۱۱ء کے بموجب یا فتنی اور قابل وصول ہو اور اس کی نسبت رسوم عدالت اسی قدر تعداد زر کی واجب الادا ہوگی جو ایکٹ رسوم عدالت نافذ الوقت کے بموجب اسی قدر تعداد زر کے عوضی و عوی زیر دفعہ ۳۷ و ۳۸ (الف) ایکٹ لگان مالک مغربی و شمالی ۱۹۱۱ء یا دفعہ ۱۰۸ (الف) (۲) ایکٹ لگان ملک اودو ۱۹۱۱ء کی نسبت واجب الادا ہو اور جائز ہے کہ اس رسوم عدالت کی رقم اس تعداد زر میں جس کی بابت ساریٹیفکٹ دیا جائے داخل کر دی جائے۔

دفعہ ۳۸۔ (۱) اگر وہ شخص جس کا نام ساریٹیفکٹ میں درج ہو تعداد زر مندرجہ ساریٹیفکٹ یا اسکے کسی جزو کی بابت اپنی ذمہ داری سے انکار کرے تو انکو جائز ہے کہ اس کی اطلاع پانے سے

تیس دن کے اندر یا اگر کوئی اطلاع نہ دی جائے تو تیس دن کے اندر بعد اس کے کہ کسی کارروائی کا بغرض وصولی
تعداد ذریعہ یا نفاذ ساریٹیفکٹ کے اجراء کیا جائے ایک عرضی کلکٹر کے حضور میں بہ اندراج وجوہ اپنے
انکار کے پیش کرے۔

(۲) کلکٹر کو جائز ہے کہ۔

(۱) ایسی عرضی کو سرسری طور پر نامنظور کرے۔ یا

(۲) بعد ایسی تحقیقات کے جو مشار الیہ مناسب سمجھے ساریٹیفکٹ مذکور کو ترمیم یا منسوخ
کرے یا اسکے اجراء کو ایسے عرصہ کے لیے جو وہ مناسب سمجھے ملتوی کر دے۔ یا

(۳) ساریٹیفکٹ اور عرضی مذکور کو کسی ایسی عدالت لگان میں جو اختیار سماعت رکھتی ہو
اس غرض سے بھیجے کہ اس کی نسبت بطور نالاش مابین سربراہ کار اور عرضی دہندہ کے عمل کیا جائے
اور اسکے بعد ساریٹیفکٹ کی نسبت بطور ایسے عرضی دعویٰ کے عمل کیا جائے جو بموجب ایکٹ لگان
مالک مغربی و شمالی اسیٹ لگان ملک اودھ ۱۹۱۱ء کے تحت مندرجہ ذیل کے مطابق پیش کیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۹۔ (۱) کسی شخص کو جس نے پچھلی دفعہ کے بموجب عرضی پیش کی ہو (الف) اگر وہ
عرضی بموجب فقرہ (۱) نامنظور رہی ہو یا (ب) اسکے قابل اطمینان بموجب فقرہ ۳ منسوخ یا
ترمیم نہ کی گئی ہو یا (ج) بموجب فقرہ ۳ عمل کیے جانے کے واسطے نہ بھیجی گئی ہو۔ جائز ہے کہ اگر وہ
تعداد ذریعہ ساریٹیفکٹ یا اسکے کسی جزو کے ادا کرنے کی ذمہ داری سے انکار کرتا ہو اور اس کو زیر
اعتراض جو بذریعہ تحریر وقت ادا کیا گیا ہو ادا کر دے تو ایک نالاش دیوانی واسطے وصولی یا تعداد ذریعہ اسکے
جزو کے جو اس طرح ادا کیا گیا ہو دائر کر دے۔

(۲) ایسی نالاش میں دعویٰ کو جائز ہے کہ باوجود کسی مضمون مندرجہ دفعہ ۳ کے کسی ایسے امر کی نسبت
جو ساریٹیفکٹ میں درج ہو شہادت دے۔

دفعہ ۴۰۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے عملوں کے مقرر کیے جانے اور ایسے
مصارف کے عائد کیے جانے کا حکم دے جو وہ اپنے زیر اہتمام اشخاص اور جائدادوں کی خبر گیری اور انتظام
کے لیے اور ایکٹ ہڈائی عموماً کل اغراض کے لیے ضروری خیال کرے اور جائز ہے کہ ایسے مصارف کے
عموماً وارڈ کی جائداد سے لیے جانے کا یا کسی ایسی ایک یا زیادہ جائدادوں میں سے جسکی یا جنکی اغراض کے
لیے عملہ ہائے مذکور مقرر ہوں یا مقرر ہوئے ہوں یا مصارف مذکور عائد ہوئے ہوں لے جانے کا حکم دے۔

باب

اہتمام سے اشخاص کا اور جائداد کا چھوڑا جانا

دفعہ ۴۱۔ کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ کسی شخص یا جائداد کو کسی وقت اپنے اہتمام سے
چھوڑ دے۔

اول شرط۔ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہو گا کہ بلا منظور یا مقبل لوکل گورنمنٹ کے
کسی ایسی جائداد کو نہ چھوڑے جس کا مالک بموجب دفعہ ۸ فقرہ (ب) یا فقرہ (د) غیر قابل
اسکی نسبت بموجب دفعہ ۱۱ (ب) ان کر دیا گیا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہو گا کہ بلا منظور یا متذکرہ بالا کے اس طرح کسی جائداد
کو نہ چھوڑے جبکہ ان ترضیبات اور ذمہ داریوں کے نینڈانے کے واسطے جنکا مواخذہ

جامداد مذکور پر ہوتا ہے عمل میں لائی گئی ہوں اور ان کا بیٹا نامکمل نہ ہوا ہو۔
 تیسری شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ بلا منظور سی متذکرہ بالا کے بعد گزر جانے ایک
 سال کے تاریخ اشتہار حسب دفعہ ۴۷ سے کسی جا پیدا کو اس بنا پر نہ چھوڑے کہ وہ قرضہ جات اور ذمہ داریوں
 جنکا مواخذہ اُسپر ہے ایسے اور ایسی بین کہ ان کا حصہ معقول کے اندر بیٹا یا جانا نامکمل ہے۔ اور
 چوتھی شرط یہ ہے کہ کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ ایسے شخص کی جامداد کو جو بوجب دفعہ ۸ فقرہ (ج)
 غیر قابل ہو اسوقت تک نہ چھوڑے جب تک کہ اختیار رکھنے والی عدالت دیوانی کو اطلاع دے دیے جانے
 کے بعد دو مہینے نہ گزر جائیں۔

دفعہ ۴۲ - (۱) جب کوئی وارڈ قوت ہو جائے یا جب کوئی وارڈ جو بوجب فقرہ (الف) یا فقرہ
 (ج) دفعہ ۸ کے غیر قابل ہو تب اس کے ان قرضہ جات اور ذمہ داریوں کا جنکا مواخذہ جامداد پر ہونا چاہتا
 مکمل ہو جائے غیر قابل نہ رہے تو کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ خواہ جامداد مذکور کو چھوڑ دے خواہ اُسکو
 اپنے زیر اہتمام اسوقت تک رکھے جب تک کہ وہ قرضہ جات اور ذمہ داریوں کا بیٹا پیدا نہیں۔

(۲) اگر کورٹ آف وارڈس اہتمام قائم رکھے تو وہ شخص جو جامداد کی نسبت جانشین ہو یا وہ شخص
 جو غیر قابل نہ رہا ہو اس امر کا مجاز نہ ہوگا کہ جب تک وہ جامداد زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس رہے اُسکے کسی جز
 کو منتقل کرے یا اُسپر کوئی مواخذہ یا اُسکے متعلق کوئی حق پیدا کرے۔

دفعہ ۴۳ - (۱) جب کورٹ آف وارڈس کسی نابالغ کی ذات اور جامداد کو اپنے اہتمام سے
 چھوڑنا تجویز کرے تو کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ ایسے چھوڑنے سے پہلے بذریعہ حکم تحریری کسی شخص
 کو نابالغ مذکور کی ذات یا جامداد یا دونوں کا ولی مقرر کرے۔

(۲) ایسا نظر اس چھوڑے جانے کی تاریخ سے اثر پذیر ہوگا۔
 (۳) اس دفعہ کے بوجب ولی کے مقرر کرنے میں کورٹ آف وارڈس کو لازم ہوگا کہ ایکٹ گارڈین
 و وارڈ مسدرہ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۷ اس کے احکام کی پیروی کرے۔

(۴) ہر ایسے ولی کو وہی حقوق حاصل ہوں گے اور وہ اُنہیں فرائض اور ذمہ داریوں کا پابند
 ہوگا کہ گویا وہ بوجب ایکٹ گارڈین و وارڈ مسدرہ ۱۹۹۱ء مقرر کیا گیا تھا۔

دفعہ ۴۴ - جب بھی کسی وارڈ کے فوت ہونے پر وارڈ کی جامداد یا اُسکے کسی جز کی جانشینی کی نسبت نزاع
 ہو یا کوئی دعویٰ دائر ہو تو کورٹ آف وارڈس کو جائز ہے کہ یا تو یہ ہدایت کرے کہ جامداد مذکور یا اسکا جز کسی شخص کو جو
 جامداد کی نسبت دعویٰ رکھتا ہو حوالہ کر دی جائے یا کر دیا جائے یا جامداد مذکور کا اہتمام اسوقت تک رکھے جب تک کوئی
 دعویٰ اراپنا حق جا پیدا نہ کرے کی نسبت عدالت دیوانی مجاز میں ثابت نہ کر دے۔

دفعہ ۴۵ - جب بھی کورٹ آف وارڈس کسی مالک کی جامداد کو اپنے اہتمام سے چھوڑے تو کورٹ آف
 وارڈس کو لازم ہوگا کہ مالک مذکور کو کل دستاویزات حقیقت اور کل کاغذات اور حسابات (بہ استثناء سے کاغذات سرکاری
 کے) اور جامداد مذکور سے متعلق ہونے والے حوالہ کر دے۔

دفعہ ۴۶ - جب بھی کورٹ آف وارڈس کسی شخص کی ذات یا جامداد کو اپنے اہتمام سے چھوڑ دے
 تو لازم ہوگا کہ اُس چھوڑے جانے کے امر کی مستحضر کورٹ میں کی جائے۔

باب
نانات

دفعہ ۲۷ - لازم ہے کہ کسی ایسے اختیار تیزی کے عمل میں لائے جانے کی نسبت جو لوکل گورنمنٹ یا کورٹ آف وارڈس کو اس ایکٹ کے ذریعہ سے معوض ہوا ہو کوئی عدالت دیوانی اعتراض نہ کرے۔
 دفعہ ۲۸ - لازم ہے کہ کوئی نامش بہ تعلق ذات یا جائیداد کسی وارڈ کے کسی عدالت دیوانی میں دائر نہ کی جائے تا وقتیکہ جب اطلاع تحریری بہ اندراج نام و مقام سکونت اس شخص کے جو دعویٰ ہونا چاہتا ہو اور بہ اندراج بناس دعویٰ اور اس دائرہ کے جبکہ وہ دعویٰ کرتا ہو کلگری منٹ علاقہ کو جال کر دی گئی ہو یا اسکے دفتر میں ہیو بنیادی گئی ہو اسکے بعد دو مہینے گذر جائیں۔ اور لازم ہوگا کہ عرضی دعویٰ میں یہ بیان مسدوح ہو کہ ایسی اطلاع اس طور پر جوال کی گئی یا ہیو بنیادی گئی ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسی نامش کی صورت میں جسکی حد سامت کی مسیاد اشتہار حسب دفعہ ۲۷ کی تاریخ سے تین مہینہ کے اندر گزار جائیگی اس دفعہ کے بموجب اطلاع دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔
 دفعہ ۲۹ - لازم ہوگا کہ ہر وارڈ عدالت دیوانی میں اپنی جائیداد کے منٹ کلگری کے ذریعہ سے نہ اور طرح پر نامش کرے اور کلگری کے نام سے نہ اور طرح پر اسمبر نامش کی جائے۔

دفعہ ۵۰ - (۱) جو کوئی سوال دیا یا زیادہ وارڈ دن کے درمیان اس قسم کا پیدا ہو کہ اسکی نسبت عدالت دیوانی کی تجویز حسب باب ۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی قریب مصلحت ہو تو کورٹ آف وارڈس کو جو لوکسٹا کلگری منٹ جائیداد ہر دو کسی وارڈ مذکور کے کارروائی کرے گی قانوناً جائز ہوگا کہ حسب دفعہ ۵۲ مجموعہ مذکور اس عدالت میں جو اختیار رکھتی ہو ایک بیان بہ اندراج امر یا امور تصفیہ طلب کے داخل کرے۔

(۲) جب ایسا بیان داخل کر دیا جائے تو عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ ہر وارڈ کے واسطے جو علیحدہ عرض رکھتا ہو ولی دوران مقدمہ مقرر کرے اور ایسے دلیوں کو لازم ہوگا کہ بعد تقریباً بندی عام نگرانی کورٹ آف وارڈس کے مقدمہ کی پیروی کریں۔

(۳) اسکے بعد عدالت دیوانی کو لازم ہوگا کہ اس مقدمہ کی سماعت اور تصفیہ کی کارروائی اس طریقہ کے مطابق کرے جسکا حکم باب ۳۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں نسبت سماعت اور تصفیہ ان مقدمات کے ہے جو اس کے واسطے حسب باب مذکور بیان کیے جائیں۔

دفعہ ۵۱ - (۱) لازم ہے کہ کوئی نامش یا درخواست یا اور کارروائی منجانب یا منجلاں کسی دائرہ کے عدالت مال میں دائر نہ کی جائے الا منجانب یا منجانب اس سربراہ کار یا کلگری کے جسکے اہتمام میں وارڈ مذکور کی جائیداد ہو۔

(۲) جس سربراہ کار کو کورٹ آف وارڈس نے مقرر کیا ہو اسکو جائز ہے کہ بیان بندی نگرانی کلگری مذکور کے یا جس صورت میں کہ کوئی سربراہ کار نہ ہو کلگری مذکور کو جائز ہے کہ اس جائیداد کے متعلق جو اسکو سیر ہوئی ہو نامش یا درخواست یا اور کارروائی عدالت مال میں دائر کرے یا انکی جو ایدہ کرے یا انکی نسبت رجسٹری آف اس کے یا اور طرح پر عمل کرے۔

باب متفرقات

دفعہ ۵۲ - (۱) کل ایسی دستاویزات یا معاہدات یا اور شیعہ جات میں جنکی حسب احکام دفعہ ۵۳ تکمیل کی جائے جس حالت میں کہ وہ شخص جسکا نام بہ حالت دیگر بطور انتقال کنندہ خارج کیا جانا کوئی وارڈ ہو جائز ہے کہ

کورٹ آف وارڈس کا نام بطور انتقال کنندہ از طرف وارڈ مذکور درج کیا جائے اور جس حالت میں کہ منتقل الیہ وارڈ ہو جائے کہ بذاتہ اس وارڈ کا نام بطور منتقل الیہ درج کیا جائے۔

(۲) کورٹ آف وارڈس کو اختیار ہوگا کہ کسی وارڈ کے معاہدات کرے اور معاہدات مذکور کورٹ آف وارڈس پر صرف اس عرصہ تک جب تک کہ وارڈ مذکور کی ذات یا جائیداد اسکے زیر اہتمام رہے اور صرف تا حد جائیداد مذکور کے واجب الاتباع رہیں گے۔ اور معاہدات مذکور وارڈ پر بعد اسکے کہ کسی ذات اور جائیداد اہتمام سے چھوڑ دی گئی ہو واجب الاتباع رہیں گے۔

(۳) جب انتقال کنندہ اور منتقل الیہ دونوں وارڈ ہوں تو کورٹ آف وارڈس کو اختیار ہوگا کہ منتقل انتقال کنندہ اور منتقل الیہ ہر دو کے فرداً فرداً معاہدات کرے۔

(۴) یہ دفعہ کل دستاویزات اور معاہدات اور دیگر وثیقہ جات متذکرہ بالا سے متعلق ہوگی خواہ انکی تکمیل قبل یا بعد شروع نفاذ ایکٹ ہذا کی گئی ہو۔

دفعہ ۵۔ حائز ہے کہ جو خرچ کورٹ آف وارڈس پر اپنے زیر اہتمام کسی جائیداد کی نسبت عاید ہوا ہو وہ بعد چھوڑے جانے جائیداد مذکور کے بطور ایسی بقایا سے، گلزاری اراضی کے جو جائیداد مذکور کی بابت واجب الادا ہو وصول کیا جائے۔

دفعہ ۵۔ پورڈ کو حائز ہے کہ منظور می ماقبل لوکل گورنمنٹ کے قواعد جو ایکٹ ہذا کے متنقض نہ ہوں امور مندرجہ ذیل کی نسبت مرتب کرے۔

(الف) نسبت مضابطہ انتظام ایسی جائیداد کے جو زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس کے ہو۔ اور
(ب) عموماً نسبت ہدایت کل اشخاص کے کل کارروائیوں میں جو حسب ایکٹ ہذا ہوں اور
نسبت تمیز کیے جانے احکام ایکٹ ہذا کے۔

ضمیمہ اول

رقبہ جات

علاقہ خاندان ہمارا جہ بنارس جس میں برگز جات مندرجہ ذیل شامل ہیں۔ بعد وہی و کھیڑا
منگور واقع ضلع مرزا پور اور کسور راجہ واقع ضلع بنارس۔

ضمیمہ دوم
قوانین منسوخ شدہ

نمبر اور سال	نام	کس قدر منسوخ ہوا
۱۹-۱۸۶۳ء	ایکٹ مالگزارمی اراضی مالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۶۳ء	باب ۶ (کل اور دفعہ ۳۸۱ فقہہ (ک)
۱۶-۱۸۶۶ء	ایکٹ مالگزارمی اراضی مالک اودھ مصدرہ ۱۸۶۶ء	باب ۸ (کل)
۸-۱۸۶۹ء	ایکٹ مالگزارمی اراضی مالک مغربی و شمالی مصدرہ ۱۸۶۹ء	دفعات ۸ تا ۱۸ تا ۲۴ بشمول ہر دو
۲۰-۱۸۶۹ء	ایکٹ ستماقہ مالک مغربی و شمالی داروہ مصدرہ ۱۸۶۹ء	دفعات ۲۸ تا ۳۱ بشمول ہر دو

متمم بہر بابت ۱۹۰۱ء

ایکٹ بغرض ترمیم ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۹۰۶ء و ایکٹ قوانین

ملک اودھ ۱۸۷۶ء

یہ گادیہ امر قریب مصلحت ہے کہ ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۷۶ء اور ایکٹ قوانین ملک اودھ ۱۸۷۶ء کی ترمیم کی جائے۔ لہذا اس سخر کر کے رو سے حسب ذیل احکام قانون صادر کیے جائے ہیں۔
 دفعہ ۱۔ جائز ہے کہ یہ ایکٹ بنام ایکٹ ۱۸۷۶ء مرمم ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۷۶ء موسوم کیا جائے اور یہ ایکٹ تاریخ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے نفاذ پذیر ہو جائیگا۔

ترمیم ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۷۶ء

دفعہ ۲۔ ایکٹ لگان ملک اودھ ۱۸۷۶ء کی دفعہ ۷ کے بعد دفعہ مندرجہ ذیل داخل کی جائیگی۔
 "دفعہ ۷۔ (الف) (۱) ہر مالک یا مالک ادنیٰ جس کے حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنیٰ جیسی کہ صورت ہو۔ واقع کسی محال یا اسکے کسی جزو کے خواہ وہ اسکے کسی حصہ میں ہوں یا اسکے کسی خاص رقبہ میں ہوں۔ تاریخ یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو اسکے بعد منتقل ہو جائیں۔
 خواہ بذریعہ نیلام اجرت گیری یا حکم کسی عدالت دیوانی یا مال کے یا بطور ایسے انتقال کے جو اپنی خواہش سے کیا جائے اور جو بذریعہ مہیا یا بذریعہ مبادلہ یا جن حصہ داران محال مذکور کے نہ کیا جائے۔

اپنی آرائشی سیر اور اس آرائشی سیر کے وسیلے وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہو رعیت (آسامی) حقدار قبضہ داری (دخیاکاری) ہو جائیگا اور وہ سخی اسکا ہوگا کہ اسکا ایسے لگان پر قبضہ رکھے جو اس شرح سے سخی یا فی روپیہ چار آنہ کم ہوگا جو رعایا سے غیر حقدار قبضہ داری سے قریب رجوار کی ویسی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدہ کنائی کی بابت عموماً قابل ادا ہو۔

(۲) زمین بھوگ مندرجہ (۱) میں انتقالی (دفعہ مذکور کے مطابق) انتقال سمجھا جائیگا۔

(۳) اگر کسی مالک یا مالک ادنیٰ کے حصہ واقع کسی محال یا اسکے کسی حصہ کا صرف کوئی جزو اس شرح منتقل کیا جائے تو مالک یا مالک ادنیٰ مذکور اپنی آرائشی سیر کے اور اس آرائشی سیر کے وسیلے وہ تاریخ انتقال پر برابر بارہ برس سے کاشت کرتا رہو رعیت (آسامی) حقدار قبضہ داری ہو جائیگا اور اسکے حصہ کے جزو مذکور سے متعلق یا متنازع۔

(۴) ہر ایسا رعیت۔ اور ہر رعیت جسکو حق قبضہ داری حسب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ قوانین ملک اودھ ۱۸۷۶ء حاصل ہو رعیت (آسامی) ساقط الملکیت کہلائیگا۔ اور اسکو وہ کل حقوق حاصل ہوں گے اور وہ ان کل ذمہ داریوں کا پابند ہوگا جو رعایا سے حقدار قبضہ داری کو بذریعہ اس ایکٹ کے عطایے گئے اور زمین فائدہ کنائی ہیں۔

(۵) کلکتہ کولام ہوگا کہ ایکٹ مالگاری آرائشی مالک معزل شمالی و اودھ معصومہ مشرقی کی دفعہ ۳ کے بموجب اس آرائشی کی زمین ایسا حق قبضہ داری حاصل ہو جائے مراعیت کر دے اور وہ لگان جو اسکی بابت قابل ادا ہو کر کر دے۔

(۶) اس دفعہ کے کسی امر سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اس سے کسی مالک کے اس حق میں کوئی کمی کر دی گئی ہے کہ بطور فغانی منتقل کرنے کے وقت اپنی سیر میں ایسے حقوق ملکیت یا حقوق ملکیت ادنیٰ قائم رکھے اور زمین خد کے کسی امر سے یہ سمجھا جائیگا کہ اس سے کسی مالک ادنیٰ کے اس حق میں کوئی کمی کر دی گئی ہے کہ بطور فغانی منتقل کرنے کے وقت اپنی سیر میں ایسے حقوق ملکیت ادنیٰ قائم رکھے۔ اور زمین اس دفعہ کے کسی امر سے یہ سمجھا جائے گا کہ اس سے کسی ایسی آرائشی کی نسبت حق قبضہ داری حاصل ہو سکتا ہے جو کسی ایسی سرکاری یا فغانی غرض کے لیے

منقول کی جائے جو اس قسم کی ہو کہ کسی وجہ سے اُس اراضی میں حق کاشت قائم نہ ہو سکتا ہو۔
دفعہ ۳۳۔ بعد دفعہ ۳۵۔ حصہ (الف) باب چہارم ایکٹ مذکور کے دفعات مندرجہ ذیل داخل کی جائیں گی۔
” حصہ (الف الف)

” رعایا سے (آسامیان) سابقہ ملکیت

” دفعہ ۳۵۔ (الف)۔ جب کسی رعیت (آسامی) سابقہ ملکیت کا نگان بذریعہ حکم بموجب دفعہ
۳۵ ایکٹ قوانین ملک اودھ کاشت ۱۴ یا دفعہ ۳۶ یا دفعہ ۳۷ ایکٹ انگریزی آراضی ملک مغربی و شمالی
اودھ مندرجہ ذیل مقرر کیا گیا ہو تو زمیندار کو جائز ہے کہ اس وقت جب۔ اور نہ قبل اسکے کہ۔
(الف) اس حکم کی تاریخ سے جبکہ بموجب نگان اس طرح مقرر کیا گیا ہو دس سال گزر چکے ہوں۔ یا
(ب) نہر بسبب کی نظر ثانی ہوئی ہو۔

نگان کے اضافہ کی ناسخ بنیاد وجہ مندرجہ ذیل اور نہ کسی اور وجہ پر کرے۔ یعنی۔ یہ کہ شرح اُس نگان
کی جواد کیا جاتا ہے بمقابلہ اُس تاریخ شرح کے جو رعایا سے (آسامیان) فی حق قبضہ داری (دیکھو گاری)
قرب وجوار کی دینی ہی قسم کی اور ویسے ہی فائدہ من کی اراضی کی بابت ادا کرتے ہوں چار آنہ فی روپیہ سے
زیادہ کم ہے۔

” دفعہ ۳۵ (ب)۔ (۱) باوجود کسی ام مندرجہ دفعہ ۳۵ (الف) کے زمیندار کو جائز ہے کہ کسی
وقت کسی رعیت (آسامی) سابقہ ملکیت کے نگان کے اضافہ کی ناسخ وجہ مندرجہ ذیل میں سے کسی
ایک وجہ یا دونوں وجوہ کی بنیاد پر اور نہ کسی اور وجہ کی بنیاد پر اور نہ کسی اور وجہ کی بنیاد پر کرے۔ یعنی۔
(الف) یہ کہ قبضہ اُس رعیت (آسامی) کی جو ت کا بوجہ دریا پر آمد کے یا اور طرح پر بڑھ گیا ہے۔ یا
(ب) یہ کہ اُس رعیت (آسامی) کی اراضی قبضہ کی قوت پیداوار اُس رعیت (آسامی) کی محنت یا
خرچ کے سوا سے اور طرح بڑھ گئی ہے۔

(۲) رعیت (آسامی) سابقہ ملکیت کو جائز ہے کہ کسی وقت اُس نگان کی تخفیف کی ناسخ وجہ ادا
کرنا ہو وجہ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک وجہ یا دونوں وجوہ کی بنیاد پر اور نہ کسی اور وجہ کی بنیاد پر کرے۔
یعنی۔

(ج) یہ کہ قبضہ اُسکی اراضی قبضہ کا بوجہ دریا پر دیا اور طرح گھٹ گیا ہے۔ یا
(د) یہ کہ اُس آراضی کی قوت پیداوار کسی ایسی وجہ سے کم ہو گئی ہے جو اسکے اختیار سے باہر ہے۔“
دفعہ ۳۶۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۹ میں لفظ ”حصہ (الف)“ کے الفاظ ”یا حصہ (الف الف)“ داخل
کیے جائیں گے۔

دفعہ ۵۔ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۰ کے بعد باب مندرجہ ذیل داخل کیا جائیگا۔

”باب ہفتم (الف)

”ضلعی (روہی) ایسی اراضی کی جس پر قبضہ بطور معانی نگان کے یا نگان کی

شرح رعایتی برہو

”دفعہ ۱۰ (الف)۔ محال یا جزو محال کے مال کو جائز ہے کہ کسی ایسی اراضی موقوفہ محال یا جزو محال
مذکور کا قبضہ واپس لینے یا اس پر نگان تقضیص کرانے کے واسطے ناسخ کرے جبکہ نسبت بطور معانی نگان خواہ مذکور
عطیہ تحریری یا اور طرح کے قبضہ ہو نا ظاہر ہو تاہم ادا ایسی آراضی کے قبضہ واپس لینے یا اس پر نگان کے اضافہ
مہلت کی ناسخ کرے جس پر شرح نگان رعایتی قبضہ خواہ ایسا قبضہ بذریعہ عطیہ تحریری کے ہو یا اور طرح برہو۔

” دفعہ ۱۰۷ (ب) - کل آراضی بطور معافی لگان کے یا بشرح لگان رعایتی قبضہ میں ہر قابل ضبطی (دراپسی) یا شخص یا اضافہ لگان کے ہوگی بجز اسکے کہ اسکا قابض یہ ثابت کرے کہ آراضی مذکورہ (الف) ایسے قبضہ میں بذریعہ ایسے عطیہ کے ہے جسکو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے یا جناب چیف کمنڈر بہادر نے منظور فرمایا ہے۔ یا

(ب) ایسے قبضہ میں بذریعہ فیصلہ عدالتی قبل تاریخ یکم جنوری سن ۱۹۰۶ سے ہے۔ یا
 (ج) بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی معاوضہ قیمت کے بدلے قبل آغاز نفاذ ایکٹ مالگاری آراضی ملک اودہ سن ۱۹۰۶ء حاصل کی گئی تھی اور اسکی ضبطی (دراپسی) کے حق میں قبل آغاز نفاذ ایکٹ مذکورہ قانون سیاد سجا عمت عارض ہو چکا تھا۔

” مگر شرط یہ ہے کہ کوئی آراضی جو بموجب ایسے وثیقہ تحریری کے قبضہ میں ہو۔ خواہ اس وثیقہ کی تکمیل قبل یا بعد تاریخ یکم جنوری سن ۱۹۰۶ء کے ہوئی ہو جسکے رو سے عطا کنندہ نے یہ فراحت یہ اقرار کیا ہو کہ وہ عطیہ والیں نہ لیا جائیگا۔ عطا کنندہ کے فوت ہونے تک یا جس رقبہ بقایا میں وہ عطیہ واقع ہوا اسکے بندوبست و لگان کی سیاد کے تحت ہوئے تاکہ ایسے ان میں سے جو امر پہلے واقع ہوا (اسکے وقوع کے وقت تک) قابل دراپسی یا شخص یا اضافہ لگان نہ ہوگی۔

” اور یہ بھی شرط ہے کہ کوئی امر سندر جہ دفعہ ۱۰۷ اسکی ایسے عطیات سے متعلق نہ ہوگا جنسے احکام دفعہ ۹ ایکٹ مالگاری آراضی ملک معزنی و شمالی دارودہ معدومہ سن ۱۹۰۶ء متعلق ہیں۔

” دفعہ ۱۰۷ (ج) - (۱) ثالثات حسب دفعہ ۱۰۷ (۱) اس صورت میں جب وہ ضلع یا دیگر قبضہ مقامی قبضہ میں آراضی واقع ہو زمیندوبست ہو بہتم بندوبست کی عدالت میں دائر کی جائیں گی جسکو حسب باب ۱۰۷ لگان کے اختیارات حاصل ہونگے۔

(۲) کوئی امر سندر جہ ایکٹ سیاد سجا عمت مجرید سن ۱۹۰۶ء اس حق میں عارض نہ ہوگا کہ ایسی آراضی کی نسبت شخص لگان کے لیے جبیر بطور معافی لگان قبضہ ہو جسکے ایکٹ ہذا نالاش دائر کی جائے۔

” دفعہ ۱۰۷ (د) - ایسی آراضی کی ضبطی (دراپسی) کی نالاش دائر ہونے پر جو بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی قبضہ میں ہو اگر عدالت سوا سے وجہ سندر جہ دفعہ ۱۰۷ (ب) کے کسی اور وجہ کی بنا پر تجویز کرے کہ وہ آراضی قابل ضبطی (دراپسی) نہیں ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ حسب دفعات ۱۰۷ (ز) د ۱۰۷ (ج) یہ تجویز کرنے کی کارروائی کرے کہ آیا آراضی قابل شخص یا اضافہ لگان ہے۔

” دفعہ ۱۰۷ (۵) - جو آراضی بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی قبضہ میں ہو وہ صرف اس صورت میں قابل ضبطی (دراپسی) ہوگی جب بموجب شرائط عطیہ یا رواج مختص المقام کے اسیر قبضہ (الف) عطا کنندہ کی خوشی پر ہو۔

(ب) بوجہ انجام دینے کسی خاص خدمت مذہبی یا دنیوی کے ہو اور مالک اس خدمت کو آئندہ انجام کرنا نہ چاہے۔

(ج) کسی شرط پر شرط کسی سیاد کے واسطے ہو اور ان شرائط کی خلاف ورزی کی جائے یا وہ سیاد و لگان کے لیے نالاش انرضی ضبطی (دراپسی) حسب دفعہ ۱۰۷ اس تاریخ سے بارہ برس کے اندر کی جائیگی جسپر کہ واپس لینے کا حق سب سے اول پیدا ہوا۔ ایسا حق سب سے اول پیدا ہوگا۔

(الف) میں نسبت موجودہ عطیات کے بتاریخ یکم جنوری سن ۱۹۰۶ء نسبت عطیات آئندہ کے ایسے عطیہ کی تاریخ پر۔

(ب) میں مالک کی طرف سے عطیہ دار کو اس امر کی اطلاع تحریری ہونے پر کہ وہ خدمت آئندہ مطلوب نہیں ہے۔

صورت (ج) میں اسوقت جب شرائط کی خلاف ورزی کی جائے یا معاد گزر جائے۔

» اس دفعہ کے کسی اور سے ناکہ کو یہ ممانعت نہ ہوگی کہ ایسی آراضی پر۔ جو اس دفعہ کے بموجب قابل ضبطی (دایمی) ہو۔ بجائے اسکی ضبطی (دایمی) کے۔ تشخیص یا اضافہ لگان کے واسطے نانش دائر کرے۔
» دفعہ ۱۰۷۔ (د)۔ اگر عدالت عطیہ کی ضبطی (دایمی) کا حکم دے تو اسکو لازم ہے کہ اسکے ساتھ ہی اسکے قابض کی میدخلی کے واسطے ڈگری بیابندی احکام دفعات ۲۲ و ۲۳ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ ایکٹ پڑا کے صادر کرے اور یہ دفعات اس طرح متعلق ہونگی کہ گویا وہ قابل ایک رعیت ہے۔

» دفعہ ۱۰۷۔ (ز)۔ (۱) جو آراضی دفعہ ۱۰۷ (د) کے بموجب قابل ضبطی (دایمی) نہ ہو اور جس سے دفعہ ۱۰۷ (ج) کے احکام متعلق نہ ہوں وہ قابل تشخیص یا اضافہ لگان کے ہوگی۔ جیسی کہ صورت ہو۔

(۲) جب کسی عطیہ معافی لگان یا آراضی مقبوضہ بشرح لگان رعایتی کی نسبت یہ تجویز کی جائے کہ وہ اس قابل ہے کہ ائمہ لگان تشخیص یا اضافہ کیا جائے تو عطیہ ارکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ وہ بموجب دفعات ۳۷ و ۳۸ ایکٹ پڑا رعیت غیر مقبوضہ آری ہے اور لگان ایسی شرح پر تجویز کیا جائیگا جو عدالت ان لگانوں کو لگا کر کے جو ایسی ہی قسم کی اور جیسے ہی قاعدوں کی قرب و جوار کی آراضی کی بابت ادا کیے جاتے ہوں مناسب و قرین الصاف خیال کرے۔

(۳) سات سال کی معاد جسکے لیے وہ اپنی آراضی مقبوضہ پر قبضہ رکھنے کا سحق ہوگا اس ماہ جولائی کی پہلی تاریخ سے شروع ہوگی جو تاریخ ارجاع نانش کے عین ہوگی۔

» دفعہ ۱۰۷۔ (ح)۔ جو آراضی دفعہ ۱۰۷ (د) کے بموجب قابل ضبطی (دایمی) نہ ہو اور جس پر بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی تاریخ میں فروری ۱۹۰۱ء یا پچاس برس سے اور اصل عطیہ ارکے دو ہفتہ قبل کا قبضہ ہو۔ اور جو آراضی وہاں سکے یہ فرض جانتے رہتے یا پھر خریدے جانے لیسے حق کے قبضہ عطیہ ار کو حال بقا یا بذریعہ قبضہ تحریری اور غیر تحریری حاصل کیے اسکی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ ائمہ لگان رعیت کی نسبت اسی قبضہ جو۔ اور عدالت لازم ہوگا اس آرضی کے قابض کو اسکا مالک لگان اور اسکی بابت رعیت اور اسے لگان کا ذمہ دہن سداوی مالدار آراضی اور ایک ایسی رقم مزید کے ہوگا جو اس قبضہ کے لیے کم یا پچاس فیصد سے زیادہ نہ ہو اور مالک لگان کو واجب الادا تشخیص کیے۔

» معیلات معافی مالگاری کی صورت میں لفظ مالگاری سے یہ اعراض دفعہ پڑا رقم مراد ہوگی جو ایسے محال کی بابت واجب الادا ہوں اگر وہ قابل تشخیص ہوتا۔

» دفعہ ۱۰۷۔ (ط)۔ اعراض باب ہذا عطیہ آراضی بشرح لگان رعایتی سے مراد ایسا عطیہ آراضی ہے جو بلحاظ مجموعی تعداد مالگاری اور معاف شخص مقام سے جو اسکی بابت واجب الادا ہوں کم ہو۔

» دفعہ ۱۰۷۔ (ی)۔ اعراض باب ہذا الفاظ محال یا جز محال کے مالک میں ایسا مالک لگان بھی داخل ہے جسکے ساتھ مذکورہ حکمی (بختمہ داری) کیا گیا ہے۔

» دفعہ ۱۰۷۔ (ک)۔ یا جو کوئی امسند رجذ دفعہ ۱۱۶ کے ان ایلیوں کے جو ذکریات یا احکام حسب باب ہذا کی آراضی سے دائر ہوں احکام باب ۱۰۔ ایکٹ مالگاری آراضی مالک غرضی درستانی اور دفعہ مصدرہ ۱۹۰۱ء متعلق ہونے۔

دفعہ ۶۔ فقرہ (د) دفعہ ۱۰۸ ایکٹ مذکور کے بعد فقرہ مصدرہ ذیل داخل کیا جائے گا۔
» (د) (الف)۔ [بغرض ضبطی (دایمی) یا تشخیص یا اضافہ لگان ایسی آراضی کے جس پر بطور معافی لگان یا بشرح لگان رعایتی قبضہ ہو۔]

ترسیم ایکٹ قوانین ملک اردو ۱۹۰۱ء عیسوی

دفعہ ۷۔ دفعہ ۲۵ اور فقرہ (ز) دفعہ ۳۹ ایکٹ قوانین ملک اردو ۱۹۰۱ء اس ایکٹ کے در سے منسوخ کیے جاتے ہیں۔

سرکرات پورٹریٹ مال سنہ ۱۹۰۷ء
ممالک مغربی و شمالی واو دھ
از ابو الفضل عباسی

سرکرات بورڈ مال مرتبہ ۱۹۵۷ء

متعلقہ ایکٹ ہائے قبضہ آراضی ممالک مغربی و شمالی و مالگزارسی آراضی ممالک
مغربی و شمالی و اودھ

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۱۷

اپریل ہائے موجودہ محکمہ صاحبان بورڈ مال حسب قوانین لگان و مالگزارسی -

قواعد بموجب دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ ۱۹۱۳ء و دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۱۸ -

۱۹۵۳ء (ایکٹ ۱۲) ۱۹۵۱ء

حصہ اول

قواعد مندرجہ ذیل کے بموجب جملہ امیڈون میں جو محکمہ بورڈ مال حسب ایکٹ ۱۲ ۱۹۵۱ء و ایکٹ ۱۹ ۱۹۵۳ء رجوع ہوں عمل کیا جائے گا۔

۱۔ سوال اپریل ایک یادداشت کے طور پر ہرگا اور جس حکم کی ناراضی سے ہوا اسکی تاریخ سے ۹۰ دن کے اندر پیش کرنا چاہیے مگر شرط ایسا ہے کہ اس سے پہلے (اولی) یہ کہ اس سے پہلے اس کے حکم صادر کیا جائے اور وہ مدت جو بموجب قواعد کے تقوین کے حصول کے لیے ضروری ہو داخل نہ ہوگی (دوم) یہ کہ جب ۹۰ دن کی سزا کے روزانہ پر کسی کی تیسری سزا کے بعد عدالت پھر ضلع ہی اس سزا کا روزانہ پر تصور کیا جائے گا۔ (سوم) یہ کہ صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ جو اپریل بعد انقضا سے سزا میں داخل کیا جائے اسکو در صورت ظاہر ہے جانے وجہ کافی منظور کریں۔

۲۔ سوال ہائے اپریل کو اگر اہلی سندسہ یا ان کے مختاران مجاز محکمہ بورڈ زمین کچری کے اوقات کے اندر گذرانین یا

بار سے محصول بذریعہ سرکاری ڈاک محکمہ بورڈ کو بھیجے جائیں گے۔

۳۔ یادداشت اپیل میں اختصار کے ساتھ اور جدیدی جدیدی دفعات میں وجوہ نامہ یعنی فیصلہ کی جگہ اپیل پر بلا حجت و حکایت کے لکھی جانی چاہئیں اور ان وجوہ پر نیز مسلسل رقم ہوگا۔ بظاہر اجازت صاحبان بورڈ سے اپیلانٹ کوئی اور وجہ اپنی ناراضگی کی نہیں پیش کر سکے گا۔ لیکن صاحبان بورڈ کو اپیل کے فیصلہ میں پابندی نہیں ہے اور وہ کی نہ ہوگی جو کہ اپیلانٹ نے یادداشت میں درج کی ہوں۔

۴۔ اگر یادداشت اپیل انگریزی میں ہو تو اس کے ہمراہ ترجمہ اردو داخل کرنا چاہیے۔

یادداشت اپیل حسب ذیل ہوگی۔

نام مدعی

نام مدعا علیہ

موضوع

ریگنڈ

ضلع

حوالہ اس ایٹ اور دفعہ کا جس کے بموجب وہ فیصلہ کیا گیا ہو جس کا اپیل کیا جاوے۔

(اے) (مدعی یا مدعا علیہ) حضور صاحبان بورڈ مال بنا ناراضگی فیصلہ صاحب

کے لئے قسمت _____ مورخہ _____ بوجہ سندرجہ ذیل عرض کرتا ہے (یا اپیل کرتا ہے)۔

۵۔ صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ کسی اپیل کو بطور سرسری نام منظور کریں لیکن ایسی صورت میں وجہ نامہ منظر کی حکم نامہ منظر ہی اپیل میں مندرجہ درج کرنا ہوگی۔

۶۔ جلد درخواست سے اپیل جو حضور صاحبان بورڈ کو رانی جائیں (اولاً) چاہیے کہ اس کے ساتھ ایک نقل صدق اس حکم کی جگہ ناراضگی سے اپیل ہو اور بحالت اپیل ثانی بقول حکم مراجعہ اولی کی منسلک کی جائیں (ثانیاً) چاہیے کہ اس قیمت کے کاغذات اسٹامپ پر مرقوم ہوں جو قانون اسٹامپ مجریہ وقت کے دروس سے مقرر ہو (ثالثاً) صاف اور واضح طور پر لکھنا چاہیے۔

۷۔ اگر یادداشت اپیل بموجب قاعدہ مقررہ بالا کے نہ مرتب کی جائے گی یا حسب قانون اسٹامپ پر مرقوم نہ ہوگی یا اس کے ساتھ نقل محکومہ قاعدہ ۶ منسلک نہ ہوگی یا میعاد معین کے اندر داخل نہ کی جاسکتی۔ اور وجہ کافی تاخیر کی نہ بیان کی جائے یا دیگر احکام قاعدہ ۶ کی پیروی نہ کی ہوگی تو صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ اسے نام منظور کریں یا اصلاح کے لیے واپس کر دیں۔

۸۔ اگر دو یا کئی مدعی یا مدعا علیہ ایک ہی مقدمہ میں ہوں اور فیصلہ محکمہ ماتحت کا ایسی وجہ پر مبنی ہو جو ان سب پر موثر ہوتی ہے تو جائز ہے کہ سمجھداریان یا مدعا علیہم کے کوئی شخص بنا ناراضگی فیصلہ کے اپیل کرے اور صاحبان بورڈ میں جلد مدعیان یا مدعا علیہم کے ڈگری کی نتیجہ کا تسلیم کریں۔

۹۔ محض بوجہ دائر ہونے اپیل کے اجراء سے ڈگری ملتوی نہ کیا جائے لیکن صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ اگر وجہ کافی بیان کی جائے تاہم در فیصلہ اپیل التوا سے اجراء حکم دیں۔

۱۰۔ جب واسطے اجراء سے ایسی ڈگری کے حکم صادر کیا جائے جس کا اپیل دائر ہو چکا ہو تو محکمہ صادر کنندہ کو جائز ہے کہ برادری کسی جائداد کے جو اجراء سے ڈگری لکھی ہو یا اسکی قیمت کے واسطے تسلیم قرار دیتی ڈگری یا حکم محکمہ اپیل کے طاعت طلب کرے اور ہر ایسی صورت میں محکمہ اپیل کو جائز ہے کہ محکمہ صادر کنندہ ڈگری کو اپنی طاعت کے طلب کرنے کی ہدایت کرے۔

۱۱۔ جب یادداشت اپیل بموجب نمونہ نمونہ میعاد کے اندر گزارائی گئی ہو تو صاحبان بورڈ کو لازم ہے کہ اس کے گزارنے کی تاریخ منسلک

پر کھو اور وہ اپیل ایک کتاب میں جو اسی غرض سے مرتب رہے گی اور جس پر اپیل کھلائے گی درج کرائیں۔

۱۲۔ لبروری رجسٹر ہونے یا دراشت اپیل کے صاحبان بورڈ کو لازم ہے کہ اگر اپیل لبروری میں کسی صاحب قاعدہ ۵۰ نام منظور نہ کیا گیا ہو تو محکمہ ماتحت سے مسل مقدمہ طلب کریں اور محکمہ ماتحت کو لازم ہے کہ حتی الامکان جلد تمام کاغذات ضروری مقدمہ کے یا وہ کاغذات جو بالخصوص صاحبان بورڈ نے طلب کیے ہوں ارسال کرے۔

۱۳۔ صاحبان بورڈ کو جائز ہے کہ مسل مقدمہ پر غور قرار واقعی کر کے اپیل کو بلا تلبیٰ فریقین مقدمہ منظور کر دیں۔

۱۴۔ اگر اپیل منظور نہ کیا جائے تو صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ (در صورتیکہ محکمہ ماتحت نے مقدمہ کو کسی امر ابتدائی بر فیصل کیا ہو اور وہ تجویز سندس کی جائے یا غیر ملکی منظور ہو) مقدمہ کو محکمہ ماتحت میں بازن غرض دالین بھیجیں کہ حسب رویداد از سر نو فیصل کیا جائے یا کسی امر میں شہادت مزید طلب کریں یا کوئی تنقیح یا تحقیقات خاص قلمبند کر کے ان کو واسطے فیصلہ کے محکمہ ماتحت میں بھیج دیں جو فیصلہ کہ بعد آجی مقدمہ صادر کیا جائے اسکا اپیل مسل فیصلہ مراخذ اول کے ہو سکے گا اور شہادت مزید اور تجویز جو تحقیق یا تحقیقات خاص پر کی جائے وہ عدالت ماتحت میں لبروری جداگہ مسل رہے گی اور وہ لبروری مسل محکمہ اپیل میں شامل کی جائے گی اور ہر فریق کو اختیار ہوگا کہ اس میں اضافہ کے اندر جو کہ صاحبان بورڈ مقرر کر دیں تجویز فریق کی نسبت عذر کرے اگر کوئی عذر نہ پیش کیا جائے یا بعد تجویز اس عذر کے صاحبان بورڈ کو لازم ہے کہ اپیل کو فیصل کر دیں یا حسب دفعہ ۱۵۔ ایک تاریخ واسطے سماعت اپیل کے مقرر کریں۔

تجزیہ تجاویز اور فریقین کو حکم عدالت اپیل صدرہ حسب دفعہ ۱۱۱ فریق پیش کرنے کے عذرات سے اطلاع دینے کے بعد عدالت ماتحت مسل کو بائین غرض کہ فریق عذر دار نقل حاصل کر سکے۔ دس دن تک رہنے دے گی۔ دس روز گزرنے پر یا اس سے قبل اگر نقل لے لی گئی عدالت ماتحت کو عدالت اپیل میں مسل دالین بھیج دینا چاہیے۔

۱۵۔ اگر صاحبان بورڈ کی یہ رائے ہو کہ بروقت سماعت اپیل کے فریقین مقدمہ کا حاضری ہونا مناسب ہے تو صاحبان موصوف کو لازم ہے کہ جتنا تاریخ اور مقام واسطے سماعت اپیل مقرر ہوا ہو اسکی اطلاع دین اور نقل اس اطلاع نامہ کی محکمہ ماتحت میں بھیجی جائے گی اور اسی محکمہ کے ذریعہ سے فریقین پر حسب احکام دفعہ ۲۱۱۔ ایکٹ ۱۹۔ اور دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۸۔ ایکٹ ۱۲ کے جاری کی جائے گی + اطلاع نامہ مذکور میں یہ امر لکھا جائے گا کہ اگر بمقام و تاریخ معین فریقین مقدمہ حاضر نہ ہونگے تو انکی غیر حاضری میں مقدمہ سماعت ہو کر فیصلہ کر دیا جائے گا اور جس حال میں کہ فریقین مقدمہ نے اپنی طرف سے مختار یا وکیل مقرر کیا ہو تو اسی مختار یا وکیل پر جاری ہونا اطلاع نامہ کا اجراء کافی سمجھا جائے گا۔

۱۶۔ اگر تاریخ معینہ سماعت اپیل پر اپیلانٹ یا اسکا وکیل یا مختار یا ریسپانڈنٹ یا اسکا وکیل یا مختار حاضر نہ ہو تو جائز ہے کہ اپیل انکی غیر حاضری میں ایک فریق سماعت کیا جائے کہ صاحبان بورڈ کو کسی صورتوں میں اختیار ہوگا کہ ان سب بھیجیں تو سماعت اپیل کی کسی اور تاریخ یا بعد از اسکی فریقین سماعت کی تاریخ معینہ اول سے ایک ہفتے سے زیادہ نہ ہوگی۔

۱۷۔ اگر اپیل میں کسی فریق کے یلوف فیصلہ کیا جائے تو فریق ثانی کو اختیار ہے کہ تاریخ فیصلہ سے ہندو دن کے اندر صاحبان بورڈ سے اپیل کی سماعت جدید کے لیے درخواست کرے اگر صاحبان بورڈ کو حسب اطمینان نامہ ہر لاپلانٹ یا ریسپانڈنٹ کسی وجہ سے حاضری سے مستعد رہا تو صاحبان موصوف کو اختیار ہے کہ کچھ اپیل کو منظور کریں یا سماعت جدید کی اجازت دیں۔

۱۸۔ جب شہادت مشمولہ مسل محکمہ ماتحت کی اس قدر کافی ہو کہ صاحبان بورڈ فیصلہ حسب اطمینان صادر

کر سکین تو صاحبان موصوف کو اختیار ہے کہ مقدمہ میں تجویز اخیر کسی وجہ پر کر دیں گو کہ فیصلہ محکمہ ماتحت کا کسی اور وجہ پر نہیں ہو۔

۱۹- فریقین مقدمہ اپیل میں مجاز نہ ہونگے کہ صاحبان بورڈ کے حضور شہادت فرمایا ان قسم دستاویزات یا گواہوں کے پیش کریں۔ لیکن صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ در صورت ظاہر کیے جانے کسی وجہ کے یا خود اپنی رائے سے شہادت مزید کے لیے جانے کی اجازت دیں اور اس اجازت کی وجہ سے اس میں تلبند کریں اور جائز ہے کہ وہ شہادت مزید خود صاحبان بورڈ لیں یا محکمہ ماتحت یا محکمہ انفرادی اس طور پر لیں جس سے صاحبان بورڈ ہدایت کریں اور ہر ایسی صورت میں حکام بورڈ تقریح اسل میا آن مورگی کر دیں گے جنکی بابت شہادت لی جائے گی۔

۲۰- صاحبان بورڈ اور سماعت اپیل کے اپنا فیصلہ لکھیں گے اور وہ ان مقدمات میں جو صرف مقدمہ ۱۵ پیش ہوں سر جلاس فریقین یا انکے مختاروں کو جنھیں حاضر ہونے کی اطلاع حسب ضابطہ دی جائے گی مستنادیا جائیگا۔

۲۱- جائز ہے کہ فیصلہ کے رو سے تجویز محکمہ ماتحت کی سجال یا منسوخ یا ترمیم کی جائے لیکن کوئی ڈگری وجہ کسی ایسی غلطی یا سقم یا بے ضابطگی فیصلہ کی جس سے رویداد مقدمہ میں یا اختیار محکمہ مذکور میں خلل واقع نہ ہوتا ہو منسوخ یا ترمیم نہ کی جائے گی۔

۲۲- صاحبان بورڈ کا فیصلہ انگریزی زبان میں لکھا جائیگا اور اس پر دستخط بورڈ کے حاکم یا حکام کے ہونے فیصلہ صادر کیا ہو یا سچ ثبت ہوں گے اور ایک ترجمہ اردو و حکم اخیر کا ہوگا۔ ثبت دستخط سکرٹری بورڈ کے شامل اسل کیا جائے گا۔

۲۳- صاحبان بورڈ کی ڈگری پر وہی تاریخ لکھی جائے گی جس میں کہ فیصلہ صادر کیا گیا ہو اور اس میں مقدمہ اور نام فریقین اور تقریح اس امر کی کہ سقدر وادسی کی گئی یا اور تجویز جو مقدمہ اپیل پر درج کی جائے گی اور اس میں تقریح لکھا اور وجہ اپیل کی اور قصہ رسدی اس خرچہ کا اور خرچہ مر اخذ اولی کا ذمہ فریقین کے بھی لکھا جائے گا اور اس ڈگری پر صاحب سکرٹری کے دستخط ہوں گے اور ایک ترجمہ اردو و ہمنوں ڈگری کا شامل اسل کیا جائیگا۔

۲۴- جو فریق کہ قول ڈگری یا حکم اخیر کی یا کسی اور کا غرض مشمولہ اسل کی زبان اردو یا انگریزی میں لیا جائے جائز ہے کہ انکو وہ قول کا غرض اسنا سب مناسب پر صاحبان بورڈ کے حضور درخواست گذرے یا امانت یا بذریعہ ڈاک کے حوالہ کی جائیں اگر اس سب ضروری سبیل داخل کرے تو وہ قول بذریعہ ڈاک کے لغزہ سکرٹری میں بھیج جائیں۔

۲۵- صاحبان بورڈ کو اختیار ہے کہ کوئی جزو اسل کا جو ڈگری یا حکم اخیر نہ ہو حوالہ نہ کریں۔

۲۶- اطلاع نتیجہ سوال یا اپیل کی فریقین کو زبانی یا بذریعہ انکے مختاران مجاز کے سکرٹری بورڈ سے درخواست کرنے پر دی جائے گی لیکن جس حال میں کہ فریقین مقدمہ بروقت صدر و حکم اخیر کے بغیر حاضر ہوں تو نتیجہ کی اطلاع ان اشخاص کو جسے کہ وہ حکم تعلق ہو یا بذریعہ اس منسل کے صاحب ملک کے کیونچائی جائے گی جس میں کہ وہ سکونت رکھتے ہوں یا حکم اطلاعی بذریعہ ڈاک پر دس برس تک بھیجی جائے گا۔ طریقہ آخر الذکر پر عمل ہوگا۔

۲۷- جائز ہے کہ ضابطہ نگرانی کو جو کہ صاحبان بورڈ حسب دفعہ ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۹ ایکٹ ۱۲ کے اور نیز انکا جو حسب دفعہ ۲۵۳ و ۲۵۵ ایکٹ ۱۹-۱۹۵۳ کے عمل میں لادین ہر صورت میں کہ صاحبان بورڈ کی دانت میں ضروری ہو مطابق ضابطہ اپیل مرقومہ بالا کے ہوگا۔

حصہ دوم

۲۸- جہاں مقام مقدمات اپیل سے بجز انکے جو حسب ایکٹ ۱ سے ۱۲ ۱۹۵۳ء و ۱۹۵۴ء و ۱۹۵۵ء و ۱۹۵۶ء و ۱۹۵۷ء و ۱۹۵۸ء و ۱۹۵۹ء کے جہاں ضابطہ مندرجہ قواعد مذکورہ بالا سوا سے قواعد ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ متعلق ہوگا۔

۲۹- یادداشت اپیل حسب نمونہ مندرجہ ذیل ہوگی۔

نام اپیلنٹ

موضوع برکنہ ضلع

ایکٹ دو نو جسکے بموجب وہ فیصلہ جی کا اپیل ہے کیا گیا تھا۔
(۱) اپیلنٹ سمجھو صاحبان پور ڈومال بناراضی فیصلہ صاحب کٹری قیمت

موضوع بوجہ مفصلہ ذیل اپیل کرتا ہے۔

یادداشت - صاحبان پور ڈومال ہدایت فرما چکے ہیں کہ (الف) جہ دستاویزات و کاغذات منسلکہ وغیرہ جو مقدمات میں حسب سرکھرا پور سمجھو صاحبان نومنت ارسال کیے جا دیئے اور جو کسی اور زبان میں سوائے انگریزی یا اردو تحریر ہوں تو عدالت یا دفتر محکمہ کو لازم ہے کہ انکا ترجمہ اردو میں کرادیلوے اور اس عدالت یا دفتر محکمہ کا حکم اسٹیل یا اور ڈومر دار حاکم اس ترجمہ کی بقاعدہ تصدیق کرے۔

(ب) حسب اسلہ ارسال ہوں تو انہیں جلد ضروری کاغذات شامل ہونا چاہئے مثلاً کاغذات متعلقہ مقدمات سابق حسب مقدمات سابق کا حاکمان مجوزہ کے احکام میں ذکر ہوا اور وہ کاغذات جو بالخصوص طلب کیے گئے ہوں تاکہ صاحبان پور ڈومال فیصلہ مناسبت کر سکیں۔

(ج) چھٹیات یعنی ڈاکٹ ہائے میں جنکے ذریعہ سے اسلہ مقدمات دفتر پور ڈومال بھیجی جاد میں آئینہ سے ہمیشہ اور مندرجہ ذیل تحریر ہو چکی۔

۱	۲	۳	۴
نمبر سلسلہ دار	نمبر مقدمہ	نام فریقین	قسم مقدمہ

جلد ۱ - ۲ - نمبر ۱۸

ایپل ہائے موجودہ عدالت کٹری حسب قوانین لگان دماغزاری۔

قواعد بموجب دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ دفعہ ۲۱ - ایکٹ ۸۱۳

(ایکٹ ۱۲ - ۱۸۷۱ء)

حصہ اول

قواعد مندرجہ ذیل کے بموجب تمام اپیلوں میں جو سیکڑ صاحبان کٹری حسب ایکٹ ہائے ۱۲ - ۱۸۷۱ء و ۱۹۰۶ء

۱ - سوال اپیل ایکٹ یادداشت کے طور پر ہوگا اور جس حکم کی ناراضی سے ہو اسکی تاریخ سے ۶۰ دن کے اندر داخل کرنا چاہئے مگر شرافت یہ ہیں (۱) اول یہ کہ اس بیجاد میں وہ تاریخ جس میں حکم صادر کیا جائے اور وہ مدت جو بموجب قاعدہ ۷ کے نفاذ کے حصول کے لیے ضروری ہو داخل نہ ہوگی۔ (۲) دوم یہ کہ جب ۶۰ دن کی بیجاد کے روز اخیر عدالت کی تعطیل ہو تو جس تاریخ کہ عدالت پھر کھلے وہی اس بیجاد کا روز اخیر تصور کیا جائیگا (سوم) یہ کہ صاحب کٹری کو اختیار ہے کہ جو اپیل پور ڈومال سے بیجاد میں داخل کیا جائے اسکو در صورت ہونے وجہ

کافی کے منظور کریں۔

۲۔ سوال ہے اپیل کو اگر فریقین مقدمہ یا ان کے مختاران مجاز صاحب کشنری کے دفتر میں کچھری کے اوقات کے اندر گزارائیں یا بادا سے محصول بذریعہ سرکاری ڈاک کے صاحب کشنری کے محکمہ کو بھیجے جائیں تو لے لیے جائیں گے۔

۳۔ یادداشت اپیل میں انحصار کے ساتھ اور جہی جہی دفعات میں وجہ ناراضی فیصلہ کی جکا اپیل ہو بلا حجت و حکایت کے لکھی جانی چاہئیں اور ان وجہ پندرہ سلسلہ مرقوم ہوگا اور بغیر اجازت صاحب کشنری کے اپیلانٹ کوئی اور وجہ اپنی ناراضی کی نہیں پیش کر سکے گا لیکن صاحب کشنری کو اپیل کے فیصلہ میں پابندی انھیں وجہ کی نہ ہوگی جو کہ اپیلانٹ نے یادداشت میں درج کی ہوں۔

۴۔ یادداشت اپیل حسب نمونہ ذیل ہوگی۔

نام مدعی

نام مدعا علیہ

موضوع _____ پرگنہ _____ ضلع _____

حوالہ اس ایکٹ اور دفعہ کا جسکے بموجب وہ فیصلہ کیا گیا ہو جسکا اپیل کیا جائے۔

(اب) (مدعی یا مدعا علیہ) بحضور صاحب کشنری قسمت _____ ناراضی فیصلہ

صاحب کشنری یا اسسٹنٹ کلکٹر ضلع _____ سورجہ _____ برجہ مندرجہ ذیل

عرض کرتا ہے (یا اپیل کرتا ہے)۔

۵۔ صاحب کشنری کو اختیار ہے کہ کسی اپیل کو بطور سرسری منظور کرے لیکن ایسی صورت میں وجہ ناراضی کی حکم منظور ہی اپیل میں بفرج درج کرنی ہوگی۔

۶۔ جملہ سوالات اپیل جو بحضور صاحب کشنری گزرائی جائیں چاہیے کہ (اولاً) اُسکے ساتھ ایک نقل مقدمہ اُس حکم کی جسکی ناراضی سے اپیل ہو اور نیز نقول حکم کے حقائق مالی ماتحت کی منسلک کی جائیں (ثانیاً) لائنم پری کہ اس کاغذ اشامپ پر مرقوم ہوں جو قانون آئینا سب پچھری وقت کے رو سے مقرر ہو۔

۷۔ اگر ماہ _____ اپیل بموجب قاعدہ مقررہ بالا کے نہ مرتب کی جائے یا صاحب قانون اس صاحب نہ ہو یا اُسکے ساتھ نقل محکومہ قاعدہ ۶ منسلک نہ ہو یا سجاد معین کے اندر نہ داخل کی جائے (دوسری تیکہ دفعہ ۶) تاخیر کی نہ بیان کی جائے (تو صاحب کشنری کو اختیار ہے کہ اُسے منظور کرے یا اصلاح کے لیے واپس لوٹے۔

۸۔ اگر دو یا کئی مدعی یا کئی مدعا علیہ ایک ہی مقدمہ میں ہوں اور فیصلہ محکمہ ماتحت کا ایسی وجہ پر مبنی ہو جو ان سب پر موثر بلا اثر آگ ہو تو ہے تو جائز ہے کہ غیر مدعیان یا مدعا علیہ کے کوئی شخص بنا راضی کل فیصلہ کے اپیل کرے اور صاحب کشنری بحق جملہ مدعیان یا مدعا علیہ کے ڈگری کی تفسیح یا ترمیم کرے۔

۹۔ بعض وجہ داخل ہونے اپیل کے اجراء ڈگری ملتی نہ رکھا جائیگا لیکن صاحب کشنری کو اختیار ہے کہ اگر وجہ کافی بیان کی جائے تا حد در فیصلہ اپیل التوا اجرا حکم دے۔

۱۰۔ جب واسطے اجرا ایسی ڈگری جسے حکم صادر کیا جائے جسکا اپیل داخل ہو چکا ہو تو محکمہ مقررہ ڈگری کو جائز ہے کہ مراد ایسی ہی صادر کرے جو اجراء سے ڈگری کی تفسیح ہو یا اسکی قیمت کے واسطے عمل قرار دینی ڈگری یا حکم محکمہ اپیل کے ماتحت طلب کرے اور سر ایسی صورت میں محکمہ اپیل کو جائز ہے کہ محکمہ مقررہ ڈگری کو ایسی ضمانت طلب کرنے کی ہدایت کرے۔

۱۱۔ جب یادداشت اپیل بموجب نمونہ مجوزہ کے اور زیادہ کے اندر داخل ہو تو صاحب کشنری کو لازم ہے کہ اُسکے

داخلہ کی تاریخ اسکی اپنٹ پر لکھوادے اور وہ ایبل ایک کتاب میں جو اسی غرض سے مرتب رہے گی اور جس پر
ایبل کھلانے کی درج کرانے۔

۱۲۔ بعد درج رجسٹر ہونے یا دراشت ایبل کے صاحب کشنر کو لازم ہے کہ اگر ایبل بطور سرسری حسب
قاعدہ ۵ مانظر نہ کیا گیا ہو تو محکمہ امانت سے مسل مقدمہ طلب کرے اور محکمہ امانت کو لازم ہے کہ حتیٰ الامکان
جلد تمام کاغذات ضروری مقدمہ کے باوجود کاغذات جو بالخصوص صاحب کشنر نے طلب کیے ہوں ارسال
کرے۔

۱۳۔ صاحب کشنر کو جائز ہے کہ مسل مقدمہ پر غور فرمادہ اپنی کر کے ایبل کو بلا طلبی فریقین مقدمہ مانظر
کردین۔

۱۴۔ اگر ایبل مانظر نہ کیا جائے تو صاحب کشنر کو اختیار ہے کہ در صورتیکہ محکمہ امانت نے مقدمہ کو کسی
امرتہ آئی و فیصل کیا ہو اور وہ تجویز منسوخ کی جاوے یا غیر کتنی منظور ہو مقدمہ کو محکمہ امانت میں بائین
غرض واپس بھیجے کہ حسب رویداد از سر نو فیصل کیا جائے یا کسی ام میں شہادت مزید طلب کرے یا کوئی
تقیح یا تقیحات خاص طلبہ کر کے انکو واسطے فیصلہ کے محکمہ امانت میں بھیجے جو فیصلہ کہ بعد واپسی مقدمہ
صادر کیا جائے اسکا ایبل مثل فیصلہ مداخلہ کے ہو سکے گا اور شہادت مزید اور تجویز جو تقیح یا تقیحات
خاص برکی جائے وہ عدالت امانت میں بطور مسل جدا گانہ زخمی جاوے گی اور وہ بطور مسل محکمہ ایبل میں
شامل کی جاوے گی اور ہر فریق کو اختیار ہوگا کہ اس سعاد کے اندر جو صاحب کشنر مقرر کردے تجویز نہ کرے کہ نسبت
عذر کرے اگر کوئی عذر نہ پیش کیا جائے یا بعد تجویز اس عذر کے صاحب کشنر کو لازم ہے کہ ایبل کو فیصل
کرے یا ایک تاریخ واسطے سماعت ایبل کے مقرر کرے۔

تخریر سجاد فریقین کو حکم عدالت ایبل صدر حسب دفعہ ابوزمن پیش کرنے عذرات سے
اطلاع دینے کے بعد عدالت امانت مسل کو بائین غرض کو فریق عذر دار نقل حاصل کرے و مثل یوم تک
رہنے دے گی۔ و سن روز گذرنے پر یا اس سے قبل نقل لے گی جاوے عدالت امانت کو عدالت ایبل
میں مسل بھیج دینا لازم ہوگی۔

۱۵۔ (الف) اگر صاحب کشنر کی یہ رائے ہو کہ بروقت سماعت ایبل کے فریقین مقدمہ کا حاضر ہونا
مناسب ہے تو عدالت موصوف کو لازم ہے کہ جو تاریخ اور مقام در اسطے سماعت ایبل کے مقرر ہو اسکا اطلاع
دے اور نقل اس اطلاع کی محکمہ امانت میں بھیجے جائے گی اور اسی محکمہ کے ذریعہ سے فریقین پر حسب حکام
دفعہ ۲۱۱ - ۱۹ - اور دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ - ۱۱۸ - آئین ۱۲ کے جاری کی جائے گی اور اطلاع مذکور
میں یہ امر لکھا جائیگا کہ اگر مقدمہ تاریخ میں فریقین مقدمہ حاضر نہ ہو سکے تو انکی غیر حاضری میں مقدمہ سماعت ہو کر فیصل
کر دیا جائے گا اور جس حال میں کہ فریقین مقدمہ نے اپنی طرف سے مختار یا وکیل مقرر کیا ہو تو اسی مختار یا وکیل پر
جاری ہونا اطلاع کا اجرا کامل سمجھا جائیگا۔

(ب) صاحبان لارڈ ہدایت فرماتے ہیں کہ کوئی عدالت ال ایبل عدالت امانت کا کوئی فیصلہ ترمیم یا واپس
یا کالعدم یا منسوخ نہ کرے گی بدون اس کے کہ سپرنٹنڈنٹ کو موقع دیا جاوے کہ اصلاح یا بذریعہ مختار مجاز اپنی
کیفیت اپنے مقدمہ کی زبان یا تحریری بیان کرے۔

(ج) جن مقدمت میں عدالت ایبل کے نزدیک حاضری سپرنٹنڈنٹ کی ضروری تصور نہ ہو عدالت

مذکور ایک تاریخ معین کرے گی اور ایک اطلاعاً مستحب منور ذیل بنام رسپانڈنٹ جاری کرے گی کہ اگر اس تاریخ کو نامبروزہ اصالتاً یا بذریعہ مختار حاضر نہ ہونا چاہے تو جائز ہوگا کہ اسکا جواب تحریری داخل ہو۔

اطلاع نامہ

عدالت

اپیل نمبر

باجت

۵۵۵

... اپیل نمٹ

... رسپانڈنٹ

بنام

در صدر تیکہ تم اصالتاً یا بذریعہ مختار حاضر ہونا یا کوئی بیان تحریری مقدمہ بالا میں داخل کرنا چاہو تو تمکو اطلاع دی جاتی ہے کہ مقدمہ بتاریخ ۱۵ مئی کو سماعت کے لیے پیش ہوگا۔

(د) ہدایت سدر جہر قاعدہ ہذا ان اپیلوں سے متعلق نہیں ہے جو رو برو صاحب کلکٹر کے حسب ایکٹ ۱۲-۱۸۵۴ دائر ہوں۔ ان اپیلوں کے لیے ضابطہ دفعہ ۱۸۵- ایکٹ مذکور میں مقرر ہوا ہے۔

۱۶- اگر تاریخ معین سماعت اپیل کے اپیلانٹ یا اسکا وکیل یا مختار یا رسپانڈنٹ یا اسکا وکیل یا مختار حاضر نہ ہو تو جائز ہے کہ اپیل انکی غیر حاضری میں کیلئے سماعت کیا جائے مگر صاحب کلکٹر کو ایسی صورتوں میں اختیار ہے کہ اگر مناسب سمجھیں تو سماعت اپیل کی کسی اور تاریخ بالوجہ پر ملتوی رکھیں لیکن یہ میعاد سماعت کی تاریخ معینہ اول سے ایک مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

۱۷- اگر اپیل میں کسی فریق کے کیلئے فیصلہ فیصل کیا جائے تو فریق ثانی کو اختیار ہے کہ تاریخ فیصلہ سے مندرجہ دن کے اندر صاحب کلکٹر سے اپیل کی سماعت جدید کے لیے درخواست کرے اگر صاحب کلکٹر کو حسب اہلین ان باجبت ہو کہ اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ کسی وجہ سے مقبول سے حاضری سے مستعد تھا تو اختیار ہے کہ پھر اپیل کو منظور کرے یا سماعت جدید کی اجازت دے۔

۱۸- جب شہادت شمولہ سلسلہ محکمہ یا تحت کی ہر قدر کافی ہو کہ صاحب کلکٹر فیصلہ حسب اہلین ان صادر کر سکے تو صاحب مقبول کو اختیار ہے کہ مقدمہ میں تجویزاً کسی وجہ پر کر دے کہ وہ فیصلہ محکمہ یا تحت کا کسی اور وجہ پر پیش ہو۔

۱۹- فریقین مقدمہ اپیل میں مجاز نہ ہونے کے صاحب کلکٹر کے حضور شہادت مزید از قسم دستاویزات یا گواہوں کے پیش کرین لیکن صاحب کلکٹر کو اختیار ہے کہ صورت ظاہر کیے جانے کسی وجہ کے یا خود انکی رائے سے شہادت مزید کے لیے جانے کی اجازت دے اور اس اجازت کی وجہ سلسلہ میں کلہند کرے اور جائز ہے کہ وہ شہادت مزید یا خود صاحب کلکٹر کے محکمہ یا تحت یا محکمہ راجہ اولی اس طور پر دے جیسا کہ صاحب کلکٹر ہدایت کرے اور ہر ایسی صورت میں صاحب کلکٹر فریق اس امر یا ان امور کی کر دے گا جیسا کہ بابت شہادت کی جائے گی۔

۲۰- صاحب کلکٹر سماعت اپیل کے اپنا فیصلہ لکھے گا اور وہ فیصلہ ان مقررات میں جو حسب قاعدہ ۱۵ پیش ہوں سر اجلاس فریقین یا انکے مختار دن کو جنہیں حاضر ہونے کی اطلاع حسب ضابطہ دیجا چکی اسناد ہوا جائے گا۔

۲۱- جائز ہے کہ فیصلہ کر دے سے تجویز محکمہ یا تحت کی بحال یا نسخ یا ترمیم کی جائے لیکن کوئی ڈگری بوجہ کسی ایسی غلطی یا تقصیر یا بیضا بطی فیصلہ کے جس سے رویدا و مقدمہ میں یا اختیار محکمہ مذکور میں حلال واقع نہ ہوتا

جو منسوخ یا ترمیم نہ کی جائے گی۔

۲۳۔ صاحب کمشنر کا فیصلہ انگریزی زبان میں خود صاحب موصوف کے ہاتھ سے اور یہ ثبوت تاریخ اور اس کے دستخط کے لکھا جائے گا اور ایک ترجمہ اردو حکم اخیر کا ہر کرب ثبوت دستخط صاحب موصوف کے شامل تسلیم کیا جائے گا۔

۲۴۔ صاحب کمشنر کی ڈگری پر وہی تاریخ لکھی جائے گی جنہوں نے فیصلہ صادر کیا ہے اور اس میں مقدمہ اور نام فریقین اور تصریح اس امر کی کہ کس قدر چارہ گری کی گئی یا اور تجویز جو مقدمہ اپیل ہو وچ کی جائے گی اور اس میں تصریح تعداد اور خرچہ اپیل کی اور جس قدر رسیدی اس خرچہ مراخذہ اولیٰ ذمہ فریقین کی بھی لکھی جائے گی اور اس ڈگری پر صاحب کمشنر کے دستخط ثبوت ہونگے اور ایک ترجمہ اردو معنون ڈگری کا شامل تسلیم کیا جائے گا۔

۲۵۔ جو فریق کہ نفولی ڈگری یا حکم اخیر کی یا کسی اور کا غرض مشورہ مسل کی زبان اردو یا انگریزی میں لیا جائے گا جائز ہے کہ انکو وہ نقول کا غرض اسباب مناسب پر صاحب کمشنر کے حضور درخواست گزار اسٹے پر اہلکار یا بذریعہ ڈاک کے حوالہ کی جائیں اگر اسباب ضروری درخواست دہندہ داخل کرے تو وہ نقول بذریعہ ڈاک کے لغز جبری شدہ میں بھیجی جائیں۔

۲۵۔ صاحب کمشنر کو اختیار ہے کہ کوئی جز مسل کا جو ڈگری یا حکم اخیر نہ ہو حوالہ نہ کرے۔

۲۶۔ اطلاع نتیجہ سوال یا اپیل کی فریقین کو زبان یا بذریعہ اس کے مختاران مجاز کے صاحب کمشنر سے درخواست کرنے پر دی جائے گی لیکن جس حال میں کہ فریقین بروقت صدر حکم اخیر کے غیر حاضر ہوں تو نتیجہ کی اطلاع ان اشخاص کو جن سے کہ وہ حکم متعلق ہو بذریعہ اس مطلع کے کلکٹر صاحب کے پہنچائی جائے گی جنہیں کہ وہ سکونت رکھتے ہوں یا بذریعہ ڈاک کے حکم اطلاعی سروس میں نہ بھیجا جائے گا۔ طریقہ آخر الذکر پر عموماً عمل کیا جائے گا۔

۲۷۔ ضابطہ نگرانی کا پورا صاحب کمشنر حسب دفعہ ۲۵-۱۹ آئینت ۱۹۳۳ء کے کرن ہر صورت میں کہ صاحب کمشنر کی دلالت میں ضروری ہو مطابق ضابطہ اپیل مرقومہ بالا کے ہوگا۔

فصل ۲

۲۸۔ تمام مقررات اپیل میں بجز اسکے جو حسب ایکٹ ۱۲-۱۹۳۳ء ۱۹۳۳ء ۱۹۳۳ء کے جادین ضابطہ مندرجہ جملہ قواعد بالا کا سوا سے تو اندر ۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ امرعی ہوگا۔

۲۹۔ یادداشت اپیل حسب نمونہ مندرجہ ذیل کے ہوگی۔

نام اپیلانٹ

موضوع

ضلع

برگنڈہ

ایکٹ اور دفعہ جس کے بموجب وہ فیصلہ کیا گیا ہے کیا گیا۔

یا اسٹینٹ کلکٹر ضلع (ا ب) اپیلانٹ بحضور صاحب کمشنر قیمت مورخہ کے بوجہ مفصلہ ذیل

اپیل کرتا ہے۔

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۱۹

ضابطہ عدالت ہائے صاحبان کشتہ قواعد خاص دربارہ

اپیل تشخیص جمع مجوزہ محکمہ بندوبست

بین جو دروسے کشتہ داخل ہوں مفصلہ ذیل قاعدہ بورڈ آف ریونیو سے
صوبہ دفعہ ۲۵۶ - ایکٹ مالگزار می اراضی مالک مغربی و شمالی ۱۹۵۷ء

مرتب ہوئے ہیں

- ۱- جو شخص چارہنی اس جمع کے جو صوبہ دفعہ ۲۵۷ اعلان کی گئی ہو اپیل کرنا چاہے تو وہ درجہ ۱۹
اپیل کشتہ کے پاس داخل کرنے کے لیے مستعمل دست کے پاس میں کرے گا۔ اور اسکے ساتھ ایک
سند نہ لائے گا۔ اس شخص کے جس سے اپیل کرنا ہے شامل ہوگی۔
- ۲- درخواست اگر مفصلہ عدالت قانون کے اندر مذکور سے تو وہ حکم کے لیے کشتہ کے پاس بھیجی
جائے گی اور وہ دیکھے گا کہ کوئی وجہ اپیل کے منظور کرنے کی ہے یا نہیں۔
- ۳- اور جب کہ درخواست مفصلہ عدالت کے اندر گور سے یا جب کہ بموجب قاعدہ ۲ کے کشتہ اپیل کو
منظور کر کے واپس کرے تو مستعمل دست تمام عذرات پر جو شخص کے متعلق کیے گئے ہوں اپنی رتبہ
کھے گا اور پھر وہ درخواست اپیل کو مع اپنی رتبہ کے کشتہ کے پاس بھیجے گا۔
- ۴- بعد ازاں مقدمہ کا مفصلہ بموجب قواعد ضابطہ محکمہ عدالت کشتہ ان تحت اسے بموجب ایکٹ ۱۹۵۷
مالگزار می اراضی مالک مغربی و شمالی کے ہوگا۔

جلد ۱ - مد ۲ - نمبر ۱۹

ضابطہ درج رجسٹر کرنے منتقلات اور داخلہ خارج کا حساب چہارم

ایکٹ ۱۹۵۷ - ۱۹

- ۱- داخلہ خارج اسرار اور وصول نہیں واجب الادا حسب دفعہ ۹۶ - ایکٹ ۱۹۵۷ (مطابق دفعہ ۳۴ - ایکٹ
مالگزار می اراضی مالک مغربی و شمالی دادو ۱۹۵۷) درج رجسٹر کرنے میں ضابطہ مندرجہ ذیل کی تقلید کی جائے گی۔
- ۱- وہ رجسٹر حسب دفعہ ۹۵ - ایکٹ مذکور مرتب کیا جائے گا جسے داخلہ خارج ملکیت پر بموجب قواعد مندرجہ
مفصل ۵ قواعد قانون گویان کے مقرر کیا گیا ہے۔ تقلید اس امر کی نسبت اپنا اطمینان کرے گا کہ رجسٹر قانون
پر امت سند رجہ قاعدہ ۱۲۶ - (قانون گویان) کی تعمیل کرنا ہے اور جب کہ تیار رہا ان سالانہ کھسوت داخل کرتے ہیں
تو دیکھتا ہے کہ تمام داخلہ خارج جو اسکے رجسٹر میں درج ہیں کھسوت میں درج ہوئے اور اسی طرح سے جو داخلہ خارج کھسوت
میں درج ہیں وہ اسکے رجسٹر میں بھی درج ہیں اور یہ تمام داخلہ خارج مندرجہ کھسوت اس سرکھسوت کے قواعد کے موافق
رجسٹر داخلہ خارج ملکیت میں درج ہوئے۔
- ۲- بموجب دفعہ ۹۶ - ایکٹ ۱۹۵۷ - ایکٹ کے رسوم مندرجہ ذیل لی جائیں گی۔
(الف) بابت داخلہ جمع دعویٰ بموجب دفعہ ۱۲۶ قانون گویان (ب) در صورت اراضی مشغول ایک روپیہ فی صدی جمع پر اور در صورت
عدالت یا ریونیو میں خواہ کسی طریقہ کے انتقال کے سرکار وراثت کیا جاوے۔ اراضی لاخارجی نکاسی پر فی صدی ایک روپیہ۔

(ب) بابت داخلہ راج جبکہ دعویٰ بوجہ وراثت کیا کہ اراضی مشغولہ کی جمع برنی صدی آٹھ آنہ اور راجنی جاوے۔
لاٹراجی برنی صدی آٹھ آنہ۔

یادداشت - در صورت انتقال حقوق مالکانہ کے فیس داخلہ راج بجائے جمع کی تعداد مالکانہ منتقل شدہ پر حسب مذکورہ صدر شمار کی جائے گی۔

۲۰ - جو رسوم کے مطابق قاعدہ مذکورہ بالا کے قابل وصول ہوگی بچاس بچاس روپیہ پر شمار ہوگی مثلاً اگر جمع اراضی منتقلہ کی چار سو روپیہ سے زائد ہو الا چار سو بچاس روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو رسوم چار سو روپیہ آٹھ آنہ یا دو سو روپیہ چار آنہ ہوگی جسے کہ صورت ہو۔ اور اگر چار سو بچاس روپیہ سے زیادہ اور پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہ ہو تو رسوم پانچ سو روپیہ یا زہانی روپیہ ہوگی۔

۲۱ - (الف) رپورٹ انتقال اور وراثت کی بذریعہ نیواری کے رجسٹرار قانٹون کو دی جائے مگر جب قاعدہ ۱۸ قواعد نیواریان کے قواعد سے فریق تعلق کی ذمہ داری بابت اطلاع انتقال یا وصیت کے بعد اہل مال کو حسب دفعہ ۹ دینی جائے یہی ساتھ نہیں ہو جاتی اور نہ وہ جرمانہ محکومہ دفعہ ۱۰ سے اگر وہ تین مہینہ کے اندر اطلاع دین برسی ہو جائے۔

۲۲ (ب) رجسٹرار قانٹون نیواری سے کی رپورٹ کو دیکھے گا کہ اس کے متعلق اطلاع محکومہ دفعہ ۹ دی گئی ہے کہ نہیں اگر ایسی فرس نہیں دی گئی ہے یا سعاد کے اندر نہیں دی گئی ہے تو وہ تین مہینہ تاریخ انتقال یا وراثت کے تاریخ سے گزر جانے پر رپورٹ کو تحصیلدار کے سامنے پیش کرے گا۔ تحصیلدار ہدایت کرے گا کہ روڈ والی داخلہ راج کے بموجب دفعہ ۲۴ قواعد قانٹون یا ان کی شروع کی جائے۔

۲۳ - وقت ملنے اطلاع حسب دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۹ - ۱۹۳۳ء کے مطابق حکم کرنے کا روڈ والی داخلہ راج کے رجسٹرار قانٹون اسکو سبب یا اہل صیغہ دار کے رجسٹر میں جگہ نمونہ اسٹاک جو اور جو اجناسم انتقال میں مقیم ہوگا درج کرے گا۔ اور جب کہ کارروائی نیواری کی رپورٹ پر شروع کی جائے تو نقشہ کے خانہ ۲۴ میں وہ تاریخ راج کی جائے گی جسپر کہ تین مہینہ کی میعاد منقضی ہوئی ہو۔

۲۴ (الف) اطلاع ایسی شرط یا ایسی صورت میں دی جاسکتی ہے جیسا کہ رپورٹ کرنے والا اپن کرے اور کوئی کورٹ فیس نہ لیا جائے گا۔

۲۵ - جب صاحب ٹکٹ یا اسٹنٹ کلکٹر کے پاس بموجب دفعہ ۹۴ کے کیفیت ہو سیکے یا نیواری رپورٹ پر وہ عمل کرے تو عمومی اہل حکم ادب یا بیانی ایک اشتہار کا اطلاق نمونہ منسلک منظر عام پر اس محال میں یا ہر ایک محال میں چھپن جائینی یا انتقال حقوق ملکیت کے وقوع میں آنے کی اطلاع دی گئی ہو اور نذر دروازہ یا کسی اور منظر عام تحصیل پر دے۔ اگر نیواری کی رپورٹ پر کارروائی شروع ہوئی ہو تو ضمن بھی اشخاص متعلقہ کے نام کو وہ تحصیلدار کی عدالت میں ایک وقت میں پر پونچھن جاری کیا جاوے گا۔

نمونہ اشتہار
بذریعہ اس اشتہار کے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک کیفیت متضمن اس امر کے یہی ہے کہ حقوق ملکیت مندرجہ ذیل لینے (بیان تعداد حصہ) حساب آنہ یا سہرات یا رقبہ حساب بیک مندرج ہوگی جنھیں واقع محال

برگنہ
بذریعہ (در وراثت یا نیواری یا ہر دو طریقوں) سے

(ب) ہر فلان سے (د ج) ہر فلان کو منتقل ہوئی ہیں اور سے (د ج) کے حقوق یا رقبہ مذکورہ کا قبضہ حاصل کر لیا ہے۔

اگر کسی شخص کو انتقال حقوق مذکورہ ہر یا نسبت ادخال رجسٹر اس انتقال کے عذر رکھتا ہو تو اذریعہ اوپر مذکورہ تاریخ اشتہار ہذا سے کچھ ہی تحصیل میں عذر داری پیش کرے۔

تنبیہ - یہ اشتہار بلا وصول طلبانہ جاری ہوا کرے گا۔

۵۔ (الف) اسٹنٹ کلکڑ و جروم ہشتما رستہ کرہ بالا جاری کرنے کے بعد اس کو اسٹنٹ کلکڑیاں کر کے
 پاس بھیجے گا کہ حسب دفعہ ۹ تحقیقات کرنے کی اسے اجازت دی جائے یا کلکڑ کی اجازت لیکر اسلیمت کے جگہ ایک
 فرسٹ آن تمام مقدمات داخلی راج کی جہین ہشتما جاری ہو چکے ہیں ایسے قسم کی اجازت حاصل کرنے کے لیے بھیجیں
 ۶۔ اگر تا انقضا سے پیدا ہونے والا روز مندرجہ اشتہار کوئی عذر واری پیش نہ ہو اور قبضہ داخل صاف ہو اور اسکی
 نسبت نزاع نہ ہو تو تحصیلدار (بشرطیکہ اختیارات اسٹنٹ کلکڑ درجہ مذکور کے رکھتا ہو) داخلی راج ضروری کی ہر ایک
 بشرط منظور صاف کلکڑ یا اسٹنٹ کے حساب و تحصیل تفویض ہو کرے اور اسے مذکور کے پاس ایک رپورٹ داخلی راج
 کی ارسال کرے۔

۷۔ اگر داخلی راج نام کی نسبت کوئی عذر واری ہو یا اندر انتقال قبضہ صاف نہ ہو یا ایک تحصیلدار کو بموجب ایکٹ مذکور
 اختیارات اسٹنٹ کلکڑ حاصل نہ ہوں تو تحصیلدار جملہ کاغذات پاس صاحب کلکڑ یا اسٹنٹ کلکڑ جگہ تحصیل
 تفویض ہو ارسال کرے گا۔ اور نیز جملہ حالات مقدمہ کے سببی (نسبت اندراج کمیونٹ او قبضہ اتنی وغیرہ کے) جو حقیق
 ہونے ہوں رپورٹ بھیجے اسے صاحب کلکڑ یا وہ اسٹنٹ کلکڑ جگہ تحصیل تفویض ہو بعد ایسی تحقیقات کے جو وہی ایسے
 کے نزدیک ضروری ہو حکم قطعی ہر مقدمہ میں صادر کرے گا اور نقل اس حکم کی تحصیلدار کے پاس ارسال کرے گا۔
 ۸۔ معمولی مقدمات غیر نزاعی جانشینی میں اگر شہادت کی ضرورت ہو تو تفویض کو ہدایت کر دینی چاہیے کہ
 وہ خود دفعہ ۹ کی تحقیقات کے لیے اپنے اپنے گواہوں کو لے آدین۔ طلبہ نہ تعمیل حکم نہ ملے گی گواہان عموماً
 وصول نہ کرنا چاہیے الا اس حالت میں جبکہ دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کوئی عذر واری پیش ہو۔

۹۔ بوقت سماعت قطعی تحصیلدار اس فریق سے جسکے حق میں کو صاحب کلکڑ یا اسٹنٹ کلکڑ متہم تحصیل کو خلیفہ
 کی رپورٹ کرے فیس وصول کرے گا فیس مذکور فوراً خزانہ میں داخل کی جاوے گی اگر صاحب کلکڑ یا اسٹنٹ کلکڑ
 متہم تحصیل تحصیلدار کے حکم کو منظور نہ کرے اور ہدایت کرے کہ داخلی راج کسی اور فریق کے حق میں کیا جاوے تو اس فریق
 کو جس نے فیس داخل کی تھی ایک سٹیفیکٹ جو دو چروا سبھی کے نمونہ مجوزہ میں ہو گا اس امر کا غما کرے گا کہ فیس مذکور خزانہ
 سے واپس لے لے اور تحصیلدار کو ہدایت کرے گا کہ اس فریق سے جسکے حق میں داخلی راج کا حکم دیا گیا ہے وصول
 کرے۔

۱۰۔ تاوانات حسب دفعہ ۱۰۰ صرف بموجب حکم صاحب کلکڑ یا اسٹنٹ کلکڑ متہم تحصیل کے وصول کیے جاویں گے
 بعد ہند و حکم مذکور کے تحصیلدار حیدر جلد ملن ہو وصول کرے گا۔

۱۱۔ لازم ہے کہ ہر داخل فیس داخلی راج یا تاوانات کا تحصیل میں بذریعہ عرض ارسال علیحدہ کے کیا جاوے
 عرض ارسال مذکور کو رجسٹرار قانونی لکھے گا اور دستخط کرے گا جبکہ دستخط اس امر کا سٹیفیکٹ ہو گا کہ تدارک و اندر کو اس
 مقدمہ میں جہین داخل کی گئی واجب فیس ہے ہر داخلہ میں جو داخل کنندہ کو دیا جاوے اس مقدمہ کی صورت
 ہوگی جسکی باعث فیس داخل کی گئی۔

۱۲۔ تحصیلدار یا افسر عارضی متہم تحصیل جب داخلہ پر دستخط کرے تو بعد مقابلہ داخلہ عرض ارسال پر بھی
 دستخط کرے گا۔

۱۳۔ تب عرض ارسال مذکور اس مقدمہ کی مسل میں شامل کی جاوے گی اور محافظ دفتر پتہ کرے گی کہ فیس
 وصول ہو چکی ہے جب تک کہ عرض ارسال حسب قاعدہ ۱۲ دستخط ہو کر شامل مسل نہ کی جاوے محافظ دفتر مسل
 نہ لے گا۔ اگر کسی مقدمہ میں تاوانات وصول کرنے کے لیے حکم ہوا ہو وہ مسل نہ لے گا تا وہ فیکلٹ عرض ارسال سے نہ نظر
 ہوتا ہو کہ تاوانات اور فیس وصول ہو چکے ہیں۔ جن مقدمات میں فیس وصول ہو سکتی ہو یا تاوانات معاف کر دیے

گئے ہوں یا قابل وصول نہ ہوں تو مجھ سے عرض ارسال کے صاحب کلکٹر کا حکم مشورہ معافی گئے کے شامل کیا جائیگا۔
 ۱۷۔ لازم ہے کہ تمہ ۲ سیاہ روزانہ بین ہر وصول کی تفصیل ظاہر کی جاوے اور وہ نمبر اور تاریخ جو سول پر پائے جاوین گئے وہ نمبر اور تاریخ اندراج نقشہ کا ظاہر کریں گے اس طرح سے فیس داخل خارج کی جانچ بہت آسان ہو جاوے گی۔

۱۵۔ ہر ایک تحصیل میں ایک پرگنہ وار جیٹر بابت فیس کے حسب نمونہ ۲ مرتب کیا جاوے گا۔ فیس کے وصول کرنے میں ترقی ظاہر کرنے کے لیے تحصیلدار حسب نمونہ ۳۔ افسر مستقیم تحصیل کے پاس انتخاب فیس اور تازانہ وصول شدہ کا ارسال کرے گا نتیجہ ضرورت نہیں ہے کہ آئندہ سے انتخاب مندرجہ نمونہ مذکور صاحبان کلکٹر صاحبان کسٹمر کے پاس ارسال کریں یا صاحبان کسٹمر صاحبان بورڈ کے پاس۔

۱۶۔ افسر مستقیم محافظ خانہ جسکو حسب قاعدہ ۷ سرکل نمبر ۲۔ مد ۹۔ ہر مہینہ کم سے کم ایک مرتبہ سبتون کا تفصیل وار معائنہ کرنا چاہیے بوقت معائنہ مذکور جا بجائے سے داخلی راج کی مسلون کو منتخب کر لیا اور فیس داخلی راج کی جانچ کر لیا۔

نمونہ ۱

داخلی راج بذریعہ وراثت و بیع خانگی وہبہ و رہن و بیلام
 جیسی کہ صورت ہو۔ محافظ دفتر کانپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
نمبر سلسلہ دار	نام پرنٹہ و موضع و محال	نام زمیندار	تاریخ و فراغت	مقدار و قدر	ملازمتی	نام جو خارج کیا گیا	نام جو داخل کیا گیا	تاریخ اجراء حکم و مطالب	تاریخ وراثتی یا فراغتہ و زمین چلان	تاریخ رسیدہ یا فراغتہ	گرفتاریت

نمونہ ۳
رجسٹر فیس داخلی راج

۱	موضوع و حال	
۲	موضوع و حال	
۳	تاریخ در خواست	
۴	تاریخ در خواست	
۵	تاریخ در خواست	
۶	تاریخ در خواست	
۷	تاریخ در خواست	
۸	تاریخ در خواست	
۹	تاریخ در خواست	
۱۰	تاریخ در خواست	
۱۱	تاریخ در خواست	
۱۲	تاریخ در خواست	
۱۳	تاریخ در خواست	
۱۴	تاریخ در خواست	

یو یعنی بذریعہ (۱) دراشت (۲) بیج خانگی (۳) ہبہ (۴) رہن یا (۵) نیلام۔
 نیز، تاوانات وصول شدہ حسب دفعہ ۱۰۰- اس خانہ میں دکھائے جانے چاہئیں اور اگر فروت
 ہو تو اسکی تصریح خانہ کیفیت میں کرنی چاہیے۔

نمونہ ۳
انتخاب رجسٹر فیس داخلی راج

۱	بقایا ماہ گوشہ	مطلب ماہ حال	میزان	وصول	بقایا بوقت ہتھام ماہ
۲	تاریخات	وصول شدہ فیروز داخلی راج	فیروز داخلی راج	فیروز داخلی راج	تاریخات
۳	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۴	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۵	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۶	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۷	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۸	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۹	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۱۰	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات
۱۱	وصول شدہ فیروز داخلی راج	تاریخات	تاریخات	تاریخات	تاریخات

کیفیت

جلد ۱ - مد ۱ - ۳۰ الف باغ کا تشخیص جمع سے وقت بند و نسبت کے مستثنی ہونا

- ۱- باغات ان درختان کے جو تعمیر میں کام آسکتے ہیں اگر بند و نسبت کے وقت موجود ہوں تو تشخیص جمع سے مستثنی کیے جائیں گے۔ اس شرط پر کہ جب درختان کاٹ ڈالے جائیں یا اگر جائین اور فوراً درخت جدید لگی جگہ پر لگانے نہ جائیں تو زمین چھپرہ درخت موجود ہوں آئندہ کے لیے مالگزار کی تشخیص کیے جانے کے لائق ہوگی۔
- ۲- حکام ضلع یہ خبر پکارتے کہ کوئی اراضی جو بلور باغ کے تشخیص سے مستثنی تھی کاشت میں آئی ہے اس پر مطابق قواعد تشخیص جمع کے جہاں تک وہ متعلق ہوں تشخیص جمع کریں گے۔
- ۳- یہ قواعد تمام درختان باغات سے متعلق ہونگے خواہ وہ کتنی ہی مدت کے ہوں کیونکہ رواج ملک کے اعتبار سے یہ استثنا اسی میدان تک کے لیے ہے جب تک کہ درختان موجود ہوں۔

جلد ۱ - مد ۱ - ۳۰ ب باغ کا تشخیص جمع سے دوران میعاد بند و نسبت میں مستثنی ہونا

- ۱- اراضی مالگزار سرکاری اگر باغ ایسے درختان کا جو عمارت کے کام میں آسکتے ہوں موجود ہوں اور درختان چھ برس سے کم کے نہ ہوں تو وہ اراضی مالگزار سے بقیہ میعاد بند و نسبت کے لیے مستثنی ہو سکتی ہے اگر زمیندار درختوں سے اور یہ لکھے کہ وہ ناختم بقیہ میعاد بند و نسبت سے قائم رکھے گا۔
 - ۲- حصہ رسدی ابواب مقامی کا بھی کم کر دیا جائے۔ اس شرط سے کہ جہاں کی ایک روپیہ سے بڑھ جائے تو ایک روپیہ کی وہ کہات جو آٹھ آنے سے کم ہوں محفوظ نہ ہوں گی۔ (دیکھو سرکرا مد ۳۰ نمبر ۶) مثلاً اگر ابواب چھ برس ہوں تو صرف نقدی سے کم کے تخفیف ہوں اور برعکس کے اگر ابواب چھ برس سے زیادہ ہوں تو تخفیف بقدر تعمیر کے ہوگی اور اگر کل رقم تخفیف طلب ہے کم ہو تو کل رقم تخفیف ہوگی (دیکھو سرکرا مد ۳۰ نمبر ۶) قاعدہ ۲۰) مثلاً اگر تخفیف رسدی ۱۵ ہوں تو کل بندہ آنے کی تخفیف ہو جائے گی۔
 - ۳- یہ تخفیف کلکتہ کر کے گالین فوراً صاحبان بورڈ کو بذریعہ گیسٹ کے اطلاع دی جائے گی مگر نہ ذیل میں :-
 - ۴- جو زمین کہ اس طرح مالگزار سے مستثنی نہ ہو درخت سے لگنے پر فوراً چھپرہ قابل تشخیص ہو جائے گی۔
- نقشہ ان باغوں کا جہاں درخت چھ برس سے کم کے نہیں ہیں

نمبر	محل	رقبہ باغ	موجودہ مالگزاری		مالگزاری تخفیف شدہ		مطالبہ سرکاری لوہہ بنانی تخفیف
			مالگزاری	سرکاری	مالگزاری	سرکاری	
۱			۵	۲	۶	۱	۱۱
۲			۲	۲	۲	۲	۱۱
۳			۲	۲	۲	۲	۱۱
۴			۲	۲	۲	۲	۱۱
۵			۲	۲	۲	۲	۱۱
۶			۲	۲	۲	۲	۱۱
۷			۲	۲	۲	۲	۱۱
۸			۲	۲	۲	۲	۱۱
۹			۲	۲	۲	۲	۱۱
۱۰			۲	۲	۲	۲	۱۱
۱۱			۲	۲	۲	۲	۱۱
۱۲			۲	۲	۲	۲	۱۱
۱۳			۲	۲	۲	۲	۱۱
۱۴			۲	۲	۲	۲	۱۱

دستخط کلکتہ

محکمہ کلکتہ

تاریخ

۰۶

۱۳۰۶

جلد ۲ - مد ۶

طریقہ عمل قواعد و بارہ قعر دریا کے

(۱) گورنمنٹ ہند نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ واسطے اغراض دیوانی و مال فوجداری کے صورت جات کا سلیوٹ حد قعر دریا ہوگا۔ قواعد بابت سالانہ تصدیق حدود مابین ممالک ہذا و ممالک اودھ اور بنگال سرکار ہند (۷) مندرجہ بالا عین مندرج ہیں۔

(۲) بموجب قواعد نوٹی فیکشن نمبری ۳۷ اسی مورخہ ۹ جنوری ۱۸۷۷ء کی لوکل گورنمنٹ نے دریا سے گنگا و جمنہ دھرا گڑھ کے قعر دریا کو سرحد مابین اضلاع مالک مغربی و شمالی کے نوٹی فیکشن مذکورین واسطے اغراض عدالت سے فوجداری کے اعلان کیا ہے۔

(۳) مالک مغربی و شمالی میں واسطے اغراض عدالت سے دیوانی و مال کے ضروری زمینیں ہر گز انکی حدود قعر دریا کے برائے زمینیں مہل سہل ہوجائیں عدالت سے دیوانی و مال واقع ممالک ہذا کی حدود ارضی کا تصفیہ لوکل گورنمنٹ صاحب نشاہ نمبر ۱۴ - ایکٹ ۱۹ - سیکشن ۶۱ اور نوڈ ۱۸ - ایکٹ ۶ سیکشن ۶ کی کرتی ہے۔ حکم گورنمنٹ نمبری ۱۰۱ اسی مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۷۷ء کا انتخاب ذیل فیض اطلاق عدلیہ ان انٹرن منسج کے شایع کیا جاتا ہے جو بوجہ تبدیل قعر دریا کے اس امر کی منظوری ملگنا چاہتے ہیں کہ قطب ارضی جو ایک ضلع میں واقع ہے دوسرے ضلع میں منتقل کیا جائے۔ بوجہ تبدیل قعر دریا کے کوئی قطعہ ارضی کسی موضع کی جو اندر علاقہ حدود ارضی کسی انٹرنل کی ہو دوسرے انٹرنل کی حدود ارضی کے اندر منتقل کی جائے گی جب تک کہ خود موقع موضع بدل نہ جائے اور ایسی حالت میں صرف جزو علیحدہ شدہ زمین بلکہ وہ کل محال اس ضلع میں شامل ہو جائیگا جس میں کہ خاص موقع موضع شامل کیا گیا ہے۔

مبطلہ مد ۱ -

دریا برآمد و دریا برد در اضلاع میں روست میعاد سی - قواعد

بموجب دفعہ ۲۵ (الف) ایکٹ ۱۹ - ۱۸۷۳ عیسوی

۱- ان ارضیات کا بند روست زمین دریا برد دریا برد ہونا ہوسنر جہ ذیل شرائط میں سے کسی شرط ہوگا۔ (الف) واسطے میعاد معمولی بند روست برکنگ کے زمین واسطے واقع ہون مابا کسی شرط دریا برد یا دریا برد کے جسکو روست غیر شرطیہ بند روست دراز میعاد ہی بیان کیا ہے۔

(ب) واسطے میعاد معمولی بند روست برکنگ کے زمین واسطے واقع ہیں۔ یا بندی شرائط دریا برد دریا برد کے جسکو بند زمین شرطیہ بند روست دراز میعاد ہی بیان کیا ہے۔ (ج) واسطے میعاد صرف پانچ سال کے جسکو بعد زمین بند روست بنجیلا بیان کیا ہے۔

۲- غیر شرطیہ بند روست دراز میعاد ہی ہر زمیندار کو جس کے علاقہ کی مالگاری میں زمین ہزار سے کم نہ ہو دیا جائیگا۔ اگر زمیندار مندرجہ صدر ایسے بند روست کو قبول کرے تو ایک آوار نامہ بہ نمونہ (الف) اس کے آوار نامہ مالگاری میں اضافہ کیا جائیگا۔ اور نامبرہ کل نقصانات دریا برد کے برداشت کرے گا اور کل منافع دریا برد سے مستفید ہوگا اور بند روست کسی صورت میں بوجہ دریا برد یا دریا برد و نشا میعاد آوار نامہ ترمیم نہ کیا جائیگا۔

۳- اگر ایسا زمیندار ایسا بند روست نامنظور کرے تو اس حالت میں اسکو شرطیہ بند روست دراز میعاد ہی بموجب قاعدہ کے دیا جائیگا۔

۴- غیر شرطیہ بند روست دراز میعاد ہی۔

(۱) ہر زمیندار کو جس کے علاقہ کی مالگاری میں ہزار سے کم نہ ہو دیا جائیگا۔

۱۰- رجسٹر اسے اد ۲ پرگنہ کی بابت انگریزی دفتر میں بزبان انگریزی اد تحصیلدار کے دفتر میں بزبان اردو اور قانونی
کے شکل کاغذات میں اردو یا انگریزی میں ترتیب میں گئے۔ ہر حال سند رجسٹر اسے اد ۲ کا نقشہ قانونی طور پر رکھے گا جو موم
یا مضبوط کاغذ پر چھپ کر چھاپا ہو گا اور اس کا کاپی کیا گیا ہو۔

۱۱- اگر کسی قلعہ میں مستند دست نے رجسٹر اسے اد ۲ یا رجسٹر بموجب قاعدہ ۲ طیارہ کیا ہو تو کلکٹر صاحب اور اجراء
قواعد ہذا کے اس طرح کارروائی کرے گا کہ باوجود مستند دست تھا۔

۱۲- ان اصلاح میں جنہیں مستند دست کا کام قبل جاری ہونے اس سرکار کے ختم ہو گیا ہو کلکٹر بموجب قواعد ۲ و ۳
مستند ان کی موافقت کے کارروائی کرے گا جو کلیتاً یا جزاً موجودہ رجسٹر دربار آمد میں درج کیے گئے ہوں اور جسے قواعد
۲ و ۳ متعلق ہوں۔ اور

(۱) اگر کوئی زمیندار غیر شرطیہ مستند دست دراز میعاد ہی بموجب قاعدہ ۲ کے قبول کرے تو موجودہ اقرار نامہ منسوخ
کر دینے جائیں گے اور ایک علیحدہ اقرار نامہ بنوئے الف) اسکے اقرار نامہ مالگزار ہی میں بابت مجملہ موجودہ محالات دربار آمد
واقع اسکے علاقہ کے اضافہ کر دیا جائیگا یا اگر اسے محالات حصص واضح ہوں تو بابت کل موافقت کے جسے اسے
حصص ہوں اس مالگزار ہی پر جو اخیر تر مستند دست کے وقت مقرر ہوئی ہو اسے بقیہ میعاد مستند دست پر گن
کے جس میں ایسے محالات یا موافقت واقع ہوں اضافہ کر دیا جائیگا اور ایسے محالات یا موافقت رجسٹر دربار آمد
سے خارج کر دینے جائیں گے۔

(۲) اگر کوئی زمیندار شرطیہ مستند دست دراز میعاد ہی حسب قاعدہ ۳ قبول کرے تو اقرار نامہ محالات موجودہ منسوخ کیے
جائیں گے اور ایک علیحدہ اقرار نامہ بنوئے ب) بابت ہر موجودہ محال دربار آمد کے لیا جاوے گا یا اگر وہ محال جزو
موضوع ہو تو بابت کل موضع کے حکمہ جزو ہوا اس مالگزار ہی پر جو اخیر تر مستند دست میں مقرر ہوئی ہو اسے بقیہ میعاد
مستند دست پر گن کے جس میں وہ واقع ہو گیا جاوے گا اور ایسے محالات یا موافقت رجسٹر میں درج کیے جائیں گے
۱۳- ان سے دوران مستند دست میں کسی وقت درخواست یا عرضداشتی مالکان اور منظور کی گئی ہوگی کسی محال کو جس میں
دریابی حرکت کا اثر ہو سکے رجسٹر میں درج کر سکتا جو شرطیہ ملک اپنا پہلے کا اقرار نامہ منسوخ کر کے جدید اقرار نامہ پر بنوئے
(ج) دستخط کرے۔

گرمیہ قاعدہ ان محالوں سے متعلق نہ ہوگا جن میں غیر شرطیہ یا شرطیہ مستند دست دراز میعاد ہی حسب قاعدہ ۲ یا ۳ کیا گیا ہو
۱۴- جب بوجہ دربار آمد کے ایک جدید محال پیدا ہو جائے یا بوجہ دربار آمد کے کوئی محال کم ہو جائے تو اس کے
مطابق رد و بدل رجسٹر یا ۱۲ میں جیسی صورت ہو اور رجسٹر و دفتر میں کیا جاوے گا۔ ایسے رد و بدل کی رپورٹ متوسط
صاحب کسٹرن بورڈ کی خدمت میں اطلاع کی جاوے گی۔
ترمیم تشخیص

۱۵- الف) محالات زیر مستند دست پنجمال میں دربار آمد میں جو جمع ہوگا اس زمین کو قابل زبردست کرے
جو پہلے بطریقہ دربار آمد منظور ہوئی اور جو بلا جمع ہوگا اس زمین کو سب کرے جو پہلے قابل زبردست
تھی وہ دربار آمد منظور ہوگی۔

ب) محالات زیر شرطیہ مستند دست دراز میعاد ہی میں من (الف) متعلق نہ ہوگا۔ ایسے محالات میں صرف
کسوا رقبہ کا واضح ٹرہہ جانا دربار آمد منظور ہوگا۔ جب ایسے محالات دریاؤں کے کنارہ پر واقع ہوں جن میں
گرمی دھار کے قاعدہ لا دستور نہ ہو اور حد و مقرہ ہوں تو ان میں واضح طور پر زمین ٹرہہ نہیں سکتی ایسی
صورت میں ارضی غیر مستند دست قابل کے وقت دریا سے ڈھکی تھی اور اس کے بعد بوجہ دھار بدل چکے ہوتے

مزد و ملہ ہوگی وہ دربارہ آمد تصور ہوگی۔

۱۶۔ رجسٹر (درجہ ۲) مرتبہ متم بند و بست یا کلکٹر کی پابندی چوٹی کرنا چاہیے اور صرف مندرجہ ذیل صورت عظیم دربارہ میں جو کسی محال مندرجہ رجسٹر ۲ میں واقع ہو درمیانی ترمیم بند و بست کی اجازت نہ سجاوگی۔ جہاں کہ رقم مزد و ملہ دربارہ کے اخیر بند و بست کے رقم مزد و ملہ کے ۲۰ فیصدی سے زیادہ کم ہو گیا ہو مالکان درخواست ترمیم بند و بست کی تحصیلدار کو قبل یکم نومبر کے اس اقرار نامے کے ہمراہ دیتے ہیں کہ اگر گائرتیہ طے کرے کہ درخواست بلا کسی وجہ مقبول کے دیکھی تھی تو اسے کل خرچہ تحقیقات کا ادا کریں گے۔ اور اگر ایسی درخواست منظور ہو کہ بند و بست ترمیم کیا جائے تو ایک اقرار نامہ جدید واسطے بقیدہ میعاد پنج سالہ بند و بست کے لیا جائیگا۔ کسی صورت میں رجسٹر میں رد و بدل نہ کیا جائیگا۔

۱۷۔ پانچ سال کی میعاد کے اختتام پر کسی محال مندرجہ رجسٹر ۲ کا بند و بست ترمیم کے قابل نہ ہو گا پھر اس صورت کے رقم مزد و ملہ بقدر دس فیصدی اس بند و بست کے پورے سے بڑھا دیکھتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ کسی یا بیشی رقم مزد و ملہ کی کسی حصہ یا بیشی میں کوئی وجہ کسی محال کے بند و بست کے ترمیم کی نہ ہوگی جو اس کے کہ کسی بیشی یا کسی کل محال کے رقم مزد و ملہ کے دس فیصدی سے زیادہ ہو۔ لیکن کلکٹر کو اختیار ہوگا کہ جمع کر محال کے مختلف حصص یا بیشیوں میں تقسیم کرے پھر اس صورت کے کہ کوئی دستور وہی اس کے خلاف ہو۔

۱۸۔ تحصیلدار بابت محالات مندرجہ رجسٹر نمبر ۲۔ ایک نقشہ نمونہ ۴ طیار کرے گا جس سے وہ صورتیں ظاہر ہوں
(۱) جن میں درخواست بموجب قاعدہ ۱۶ واسطے درمیانی امداد کے کی گئی ہو۔

(۲) جن میں پنج سالہ میعاد بموجب رجسٹر کے منقضی ہو گئی ہو۔ تحصیلدار بابت مواضعات مندرجہ رجسٹر ۱۔ ایک نقشہ نمونہ ۵ طیار کرے گا جس سے وہ صورتیں ظاہر ہوں۔

(۱) جن میں درخواست بموجب قاعدہ ۳ (ج) واسطے اندراج محال بر رجسٹر ۲ کی گئی ہو۔
(۲) جن میں بموجب رجسٹر کے پینا تحقیقات واجب ہو۔ مومی الیہ ۱۵۔ نومبر تک ان نقشوں کو کلکٹر کی خدمت میں ارسال کرے گا اور تب کلکٹر یہ طے کرے گا کہ کن تشخیصات کی ترمیم یا کن مواضعات کا سامنا ہونا چاہیے۔

۱۹۔ نقشہ جات مرتبہ و احکام کلکٹر حسب قاعدہ ۱۸۔ صاحب کشتہ کی خدمت میں یکم دسمبر کے قبل سح ایک انتخاب یہ نمونہ ۶ کے جس سے وہ تشخیصات ظاہر ہوں جن میں ترمیم کی ضرورت نہ ہو ارسال کیے جا دیں گے۔

۲۰۔ تشخیص کی ترمیم معمولاً برضار موجودہ نقشہ جات و کاغذات کی جاد سے کی لیکن جبکہ کلکٹر کو ایسے کاغذات کی صحت کے نسبت شبہ کی وجہ ہو یا جبکہ عظیم نفع و نقصان کا سوال ہو تو مومی الیہ بعد اختتام بارش لیکن ۱۵۔ نومبر کے قبل نہیں۔ جدید نقشہ جات و کاغذات کے طیار کرنے کا حکم قانون کو دے سکتا ہے۔

۲۱۔ قانون کو معمولاً اس حلقہ کے بیواری کی معرفت جدید ہمایش کرانے کا زمین اراضی واقع ہو۔ لیکن جبکہ بیواری اس کام کے ناقابل ہو یا رد و بدل اس قدر زیادہ ہوں کہ ایک خاص عملہ کارخما ضروری ہو تو ایک خاص عملہ بموجب حکم کلکٹر ایسے صرف پر جبکہ صاحب کشتہ منظور کریں مقرر کیا جاسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ کسی ضلع میں بلا منظوری گورنمنٹ سور و پور سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے گا۔

۲۲۔ معمولاً یکم جنوری کے قبل ہمایش جدید ترمیم ہو کہ ضروری کاغذات طیار ہو جانے چاہئیں۔ کلکٹر اس کے بعد سامنا اور تشخیص کا انتظام کرے گا۔ تشخیصات ۱۵۔ مارچ کے قبل ختم ہو کر صاحب کشتہ کی خدمت میں ترمیم اپریل کے قبل روانہ ہو جانی چاہئیں۔

۲۳۔ عمدہ دار تشخیص کنندہ بذات خود زمین کا سامنا کرے گا اور اسکی حد بندی قائم کرے گا۔ زمین معمولاً دہ زمین ہوگی جسے متم بند و بست منتخب کرے۔

۲۴۔ تشخیصات بہ نمونہ ۴۔ مرتب ہو گئی۔
 دلافت اور قبضہ معمولاً رقبہ مزدوم سال تشخیص کا ہونا لیکن اگر خاص صورتوں میں یہ زیادہ اور غیر محفوظ یا غیر یقینی ہوتی
 ناسے تشخیص۔ بوجہ خاص جو تکلیف دہ رہتی ہے۔ وہ رقبہ ہو سکتا ہے جو رقبہ مزدوم سے کم یا زیادہ ہو۔
 (ب) اگر لگان آسانی کے اراضی کا درجہ اجبی ہو اور یہ رقبہ حاصل ہوتا ہو تو وہ بطور بناسے تشخیص کے لیا جاسے گا
 لیکن اگر وہ تحصیل نہ ہوتا ہو یا اگر صحیح لگان مندرجہ نہ ہو تو لگان بہ شرح سترم بند نسبت یا اگر اراضی اخیر
 بند نسبت کے بعد سے تبدیل ہو گئی ہو تو بہ شرح و اجبی مردہہ قائم کیا جاسکتا ہے۔
 (ج) رقبہ حیات سے خود کاشت و معاشی لگان در اسے نام لگان کی مالیت تعیین کرنے میں اس امر کی احتیاط
 کرنی چاہیے کہ ان شرح سے زیادہ شرح نہ نکالے جائیں جو ہم قسم اراضیات کے بابت اسی قوم کے
 آسانیاں ادا کرتے ہوں۔

(د) جہاں قدرتی میدا اور شلاکھاں سہیل اور مچلی (لیکن پتیرا رنگ نہیں) سے برابر آمدنی ہوتی ہو تو اس
 آمدنی کا تخمینہ کرنے کے رقبہ مزدوم کی نکاسی میں اضافہ کر دیا جاسے۔ لیکن یہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ اس قسم کی
 آمدنی مناسبت سے ہوتی ہیں اور اضافہ نہ کرنا مناسب تخمینہ اوسط آمدنی سے جو زمانہ بند نسبت میں ہو ہرگز
 زیادہ نہ ہونا چاہیے۔

(۵) نکاسیات کی مالیت تعیین کرنے میں محال کی خراب حیثیت پر طرح کا لحاظ کرنا چاہیے اور جو کارہ والی کی
 جاوے اسکی مراحت پوری طور پر زیادہ نسبت تشخیص میں کرنی چاہیے۔ مالگاری جو تشخیص کی جاوے
 معمولاً پچاس فی صدی نکاسیات کی ہوتی چاہیے مگر کلکٹرانس نکاسیات کی فی صدی بطور مبالغہ سرکار تجویز
 کرنے میں امر زہیل پر غور کر سکتا ہے۔

(۱) تعداد اور حالات مالگان پر۔
 ۲۲ ان محالوں میں جنہیں مالگان اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں ہوں بھاری اخراجات بابت مالگان کے ہونے پر۔
 ایسی صورتوں میں کلکٹرانس نکاسیات سے کوئی چیز بڑھ سکتا ہے لیکن بورڈ کی خاص منظوری اس معج کی بابت
 حاصل کرنی چاہیے جو نکاسیات کی ۱۵ فی صدی سے کم ہو۔

(د) یادداشت تشخیص میں مختصر بیان محال کے سابق حالات کا ہونا چاہیے اور پورا بیان ان طریقوں اور شرح
 کا ہونا چاہیے جو تعیین مالیت کے واسطے اختیار کیے گئے ہوں۔

۲۵۔ نقشہ حیات تشخیص موصول ہونے پر صاحب زمین ایسے احکام صادر کریں گے جو صاحب موصوف مناسب خیال
 کریں۔ لیکن مختصر المیہ انکو اپنے احکام کے بورڈ مال میں اعلاناً ۳۰۔ جون سے قبل مع ایک انتخاب بہ نمونہ ۸ ارسال
 کریں گے۔

۲۶۔ صاحب کاشت کے احکام موصول ہونے پر کلکٹر جسٹس سے ۲۰ میں مزدوری اندراجات کرانے کا جن صورتوں
 میں بند نسبت حسب قاعدہ ۱۰۔ قابل ترسیم تھا انکی نسبت ایک یادداشت اس امر کی جس میں لکھی جاتی ہے۔

منفردات

۲۷۔ توزیع اس سال مالی کے شروع میں ترسیم کی جاوے گی جو کاشت کے حکم سے تقریباً جمع کے عین ما بعد ہو۔

۲۸۔ جہاں کوئی علاقہ رخوا ارضانی مالگاری یا اجیر مالگاری تشخیص ہوتی ہو کسی دریا سے باطل کٹ جائے یا سیرے
 ہونے پانی سے ڈھک جائے تو حقوق مالگان اور منتقل ایہم مالگاری کے ذریعہ ہونا چاہیے گے بلکہ غیر نافذ رہیں گے
 اور جب دریا کی دھار تبدیل ہوگی اور زمین دوبارہ پیداوار کے قابل ہوگی تب پھر پیدا ہونے۔

۲۹۔ جب بوجہ دریا برد آمد کے زمین کسی محال سمائی مالگاری میں اضافہ کی جاوے اور ایسے اضافہ شدہ زمین
 کا رقبہ مزدوم اس محال کے نمونہ رقبہ مزدوم کے ذیل فی صدی سے زیادہ ہو جو زمین جمع کے وقت تھا تو ایسی اضافہ
 شدہ زمین رجسٹر میں درج ہو کر اجیر مالگاری اراضی تشخیص کی جاوے گی۔

ایسی صورتوں میں مالک کو اگر وہ سوائی دار نہ ہونے سے ہوئے محال کی بابت اقرار نامہ کی اجازت دی جاوے گی جبکہ اراضی شمولہ حقیت سوائی ناگزاری کا انتظام اسکے سپرد ہوا ہو۔ سوائی دار کو اقرار نامہ کی اجازت اس حالت میں دیجیادگی جبکہ انتظام حقیت سوائی ناگزاری کا اسکے ہاتھ میں ہو۔
 اگر کوئی صورت پیدا ہو جسکی بابت قواعد ہدایت قواعد ہدایت میں کچھ حکم نہ ہو تو اسکی رپورٹ بتوسط صاحب کمشنر کے صاحبان بورڈ کی خدمت میں واسطے حکم تھے کی جاوے گی۔

(الف)

ہر گاہ علاقہ ہذا میں مواضع مفضلہ ذیل دریا کے کنارہ پر واقع ہیں اور انہیں دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے لہذا زمین اقرار کرتا ہوں اور لکھتے دیتا ہوں کہ میں واسطے میعاد میں امتداسے
 مندرجہ ذیل سالانہ ناگزاری ادا کرنے کا مستوجب ہونگا اور کل نقصانات دربارہ کا تحمل ہونگا اور ناگزاری مقررہ ذیل کسی حالت میں موجود دریا برآمد یا دریا برد کے درمیان ہوا مندرجہ بالا ترمیم نہ ہوگی۔

ناگزاری
دستخط

نام موضع

نام برکنہ
مصدقہ

مستعملہ دست

کلکٹر

(ب)

ہر گاہ موضع ہذا دریا کے کنارہ پر واقع ہے اور انہیں دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے اور درجہ مزید سے موضع مذکور
 ایکڑ ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں اور لکھتے دیتا ہوں کہ میں واسطے میعاد میں امتداسے
 مندرجہ ذیل سالانہ ناگزاری مبلغ کے ادا کرنے کا مستوجب ہوں۔

کتاب

نہایت

- (۱) موضع کی حالت کی نسبت ہر پانچین سال یا ایسے وقت جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہو تحقیقات ہوا کریں۔
- (۲) اگر ایسی تحقیقات سے یہ معلوم ہو کہ دریا برآمد واقع ہوا ہے اور درجہ اراضی مزید سے جو اس طرح بڑھ گیا ہو موضع کے مندرجہ صدر موجودہ رقم مزید سے اس قدر فی صدی سے زیادہ ہے تو اراضی کا جو درجہ دریا برآمد کے بڑھ گیا ہو ایک محال حیدر گانہ بنا جائیگا اور اسے ناگزاری واسطے پانچ سال یا واسطے ایسی دیگر سنیاد کے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہو تشخیص کی جاوے گی۔

(۳) مجھے اس بات کا استحقاق حاصل ہے کہ اگر اس سال میں زمین تحقیقات واجب ہو قبل ایسی تاریخ کے جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہوئی ہو اس اقرار نامہ کی نتیجہ اور ناگزاری کی ترمیم اور کل موضع کا پانچ سال یا ایسی میعاد کے لینے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہوئی ہو بند دست ہونے کی درخواست کروں۔

دستخط

مصدقہ

مستعملہ دست

کلکٹر

پرگنه
 سالانه مالگاری مبلغ
 مستوجب ہون
 دستخط
 مصدقہ
 قانن گو

(ج)
 موضع
 محال
 بابت اس محال کے واسطے یہ مادیں اعتبار سے

پہن اقرار کرتا ہوں کہ بین
 لغایت
 ۱۸۱

نمونہ ۱- رجسٹر مواضعات زیر شرطیہ بند و بست دراز سیادھی - پرگنہ

نام موضع	زبیلوہا کل قبیلہ بند	رقبہ مربعہ بند و بست	مالگاری	نام زمیندار دیو کج و مہرا دار میواہ قبولیت	سالانہ جنین مطابق روٹھ کر پنجسالہ حقیقات ضروری ہوں	یادداشت متعلق اضافہ شدہ زمین مشخص یا متعلق تسلیغ قبولیت
----------	----------------------	----------------------	---------	--	---	--

ہر اندراج کے نیچے کافی جگہ چھوڑنی چاہیے تاکہ یادداشت ہائے امیر خانہ میں کمی جاسکین۔

نمونہ نمبر ۲- پنجسالہ رجسٹر
 پرگنہ
 موضع
 محال

میواد ہائے بند و بست مندرجہ درجہ اول دوم سوم چہارم پنجم ششم

اول	رقبہ مربعہ	لگان	لگان مستقیم	لگان مستقیم و اجہی مردہ	لگان مقبولہ	مالگاری	برہنہ مالگاری	نیز زمین	میواد قبولیت	کیفیت
-----	------------	------	-------------	-------------------------	-------------	---------	---------------	----------	--------------	-------

ہدایات - رجسٹر میں ہر محال کے لیے دو صفحہ ہونگے۔ اول اندراجات وہ ہونگے جو تیسرے بند و بست سے متعلق
 تیسرے بند و بست ضلع کے وقت کی ہوں۔ بعد کو اندراجات ہر پنجسالہ بند و بست کے وقت حسب قاعدہ آئیجا بنیگی۔ اگر ہونگی
 تیسرے بند و بست ضلع نہ ہونگی ہو تو اول اندراجات جو چار دین وہ اندراجات ہونگی جو اول پنجسالہ تیسرے بند و بست کی ہوں۔
 میواد ہائے روٹھ نمونہ ۳ سے لیجا دینی۔

نمونہ ۳ - روٹھ
 واسطے مواضعات جبکہ بند و بست شرطیہ طور پر میواد دراز کے واسطے ہوا۔ رجسٹر ۱

نام پرگنہ	نام موضع	سالانہ جنین پنجسالہ تسلیغیات واجب ہے
-----------	----------	--------------------------------------

ایسی صورتوں میں مالک کو اگر وہ سمائی دار نہ ہونے سے ہونے کے محال کی بابت اقرار نامہ کی اجازت دی جاوے گی جبکہ اراضی مشمولہ حقیت معافی ناگزاری کا انتظام اسکے سپرد ہوا ہو۔ معافی دار کو اقرار نامہ کی اجازت اس حالت میں دیجادگی جبکہ انتظام حقیت معافی ناگزاری کا اسکے ہاتھ میں ہو۔
 اگر کوئی صورت پیدا ہو جسکی بابت قواعد ہذا میں کچھ حکم نہ ہو تو اسکی رپورٹ توسط صاحب کمشنر کے صاحبان پورڈ کی خدمت میں واسطے حکم تھے کی جاوے گی۔

(الف)

ہر گزہ علاقہ ہذا میں مواضع مفضلہ ذیل دریا کے کنارہ پر واقع ہیں اور انہیں دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں اور لکھتے دیتا ہوں کہ میں واسطے میعاد میں امتداسے ^{نہایت} مندرجہ ذیل سالانہ ناگزاری ادا کرنے کا مستوجب ہوں گا اور کل نقصانات برابر کا تحمل ہوں گا اور ناگزاری معرہ ذیل کسی حالت میں موجود دریا برآمد یا دریا برد کے درمیان میعاد مندرجہ بالا ترسیم نہ ہوگی۔

ناگزاری دستخط

نام موضع

نام برکنہ

مستند دستخط

کلکٹر

(ب)

ہر گزہ موضع ہذا دریا کے کنارہ پر واقع ہے اور اس میں دریائی حرکت کا اثر ہوتا رہتا ہے اور قیود مزید سے موضع مذکور ایکڑ ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں اور لکھتے دیتا ہوں کہ میں واسطے میعاد میں امتداسے ^{نہایت} مندرجہ ذیل سالانہ ناگزاری مبلغ کے ادا کرنے کا مستوجب ہوں گا۔

کتاب

نہایت

- (۱) موضع کی حالت کی نسبت ہر پانچویں سال یا ایسے وقت جو بموجب قاعدہ کے مقرر ہو تحقیقات ہوا کریں۔
- (۲) اگر ایسی تحقیقات سے یہ معلوم ہو کہ دریا برآمد واقع ہوا ہے اور قیود اراضی مزید سے جو اس طرح بڑھ گیا ہے موضع کے مندرجہ صدر موجودہ قیود مزید سے اس قاعدہ سے زیادہ ہے تو اراضی کا جو قیود دریا برآمد کے بڑھ گیا ہے ہوا ایک محال حیرا گانہ بنا جائیگا اور اسے ناگزاری واسطے پانچ سال یا واسطے ایسی دیگر سنیاد کے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہو تشخیص کی جاوے گی۔

(۳) مجھے اس بات کا استحفاظہ حاصل ہے کہ اگر اس سال میں زمین تحقیقات واجب ہو قبل اسے تاریخ کے بموجب قاعدہ کے مقرر ہوئی ہو اس اقرار نامہ کی نتیجہ اور ناگزاری کی ترسیم اور کل موضع کا پانچ سال یا ایسی سنیاد کے لینے جو قاعدہ کے بموجب مقرر ہوئی ہو مندرجہ دست ہونے کی درخواست کروں۔

دستخط

مصدقہ

مستند دستخط

کلکٹر

داسطے چنبھا لہ محالات کے - رجسٹر ۲

نام پرگنہ	نام موضع	نام محال	سلسلہ سبھا دہا چنبھا	تاریخ جبکہ سمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہو

موجودہ قاعدہ ۱۰۰۰ سبھا دہا چنبھا اس تاریخ کو منقضی ہوئی جسکو کہ سمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہوتا ہے۔

نمونہ ۴

نام پرگنہ	نام موضع	نام محال	تاریخ جبکہ سمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہو	تاریخ جبکہ سمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہو	رقبہ مزدور					

نمونہ ۵

نام پرگنہ	نام موضع	رقبہ مزدور وقت	رقبہ مزدور اضافہ شدہ زمین	تاریخ جبکہ سمولی بندوبست پرگنہ منقضی ہو	مواضعات جنکی نسبت در خواست قاعدہ ۱۰۰۰ (ج) دی گئی مع تاریخ درخواست

خانہ ۴ میں صرف رقبہ مزدور ارا حیات کا جو بوجہ دریا برد آمد کے بڑھ گئی ہوں دکھانا چاہیے۔

نمونہ ۶

پرگنہ	موضع	محال	رقبہ مزدور وقت	مزدور رقبہ حال	کیفیت
			اضافہ زمین بندوبست		

نمونہ ۸

تعداد محتاج زمین	تعداد محتاج جو بوجہ	تعداد محتاج جو بوجہ	کل	کل	کل	نام پرگنہ	نام ضلع
مید و بست تریس	دریا برد سے اونچے	دریا برد کے کم	مگھڑی	مگھڑی	مگھڑی		
تین ہوا	ہوئے	ہوئے	رہیہ	رہیہ	رہیہ		

مد ۲ نمبر ۱۲- اجراء ڈگریات بحالت تحصیلداران

۱- درخواست اجراء ڈگری عدالت تحصیل عموماً اسی عدالت میں پیش ہونا چاہیے جس سے ڈگری صادر کی ہو اگر صدر میں پیش کیا جائے تو جائز ہے کہ درخواست سے لی جاوے اور طلبانہ وصول کر لیا جاوے لیکن تیب درخواست مذکور اجراء کی غرض سے تحصیلدار کے پاس بھیج دینا چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے ڈگری تیار نہ ہو تو درخواست کیے کہ اجراء دفتر صدر سے عمل میں آوے تو شرط یہ نہیں کہ ایڈوکیٹ کو دینا ہوگا اور وہ میون ڈگری سے وصول کئے جانے کے لائق نہ ہوگا۔

۲- ایک رجسٹر حسب نمونہ تحصیلداران مرتب رکھین گے۔ جب زر ڈگری تمام وکمال وصول ہو جائے تو امر فکوز خانہ کیفیت میں درج کیا جاوے گا۔
 موضع دار رجسٹر اجراء ڈگریات تحصیل ضلع
 برتیب حروف تہجی

نام موضع ڈگری	تاریخ ڈگری	نام ڈگری تیار	نام میون ڈگری	تعداد زر ڈگری	تاریخ چہرہ درخواست اجراء پیش ہوئی	تاریخ حکم قطعی	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸

نوٹ۔ بڑی تحصیل میں میں تعداد پرگنات زیادہ ہو بوض سہولت شاید یہ عالی از فائدہ نہ ہوگا ہر ایک پرگنہ تحصیل کے واسطے ایک رجسٹر مطابق نمونہ مندرجہ بالا مرتب رکھا جاوے۔
 ۳- تحصیلداران ایک رجسٹر حسب نمونہ مندرجہ ذیل مرتب رکھین گے۔
 کسی ڈگری کا کل مطالبہ وصول ہو جاوے تو خانہ کیفیت میں یہ امر درج ہوتا چاہیے۔

کیفیت		تاریخ و نرخ اسٹاک	تاریخ و نرخ اسٹاک	تعداد ڈگری	نام بیون	نام ڈگری	تاریخ ڈگری	نام بیون	تاریخ ڈگری
۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱		

یادداشت - بڑی تحصیل میں جس میں چند پرگنہ جات ہوں واسطے سہولت حوالہ کے یہ مفید ہوگا کہ ایک رجسٹر حسب مہلوعہ بالا بابت ہر ایک پرگنہ کے رکھا جاوے۔

۲۸ نمبر ۲۸ ریونیو ایجنٹ

تعداد بارہ ادا سے فیس اشخاص قانون پیشہ اور لیاقت و داخلہ درج فرست کے جانے ریونیو ایجنٹان کے حصہ اول

باتیاع دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۸۷۹ء کے صاحبان بورڈ مال مالک مغربی و شمالی ہایت فرماتے ہیں کہ تاریخ یکم جولائی ۱۸۷۹ء سے اور بعد اس کے روپیہ جو کہ کسی کارروائی یا مقدمہ سرشتہ مال میں فریق ناکامیاب کے اوصاف طرف ثانی کے ایڈووکیٹ بلیڈ روکیل یا اٹرنی کو واجب الادا ہوگا شرح مصرعہ ضمیمہ مندرجہ ذیل سے محسوس کیا جائے گا۔ اگر طرف ثانی نے ریونیو ایجنٹ مقرر کیا ہو اور ایڈووکیٹ وکیل یا اٹرنی نہ مقرر کیا ہو تو از روی شرح مفصلہ ذیل جو حساب سے نکلے اس میں سے ایک ریل منہا کر لینا چاہیے اور اگر وکیل ہی مقرر ہوا ہو مگر اعلیٰ حاکم عدالت کی یہ رائے ہو کہ تقرروکیل کی ضرورت نہ تھی اور صرف ریونیو ایجنٹ کا مقرر کرنا کافی تھا تو فیس مثل فیس ریونیو ایجنٹ کے محسوس ہوگی۔

ضمیمہ

- ۱- کسی عدالت یا سرشتہ مال میں جملہ مقدمات یا درخواستوں میں اور جملہ کارروائی عدالت یا اس کارروائی میں جو کہ مثل کارروائی عدالت ہے۔
- (الف) اگر تعداد یا قیمت جامدا یا قرضہ یا نقصان کی بجلی ڈگری ہوئی ہے پانچ ہزار روپیہ سے متجاوز نہ ہو تو پانچ روپیہ سیکڑہ تعداد یا قیمت ڈگری شدہ پر۔
- (ب) اگر تعداد یا قیمت پانچ ہزار روپیہ سے زائد ہو مگر بیس ہزار سے زائد نہ ہو تو پانچ ہزار روپیہ پر۔

بشخص فی صدی پانچ روپیہ اور باقی پر بحساب فی صدی دو روپیہ۔

(ج) اگر تعداد یا قیمت میں ہزار روپیہ سے زائد ہو مگر پچاس ہزار سے زائد نہ ہو تو پچاس ہزار پر بشرح مذکورہ بالا اور باقی پر بحساب فی صدی ایک روپیہ۔

(د) اگر تعداد یا قیمت پچاس ہزار روپیہ سے زائد ہو تو پچاس ہزار پر بشرح مذکورہ بالا اور باقی پر بحساب فی صدی آٹھ آنہ۔

مگر شرط ہے کہ کسی حالت میں تعداد زر فیس کی تین ہزار روپیہ سے زائد نہ ہوگی۔

۲۔ ان مقدمات یا کارروائیوں میں جو کہ واسطے قائم کرنے ایسے دعویٰ کے ہوں جنکی کوئی ٹھیک تعداد یا قیمت کی مقرر نہ ہو سکتی ہو مثلاً مقدمات پانے قبولیت یا پٹہ یا تحقیق یا اخذ فریگان یا مدخلی یا مکانی یا کارروائی ہتھوارہ میں اگر مدعی کا میاب ہو تو اعلیٰ حاکم عدالت مجاز ہے کہ نسبت ادبے فیس دیکل یا ریونیو ایجنٹ کے کھلا دعویٰ پر دلائے جانے کا یا ایسی مقدار پر جو کہ تین دعویٰ سے زائد نہ ہو جیسا کہ مذکور کی راہ میں بلحاظ عدالت معاکہ کے مناسب معلوم ہو حکم دے۔

۳۔ وکیل یا ریونیو ایجنٹ جس کو فیس بوجیب قواعد ایک دو کے ملی ہوں انش یا کارروائی کو اختیار کیا ہو چاہے اور جہاں فیس ضروری صیغہ اجراء میں داخل کیے گا اور عدالت میں دیکر کی ذمہ بصیغہ اجراء پھر فیس نہ عائد کرے گی۔ بجز اس صورت کے کہ ڈگریاں اس امر کی نسبت عدالت کا اطمینان کر دے کہ اجلاسے ڈگریاں میں دو سرا وکیل یا ریونیو ایجنٹ مقرر کرنا لایا تھا اور معاملہ مذکور میں وکیل یا ریونیو ایجنٹ کی خدمات ناکرہ چھین کر کوئی مقدمہ یا درخواست یا دعویٰ بسبب عدم پیروی کے یا حسب زور و تہاد کے ڈمس ہو جاوے یا بحق مدعا علیہ کے ڈگری ہو تو فیس وکیل یا ریونیو ایجنٹ مدعا علیہ کے کل فیسین دعویٰ پر محسوب ہوگی۔

۴۔ اگر کسی مقدمہ یا درخواست یا دعویٰ کی جزئی ڈگری بحق مدعی ہو اور باقی دعویٰ ڈمس ہو یا ہر اس کی ڈگری بحق مدعا علیہ ہو تو ہر ایک فرق کے وکیل کی فیس کا حساب بقدر اس حصہ کے ہوگا جس کے بابت وہ کامیاب ہوا۔

۵۔ اگر کسی دعویٰ خصارہ میں جو مطابق قوانین لگان کے پیش ہوا ہو مدعی کو کل مقدار خسارہ جس کا دعویٰ ہو نہ دلائی جاوے تو مدعا علیہ کو بابت تفاوت دعویٰ خسارہ اور مقدار وصول شدہ کے مختلفانہ وکیل یا ریونیو ایجنٹ کا کچھ نہ ملے گا مگر اس صورت میں کچھ حاکم محکمہ کی راہ میں یہ دعویٰ غیر معقول یا معقول سے زائد ہو اور اس سبب سے یا اور سبب سے جس کی تصریح ہوئی چاہے حاکم مذکورہ بابت کرے کہ مدعا علیہ کو مختلفانہ وکیل یا ریونیو ایجنٹ کا ملنا چاہیے اگر کسی خاص مقدمہ میں مختلفانہ دلا یا جاوے تو وہ اس مقدار پر محسوب ہوگا جس کی نسبت دعویٰ مدعی کا خارج ہوا۔

۶۔ اگر چند مدعا علیہ جنکا حق بالا جمال یا ایک ہی ہو بالا جمال جواب دہی سے باجدا جدا جدا بہی کرنے سے جوئی الواقع ایک ہی صورت کی ہوں کامیاب ہوں تو ایک وکیل یا ایجنٹ کے مختلفانہ سے زائد نہ ملیگا مگر اس صورت میں کہ حاکم اعلیٰ محکمہ کا بوجہ تحریری اسکے برخلاف حکم دے اگر ایک مختلفانہ دلا یا جاوے تو حاکم اعلیٰ ہدایت کرے گا کہ کس مدعا علیہ کو دلا یا جاوے یا ہر جس طرح مناسب جانے اس کو ان مدعا علیہ پر تفسیر کر دے۔

۷۔ اگر چند مدعا علیہ جنکے حقوق جدا گانہ ہیں جواب دعویٰ جدا گانہ و مختلفانہ میں اگر میں او کا میاب ہوں تو ہر ایک مدعا علیہ کو جس کا وکیل علیحدہ ہو بقدر اسکے حق جدا گانہ سے ایک وکیل یا ایجنٹ کی فیس میلیگی اگر اس طرح کی فیس ملے تو وہ تین حقوق جدا گانہ ہر ایک مدعا علیہ پر محسوب ہوگی۔

۸۔ اگر وکیل طرف ثانی کو واسطے کارروائی متفرقہ یا اور کسی کام کے واسطے قبول زر ڈگری حاضر ہو یا وکالت یا سوال جواب کرنے کے کسی مقدمہ یا درخواست یا کارروائی عدالت یا اور کسی کارروائی میں شل کارروائی عدالت ہو مختلفانہ دلا یا جاوے تو اعلیٰ حاکم عدالت کا مقدار اس فیس کی حسب شرح مفصلہ ذیل معین کرے گا۔

اس کارروائی میں جو پیشگاہ صاحبان بورڈ مال یا رور سے صاحب کمشنر مال کے ہوعہ سے لے تک۔

حکمہ صاحب کلکٹر ضلع یا ڈپٹی کمشنر بین لعد سے لے تک۔

حکمہ اسٹنٹ کلکٹر یا اسٹنٹ کمشنر یا تحصیلدار میں عہد سے لے تک۔

۱۰۔ کسی مقدمہ یا درخواست یا دعویٰ میں جو کہ حکمہ ابتدائی میں پیش ہو اور جسکی جو ابد ہی نہ ہو روپیہ جو کہ فریق ثانی کو بطور فیس دیکل یا مختار کے دلایا جاوے گا مقدار میں اُس سے نصف ہوگا جو کہ بحالت جو ابد ہی نہ ہو کے دلایا جاتا۔

۱۱۔ اُس کارروائی میں جو کہ بابت یا بوجہ بار یہ نمبر قائم ہونے مقدمہ کے ہو اگر شخص قانون پیشہ کی فیس اُس فریق کو جو کامیاب ہو دلائی جاوے تو اُسکی مقدار اعلیٰ حاکم عدالت کا معین کر لیا اس طریق پر کہ وہ مقدار میں اُسکے نصف سے زائد نہ ہو جو کہ حسب قواعد ہذا بحالت ڈگری ابتدائی کے دلائی جاتی۔ فیس جو کہ بابت یا زبہ نمبر قائم ہونے مقدمہ کے دلائی جاوے گی بلا لحاظ اُس فیس کے ہوگی جو کہ بشمول خرچ نسبت اصل دعویٰ فریق کامیاب کو بند ریوینو چوڈی ثانی دلائی جاوے۔

۱۲۔ فیس جو کہ اپیل میں طرف ثانی کے شخص قانون پیشہ کو دلائی جاوے اُسی شرح سے محسوب ہوگی جیسا کہ ابتدائی مقدمات میں محسوب ہوتی ہے۔ اور جو اصول کہ اوپر کی دفعات میں درباب مقدمات ابتدائی کے بیان ہو چکے ہیں جہاں تک ممکن ہو اپیل میں اُن کی پابندی رکھنی چاہیے۔

۱۳۔ اگر حق چند اپیل میں کا بالا جمل ہو تو ایک شخص قانون پیشہ سے زیادہ کی فیس نہ ملے گی مگر اُس صورت میں کہ عدالت کا حاکم اعلیٰ بوجہ تحریر ہی اس کے برخلاف حکم دے اگر ایک فیس دلائی جاوے تو حاکم اعلیٰ محکمہ ہدایت کرے گا کہ وہ کس اپیل میں کو دلائی جائے جملہ اپیل میں پر حسب اتدازہ سے مناسب جاتے تقسیم کر دے گا۔

۱۴۔ اگر چند سپاڈیٹان کے جدا جدا ایجنٹ یا وکلا ہوں تو اس امر کی متقیج کرنے میں کہ چند ایجنٹ یا وکلا کو فیس دلائی جائے یا نہیں حاکم اعلیٰ کو چاہیے کہ اصول متذکرہ دفعات ۶ و ۷ پر اپنی ہدایت کیوں کر ہو کرے۔

۱۵۔ اگر کسی صورت میں دلائی جانا فیس کا مطابق دفعات بالا کے سرشتہ کے حاکم اعلیٰ کو قرین انصاف نہ معلوم ہو تو وہ دلائے فیس میں جو کہ قرین انصاف ہو اپنی رائے اور اختیار پر کار بند ہوں مگر جب کسی حالت میں علاوہ قاعدہ کے فیس شخص قانون پیشہ کی دلائی جائے تو اُس کی مقدار مطابق ضمیمہ متعلقہ قاعدہ اول کے محسوب ہوگی

حصہ دوم

قواعد درباب لیاقت اور داخلہ درج فرست کئے جانے اشخاص ریونیو ایجنٹ کے جملہ عدالتوں مالک مغربی و شمالی ماتحت بورڈ مال میں بموجب دفعہ ۷ زمین (الف) (ب) (ج) ایکٹ ۸۱۱

۱۔ مالک مغربی و شمالی کے اندر کسی محکمہ مال میں کوئی شخص مجاز کام کرنے ریونیو ایجنٹ کا نہ ہو گا۔

۱۔ اس حال میں کہ وہ زمرہ ریونیو ایجنٹوں میں داخل کیا گیا ہو اور نام اس کا درج فہرست کر لیا گیا ہو اور اس کے سوا بموجب احکام ایکٹ ۱۸۱۸ء (یا ایکٹ ۲۰۱۸ء) اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لیاقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کے رکھتا ہو اور بروقت انجام دینے کام ریونیو ایجنٹ کے اس طور کی لیاقت موجود رکھتا ہو اور اس کا نام درج فہرست چلا آتا ہو۔

۲۔ امیدواران داخلہ زمرہ ریونیو ایجنٹوں کا امتحان ہر سال باہر دسمبر الہ آباد میں ہوگا اور تاریخ اسے امتحان اور مقام امتحان کی اطلاع صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کی طرف سے حسب ضابطہ بذریعہ گورنمنٹ گزٹ دی جائیگی۔

۳۔ ہر شخص جو کسی محکمہ مال مالک مغربی و شمالی میں ریونیو ایجنٹ بننے کے لیے داخلہ کا خواہشمند ہو اسے لازم ہے کہ جو تاریخ واسطے امتحان کے جس کا ذکر بعد ازین قواعد ہذا میں کیا جائیگا مقرر ہو اس سے آقل درجہ دو ماہ پیشتر اس ضلع کے صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کو جس میں کہ وہ سکونت رکھتا ہو ایک درخواست اس امتحان میں داخل ہونے کی گزارنے اور اس درخواست کے ساتھ اسناد بابت امور مفصلہ ذیل یعنی (الف) کہ سائل ۲۰ برس سے زیادہ اور تین برس سے کم عمر ہے (ب) کہ سائل کا چال چلن نیک ہے اور (ج) کہ سائل نے بڈل کلاس انگلو ورنیکیولر یا ورنیکیولر امتحان سرشتہ تعلیم پاس کر لیا ہے۔ در صورت یورپین یا یوریشین امیدوار کے ایسا ساریفیکٹ ہر ششہ درخواست ہوگا جس سے ظاہر ہو کہ اس نے امتحان مقررہ درجہ نمبر ۱ یورپین اسکول پاس کر لیا ہے۔ کوئی امیدوار جو ایسا ساریفیکٹ پیش کرے جس سے ظاہر ہو کہ وہ کسی ہندوستانی یونیورسٹی کے انٹرنس (یعنی داخلہ) کا امتحان پاس کر چکا ہے اس کی نسبت واسطے اعتراض قواعد ہذا کے یہ منظور ہوگا کہ اس کو وہ لیاقت حاصل ہے جو اسکو شریک امتحان ہونے کا استحقاق بخشتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسے سائل کے نسبت شرائط بالا (الف) و (ب) کا ایفا ہو۔

اگر صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر متذکرہ بالا بعد اس تحقیقات کے جو اسکے دانست میں ضروری ہو اور قابل اندراج ساریفیکٹ کی صداقت پر اطمینان رکھتا ہو تو اس درخواست کو نامنظور نہ کرے گا اگر عہدہ دار مذکور ان امور کی صداقت پر اطمینان رکھتا ہو تو سائل کو بذمہ امیدواران داخلہ کرے گا۔ اور ایک کتاب میں جو اسی غرض سے مرتب رہے گی اس کا نام درج رجسٹر کرے گا اور اس کو اس اندراج کی نقل مصدق اس رجسٹر سے انتخاب کر کے عطا کرے گا۔

اس اندراج میں ایسے امور دربارہ طور صورت امیدوار مذکور مندرج ہوں گے جن سے آئندہ اس کی شناخت ہو سکے۔ رجسٹر کے انتخاب مذکورہ بالا کے حاصل کرنے پر امیدوار صاحب سکرٹری بورڈ امتحان (یعنی صاحب رجسٹرار ہائیکورٹ) سے پاس ہے بابت فیس امتحان براہ راست ارسال کرے گا۔ ایسی فیس صاحب کلکٹر یا صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کے پاس بھیجنے کے لئے نہ لے گا۔ یہ فیس صاحب سکرٹری بورڈ امتحان کے پاس ۱۵ نومبر تک جو امتحان کے قبل آوے پہنچ جانا چاہیے۔ درحالیہ کوئی امیدوار ایفاء شرط ہذا سے قاصر ہے وہ داخلہ امتحان سے

باز رکھے جانے کا مستوجب ہوگا باوجودیکہ صاحب نے اُسکو برزمرہ امیدواران داخل کر لیا ہو۔

۳- ہر سال کی ۱۵ نومبر کے قریب ہر ضلع کے صاحب کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر جس کے پاس درخواستیں امتحان مذکور میں داخل ہونے کی گزری ہوں لازم ہوگا کہ ایک نقل رجسٹر امیدواروں کی جیسے نام امتحان کے واسطے اُس میں درج کئے گئے ہوں سکرٹری بورڈ امتحان (صاحب رجسٹرار بانی کورٹ) کی خدمت میں بھیجے۔

۵- امتحان ریونیو ایجنٹوں کا اُن ممتحنوں کے روبرو اور اُس مقام پر اور اُس تاریخ کو ہوگا جو بورڈ امتحان واسطے امتحان کے مقرر کرے اور وہ امتحان مضامین مفضلہ ذیل اور زبان ہندوستانی اور فارسی خط میں ہوگا اور اُن سالکان کا جو قسمت کمایوں کے محکمہ جات مالی میں کار ریونیو ایجنٹ کا کیا چاہیں امتحان ہندی خط میں ہوگا۔

(۱) قوانین مال دلگان و آبکاری و سرکرات بورڈ مال۔

(۲) قوانین اسٹامپ۔

(۳) قانون حدساعت اور قانون شہادت۔

(۴) مجموعہ ضابطہ دیوانی۔

قسمت کمایوں میں تو اعداد ضابطہ مروجہ محکمہ جات مالی کی واقفیت بھی مطلوب ہوگی۔

۶- بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ امتحان کے مضامین مختلف ممتحن کو جدا جدا حوالہ کریں۔

۷- بورڈ امتحان کو اختیار ہوگا کہ ایسے امتحان زبانی کی ہدایت کریں جو کہ ضروری تصور ہو۔

۸- جبکہ ممتحن کی رپورٹ موصول ہو چکیں تو بورڈ امتحان کو لازم ہوگا کہ نام اُن اشخاص کے

جنکو وہ لائق تجویز کریں ترتیب حروف تہجی مشتمل کریں اور ایسے اشخاص کے نام گورنمنٹ گزٹ میں شہر ہوں گے۔

۹- ہر امیدوار کو جو امتحان میں کامیاب ہو ایک سند لیاقت یکم بورڈ امتحان عطا کی جائیگی۔

۱۰- ہر شخص کو جو بموجب احکام ایکٹ ۱۸۷۷ اور قواعد ہذا کے حسب ضابطہ لائق قرار دیا گیا

یا مزید ہے کہ مالک مغربی و شمالی کے جس محکمہ میں عموماً اپنا پیشہ کیا چاہتا ہو اُس کی فہرست ریونیو ایجنٹوں میں

نام اپنا داخل کرانے کے لیے درخواست گزارانے اور جس محکمہ میں ایسی درخواست کی جائے اُسے لازم ہے

کہ ایک کتاب میں جو اس غرض کے لیے مرتب رہے گی اُس کا نام اور اُس کی عمر اور اُس کے باپ کا نام

اور اُس کی سکونت اور اُس کے داخل ہونے کی تاریخ درج کرے اور بعد ازیں اُس داخلہ کے مراتب

کی اطلاع صاحبان بورڈ مال کی خدمت میں بھیجے۔

۱۱- ہر ریونیو ایجنٹ کو جو حسب مرقوم بالا درج فہرست کیا گیا ہو ایک قطعہ کاغذ اسٹامپ پر

جو کہ اسی ریونیو ایجنٹ کو داخل کرتا ہوگا ایک ساریفکٹ بموجب نمونہ مصرعہ سوم ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۸۷۷ کے

ایلیکٹا اور وہ ساری ٹیکٹ ہسٹنٹا سکرٹری بورڈ مال مالک کیا جائیگا اور ساری ٹیکٹ مذکورہ جس کی تجدید بہ آخر سال تقویہی حسب مقررہ دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکورہ عمل میں آئے ہسٹنٹا مالک اس عدالت کے جس میں کہ ریونیو ایجنٹ ابتداً درج فہرست کیا گیا تھا دیا جائیگا اور ہر ایسی تجدید کی اطلاع عدالت مذکورہ فوراً صاحبان بورڈ مال مالک مغربی و شمالی کو کر دے گی۔

۱۲۔ جو ریونیو ایجنٹ کہ حسب ضابطہ بموجب مرقومہ بالا بزمہ ریونیو ایجنٹوں کے داخل اور درج رجسٹر ہوئے ہوں انھیں جائز ہے کہ (بقید شرط مندرجہ ساری ٹیکٹ اس باب میں کہ کس درجہ کے محکمہ جات میں وہ مجاز انجام دینے ریونیو ایجنٹ ہیں) کسی محکمہ مال میں حاضر ہو کر اپنا کام انجام دین مگر شرط یہ ہے کہ وہ عدالت ہائیکورٹ میں حاضر یا جواب و سوال یا پیروی مقدمہ کی کرنے کے مجاز نہ ہوں گے۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص جو ایسا امتحان دیکھا ہو جس سے اسی بزمہ ریونیو ایجنٹوں کے داخل درج فہرست ہونے کا استحقاق حاصل ہو تین برس تک داخل اور درج فہرست کیے جانے کی درخواست مگر سے تو وہ بجز خاص حکم صاحبان بورڈ مال مالک مغربی و شمالی کے داخل اور درج فہرست نہ کیا جائیگا۔

۱۴۔ کسی شخص کو گودہ بزمہ ریونیو ایجنٹان میں درج فہرست نہ کیا گیا ہو حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ مذکور اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی سرشتہ مال میں اپنے مالک کی طرف سے تمام معاملات یا کسی معاملہ میں کارروائی کرے۔ جائز ہے کہ ایسی منظور می اس مختار نامے پر ضبط کی جاوے جس میں مختار کے اختیارات کی تصریح کی گئی ہو۔ اور جس پر اسٹامپ حسب ضابطہ لگا ہو۔ بموجب اسٹامپ گورنمنٹ نمبر ۶۲۸ مورخہ ۸۔ اپریل ۱۹۱۶ (ریونیو پارٹنٹ) صاحبان کلکٹر کو منصب عطا سے اختیارات ہذا کا حاصل ہے اور وہ بدستور قائم رہیں گے تا وقتیکہ مسترد نہ کیے جائیں۔

۱۵۔ پورٹ جو کوئی عمدہ دار مالی بانی کورٹ میں بموجب دفعہ ۱۱ کے کسی وکیل کی بد چلنی یعنی عمل خلاف پیشینگی نسبت کرے گا وہ بواسطت صاحب کلکٹر ضلع و صاحب کث قسمت جن کے ماتحت عمدہ دار مذکور ہو ارسال ہوگی۔

۱۶۔ چونکہ دفعہ ۱۴۳۔ ایکٹ ۱۲۱۱ میں نسبت معنی الفاظ آتھو تاثر ڈ ایجنٹ کے جن کا ترجمہ زبان اردو مختار مجاز کیا گیا ہے شک واقع ہوا ہے لہذا حکام بورڈ جملہ عمدہ داران مال کو یاد دلاتے ہیں کہ دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۹۱۶ میں تو یہ ان لوگوں کی درج ہے جو کہ محکمہ جات مال میں کارروائی کر سکتے ہیں یعنی وکلاء و ریونیو ایجنٹ۔ مختار لوگ جنکی تو یہ دفعہ ۶ میں کی گئی ہے محکمہ جات مال میں کارروائی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

۱۷۔ اگر سائل داخلہ بزمہ ریونیو ایجنٹان سرکاری ملازمت میں ہو یا کوئی تجارت یا اور کام کرتا ہو تو صاحبان بورڈ مال کو جائز ہے کہ اس کے داخلہ سے انکار کریں یا اس کی درخواست ایسا حکم صادر فرمادیں جو صاحبان موصوف مناسب تھو کر کریں۔

اگر کوئی شخص بزمہ ریونیو ایجنٹان داخل ہونے پر کوئی سرکاری نوکری قبول کرے

یا کوئی تجارت یا اور کام اختیار کرے۔ اس کو لازم ہوگا کہ اس امر کی اطلاع صاحبان بورڈ مال کو کرے اور صاحبان موصوف کو ریونیو ایجنٹ کو اس کے پیشہ کرنے سے معطل فرماوین گے یا ایسا حکم صادر فرماوین گے جو صاحبان موصوف مناسب تصور کریں۔ ریونیو ایجنٹ کو لازم ہے کہ اطلاع پورا ملت صاحب کلکٹر اس صلح کے جہان وہ معمولاً اپنا پیشہ کرتا ہے گزرائے۔

مد ۹ نمبر ۱۰۔ اقساط لگان۔ تاریخاً مقررہ بابت دفعہ ۲۱۱

(ج) ایکٹ ۱۸ سلا ۱۲ (ایکٹ ۱۲ سلا ۱۸ ع)

جس حالت میں متم بندوبست نے تاریخین واسطے اداسے اقساط لگان تحریر کر دی ہوں یا فریقین نے اپنی رضائندی سے مقرر کر لی ہوں تو ان تاریخ مقررہ پر اقساط لگان واجب الادا سمجھی جاوین گی۔

۲۰۔ باقی جملہ حالتوں میں اقساط لگان (۱) در صورت اسامیان و خیلکار ۲۱ یوم قبل اور (۲) در صورت اسامیان غیر خیلکار ۳۰ یوم قبل از تاریخ قسط مالکذاری واجب الادا ہوں گی۔

مد ۱۴۔ قواعد حسب دفعہ ۳۳-۹ ایکٹ ۱۲ سلا ۱۸ در بارہ تعیین

تواریخ تقسیم منافع منجانب لبرداران

۱۔ بموجب دفعہ ۳۳-۹ ایکٹ ۱۲ سلا ۱۸ تواریخ ذیل مقرر کی گئی ہیں جنہر منافع منجانب

لبرداران واجب التقسیم ہوگا ان محالات میں۔

۱۔ جہان منافع فصل فصل تقسیم ہوتا ہے۔

۲۔ جہان منافع سالانہ تقسیم ہوتا ہے۔

محالات قسم اول میں یکم فروری اور یکم اگست کو (جہان کہنیں نیشکر ہووے تو قسط نیشکر فصل ربیع میں شامل ہوگی)

محالات قسم دوم میں یکم اگست کو۔

فلا صمد ۲ نمبر ۲۴ متعلق نیلام اراضی موروثی بجلت اجرائی گری دیوانی

۱۔ عدالت دیوانی سے مقدمہ منتقل ہو کر آنے پر کلکٹر جائداد کی (الف) سالانہ آمدنی (ب) سالانہ

خرجات (ج) منافع خالص (د) پیشی آمدنی جو بعد عمدہ انتظام کے ممکن ہو دریافت کرے گا

۲۔ کلکٹر ۶۰ دن کے بعد جائداد کو نیلام کر دے گا اگر اسکے نزدیک کوئی دوسری صورت

مستعمل اداسے دین کی نہیں نکلتی۔

۳۔ اگر کلکٹر کے نزدیک بلا نیلام جائداد کے قرضہ کا ادا ہونا ممکن ہو تو وہ (الف) ٹھیکہ

(ب) رہن (ج) ٹھیکہ مستاجر سبکی کل یا جز جائداد کے زروین کے ادا کرنے کی فکر کرے گا۔

۴۔ کلکٹر اپنے حدود اختیار سے باہر والی جائداد کا بھی حسب دفعہ ۳۳-۳۳ ضابطہ دیوانی نیشنر

یا بورڈ سے منظور ہی حاصل کر کے انتظام کر سکتا ہے۔

۵۔ جب کلکٹر قاعدہ ۳ کے مطابق کارروائی کرنا چاہے تو ڈگری کی نقل وہ ایک کتاب میں کر دینگا اور پھر تمام کارروائیاں اس کے متعلق اسی کتاب میں درج ہوں گی۔

۶۔ کلکٹر وہ روپیہ دیوانی میں بھیجتا رہے گا جو اسکو مفصلہ بالا طریقہ سے ملے۔

۷۔ کلکٹر سے ماہی نقشہ کشنہ کو بھیجتا رہے گا۔ اور جب تک اسکا رجسٹری یا انتظام خاص میں لیکھی ہو کرٹ آف وارڈس کی طرح ہر سال کی یکم نومبر کو وہ نقشہ جات حساب کے روانہ کرے گا۔

۸۔ صاحب کشنہ کلکٹروں کی رپورٹ پر مناسب احکام صادر کرتا رہے گا۔

اشہار گورنمنٹ نمبر ۱۷۱ مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۵۷ء

اشہار ہذا میں لفظ اراضی موروثی سے۔

(الف) مراد تمام اراضیات ہیں جو ازسب محالات یا حصص یا اجزاء محالات ہوں جو یکم جنوری ۱۸۵۷ء سے بلا تامل ملو کہ مالک یا ایسے اشخاص کی رہی ہوں جسے اراضیات مذکورہ اسکو وراثتاً پہنچی ہوں۔

(ب) اس میں وہ اراضی بھی داخل ہے جو بطور انعام اداسے قدمت سرکار برٹش گورنمنٹ کی طرف سے مالک یا اس شخص کو عطا ہوئی ہو جس سے کہ اسے اراضی مذکورہ اثنا پائی ہو اور

(ج) لفظ مذکور میں حقیقت ایسی مالگنداری کہ عطیہ دار کی بھی شامل ہے جو کہ برٹش گورنمنٹ کی کسی سرکار سابق کی طرف سے اسکو یا اس شخص کو جس سے کہ عطیہ مذکورہ اثنا اس کو پہنچا ہو دی گئی ہو۔

فلاصلہ قواعد مرتبہ لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ۳۰

۱۔ عدالت دیوانی دیون سے دریافت کرے گی کہ آیا اراضی زیر تیلام موروثی حسب تعریف مذکورہ بالا ہے موروثی ثابت ہونے کی حالت میں وہ مطابق مفصلہ ذیل قاعدوں کے عمل کریگی

۲۔ جائداد موروثی کی حالت میں عدالت دیوانی کو کلکٹر کے پاس مقدمہ کا منتقل کر دینا لازم ہے۔

۳۔ اگر غلطی سے اس کے خلاف ہو تو کلکٹر کی یاد دہانی پر عدالت دیوانی غور کرے گی اور جائداد موروثی ثابت ہوگی تو ڈگری منتقل کرے گی۔

۴۔ عدالت دیوانی کو شبہ کی حالت میں کشنہ قسمت یا بورڈ مال سے استصواب نام ہو۔

۵۔ استصواب کے ساتھ کاغذ متعلقہ بھی مرسل ہوں گے۔

۶۔ کاغذات جو دیوانی سے کلکٹر میں بھیجے جائیں انکے بنانے کا خرچ فریقین پر نہ ڈالا جائے گا۔

۷۔ کلکٹر کاغذات کی رسید سے عدالت دیوانی کو مطلع کرے گا۔

۸۔ محکمہ کلکٹری سے فریقین کے معروضات سننے کے لیے ایک تاریخ پڑے گی اور فریقین مطلع کئے جائیں گے۔

- ۹- اطلاع نامہ اسی طرح جاری ہوگا جس طرح کلکٹری کے اطلاع نامے جاری ہوتے ہیں۔
- ۱۰- اطلاع نامہ اسی طرح جاری ہوگا جس طرح کلکٹری کے اطلاع نامجات جاری ہونے ہیں اور یہی ممکن ہے کہ عدالت دیوانی میں بھیجی یا جائے کہ وکیل پر تعین ہو۔
- ۱۱- کلکٹری کے لئے کرے گا کہ کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔
- ۱۲- اگر ڈگری کفالتی نہیں ہے تو کلکٹر حسب دفعہ ۲۲۳- الف کے نسبت طریقہ کار روائی مناسب تحقیق کرے گا لیکن ۶۰ دن سے زیادہ صدمہ نہ کرے گا۔
- ۱۳- بعد تحقیقات کے کلکٹر نتیجہ تحقیقات قلم بند کرے گا اور اگر اس کی رائے میں جائیداد کا نیلام کرنا مناسب ہے تو نیلام کرے گا۔
- ۱۴- اگر اس کے نزدیک بلا نیلام جائیداد کے قرضہ ادا ہو سکتا ہے تو ۲۲۳ (الف) و (ج) کے مطابق وہ عمل کرے گا۔
- ۱۵- بعد ازان کیشن کی اطلاع کے لیے ایک نقشہ طیار کیا جائیگا۔
- ۱۶- کارروائی محکمہ دفعہ ۲۲۳ ضمن ۱ میں صاحب کلکٹر کو از رو سے دفعہ ۲۲۵-۱ اور قواعد نیلام کے جو ذیل میں مندرج ہیں کار بند ہونا چاہیے۔
- ۱۷- صاحبان بورڈ کلکٹر و کنی ہدایت کے لیے نمونہ مقرر کر سکتے ہیں۔
- ۱۸- کلکٹر بروقت نیلام کے مفصلہ ذیل امور کا لحاظ رکھیگا۔
- ۱۹- اول نیلام کی اطلاع کم سے کم تین روز پہلے دینی چاہیے الا برضا مندی مذیون ڈگری کے۔
- ۲۰- دوم اشتہار نیلام میں مفصلہ ذیل باتیں درج ہون گی۔
- الف) جائیداد (ب) مالگڈاری (ج) مطالبہ جو جائیداد پر ہو (د) تعداد جس کی وصولیائیے کے واسطے نیلام کا حکم صادر ہوا ہے۔ (۵) دیگر امور جو ضروری معلوم ہوں۔
- ۲۱- نیلام کا اشتہار موقع پر شہر کیا جائیگا اور اس کی نقل منظر عام کلکٹر کی کچری اور بیچ صادر کرنے ڈگری میں آویزان کیا جائے۔
- ۲۲- چہارم ۷ روز سے زیادہ مدت کے لیے نیلام ملتوی رکھا جائے تو ایک تازہ اشتہار کی ضرورت ہوگی الا اس حال میں کہ دیون درگزر کرے۔
- ۲۳- پنجم کوئی عمدہ دار متعلقہ نیلام نہ خریدے۔
- ۲۴- ششم کسی زرمن نیلام کے جو خریدار کے قاصر رہنے سے دوبارہ عمل میں آنے کی وجہ سے ہو
- ۲۵- عامل نیلام اس کی تصدیق کریگا۔
- ۲۶- ہفتم عدالتی صدر خریدار کو فوراً دینا چاہیے۔
- ۲۷- ہشتم چند رھوین دن بقیہ زرمن بباق کر دینا چاہیے۔
- ۲۸- نهم نیلام کے وقت کم دینا چاہیے کہ بقیہ زرمن نہ آئے گا تو چہارم جو جمع ہوا اور ضبط ہو جائیگا۔
- ۲۹- دہم بقیہ زرمن نہ ادا ہونے کی صورت میں نیلام کے لیے پھر سے کارروائی شروع ہوگی۔
- ۳۰- یازدہم جب وہ جائیداد جو بھلائی ادا سے ڈگری زیر نیلام ہو حصہ جائیداد غیر منقولہ غیر منقسمہ کا ہو اور

دو یا کسی اشخاص میں سے ایک حصہ دار اس جائیداد کا ہو اس نیلام کے وقت کسی بولی میں ایک ہی تعداد کی بولی بولیں تو وہ بولی حصہ دار کی بولی سمجھی جائیگی۔

دوازدہم۔ اگر نیلام میں کوئی بیضا بٹکی ہو تو بیون ڈگری کی درخواست پر صاحب کلکٹر نیلام منسوخ کر دے گا اگر بیضا بٹکی سے کوئی نقصان بیون کا ہوا ہو۔

سینزدہم۔ اگر ایسی درخواست نہ گذرے یا گزر کر نامنظور ہو تو نیلام بحال کیا جائیگا اور عذر مند ہونے کی صورت میں منسوخ کیا جائیگا۔

چہار دہم۔ نیلام ہر چیلنے کی بیس تاریخ کو اور اگر آمدن تعطیل ہو تو پچھری کلنے پر کلکٹر یا کلکٹر کے معرفت ہوگا۔

پنجم دہم۔ زرشن نیلام سے منسلک ذیل وضاحت کی جائیگی۔

دوسو سے زیادہ نہ ہو تو فی صد

دو ہزار سے زیادہ ہو تو دو سو سے بڑھ کر ہر سو پر فی صد

اور زرشن زائد از ایک ہزار روپیہ پر ہر پانچ سو روپیہ کے بابت

اور یہ وضاحت ہر سال جمع ہونگی۔

شازدہم۔ تعلقہ داری میں پہلے مواضع بند و بست شکی کا نیلام ہو گا

پھر دوسرے مواضع کا۔

ہفت دہم۔ نیلام جائیداد کا گڑے کر کے یا ایک سات حبیباً مناسب ہو فریقین کے عذرات سننے کے بعد کیا جائے گا۔

ہشت دہم۔ قیمت نا واجب آتی ہو تو نیلام ملتوی کر دیا جائیگا۔

نوزدہم۔ جملہ احکام کا ایبل جو صاحب کلکٹر حسب ضمن ۱۳ صادر کرے صاحب کٹ کے حضور میں ہو گا اور صاحب کٹ شکر کا حکم قطعی ہو گا۔

۱۸۔ بعد منظور می نیلام اشٹامپ کافی داخل کرنے پر خریدار کو ساری ٹیکٹ ملے گی

اور ایک نقل اس کی رجسٹری کے لیے محکمہ رجسٹری میں بھیجی جائیگی۔

۱۹۔ اگر قواعد ہذا کے قاعدہ دسٹل یا باڑہ کے مطابق نیلام عمل میں آیا ہو تو کاغذات دیوانی

میں بھیج دیے جائیں گے اور دیوانی ہی سے خریدار کی دخل دہانی ہوگی۔

۲۰۔ اگر قاعدہ ۱۰ یا ۱۲ کے علاوہ نیلام عمل میں آیا ہے تو دخل دہانی کلکٹر کے ذریعہ ہوگی

۲۱۔ بعد از ان تمام کاغذات سے عدالت دیوانی سے آئے تھے واپس کر دئے جائیں گے۔

۲۲۔ نیلام کے قبل اگر حکم نیلام کا عدالت دیوانی فیج کر دے جب ہی کاغذات اس کے

پاس روانہ کر دیے جائیں گے۔

۲۳۔ کلکٹر اپنے اختیارات کسی تحت عدہ دار کو مفوض کر سکتا ہے۔

تمام شد

نی
۵۰
در
ت
۱۸
گ
ت
۱۸
گ
۱۸
گ
۱۸
گ

